New Era Magazine

عشق میرا درد میرا

از حریم گل

NEW ERA MAGAZINE
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

عشق میرا درد میرا

از حریم گل

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

آسمان پہ اُڑتے خوبصورت نیلے اور سفید رنگ کہ بادل اور ہلکی ہلکی پھوار کہ ساتھ پڑتی روئی جیسی برف باری یہ سب مل کر مری کہ چھوٹے سے علاقے گھوڑا گلی کہ موسم کو اور بھی حسین بنا رہے تھے...

اُونچے نیچے پہاڑوں پہ بنے چھوٹے چھوٹے گھر اور برف سے ڈھکے اُونچے مضبوط درخت یہاں آنے والوں کو اپنی خوبصورتی کہ سحر میں جکڑ لیتے تھے..

اسی علاقے میں بنا ایک خوبصورت دو منزلہ گھر تھا..

جس کے ایک کمرے میں دوپہر کہ بارہ بجے تک سوتا وجود کسلمندی سے پڑا تھا...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کمرے میں رکھے پلنگ پر اس قدر کُشنز کا ڈھیر ہے کہ بیڈ پہ پڑے وجود کو ڈھونڈنے میں وقت لگ جائے...

یہ کمرہ مروہ کا ہے جسے ہر طرح کہ رنگ برنگے گول چوکور بیضوی ہر سائز کہ کلر فُل کُشنز رکھنے کا خبط ہے...

رنگ برنگی دیواریں اور کمرے کی دیواروں پہ لگا الم غلم مروہ کی پرسنیلیٹی کہ عین مطابق تھا...

ان دنوں مری میں سردیوں کی چھٹیاں پڑی ہوئی تھیں جسکی وجہ سے سونا اور کھانا آجکل مروہ کا محبوب مشغلہ تھا ...

اوہ سوری چوبیس میں سے اٹھارہ گھنٹے عُذیر سے کال اور میسیج پہ بات کرنے والی بات تو بتانا ہی بھول گئ...

جی ہاں عُذیر صاحب بھی ہیں مروہ کی زندگی کا محور جن سے پوری رات بات کرنے کہ بعد فجر کہ وقت مروہ کی آنکھ لگی تھی...

اور اب صفا بیچاری چار مرتبہ اُٹھانے آچکی تھی پر بے سود یہاں اثر کسے تھا ..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مروہ کی بچی ابابلا رہے ہیں.. .

کیاااا.... ہونک سی مروہ فوراً سے رضائی منہ پر سے اُٹھاتی اُٹھ بیٹھی...(آخر کار صفا اپنے مشن میں کامیاب ہو گئ تھی)

چڑیا کہ گھونسلے جیسے بال... منہ سے نکلتی رال...اور پھٹی ہوئی آنکھیں یہ سب اسوقت مروہ کو کوئی آسمانی مخلوق بنانے کہ لئیے کافی تھے...

تبھی جلدی سے اُٹھتی آنکھیں ملتی پیر میں چپل اڑسنے لگی...

صفا کی بچی پہلے نہیں آسکتی تھی ہائے ابا زیادہ غصے میں تو نہیں ہیں؟؟؟

لڈو کہ چھکے (dice) جیسے پیٹرن کہ بنے سٹول پہ بیٹھی صفا مزے سے اپنی بڑی بہن جو صرف نام کی ہی بڑی تھی کہ کارنامے دیکھ رہی تھی...

ہاں بہت غُصے میں ہیں اور پوچھ رہے ہیں کہ اس گھر کا باجا ابھی تک کیوں سو رہا ہے...

ہیں باجا... کون باجا....

نیند میں ڈولتی مروہ کو سمجھ نا آسکی کہ باجا کسے کہا گیا ہے نہیں تو دو دانت توصفا کہ توڑ ہی دیتی ...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب کھڑی کیوں ہو جاو اور فریش ہو کر آو..

آں...او...ہاں منہ پہ ہاتھ رکھتے جمائ لیتے مروہ ابھی پلٹی ہی تھی کہ دیوار سے ٹکراتی دھڑام سے زمین بوس ہوتی اپنے ماتھے کہ بجائے دیوار ملنے لگی...

ہائے صفا تم تو واقعی میں پوری پاگل ہو گئ ہو..

آنکھیں تو کھول لو پہلے...ویسے یہ تو بتاو رات میں کب سوئ تھی سوئ بھی تھی کہ نہیں....

صفا تفتیش کرنے کہ سے انداز میں مروہ کہ پاس بیٹھتی گویا ہوئ...

وہ...یار پانچ بجے وہ.....سنڈے تھا اور عُذیر کا آف تھا تو ہم نے سوچا پوری رات بات کرلیں...

مروہ کہ مُسکرا کہ بتانے پہ صفا نے سر پیٹ ڈالا تھا..

اُف تمھارا کچھ نہیں ہو سکتا (صفا ہاتھ جھاڑتی اُٹھ کھڑی ہوئ)

جب تمھاری آنکھیں پوری کھل جائیں اور تمہیں باتھروم کا راستہ دکھائ دے جائے تو فریش ہو کر نیچے آجانا سمجھی...

صفا آرڈر کرتی جا چکی تھی..

****

عالیہ کہاں تک پُہنچی تمھاری تیاریاں...

کیسی تیاریاں آپ کے بیٹے نے کچھ بھی خریدنے سے منع کر دیا ہے...

کیوں بھئ؟؟؟ چائے منہ سے لگاتے شبیر صاحب نے حیرت سے کہا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بقول آپکے برخوردار کہ وہ خود مروہ کو شاپنگ کروائینگے...

کیا مطلب وہ ساتھ جائیگا؟؟

حسن بھائی کی عادت کا پتہ تو ہے تمہیں وہ کبھی نہیں مانیں گے عُذیر کہ وہاں جانے پر کُجا کہ شاپنگ ...

تو کیا ہو گیا آجکل کہ لوگ تو چاند پہ پُہنچ گ ئے ہیں اگر بچہ خود انگوٹھی پہنانا چاہتا ہے تو اس میں حرج ہی کیا ہے...

آپ سے بحث نہیں کر سکتا میں سوجیسے جی میں آئے آپ اور آپکا بیٹا کر لیں پر اگر کوئ بات ہوئ تو مجھے شیر کہ منہ میں مت ڈالیئے گا...

شبیر صاحب نورالحسن کہ رویئے کو سوچتے ہوئے کافی پریشان ہو گ ئے تھے...

یہ شبیر صاحب کا گھرانا ہے..

شبیر معمولی سرکاری ملازم ہیں اور وہ مروہ کہ ماموں ہیں جن کی فیملی لاہور میں رہتی ہے اور عُذیر انکا اکلوتا بیٹا ہے...

جس سے مروہ کی منگنی متوقع ہے...

****

امی میرا آملیٹ لادیں...

مروہ نے دھیمی آواز میں شگفتہ بیگم کو پُکارتے ہوئے کہا..

کہ کہیں ابا نا سُن لیں اور پھر لیٹ اٹھنے پر وہ سُنائیں وہ سُنائیں کہ مروہ کہ کان دھواں چھوڑنے لگیں...

ٹائم دیکھا ہے تم نے اب دوپہر کا کھانا ہی کھا لینا ناشتہ کی کیا ضرورت ہے بھلا..

کپ میں چائے اُنڈیلتے طنزاً کہا گیا..

تو وہ بھی کھالونگی میں نے کونسا دوپہر کہ کھانے کا منع کیا ہے....

اور ویسے بھی آپ تو جانتی ہی ہیں کہ میں کتنی وقت کی پابند ہوں سب کچھ ایک sequence میں لے کر چلتی ہوں...

ہاں ہم ہی تو جانتے ہیں تمھارے سیکو ئینس اور یہ تو بتاو آمنہ کو کیا کہا ہے تم نے....

آمنہ کہ ذکر پہ چائے پیتی مروہ کو اچھو لگ گیا...

کک... کچ.... کچھ نہیں میں نے کیا کہنا تھا...

اچھاااتو پھر صبح ہی صبح تمھاری پھوپھو کی کال کیوں آئی کی مروہ نے آمنہ کو کہا ہے کہ تمھارے منگیتر کہ بال جھڑے ہوئے ہیں اور وہ بُڈھا ہے...

تو... صحیح ہی تو کہا ہے آپ خود دیکھیں امی کیا ایسا نہیں ہے اب میرے سامنے کوئی کنوئیں میں کودے گا تو میرا تو فرض ہے نا اُسے سمجھانا..

مروہ نے سر ہلاتے اپنی عقلمندی کا یقین دلانا چاہا..

دیکھو مروہ اب یہ وہ دور نہیں ہے کہ لوگ کسی کی ہمدردی کو سمجھیں اب سب غلط ہی مطلب لیتے ہیں...

سو جو چل رہا ہے اُسے چلنے دو کسی کہ دانت نہیں ہیں یا بال ہمیں کیا ...

سو ناشتہ کر کے آمنہ اور اپنی پھوپھو سے معافی مانگ لینا ...

پر امی...

دیکھ لو ورنہ بات تمھارے ابا تک پُہنچی تو خود سنبھالنا...

ابا کا نام سُنتے ہی مروہ کی سیٹی گُم ہوئی تھی ..

جی ابھی مانگ لیتی ہوں پلیز ابا کو مت بتانا...

مروہ کی اُڑی رنگت کو دیکھتے شگفتہ سر ہلاتے باہر چل دیں....

****

چھت پہ کھڑی مروہ ہمیشہ کی طرح فون پہ مصروف تھی..

مروہ تمھارے گھر پر سب مان گ ئے ہیں کیا اور سب خوش ہیں نا؟؟؟ عذیر نے بے تابی سے پوچھا..

اہمم... سب تو نہیں البتہ امی میری پارٹی میں ہیں سو کسی اور کہ ماننے کی فکر نہیں ہے مجھے...

Because i know..

وہ سب کو منالیں گی..

مروہ نے عُذیر کو بتاتے ہوئے اپنے کیوٹکس لگے نیلز پہ پھونک مارتے پوئے کہا

چھت پہ بنے شیلٹر کہ نیچے ہلکی سی سوئیٹر میں کالے اور سُرخ رنگ کہ کپڑوں میں ملبوس مروہ نے ٹھنڈ سے بے نیاز بیٹھے بے فکری سے کہا..

اور پھوپھا اُنکا کیا ریکشن ہے؟؟

ابا!!!!...

اُنہوں نے کیا کہنا ہے وہ تو ناتین میں ہیں نا تیرا میں اُنکا کام ہمیں صرف اس دُنیا میں لانے تک کا تھا جو وہ کر چُکے باقی ہمیں ڈرانے کا کام بھی بہت خوب کر رہے ہیں...اور باقی اُنہیں ہم سے کوئی سروکار نہیں ہے....

مروہ نے لاپرواہی سے بتاتے ہوئے کہا کہ تبھی صفا چھت پر تشریف لائی....

حد کرتی ہو مروہ بارش ہو رہی ہے برف پڑ رہی ہے (صفا نے زمین پہ پڑی برف کو اپنے پلاسٹک کہ بنے لانگ بوٹ سے ہٹاتے ہوئے کہا) اور تمہیں اس فون سے ہی ہوش نہیں ہے بخش دو اس فون کی جان اب کہ صفا نے باقاعدہ ہاتھ جوڑ ڈالے..

مروہ نے صفا کی بات پر اُسے گھورتے ہوئے عذیر کی آتی آواز پہ ہمم کہا...

نیچے آو مجھے آنکھیں بعد میں نکال لینا....

کیوں نیچے کیا ہوا ہے؟؟؟

آپا آئی ہیں تمہیں سمجھانے...

ہیلو مروہ یہ صفا کیا کہہ رہی ہے...

کک...کچھ نہیں کہہ رہی میں بعد میں بات کرتی ہوں عذیر مروہ نے جلدی سے کہتے کال کاٹ دی اور صفا کہ ساتھ نیچے کی طرف چل دی...

****

مری کہ علاقے گھوڑا گلی میں ایک بنگلے نما بنے گھر میں نورالحسن اپنی بیوی اور بچوں کہ ساتھ رہتے ہیں..

نورالحسن اس علاقے کہ سرکاری کالج میں پڑھاتے ہیں اسکے علاوہ یہاں ان کے ریسٹ ہاوسز اور باغات ہیں...انکا رعب اور دبدبہ اتنا ہے کہ آج تک انکی اولاد میں اتنی ہمت نہیں ہو سکی کہ وہ اپنے باپ کو بابا کہہ کر پکار سکیں..

شگفتہ نورالحسن کی اہلیہ ہیں جو بہت اچھے اخلاق کی عورت ہیں اُنکی نیچر ایسی ہے کہ وہ جہاں بیٹھ جاتی ہیں سب کو اپنا گرویدہ بنا لیتی ہیں..

نورالحسن اور شگفتہ کی تین بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے...

بڑی بیٹی عمیرا ہے جو شادی کہ بعد یہیں مری کہ علاقے چھتر سائیڈ پہ رہتی ہے...

اسکے بعد اُنکا ایک بیٹا احمر ہے جو اپنی بیوی مہرین کہ ساتھ اسی گھر میں رہتا ہے مہرین نورالحسن صاحب کی بھتیجی ہے..

احمر سے چھوٹی مروہ ہے جو ایک پرائیویٹ سکول میں جاب کرتی ہے..(ٹائم پاس کہ لئیے)

مروہ سے چھوٹی صفا ہے جو کالج میں پڑھتی ہے...

یہ چھوٹا سا آشیانہ ہے نورالحسن کا نورالحسن صاحب کو آجکل کے دور کو دیکھتے ہوئے دھڑکا لگا رہتا ہے کہ کہیں اُنکی بیٹیوں سے کوئ غلطی سرزد نا ہو جائے تبھی وہ اپنی بیٹیوں پہ اکثر بے جا سختی کر جاتے ہیں...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

مروہ میری مانو تو ایک بار اور سوچ لو....

آپی آپ سب جانتی تو ہیں میں....میں پسند کرتی ہوں عذیر کو اور وہ مجھے.....

پر مروہ محبت سب کچھ نہیں ہوتی جب شادی کہ بعد حقیقی زندگی میں آنکھ کُھلتی ہے نا تو یہی محبت سب سے پہلے بھک کر کے اُڑ جاتی ہے اُنکے اور ہمارے فنانشل سٹیٹس میں

بہت فرق ہے اور یہ بات ابھی تمہیں دیکھائی نہیں دے رہی....

مروہ کہ کمرے میں بیٹھی عمیرا نے مروہ کو سمجھانے کی ناکام کوشش کی...

امی آپ کیوں نہیں سمجھاتیں اسے عمیرا نے ساتھ بیٹھی شگفتہ کو بیچ میں گھسیٹا...

میں کیا کہوں..؟؟

میں تو بس یہ چاہتی ہوں کہ میری بیٹی خاندان میں جائے تمھاری شادی غیروں میں کر کے جو سُکھ ملنا تھا نا ہمیں وہ مل گیا اور صحیح تو ہے عُذیر اور ویسے بھی لڑکی اپنا نصیب ساتھ لیکر جاتی ہے...

اگر اسکے نصیب میں فاقے کرنا لکھا ہے تو چاہے کسی بادشاہ سے کیوں نا بیاہ دوں ملے گا وہی جو اسکی قسمت میں ہو گا....

پر امی...

پر ور کچھ نہیں عمیرا یہ روپیہ پیسہ کچھ نہیں ہوتا سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ لوگ اچھے ہوں...

اب اپنی مثال لے لو ایسے فارن ٹرپ کا کیا فائدہ جو شوہر چار چوٹ کی مار لگانے کہ بعد

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

منانے کہ لئیے لگوائے...

اپنی ماں کی بات پر عمیر اپہلو بدل کر رہ گئ تھی....

وہ میرے بھائ کا بیٹا ہے اور دوسرا دونوں پسند کرتے ہیں ایک دوسرے کو ...

عمیر اکا ہاتھ دُباتے شگفتہ نے پیار سے سمجھاتے ہوئے کہا ..

)مر وہ جو عمیر اکی باتوں سے دہل گئ تھی اپنی ماں کہ اطمینان دلانے پر پُر سکون ہو گئ تھی.(.

تمھارے ابا آج بات کر لیں گے تمھارے ماموں سے دو دن بعد وہ سب منگنی کہ لئیے لاہور سے آجائیں گے...

ویسے بھی باتوں ہی باتوں میں تو رشتہ کب سے طے ہے بس اس سب کو فارمیلیٹی ہی سمجھو...

اور ہاں تم بھی شہرام سے بات کر کے اُسے آنے کا کہہ دینا...

وہ اپنی بات مکمل کر تیں مر وہ کہ سر پہ ہاتھ رکھتے باہر چل دیں ...

****

)دو دن بعد... (

لاہور سے آئے مہمان جن میں شگفتہ بیگم کہ بھائی بھابھی اور عُذیر شامل تھا...

سب مری پُہنچ چُکے تھے...

رات کہ کھانے کہ بعد فارغ ہو کر سب کافی سے لُطف اندوز ہوتے باتوں میں مصروف تھے....

نورالحسن صاحب کو عُذیر کا آنا ایک آنکھ نہیں بھایا تھا پر رشتہ ایسا تھا کہ وہ کچھ کہہ بھی نہیں پائے تھے تبھی وہ کھانے کہ بعد اپنے کمرے میں آرام کرنے جا چُکے تھے...اس وقت لاونج میں سب موجود تھے سوائے مروہ کہ کیونکہ نورالحسن صاحب کا آرڈر تھا کہ جب تک شادی نہیں ہو جاتی مروہ عُذیر کہ سامنے نہیں آئیگی...

سب اپنی اپنی باتوں میں مشغول تھے کہ تبھی عُذیر نے مروہ کو میسیج کرنا بند کرتے ہوئے اُسے کال پہ لیا تاکہ وہ سب سُن سکے...

عُذیر نے سب کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے کہا پھوپھو...

جی بیٹا...

وہ پھوپھو میں چاہتا ہوں کہ میں اور مروہ منگنی کی شاپنگ کہ لئیے ساتھ جائیں...

عُذیر کی غیر متوقع بات پر وہاں بیٹھے سب افراد کو سانپ سونگھ گیا تھا...

پر بیٹا....

خیر ہے شگفتہ بچوں کی خوشی ہے جانے دو عالیہ نے شگفتہ کو سمجھاتے ہوئے مزید کہا ویسے بھی یہ نیا دور ہے اور آجکل چلتا ہے یہ سب ...

پر بھابھی ایسے اکیلے اور حسن کا تو پتا ہی ہے آپکو اُنہوں نے تو مروہ کہ سامنے آنے پر ہی پابندی لگادی ہے...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور پہلے ہی وہ عُذیر کہ یہاں آنے ہر نالاں ہیں شگفتہ نے نورالحسن صاحب کہ رویئے کی اصل حقیقت اب بتائی تھی...

تو پھوپھو میری منگنی ہے اور میرا ہی آنا بُرا لگ رہا ہے..

بیٹا تمہیں تو پتہ ہی ہے ہمارے ہاں یہی رواج ہے کہ لڑکے کی ماں انگوٹھی پہناتی ہے...

لو جی منگنی میری ہے کہ امی کی.... عُذیر کی بات پہ سب کہ چہروں پہ مسکراہٹ رینگ گئی تھی پر دوسری طرف عُذیر کہ فون سے جاتی آواز پہ مروہ کو ہنسی کا دورہ پڑ گیا تھا...

دیکھیں نا پھوپھو منگنی کونسا روز روز ہوتی ہے جانے دیں نا احمر بھائی آپ ہی سفارش کر دیں عُذیر نے احمر کی منت کر ڈالی...

یار تمہیں ابا کا تو پتا ہے..

احمر بھائی پلیز... پلیز...

اچھا چلو کچھ کرتے ہیں تم بھی کیا یاد کرو گے...

یہ ہوئی نا بات عُذیر نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا..

اکیلے تو نہیں جا سکتے صفا ساتھ جائیگی...

شگفتہ بیگم نے نیا شوشہ چھوڑا...

امی آپ مجھے کیوں کباب میں ہڈی بنا رہی ہیں ...

کارپٹ پہ نیچے بیٹھی صفا نے مونگ پھلی چھیلتے منہ بنا کر کہا...

جس پہ عُزیر نے شرارت سے صفا کو سر پہ چپت لگاتے ہوئے کہا ...

تو تم آنکھیں اور کان بند کر کے ہمارے ساتھ چلنا نا...

اللہ اللہ عُزیر بھائی کبھی تو شرم کریں...

آج کل مجھ سے کچھ نہیں ہو رہا نا کوئی کام اور نا ہی شرم ...

اچھا چلو اُٹھو اپنے اپنے کمروں میں چلو صبح ناشتہ کہ لئیے وقت پہ اٹھنا ہے ورنہ حسن صاحب ناراض ہوں گے..

ہائے پھوپھو آپ کو بھی یہی ملے تھے ہمارے پھوپھا بنانے کہ لئیے...

چل شریر ...

اس طرح ہنستے مُسکراتے سب اپنے کمروں میں چل دیئے...

****

گھر کہ سیکنڈ فلور کہ لاونج سے ملحق بالکنی پہ رات کہ ایک بجے مروہ اور عُذیر ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے فیوچر پلاننگز میں مصروف تھے...

کل تیار رہنا شاپنگ پہ جائینگے...

پر عُذیر ابا...

اوہو احمر بھائی سنبھال لیں گے تم ٹینشن مت لو..

رات کی معنی خیز خاموشی اور ساتھ بیٹھے محبت سے لبریز دو دھڑکتے دل...

مروہ ...

ہمممم تمہیں کیسا فیل ہو رہا ہے یہ سب...

پہلے تم بتاو عُذیر کہ کندھے پہ سر رکھے مروہ نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا...

مجھے تو سب خواب لگ رہا ہے... سچ بتاوں تو یقین ہی نہیں آرہا کہ میں تمہیں پانے جا رہا ہوں...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا کوئی اتنا خوش نصیب ہو گا جسکی دُعائیں یوں قبول ہوئی ہوں...

عُذیر کہ اظہار محبت پہ مروہ کو اپنا آپ ارد گرد پڑی برف کہ طرح ہلکا اور پُر سکون لگنے لگا تھا..

مروہ میں بہت چاہتا ہوں تمہیں اور زندگی بھر ایسے ہی تمہیں چاہنا چاہتا ہوں...

ہاتھوں کہ پیالے میں مروہ کہ چہرے کو بھرتے ہوئے بوجھل آواز میں کہتا عُذیر کوئی گُستاخی کرنے ہی والا تھا کہ... اُف اب بس کرو دونوں قلفی جم گئی ہے میری مجھے یہ

سمجھ نہیں آرہا آپ دونوں کی اس لو سٹوری میں سزا مجھے کیوں مل رہی ہے...

صفا سے مزید دیکھا نا گیا تو بیچ میں ٹپک پڑی

کیا یار سارا مزہ خراب کر دیا.. عُذیر کہ جُھنجھلا کہ کہنے پہ اپنی سانسیں ہموار کرتی مروہ حیرت سے اُن دونوں کو دیکھنے لگی..

ایک تو کب سے سردی میں کھڑی پہرہ دے رہی ہوں اور آپ ہیں کہ مجھے ہی سُنا رہے ہیں اب بس بہت ہوا میں کمرے میں جا رہی ہوں آپ دونوں ہیر رانجھا بنے رہیں اور جب آ گیانا (کے دو) مطلب ابا تو انہیں بھی سُنانا اپنی محبت کی کہانی ...

ہمم صفا پیر پٹختی جا چُکی تھی اور مروہ اُسکے پیچھے پیچھے...

جبکہ عُذیر کل کی پلاننگز میں مصروف ہو گیا تھا کہ کیسے مروہ کو لے کر جائے...

****

احمر بھائی کیا سوچا پھر آپ نے....

کس بارے میں؟؟؟

ناشتہ سے فارغ ہونے کہ بعد لان میں چہل قدمی کرتے احمر کہ گلے میں ہاتھ ڈالتے

عُذیر نے اپنے مطلب کی بات کی...

میرے اور مروہ کہ شاپنگ پہ جانے والی بات بھول گ ئے ہیں کیا.؟؟؟

نہیں نہیں یاد ہے مجھے پر یار عُذیر میں نے جب جب سوچنا چاہا تمھارے مسئلے کہ متعلق تب تب ابا کا چہرہ میرے سامنے آ گیا اور پھر کچھ سوچا ہی نہیں گیا...

اُف توبہ ہے بہن تو بہن بھائ پہ بھی ابا کا اتنا خوف حد ہے ویسے....

تمہارے ابا ہمارے ابا جیسے ہوتے تو پھر پوچھتا تم سے...

اچھا ابا کہ شکوے بعد میں کر لینا ابھی میں جو کہہ رہا ہوں بس اُس پر عمل کریں اور پلیز کوئ بھنڈ مت مار دینا...

عُذیر نے اپنے ہاتھ احمر کہ آگے جوڑتے اُس کہ کان کہ قریب ہوتے اپنا پلان گوش گزار کیا اور پھر دونوں اندر کی طرف بڑھ گ ئے...

****

ہاف بالوں کو کیچر میں مُقید کیئے پستہ کلر کہ چکن کارٹن کا سوٹ پہنے جس پر بے بی پنک کلر کی ایمبرائیڈری ہوئ ہوئ تھی..

آنکھوں میں بھر بھر کا جل ڈالے اور لائٹ پنک گلوس لگائے پیروں میں کُھسہ اڑسائے مروہ اپنی تیاری کو تنقیدی نظروں سے دیکھنے لگی..

صفا دیکھو یار میں کہیں اوور تو نہیں لگ رہی نا...

نہیں یار اور بس کرو بار بار پوچھنا دس دفعہ پوچھ چکی ہو اب نکل بھی چکو..

ہاں ہاں چل رہی ہوں...

پر یار مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے...

ڈریسنگ ٹیبل پہ بیٹھی صفا نے اچنبھے سے دیکھتے ہوئے پوچھا...

یار ایسے اکیلے...

ہاہاہا پوری پوری رات رومانس سے بھری باتیں کرتے تو ڈر نہیں لگتا تمہیں اور اب کہہ رہی ہو ایسے اکیلے صفا نے ہنستے ہوئے مروہ کی نکل اُتارتے ہوئے کہا ...

اوہ ہو... کال یا میسیج پہ بات کرنا اور ہے اور ایسے آمنے سامنے آنا اور بات ہے...

مجھ سے تو دیکھا بھی نہیں جاتا اُسکی طرف...

ویسے بہت حیرانگی ہوئی ہے مجھے یہ بات جان کر....

تمہیں تو کچھ بھی بتانا فضول ہے...

اچھا یہ تو بتاو کون کون جا رہا ہے اور کیا پلین ہے...

میں بھابھی تم اور ممانی ڈرائیور کہ ساتھ نکلیں گے اور گھر سے آگے جا کر تم بھائی کی گاڑی میں عُذیر کہ ساتھ چلی جانا اور ہم ڈرائیور کہ ساتھ نکل جائینگے...

واو نائس پلین ایسے ابا کو شک بھی نہیں ہو گا...

شک تو نہیں ہو گا پر پھر بھی اللہ خیر کرے اب نکلو بھی واپس بھی آنا ہے ...

ہاں ہاں چلو سر پہ ڈوپٹہ سیٹ کرتے اپنا کوٹ اُٹھاتے دونوں باہر چل دیں...

****

ڈرائیور کو آج کی چُھٹی دے کر گھر بھیج دیا گیا تھا اور اب احمر سب کو لے جا رہا تھا..

جبکہ مروہ احمر کی گاڑی کی طرف بڑھنے لگی جہاں بلیک اور وائیٹ لائننگ والی شرٹ پہنے سن گلاسز لگائے عُذیر گاڑی کی بونٹ سے ٹیک لگائے کھڑا تھا...

عُذیر کانٹیکٹ میں رہنا مروامت دینا یار...

ریلیکس احمر بھائی آپ تو ایسے ڈر رہے ہیں جیسے کہ ہم ڈاکا ڈالنے جا رہے ہیں..

ہم جلدی آجائیں گے... dont worry

عُذیر احمر کو ریلیکس کرتا مروہ کہ لئیے فرنٹ ڈور کھولنے لگا....

واپسی پر ساتھ آنا ہے عذیر یاد ہے نا...

جی جی احمر بھائی مجھے سب یاد ہے باقی سب کو ہاتھ ہلاتا عذیر زن سے گاڑی آگے بڑھا گیا...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

کچھ کہو بھی کالز اور میسیجز پہ تو چُپ ہی نہیں کرتی اور مجھے دیکھتے ہی تمھاری آواز بند ہو جاتی ہے...

گاڑی میں پھیلی خاموشی کو توڑتے عُذیر نے مروہ کو بولنے پہ اُکسایا...

جس پہ اپنے ہاتھوں کو مسلتے اُس نے اتنا ہی کہا...

میں کیا بولوں؟؟

اچھا یہ بتاو کہاں جانا چاہتی ہو شاپنگ کہ لئیے ڈری سہمی مروہ کو ایسے دیکھ کر عذیر نے اپنی مسکراہٹ چھپاتے ہوئے پوچھا.....

آبپارہ چلتے ہیں قریب بھی ہے..(ہمیشہ سے سُپر اور جناح سُپر سے شاپنگ کرنے والی اپنی منگنی کی شاپنگ آبپارہ مارکیٹ سے کرنے کو تیار تھی تاکہ عُذیر کو کوئی مسئلہ نا ہو)

ہمم اور کیا ڈیسائیڈ کیا ہے لینا کیا ہے...

نہیں یہ تو نہیں سوچا ویسے بھی میں پہلے سے نہیں سوچتی پھر جا کر ویسا نا ملے جو سوچا ہو تو پھر کچھ اور لینے کا دل نہیں چاہتا...

مروہ ایک بات کہنا چاہ رہا تھا میں...

ہاں کہو مروہ نے عزیر کی طرف مڑتے ہوئے پوچھا...

وہ یار تمہیں تو پتہ ہے میں ابھی پڑھ رہا ہوں اور ساتھ میں ٹیوشنز سے کام چلا لیتا ہوں پر میں چاہتا تھا کہ تمہیں رنگ اپنی سیونگز سے دلاوں...

سو پلیز ہاتھ ہلکا رکھنا... عُزیر نے بات مکمل کرتے مروہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے گاڑی

کی گئیر پہ رکھا...

جس پہ مروہ بلش کرتی گاڑی سے باہر دیکھتے گویا ہوئی..

تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے میں بہت دھیان سے خریداری کرونگی...

ویسے بھی رِنگ جیسی بھی ہو میرے لئیے تو وہ سپیشل ہی ہو گی...

مروہ کہ جواب پر عُذیر خوشی سے نہال ہو گیا تھا...

واہ جیو میری رانی...

NEW ERA MAGAZINE .com

عُذیر نے اپنی ٹون میں آتے مروہ کو رانی پُکارا جو اُسے کچھ خاص پسند نہیں تھا...

پلیز عُذیر یہ رانی لفظ مت بولا کرو مجھے بالکل پسند نہیں ہے...

مروہ کہ منہ پُھلانے پر عُذیر سوری کرنے لگا...

اچھا چلو موڈ اچھا کرو اور یہ سُنو...

عُذیر نے اپنے فون سے ڈھونڈتے گاڑی میں لگی ٹیپ پر بلیو ٹوتھ کنیکٹ کرتے وہ گانا پلے کیا جو اُن دنوں وہ خوب سُنتے تھے جب اُنہوں نے نئی نئی بات کرنا شروع کی تھی...

کیسے بتائیں ...

کیوں تجھ کو چاہیں...

یارا بتانا پائیں تو جانے نا ....

تو جانے نا....

گاڑی میں بجتے گانے کہ ساتھ گونجتی عُذیر کی آواز مروہ کو اپنے سحر میں جکڑ گئی تھی...

****

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry

اور بھئی لالے کہاں کی تیاری ہے؟؟؟

بس یار وہ بائی کا فون آگیا تا..

تو بس اُدر ای جارا ہوں...

تو اس بار تم اپنے گاوں نہیں جارہے؟؟؟

نئی یار وہ اُدر بائی کو کسی کانفرنس پہ بار جانا ہے تو بابی اور بچوں کہ پاس مجھے رُکنے کا بولا

اے اُس نے...

اوہ اچھا تو واپس کب تک آو گے ؟؟؟

پتہ نئی کچھ وقت لگ جائے گا..

ابراہیم نے اپنے کپڑے بیگ میں ڈالتے ہوئے اپنے دوست اعجاز کو جواب دیا...

جو کل ہاسٹل سے مری کہ لئیے نکلنے والا تھا....

****

مروہ جیولر کہ پاس بیٹھی شوکیس میں لگی رِنگز دیکھ رہی تھی...

اور سامنے کھڑا عُزیر اُسے دیکھتے ہوئے نروس کرنے میں مشغول تھا...

آپ یہ رِنگ دیکھا دیں مجھے مروہ نے رنگز دیکھتے ہوئے سب سے نازک انگوٹھی کی طرف اشارہ کیا....

مجھے دیکھاو مروہ ....

یار یہ کافی چھوٹی سی ہے کوئی اور دیکھ لو...

نہیں عُذیر یہ اچھی ہے مجھے ویسے بھی نازک جیولری پسند ہے...

Are you sure...

عُذیر کہ پوچھنے پہ مروہ سر ہلانے لگی...

اچھا تو پھر یہ ہی کر دیں...

رِنگ لینے کہ بعد کپڑوں کی باری آئی تب بھی مروہ صرف ریٹس دیکھنے لگی کہ کہیں

عُذیر پہ برڈن نا پڑے...

کونسا کلر لوں...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ڈریس جو بھی لو کلر وائیٹ ہونا چاہیے....

Okkkk...

اب مروہ کی نظر پرائز کہ ساتھ ساتھ وائیٹ کلرز پہ تھی...

تبھی سامنے لگی وائیٹ اوپن شرٹ جس پہ براون دھاگے اور ستاروں سے سرکل بنے ہوئے تھے اور ویسا ہی بڑا سا ڈوپٹہ بھی تھا ساتھ اور وائیٹ پلازو دیکھتے ہی اُسکی طرف بڑھی جسے پہلے ہی عُذیر نے پکڑ لیا تھا یہ دیکھو...

میں بھی اسی طرف آ رہی تھی...

واو مطلب ہماری چوائس سیم ہے چلو آگے مشکل نہیں ہو گی...

ہنستے مُسکراتے ہاتھوں میں ہاتھ لیئے اب وہ مروہ کو جوتوں کی دُوکان پر لے آیا تھا...

اور ایک ایک جوتا خود اُسکے پیر میں پہنا کر چیک کر رہا تھا...

اور مروہ شرمائی لجائی اُسکی محبت کی شدتوں کو محسوس کرتی الگ ہی جہان میں تھی..

اور بتاو اور کیا چاہیے ؟؟

بس عُذیر سب ہو گیا اب گھر چلو نہیں یار آو کھانا کھاتے ہیں..

بتاو یہاں کہاں اچھا کھانا ملتا ہے؟؟

عُذیر کہ پوچھنے پہ مروہ پریشان ہونے لگی تھی کہ اب اتنی شاپنگ کہ بعد کھانے کا بوجھ بھی عزیر پر پڑنے والا تھا...

یہاں ایک جوس کارنر ہے

ملکو جوس کارنر وہاں کی چاٹ اور شوارما بہت مزے کا ہوتا ہے وہاں چلتے ہیں...

چلو جیسے تم کہو...

مروہ کی بات پر عذیر نے بھی شُکر کیا ...

****

گھر پُہنچتے ہی سب مروہ کی شاپنگ دیکھنے کہ لئیے اُسکے کمرے میں جمع تھے...

شگفتہ بیگم, عالیہ عمیرا مہرین اور صفا آنکھوں میں اشتیاق لئیے مروہ کہ شاپنگ بیگز کُھلنے کہ انتظار میں تھیں....

شاپنگ دیکھتے عالیہ اور شگفتہ تواُسکے سر پہ ہاتھ پھیرتیں دُعا دیتی باہر چل دیں پر عمیرا اور مہرین کا منہ بن گیا تھا..

یہ...یہ منگنی کی شاپنگ ہے یہ کیا اُٹھالائی ہو لڑکی...

اور یہ رنگ اُف میرے سُسرال میں تو ناک ہی کٹ جائیگی میری عمیرا کو ہمیشہ کی طرح اپنے سُسرال اور ناک کی فکر ہوئی...

واقعی مروہ خاندان میں بہت باتیں بنیں گی...

مہرین بھابھی نے بھی اپنا حصہ ڈالا...

کیا ہوا ٹھیک ہی تو ہے اور یہ سب مجھے پہننا ہے سو مجھے پسند ہونا چاہیے خاندان والوں کو

نہیں...

کتنا کہا تھا مروہ سوچ لو پر تم پہ تو عشق کا بھوت سوار ہے کچھ دیکھائی ہی نہیں دے رہا....

میری اور مہرین کی انگینجمنٹ رنگز ڈائمنڈ کی تھیں اور یہ... یہ چھلکا ہے. .

بلاوذرا عُذیر کو دوسُناوں تواُسے...

پلیز آپی یہ سب میں نے خود چوز کیا ہے اس میں عُذیر کا بھلا کیا قصور؟؟... مروہ منت کرنے لگی تھی اُسے ڈر تھا کہ کہیں واقعی عذیر کی انسلٹ نا ہو جائے..

تم تو ابھی سے ہی اتنی غُلام ہو گئی ہو پتہ نہیں آگے کیا بنے گا تمھارا....

اسے تو اچھا تھا کہ تم شاہمیر کا پرپوزل ایکسیپٹ کر لیتی..

مہرین کو تو پہلے ہی اپنے بھائی کہ ٹھکرائے جانے کا غم تھا...

صفا جو کب سے مروہ کا منمنانا اور باقی دونوں کا اُسکو سُنانا دیکھ رہی تھی بول پڑی...

کیا ہے آپی سب صحیح تو ہے ویسے بھی کونسا کل کوئی بہت بڑی گیدرنگ ہے...

چلو مروہ سب سمیٹو اور آپ دونوں کھانا کھانے چلیں...

چلو مہرین ویسے بھی اسے ابھی ہماری بات سمجھ نہیں آئیگی.....

مروہ تمھارا کھانا تو کمرے میں آجائے گا پھر مہندی بھی لگوانی ہے تمہیں ..

صفا اُن دونوں کو کمرے سے نکالتی باہر چل دی...

اور مروہ سب کی باتوں پہ دل تھوڑا کرتی وہیں بیڈ پر گر سی گئ...

****

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

صفا ...

رات کہ بارہ بجے عذیر نے کچن میں کھڑی صفا کو آواز دی...

جی عذیر بھائ کچھ چاہیے آپکو؟؟

یار کچھ چاہیے تو نہیں پر پلیز مجھے مروہ کہ کمرے تک پُہنچا دو...

آپکا دماغ تو ٹھیک ہے؟؟

یار پلیز نا مجھے مہندی دیکھنی ہے اسکی پلیز زززز .

پر رات کہ اس وقت اگر کوئی آگیا تو...

کوئی نہیں آئیگا سب تو جا چُکے ہیں اپنے کمروں میں....

اُف اچھا چلیں آئیں پر پلیز جلدی آنا....

ہاں ہاں ڈونٹ وری....

****

مروہ جو ابھی مہندی لگوا کر فارغ ہوئی تھی اپنے سُن ہوتے پیروں کو حرکت دینے کہ لئیے چکر لگانے لگی تھی ...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کہ تبھی دروازے پہ عذیر کو کھڑا دیکھ اُسے اپنے سانس اٹکتی محسوس ہوئی .

عع...عذیر تم اس وقت.....

ہاں بس رہا نہیں گیا تو تمھاری مہندی دیکھنے چلا آیا...

پر وہ تو آپ کل بھی دیکھ سکتے تھے..

دیکھ تو سکتا تھا پر اس دل کا کیا کرتا جو تمھاری چاہ میں پھڑ پھڑا رہا تھا...

عذیر مروہ کا بازو پکڑے اُسے بیڈ پر بٹھاتے مروہ کہ ہاتھوں کو تھامے زمین پر بیٹھ گیا تھا....

یہ...یہ کیا کر رہے ہو اوپر بیٹھو...

نہیں یار جو بات تمھارے قدموں میں بیٹھنے کی ہے وہ کہیں اور کہاں...

اچھا بتاو میرے نام کا alphabet کہاں ہے...

یہ کونسا موو ی چل رہی ہے کہ نام کا ایلفابیٹ ہو گا....

بڑی بور نگ ہو یار تم پاس پڑی مہندی اُٹھاتے مروہ کہ نانا کرنے کہ باوجود عذیر نے آخر کار u لکھ ہی دیا...

تمہیں پتا ہے مروہ جب پہلی بار تمہیں دیکھا تھا...

تب سے ہی میرے دل نے تمھاری تمنا شروع کر دی تھی..پر تمھارا مجھ سے ہر چیز میں بر تر ہونا میری محبت کو خدشوں میں ڈال گیا تھا...

عذیر نے مروہ کہ ہاتھ تھامے بات کرتے ہوئے...

مروہ کی طرف نظر اُٹھا کر دیکھا جو ٹکٹکی باندھے اُسے دیکھنے میں مصروف تھی...

تمہیں پتہ ہے میں نے امی سے کہہ دیا تھا کہ اگر پھوپھو رشتہ نا دیں تو اُنہیں زیادہ فورس مت کریں... کیونکہ... میرے لئیے میری محبت سے زیادہ تم اور تمھاری خوشی امپورٹنٹ تھی..

اور اب کل تم میرے نام کی انگوٹھی ان ہاتھوں میں سجا کر مجھے اس دُنیا کا خوشقسمت ترین انسان بنا دو گی....

اور میں آج ایک وعدہ کرتا ہوں تم سے ....

کہ میں ہمیشہ تمہیں خوش رکھنے کی کوشش کرونگا... عُذیر نے ایک جذب سے اپنی بات مکمل کرتے سوال داغا...

تم خوش ہو نا مروہ...

عزیر کہ اچانک سوال پر اُسکی باتوں میں کھوئی مروہ ہڑبڑاتے ہوئے سیڈھی ہو بیٹھی...

مم... میں بہت خوش ہوں عزیر اور آج کہ دور میں ایسی محبت ملنا تو میری خوش نصیبی ہے....

پر... پر عزیر کبھی کبھی تمھاری اس قدر حد سے بڑی محبت مجھے خوف میں مبتلا کر دیتی

ہے...

خوف کیسا خوف...

میں نے سُنا ہے کہ ایسی اٹوٹ محبتوں کا ملاپ مشکل ہوتا ہے مروہ نے بھیگی آواز میں اپنا خدشہ ظاہر کیا..

تم بہت بیوقوف ہو کل منگنی ہو تو رہی ہے بنا کسی روکاوٹ پھر کیسا ڈر کیسا خوف؟؟

اور پلیز تم ایسی سوچیں اپنے ذہن میں مت لاو ...

نا تو ہمارے بیچ کوئی آسکتا ہے اور نا ہمیں کوئی الگ کر سکتا ہے سو پلیز ریلیکس رہو...

اور ویسے بھی مجھے کل اپنی fiance بالکل فریش چاہیے سو ناو چیئر آپ....

اور اس سے پہلے کہ صفا آئے اور مجھ باہر نکالے میں خود ہی چلا جاتا ہوں...

مروہ کہ ماتھے پہ اپنی محبت کی مہر ثبت کرتے

عزیر مروہ کو اطمینان دلاتا باہر چل دیا تھا جب کہ دور کھڑی محبت کی مُسکراہٹ کافی پھیکی تھی...

****

مروہ اُٹھو یار ....

نو بج گ ئے ہیں... صفا کی منتیں مسلسل دس منٹ سے جاری تھیں...

ہاں تو کونسا پہلی بار بجے ہیں تمھارے یہ نو مروہ نے سر تک رضائی تانتے ہوئے نیند میں کہا...

میرا خیال ہے کہ تم بھول گئی ہو کہ آج تمھاری منگنی ہے اور تم نے پارلر جانا ہے...

منگنی کا سُنتے مروہ کسمساتے ہوئے اُٹھ بیٹھی تھی..

ہاں واقعی میں آج تو میری منگنی ہے اور آج کہ فنکشن کی میں نِکی دولہن بھی ہوں... مروہ نے پاس پڑا ڈوپٹہ سر پہ ڈالتے شرماتے ہوئے کہا...

کہ تبھی عمیرا اندر آئی...

مروہ...

یہ کیا ابھی تک بستر سے ہی نہیں نکلی تم ...

جلدی سے ناشتہ کرواور نکلنے کی کرواور ہاں تمھارا سارا سامان گاڑی میں رکھوادیا ہے...

جی آپی... عمیرا کا بڑی بہن ہونے کہ ناطے کافی رُعب تھا سواُنکے ایک بار کہنے پہ ہی مروہ جلدی سے اُٹھ کھڑی ہوئ تھی...

پر باتھ روم میں گُھستے ہی کچھ یاد آنے پر مروہ دوبارہ دروازہ کھولتی باہر آئ...

اب کیا ہے مروہ...

آپی میرے ساتھ پارلر جا کون رہا ہے...؟؟

نوبی آگئ ہے نیچے وہ جائیگی ساتھ اور اب خُدا کا نام ہے اندر جاو اور نہائے بغیر واپس مت آنا سمجھی...

****

منگنی کا انتظام باہر لان میں کیا گیا تھا..

اور فنکشن دوپہر کا تھا تاکہ سب مہمان آسکیں اور وقت سے واپس اپنے اپنے گھروں کو جاسکیں...

لان میں ہی ایک بڑا سا وائیٹ کلر کا سٹیج بنایا گیا تھا جسکی ڈیکوریشن وائیٹ لیلیز سے کی گئ

تھی اور وائیٹ ہی صوفے پڑے تھے جبکہ سٹیج کی سائیڈز پہ وائیٹ پردے لہرا رہے تھے جنہیں خوبصورت لڑیوں سے باندھا گیا تھا...

آج مری میں بہت دنوں بعد دھوپ نکلی تھی سو ٹھنڈ میں نکلی نرم گرم دھوپ اس سب سجاوٹ کو اور حسین بنا رہی تھی....

جبکہ مہمانوں کہ لئیے لگائی گئی چیئرز اور ٹیبلز بالکل وائیٹ تھیں پر چیئرز کی بیک پر بنی بڑی سی بے بی پنک کلر کی bow اس سب کو مکمل کر رہی تھی....

****

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

امی عذیر کہ لئیے جو کل خریداری آپ نے کی تھی وہ مجھے دے دیں تاکہ میں اُسے دے آوں اور وہ تیار ہو جائے...

ہاں بیٹا اچھا کیا مجھے یاد دلا دیا ورنہ ان کاموں میں تو بھول ہی گئی تھی...

شگفتہ بیگم ہاتھ میں پکڑی ٹرے سائیڈ پر رکھتیں اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی تھیں اور عمیر اُن کہ پیچھے پیچھے....

ویسے یہ خریداری تو میں نے کی ہے پر instructions مروہ کی ہی تھیں وائیٹ

کلر کے خوبصورت کُرتے کو باہر نکالتے اُنہوں نے عمیرا کو بتایا جو وائیٹ کُرتے پہ وائیٹ ہی کڑھائی کو ہاتھ پھیرتے دیکھ رہی تھی...

یہ بلیک کلر کا بلیزر بھی ہے ساتھ یہ جوتے ,پرفیوم اور ہاں یہ ساکس اور بنیان بھی دے دینا...

اور رِنگ؟؟

رِنگ تو مروہ کہ پاس ہی ہے آئیگی تو لے لوں گی اُس سے ..

ویسے امی بعض لوگ کتنے خوش نصیب ہوتے ہیں نا جیسے کہ آپکا یہ بھتیجا...

عمیرا نے اپنے سامنے پڑی شاندار چیزیں دیکھتے ہوئے طنزاً کہا...

کیا مطلب ہے عمیرا تمھارا..؟؟

میں تو صاف بات کرونگی امی نا تو وہ میری اتنی پیاری بہن کہ قابل ہے اور نا ہی ان سب expensive چیزوں کہ...

کتنی دفعہ کہوں عمیرا یہ پیسہ سب کچھ نہیں ہوتا...

اپنی ماں کو پوری عمر نہیں دیکھا کیا؟؟؟

کیسے میں پوری عمر تمھارے باپ کی محبت اور توجہ کہ لئیے ترستی رہی ہوں..

یہ پیسہ اور دولت ایک عورت کہ لئیے کبھی کوئ معانی نہیں رکھتا جب تک کہ اُسکے شوہر کی محبت اُسکے ساتھ نا ہو...

اور میرے نزدیک مروہ خُوشقسمت ہے جسے اتنا مان اور چاہت مل رہی ہے.....

پر امی مروہ کی شاپنگ دیکھی تھی آپ نے جو آپکے بھتیجے نے کروائ تھی....(عمیر اکا تو صدمہ ہی کم نہیں ہو رہا تھا)

اور اگر آج میں اپنا دماغ نا چلاتی تو ناک کٹ جاتی میری...

تو چلا لیا نا دماغ اپنا سو ریلیکس رہو نہیں کٹتی تمھاری ناک اور جاو یہ سب عُذیر کو دے آو...

اور خُدا کا واسطہ ہے تمہیں اُس سے کچھ مت کہ دینا..

****

)نوبی اور مروہ پارلر پُہنچ چُکی تھیں(...

میم آپ اپنا ڈریس چینج کر آئیں پھر آپکا میک آپ سٹارٹ کرتے ہیں پارلر ور کر

مُسکراتے ہوئے انسٹکشنز دیتی جا چُکی تھی...

نوبی میرا ڈریس؟؟

ہاں یہ لو مروہ کہ کہتے ہی نوبی نے باکس اُسکی جانب بڑھایا جسے لئیے وہ چینجنگ روم میں گھس گئ...

پر وہاں پُہنچ کر جیسے ہی باکس کھولا تو مروہ کو دھچکا لگا...

یہ..یہ کیا ہے..

یہ کس کہ کپڑے ہیں اُف خدایہ کیا ہو گیا..

)یہ وہ ڈریس نہیں تھا جو عذیر نے لے کر دیا تھا(....

اُف اللہ کہیں آپی نے غلطی سے کسی اور کا ڈریس تو نہیں رکھ دیا اب کیا کروں...

ڈریس کو دیکھتے ہی مروہ بے حد پریشان ہو گئ تھی...

تبھی دروازے سے منہ نکالے پکارنے لگی ..

نوبی...

ہاں کیا کوئی ہیلپ چاہیے؟؟

مروہ کی آواز پر نوبی دروازے کہ قریب آئی...

اندر آو نوبی کا ہاتھ پکڑتے مروہ نے اُسے اندر کھینچا....

واو مروہ کیا ڈریس ہے کس ڈیزائنر کا ہے نوبی نے اندر آتے ہی خوبصورت سے ڈریس کو دیکھتے ٹیگ دیکھنا چاہا...

اپنا فون دو...

مروہ نوبی کی بات ان سُنی کرتی فون لیتے عمیرا کو کال ملانے لگی...

پر دوسری جانب کال پک ہی نہیں کی گئی...

مروہ مسئلہ کیا ہے چینج کرو یار...

یار یہ وہ ڈریس نہیں ہے یہ غلطی سے کسی اور کا آگیا ہے شاید...

غلطی سے کیسے آسکتا ہے اور یہ تو بالکل تمھارے سائز کا ہے...

عمیرا آپی نے خود میرے سامنے سب رکھوایا تھا....

پر میں کہہ رہی ہوں نا یہ وہ نہیں ہے... پلیز یار تم واپس جاو ڈرائیور کہ ساتھ اور میرا والا ڈریس لے آو پلیز پلیز ...

پاگل ہوئی ہو کیا مجھے تو آنے جانے میں ہی اتنا وقت لگ جائیگا...

تو پھر تم ہی بتاو میں کیا کروں؟؟؟

اگر عذیر کا ڈریس نا پہنا تو وہ کیا سوچے گا....

مروہ کو روہانسا ہوتا دیکھ نوبی نے اُسے دلاسا دیتے ہوئے مشورہ دیا...

اچھا تو پھر ابھی یہ ڈریس پہن لو اور پھر گھر جا کر چینج کر لینا...

کیا؟؟

ہاں تو اب اور کچھ ہو بھی تو نہیں سکتا...

مروہ دیکھو پریشان ہونے سے کچھ نہیں ہو گا سو چینج کر کہ باہر آو جلدی بیوٹیشن ویٹ کر رہی ہے...

****

عُذیر تیار ہوتا جیسے ہی باہر نکلا اُسکی نظر صفا پر پڑی...

صفا ..

اپنے نام کی پُکار پر صفا نے ہاتھ میں پکڑے گجروں کی ٹوکری اُٹھائے پیچھے مڑتے دیکھا...

جہاں وائیٹ شلوار قمیض پہ بلیک بلیزر پہنے سلیوز فولڈ کیئے بالوں کو جیل سے سیٹ سٹائل دیئے چمکتا ہوا عُذیر کھڑا تھا...

واہ عذیر بھائی آپ تو کمال لگ رہے ہیں...

اوہ تھینک یو تھینک یو... یہ بتاو مروہ آگئی ہے کیا...

نہیں ابھی تو نہیں آئی..

ویسے آنے والی ہو گی اور جہاں اتنا انتظار کیا ہے تھوڑا اور کر لیں...

ہاہاہا اس دل کا کیا کریں بہنا جو آپکی بہن کو دیکھے بنا دھڑکنے پہ آمادہ ہی نہیں ہے...

اوہ ہو.. ویسے آپکی محبت دیکھ کر مجھے رشک آتا ہے مروہ کی قسمت پر....

رشک کرتے کرتے نظر نا لگا دینا ہماری محبت کو لڑکی..آئے ہائے نہیں لگتی نظر..

ویسے آج کی رات بہت یاد گار بنانے والی ہوں میں مروہ اور آپکے لئیے اور اتنی یاد گار کہ آپ اپنے بچوں کو بھی سُنائیں گے کہ تمھاری خالہ بھی کیا کمال تھیں...

سچ بتاو عذیر نے خوشی سے اُچھلتے یقین دیہانی چاہی...

بالکل سچ ویسے بھی میں چاہتی ہوں کہ آپ جب بھی اپنی محبت کی داستان لکھیں اُس میں میرا کیریکٹر سٹرونگ دکھے...

واہ کیا بات ہے تمھاری جُگ جُگ جیو بہنا عذیر صفا کہ سر پہ ہاتھ رکھتے دُعائیں دیتا باہر نکل گیا...

جبکہ پیچھے کھڑی صفا اپنے خراب ہوئے بال دیکھتی تپ کہ بولی بالکل ہی پاگل ہو گئے ہیں یہ تو...

****

گرے کلر کا خوبصورت ٹیل فراک پہنے جس پہ سلور اور گرے کام ہوا تھا ساتھ ہی فُل سلیوز چوڑی بازو جنکی فٹنگ ڈریس کو اور حسین بنا رہی تھی...

سائیڈ سے مانگ نکالے کھلے بالوں کو ہلکا کرل کیئے جھومر لگائے...لائٹ میک آپ میں ہلکی سی پرل جیولری پہنے مروہ بہت حسین لگ رہی تھی...

گاڑی کہ پورچ میں رُکتے ہی عالیہ بیگم گاڑی کی طرف بڑھیں...

ماشاللہ ماشاللہ بہت پیاری لگ رہی ہے میری بہو...

عالیہ مروہ کی بالائیں لیتیں اُسے لیئے لان کی طرف بڑھنے لگیں عمیرا اور صفا بھی بھاگتی ہوئی اُن تک پُہنچی تھیں...

مروہ جو جلدی جلدی گاڑی سے اُتری تھی کہ اندر جا کر ڈریس چینج کر لے گی اب سب کہ ساتھ عالیہ کی موجودگی کہ باعث کچھ کہہ بھی نا پائی..

پر عذیر کہ رئیکشن کو سوچ کر وہ کافی ڈسٹرب تھی...

کیونکہ عُذیر چاہے جتنی بھی محبت کرتا تھا...

پر اگر وہ ایک ایک بار روٹھ جاتا تو مروہ کی لاکھ کوششوں کہ بعد بھی تب تک نہیں مانتا تھا جب تک وہ رو رو کر ہلکان نا ہو جاتی...

دل ہی دل میں عذیر کی ناراضگی سے بچنے کی دُعائیں مانگتی وہ آگے بڑھنے لگی تھی...

)نورالحسن صاحب نے بہت مشکلوں کہ بعد عذیر کو انگوٹھی پہنانے کی اجازت دی تھی..

پر اُنکی شرط یہ تھی کہ انگوٹھی پہنانے کہ بعد عذیر مروہ کہ آس پاس بھی نا دکھے(...

پر وہ عزیر ہی کیا جو کسی کی سُن لیتا...

مروہ کو سٹیج کی طرف بڑھتا دیکھ وہ بھاگتا ہوا وہاں پُہنچا اور مروہ کا ہاتھ پکڑے سٹیج تک لایا...

اُسکے اس طرح کرنے پہ سب نے ہوٹنگ سٹارٹ کر دی تھی کیونکہ یہ خاندان کی واحد کمبائن منگنی تھی...

****

عمیرا...

جی امی...

کہاں ہے تمھارا شوہر ...

وہ...امی کہہ تو رہے تھے کہ آو نگا پر...

بس بس رہنے دو تمھارے شوہر نے آج تک کونسا داماد ہونے کہ فرض نبھائے ہیں کہاں ہے تمھاری ساس ذرا پوچھوں تو ایسا کون سا کام ہے کہ سالی کی منگنی پہ بھی نہیں آ پایا...

امی پلیز رُکیں... بات سُنیں...

عمیرا آوازیں دیتی رہ گئی تھی . جبکہ وہ سُنی ان سُنی کرتیں آگے بڑھ گئیں....

عمیرا کہ لئیے یہ پہلا ایکسپیرینس نہیں تھا ..

وہ جانتی تھی کہ شہرام کہ آگے پیسے کہ علاوہ کسی کی بھی ویلیو نہیں ہے ...

آنکھوں میں آئے آنسو صاف کرتے جب اُسکی نظر کسی بات پہ شرماتی مروہ پہ پڑی تو اپنے سونے دل کا احساس اور شدت سے جاگا...

****

یہ لو بیٹا انگوٹھی پہناو...

ریڈ کلر کا رنگ باکس عذیر کی طرف بڑھاتے عالیہ نے رنگ پہنانے کا کہا...

ہاتھ میں رنگ پکڑے عزیر نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا جس پہ لجاتے ہوئے اپنا گداز سلور

نیل پینٹ سے سجا ہاتھ مروہ نے عذیر کہ ہاتھ میں تھمایا...

جس میں نازک سی انگوٹھی عذیر کہ نام کی سجادی گئ...

اب تھی مروہ کی باری...

شگفتہ بیگم نے پلاٹینم کی بنی انگوٹھی جو ٹوٹلی مروہ کی پسند تھی جو کچھ ماہ پہلے اُس نے دیکھتے ہی عذیر کہ لئیے لے لی تھی..

رِنگ کہ اندر کُھدا مروہ کا نام اس رِنگ کو اور سپیشل بنا گیا تھا ....

مروہ نے جیسے ہی رنگ پکڑے عزیر کی اُنگلی میں ڈالی عزیر نے اپنی اُنگلی ہی موڑلی...

اب سیچویشن ایسی تھی کہ رنگ آدھی انگلی میں تھی اور آدھی باہر...

مروہ حیران ہوتی عذیر کو دیکھنے لگی تھی جس کی آنکھوں میں چمکتی شرارت تھی ...

مروہ کو حیران ہوتا دیکھ عُزیر نے آگے ہوتے اُسکے کان میں سرگوشی کی...

میں چاہتا ہوں کہ تم ایسے ہی میرا ہاتھ تھامے رکھو....

جس پی مروہ بلش کرتی سر جُھکا گئ تھی...

تب عالیہ بیگم نے بیچ میں آتے ہوئے کہا..

عذیر نا تنگ کرو بچی کو ..

امی دیکھیں نا یہ پہنا ہی نہیں رہی صحیح سے... عذیر نے سارا ملبہ مروہ پر ڈالا پر عزیر کی شرارت کو سمجھتے ہوئے عالیہ آگے بڑھیں اور عزیر کا ہاتھ پکڑتے ہوئے مروہ کہ آگے کیا جس میں فٹ سے انگوٹھی پہنا دی گئ....

انگوٹھی پہناتے ہی مروہ نے فوراً سے ادھر اُدھر نگاہ دوڑاتے اپنے ابا کو ڈھونڈا کہ کہیں وہ دیکھ تو نہیں رہے...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پر اُنکو وہاں نا دیکھتے اُسکی جان میں جان آئی...

رسم کہ فوراً بعد عزیر کو سٹیج سے اُٹھا دیا گیا تھا...اور اب سٹیج پہ وہ تھی اور خاندان کی خواتین جن کی خواہش تھی سب سے پہلے رنگ دیکھنے کی...

پر انگوٹھی پہ جو جو بھی تبصرے کیئے گئے تھے وہ سب بھی مروہ کی خوشی کو کم نہیں کر پائے تھے...

****

نورالحسن صاحب منگنی کہ فنکشن سے فارغ ہو کر اپنی بہن کو اسلام آباد چھوڑنے جا چُکے تھے اور اب پیچھے تھے۔ گنگسٹرز اور اُنکی مرضی...

جہاں کچھ دیر قبل منگنی کا سٹیج لگا تھا وہاں سے اب صوفے ہٹا کہ نیچے دریاں بچھا دی گئ تھیں...

جس پہ سب اپنے اپنے گاؤ تکیے لئیے بیٹھ چُکے تھے ساتھ ہی سردی سے بچنے کہ لئیے آگ کا انتظام بھی کر لیا گیا تھا...

احمر مہرین اور صفا اُنکے کزنز اور عذیر سب موجود تھے عالیہ اور شگفتہ بھی اُنکا ساتھ دینے کو پیش پیش تھیں...

ڈھول کی تھاپ کا میوزک ڈیک پہ آن تھا....اور عذیر اپنی خوشی عیاں کرنے کہ لئیے سب کہ ساتھ بھنگڑا ڈالنے میں مصروف تھا...

مروہ چلو جلدی نیچے ...

ہیں کیا واقعی مروہ جو بالکنی میں کھڑی سب کو حسرت سے دیکھ رہی تھی اب اپنے بُلاوے کا سُن کر خوش ہو گئ تھی...

جلدی چلو عذیر بھائی کیا بھنگڑا ڈال رہے ہیں یار..

صفا عمیرا آپی کو بھی بُلا لو سیڑھیاں اُترتے مروہ کو اُنکا خیال آیا...

تمھارے پاس آنے سے پہلے اُنکے روم میں ہی گئی تھی وہ کہہ رہی تھیں سر میں درد ہے..ویسے سر درد کا تو بہانہ ہے اصل میں اُنہیں شہرام بھائی کہ نا آنے کا صدمہ ہے....

صفا مروہ سے باتیں کرتی لان میں آپہُنچی تھی..

جہاں عذیر مست سا بھنگڑا ڈالنے میں مصروف تھا....پر جب مروہ پر نظر پڑی جو اُسی کہ دلائے ہوئے سفید جوڑے میں رات کہ اس پہر ہر سو پھیلی چاندنی کا حصہ لگ رہی تھی وہ اُسے دیکھتے تھم سا گیا تھا..

آو بیٹا میرے پاس بیٹھو..

مروہ عالیہ کہ کہنے پر شرماتی ہوئی اُنہی کہ پہلو میں جا بیٹھی تھی...

جبکہ دوسری طرف مہرین نے اپنے پاس بیٹھے انگارے چُباتے شاہمیر کہ ہاتھ پہ اپنا ہاتھ دھرتے اُسے calm رہنے کی تلقین کی ....

تو جی عُذیر بھائی کیسا لگا میرا سرپرائز...

بہت زبردست کیا کہنے ہیں آپکے سالی صاحبہ...

واہ بھئی بڑی فاسٹ سروس ہے آپکی کل تک بہن تھی آج ایک دم سے سالی واہ....

تو سالی بھی تو بہن ہی ہوتی ہے...

تبھی وہاں احمر نے پھر سے اینٹری دی...

اور آپ کہاں چلے گئے تھے احمر بھائی ...

میں نے سوچا سب اپنا ٹیلنٹ دیکھا رہے ہیں سو میں بھی اپنی بانسری لے آیا...

تو چلیں احمر بھائی آپ سے سٹارٹ لیتے ہیں...

ہاں بالکل سُنو پھر...

ہاتھوں میں پکڑی flute کو منہ سے لگاتے احمر نے سُر چھیڑے ....

لگ جا گلے سے پھر...

یہ حسین رات ہو نا ہو...

)بانسری کہ اُبھرت ءخوبصورت سُر اور عُذیر کی بولتی آنکھیں مروہ کو سمٹنے پہ مجبور کر گئ تھیں(

شاید کہ پھر اس جنم میں ملاقات ہونا ہو...

لگ جا گلے..

سے....

واہ واہ کیا بات ہے آپکی..سب نے تالیاں بجاتے داد دی چلیں عزیر بھائ...

نہیں بھئ مجھے کوئ گانا شانا نہیں آتا ڈانس آتا تھا سو دیکھا دیا...

یہ کیا بات ہوئ گانا تو گانا پڑے گا....

صفا میری آواز اچھی نہیں ہے تم کیوں چاہتی ہو کہ سب بھاگ جائیں یہاں سے...

چلو ایسی بات ہے تو کوئ نظم غزل یا شعر ہی کہہ ڈالو ..

اب تو سُنانا پڑے گا آفٹر آل پہلی فرمائش ہے ساسوماں کی طرف سے...

شگفتہ بیگم کہ کہنے پہ عزیر سیدھے ہو کہ بیٹھنے لگا...

توجی عرض کیا ہے...

عذیر کہ ایک ادا سے مروہ کہ سامنے جُھکنے پہ سب ہوووووو کا شور مچانے لگے تھے...

میرے ہمسفر میرے ساتھ تم!!_____

سبھی موسموں میں رہا کرو

کبھی دھواں بن کے اڑا کرو!!_____

کبھی پھول بن کے ا ُگا کرو

کبھی دھوپ بن کے گرا کرو!!_____

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کبھی شام بن کے چھایا کرو

میرے ہمسفر میرے ساتھ تم!!_____

کبھی چاند بن کے دکھا کرو

کبھی تاروں میں ہنسا کرو!!_____

کبھی سانسوں میں تم بسا کرو

کبھی آنسو میں بہا کرو!!_____

میرے ہمسفر میرے ساتھ تم

کبھی رنگوں میں تم دکھا کرو!!_____

کبھی خوشبو سے چھوا کرو

کبھی نظروں سے تم چھپا کرو!!_____

کبھی سپنوں میں بھی ملا کرو,

میرے ہمسفر میرے ساتھ تم!!_____

کبھی آس بن کے دعا کرو,

کبھی حوصلہ بھی بنا کرو!!_____

کبھی انتظار بھی بنا کرو

کبھی ساتھ ساتھ میرے چلا کرو!!_____

میرے ہمسفر میرے ساتھ تم

کبھی بارشوں میں ملا کرو!!_____

کبھی بادلوں میں چھپا کرو

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کبھی ہم سے تم کچھ گلہ کرو!!_____

کبھی شروع اک نیا سلسلہ کرو

میرے ہمسفر میرے ساتھ تم!!_____

کبھی لہروں میں بہا کرو

کبھی ساحلوں پہ ملا کرو!!_____

کبھی یونہی یاد آیا کرو,

کبھی خیالوں سے نہ جایا کرو!!_____

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میرے ہمسفر میرے ساتھ تم

سبھی موسموں میں رہا کرو❤.....

عُذیر نے پوری غزل مروہ کی آنکھوں میں کھوئے کہہ ڈالی تھی....

ایسے لب و لہجے اور انداز بیان پہ سب کچھ پل کہ لئیے شاک میں چلے گ ئے تھے ...

پر پھر سب نے تالیاں بجاتے خوب داد دی جب کہ سب کہ سامنے اتنے کُھلے انداز پہ

مروہ بلش کرتی اپنا جُھکا سر مزید جُھکا گئ تھی...

چلو بھئ صفا اب تمھاری باری...

آہاں ضرور تو جی دوستو عشق پیار محبت سے تو فی الحال کوئ واسطہ نہیں میرا سو کچھ عجیب سا آپکی نظر کرتی ہوں...

عجیب سایہ عجہب سی کیا بلا ہے...

سُنیں تو صحیح ...

صفا نے باقاعدہ سب سے ارشاد ارشاد کروانے کہ بعد کچھ یوں عرض کیا...

"بن کے بستر بوریا

اسی تے چلے کوریا

بجلی ایتھے رہندی نئیں

پوری کسے دی پیندی نئیں

ہر کوئی ایتھے روریا

بن کے بستر بوریا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسی تے چلے کوریا

ہر کوئی ایتھے ڈردا اے

نالے پُکھا مردا اے

پینڈو ہوئے یا لاہوریا

بن کے بستر بوریا

اسی تے چلے کوریا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|

ہر پاسے چور بازاری اے

نواز یا زرداری اے

ہر کوئی ملک نوں کھاریا

بن کے بستر بوریا

اسی تے چلے کوریا،،،،،،،،

صفا کہ لہک لہک کہ سں سُنانے پر سب پیٹ پکڑے ہنسنے لگے تھے...

واہ صفا تم نے تو جان ڈال دی محفل میں کیا بات ہے ہر طرف سے داد وصول کرتی صفا پھولے نہیں سما رہی تھی...

کہ تبھی شاہمیر کی آواز گونجی...

بہت اچھے صفا پر میں بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں...

جیسے کہ آج ہماری بہت پیاری مروہ کی منگنی پایا تکمیل کو پُہنچی ہے سو پہلے تو بہت بہت مبارک...

)شاہمیر کا ایسے بیچ میں بولنا مہرین اور مروہ کا رنگ فق کر گیا تھا(

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

سب کی طرف دیکھتے شاہمیر نے اپنی بات آگے بڑھاتے ہوئے مزید کہا...

اور جیسا کہ سب یہاں کچھ نا کچھ سُنا رہے ہیں تو میں بھی کچھ سُنانا چاہتا ہوں سو عرض کیا ہے....

"تو خیال ہے کسی اور کا تُجھے چاہتا کوئی اور ہے...

سرِ آئینہ تیرا عکس ہے

پسِ آئینہ کوئی اور ہے....

)سُرخ آنکھیں لیئے شاہمیر کا اپنی غزل سُنانا مروہ کو سٹپٹانے پہ مجبور کر گیا تھا جبکہ عُذیر جو اس سب معاملے کو پہلے سے ہی جانتا تھا بے حد سنجیدگی سے اُسے دیکھنے لگا(...

تو کسی کی دستِ طلب میں ہے تو کسی کی حرفِ دُعا میں ہے....

تو نصیب ہے کسی اور کا تُجھے مانگتا کوئی اور ہے...

ابھی الفاظ شاہمیر کہ منہ میں ہی تھے کہ گیٹ سے نورالحسن صاحب کی گاڑی آتی دیکھائی دی...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جسے دیکھتے ہی وہاں بیٹھے سب افراد کو سانپ سونگھ گیا تھا...

مروہ جو پہلے ہی شاہمیر کی شاعری سے اُلجھ گئی تھی اب مزید اپنی دُرگت بننے کہ خیال پہ منہ بسورنے لگی...

مروہ اُٹھو اور فوراً اندر جاو تمھارے ابا نے تمہیں یہاں دیکھ لیا تو بہت بُرا ہو گا...

مروہ جس کہ اس ساری سیچویشن کہ مد نظر ہا تھوں کہ طوطے اُڑ گئے تھے شگفتہ کی بات سُنتے ہی سر پہ پیر رکھے اندر دوڑ گئی...

جبکہ نورالحسن صاحب سب کو لان میں اکٹھا دیکھتے اُدھر ہی آگ ئے...

شگفتہ یہ ابھی اندر کون گیا ہے؟؟.

وہ...وہ عمیر اعمیر اگئ ہے اندر اصل میں شہرام کا فون آگیا تھا سو وہ سُننے اندر گئ ہے...(اُن سے جیسا بن پڑا اُنہوں نے ویسے بات سنبھالنے کی کوشش کی)

تبھی شبیر صاحب نے کہا...

حسن بھائ آپ اتنی جلدی آگ ئے ہمیں لگا کہ شاید آپ صُبح آئیں گے...

بھئ میرا گھر مہمانوں سے بھرا پڑا ہے تو میں کیسے رہ جاتا ویسے بھی صُبح آپ لوگوں کو جانا ہے اس لئیے میرا گھر پہ ہونا ضروری تھا....

اور برخوردار آگے کیا پلان ہیں تمھارے؟؟

عُذیر جو کب سے بیٹھا شاہمیر کو گھور رہا تھا اُنکی بات پہ ہڑبڑاتا ہوا سیدھا ہو بیٹھا...

جی...جی انکل بس ایگزامز کہ بعد جاب کہ لئیے اپلائ کرونگا ہمم بہت اچھی بات ہے...

اور بھئ بہت رات ہو گئ ہے شگفتہ سب کہ سونے کا انتظام کریں...

جی ...

نورالحسن کی بات پر شگفتہ سُکھ کا سانس لیتیں وہاں سے اُٹھ گئیں...

****

شاہمیر کیا ضرورت تھی تمہیں سب کہ سامنے وہ سب سُنانے کی..

تم بھول رہے ہو شاید کہ یہ گھر تمھارے چچا کا ہونے کہ ساتھ ساتھ تمھاری بہن کا سُسرال بھی ہے...

مہرین شاہمیر کو کمرے میں لائے اُسے لتاڑنے میں مصروف تھی...

ہاں میں ہی خیال کروں آپ نے کونسا اپنے اکلوتے بھائ کی خواہش کا خیال کر لیا ...

تو میں کیا کرتی وہ دونوں پسند کرتے تھے ایک دوسرے کو اور عمیرا جس کا اتنا رُعب ہے مرد وہ پہ جب اُسکی نا چلی تو میں کیا کر سکتی تھی..

بس چھوڑیں آپ سب..

آپ سب کچھ نہیں کر پائے میرے لئیے آپ کیا جانیں اپنی ہی محبت کو اپنی ہی آنکھوں کہ سامنے کسی اور کا ہوتے دیکھنا کتنا تکلیف دے ہے..

شاہمیر ...

بس کریں آپی پلیز بس کر دیں..(شاہمیر ہاتھ جوڑتا کہنے لگا)..

اکیلا چھوڑ دیں مجھے...

پر شاہمیر...

پلیز آپی...پلیز(اب کہ بار شاہمیر کی آواز اُونچی ہوئ تھی)

اکیلا چھوڑ دیں مجھے ابھی تو میری محبت کہ زخم بہت کچے ہیں انہیں مزید مت کُریدیں...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایک تو مجھے سمجھ نہیں آتی اس لڑکی میں سب کو دکھتا کیا ہے ہمم...

مناتے رہو سوگ شاہمیر کو سُناتی مہرین تن فن کرتی باہر نکل گئ....

****

صُبح کا ناشتہ کرتے ہی عُذیر اور اُسکے پیرنٹس لاہور کہ لئیے نکلنے کو تیار کھڑے تھے.. .

اور باقی سب گھر والے گیٹ پہ اُنہیں سی آف کرنے کہ لئیے باہر آئے تھے...

پر عذیر کی نظریں اندر کہ دروازے پہ جمی تھیں جہاں سے اُسے مروہ کہ آنے کا انتظار تھا..

پر مروہ اپنے ابا کہ خوف سے اندر کھڑکی میں ہی کھڑی سب کو دیکھ رہی تھی...

مروہ کہ نا آنے کہ آثار دیکھتا عُذیر گاڑی میں جا کہ بیٹھ گیا تھا...

کہ تبھی عالیہ بیگم اپنے بیٹے کی بے چینی بھانپتی مروہ کا ہاتھ پکڑے اُسے باہر لے آئی تھیں..

مروہ کو دیکھتے ہی گاڑی میں بیٹھا عذیر بھاگتا ہوا باہر آیا تھا...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا مروہ اللہ حافظ عُذیر نے مروہ کہ سامنے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا...

عزیر کہ اتنے قریب آنے پہ مروہ نے اپنی نظریں دوڑائیں..پر دوسری سائیڈ پہ کھڑے نورالحسن شبیر صاحب کو کوئی جگہ دیکھانے میں مصروف تھے اپنی طرف اُنہیں متوجہ نا پاتے دیکھ مروہ نے عذیر کا بڑھا ہاتھ تھامتے ہلکی آواز میں جواب دیا

اللہ حافظ ...

مروہ کا ہاتھ تھامے عذیر نے مزید کہا اپنا بہت خیال رکھنا مروہ اور مجھے بہت سا مس

کرنا....

ہاں ہاں کرلے گی آپکو مس.. مس کرنے کہ علاوہ اسے آتا ہی کیا ہے صفا نے بیچ میں ٹکڑا لگایا ..

جس پہ سب ہنسنے لگے تھے ماسوائے مہرین کہ...

اچھا چلو عُذیر ہاتھ چھوڑ بھی دو...

عالیہ کہ یاد دلانے پہ مروہ کا ہاتھ تھامے عُذیر پیچھے ہوا...

اور ہاں یہ رِنگ کبھی مت اُتارنا...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سب سے ملتے ملاتے وہ سب جا چُکے تھے اور مروہ مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ دیکھتی جس میں ابھی بھی عذیر کہ لمس کی خوشبو تھی اندر بڑھ گئ...

****

ابراہیم کل ہی اسلام آباد میں اپنے دوست سے ملنے کہ بعد آج مری اپنے بھائ کی طرف پُہنچا تھا...

اولالہ پخیر پخیر...

اتنا دن لگا دیا آنے میں... بس بھابھی دیر ہو گئی تم سُنا و لالہ چلا گیا دُبئی...

ہاں لالہ وہ صبح ہی نکلا ہے...

تمھارے لئیے کھانا لاوں؟؟

نئ راستے میں کھا لیا تا... چلو آو پھر فریش ہو جاو...

)زرمینے ابراہیم کو لئیے کمرے کی طرف بڑھ گئی(

"ابراہیم کا تعلق خیبر پختونخواہ کہ علاقے لکی مروت سے ہے...

ابراہیم اور اُسکے دوسرے بھائ شروع سے ہی اپنے علاقے میں بہتر تعلیم کی سہولت نا ہونے کہ باعث پشاور ہاسٹلز میں رہے تھے... ابراہیم کا تعلق kpk کہ پسماندہ علاقے سے تھا جہاں کہ قانون اور ضوابط کافی سخت تھے...

اُس کہ والد علاقے کہ سردار ہیں اور پچھلی کئ نسلوں سے اس علاقے میں اُنہی کی اُجارہ داری ہے..

ابراہیم کہ خاندان میں مال و دولت کی ریل پیل ہونے کہ باوجود اُنکے گھر کا ماحول بہت سخت اور روایتی ہے...

لکی مروت میں بنی حویلی نما گھر میں اُسکے تین بھائی اور بھابھیاں رہتی ہیں... جبکہ باقی دو بھائی کام کہ سلسلے میں دوسرے شہروں میں رہتے ہیں... جبکہ ابراہیم کی چار بہنیں ہیں اور چاروں بہنیں میریڈ ھیں...

ابراہیم چونکہ سب سے چھوٹا تھا سو گھر بھر کا لاڈلا ہے..

ساتھ ہی وہ ڈی-آی-خان کی گومل یونیورسٹی میں میڈیکل کا سٹوڈنٹ ہے....

)ابراہیم کی اُردو کافی کمزور ہے(

اُونچا لمبا سُرخ و سفید رنگت اور ہری آنکھوں کا حامل ابراہیم اپنے خاندان سے کافی مختلف ہے...

****

عُذیر تم نے کل بھی میرے میسیج کا ریپلائے لیٹ کیا تھا..

لان میں جھولے پہ بیٹھے مروہ نے اٹھلاتے ہوئے شکوہ کیا...

یار کل ہی تو پُہنچے ہیں بس سفر کی تھکن تھی سو فون چارج پہ لگا کر جو سویا تو ابھی اُٹھا ہوں ناشتہ بھی نہیں کیا اور پہلے اپنی جان کو کال کی ہے ..

منہ میں ٹوتھ برش ڈالے عُذیر نے مروہ کا شکوہ دور کرنا چاہا...

تمہیں پتہ ہے نا مجھے کتنی عادت ہے تم سے بات کرنے کی ذرا سا لیٹ ریپلائے دیتے ہو تو سو سو طرح کہ وہم ستانے لگتے ہیں...

کہسے وہم میری جان یقین مانو اس دُنیا میں تم سے امپورٹنٹ کچھ نہیں ہے میرے لئیے ..

عُذیر سے بات کرتے شاہمیر کو آتا دیکھ مروہ کا حلق تک کڑوا ہو گیا...

او کے عُذیر تم فریش ہو کر ناشتے سے فارغ ہو لو پھر بات کرتے ہیں..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

او کے میری جان بائے...

بھابھی اندر ہیں (شاہمیر کو وہیں بیٹھتا دیکھ مروہ نے اطلاع دی...)

میں تم سے ملنے آیا ہوں...

پر کیوں؟؟؟

میں تمہیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ابھی بھی وقت ہے اپنا فیصلہ بدل لو ورنہ بہت پچھتاو گی تم مروہ..

اچھااور فیصلہ بدل کر کس کاانتخاب کروں تمھارا؟؟؟

ہاں بالکل...

اور تم میں ایسا کیا ہے کہ تمھاراانتخاب کرنا میرا صحیح فیصلہ ہو گا...

مروہ نے بھنویں اُچکاتے پوچھا...

میں محبت کرتا ہوں تم سے مروہ آج سے نہیں بہت پہلے سے اگر مجھے ذرا بھی پتا ہوتا کہ وہ عذیر بیچ میں آجائے گا تو میں کب کا تمہیں پرپوز کر چُکا ہوتا..

دیکھو شاہمیر میں تمہیں بہت آرام سے پہلی اور آخری بار سمجھا رہی ہوں...

دل پہ کسی کا زور نہیں ہوتا بہت سے لوگوں کو بہت سے لوگ اچھے لگ جاتے ہیں...

پر اسکا یہ مطلب نہیں کہ اُنہیں بھی وہ اچھے لگیں... تمہیں مجھ سے محبت ہے ٹھیک ہے میں قدر کرتی ہوں تمھاری اس محبت کی پر اس سے زیادہ کی توقعہ مت رکھو پلیز...

پر مروہ... مروہ کو اُٹھتا دیکھ شاہمیر نے آواز دی...

پلیز شاہمیر میں نہیں چاہتی کہ مجھ سے کسی کا دل بے دردی سے توڑنے کا گناہ ہو سو پلیز stay away...

اپنی بات مکمل کرتی شاہمیر کو تہہ داماں چھوڑ کر وہ اندر کی طرف بڑھ گئی تھی...

****

مارچ کا مہینہ شروع ہو چُکا تھا...

ہر طرف پگھلتی برف چمکتی دھوپ دیکھنے والوں کو اپنے سحر میں جکڑ رہی تھی..ابراہیم بہت دنوں بعد مری کا موسم انجوائے کرنے باہر نکلا تھا....

اپنے دوست سے ملنے کا پلان بناتا وہ اُسکے گھر کی سمت چل دیا تھا.....

جس سے پچھلی بار مری آنے پر ابراہیم کی دوستی ہوئی تھی...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور فہام کیسے ہو؟؟

ٹھیک ہوں یار تو سُنا کب آیا...

بس کچھ دن پہلے...اور تم کئیں جارے ہو کیا؟؟

ہاں یار وہ میری بھتیجی ہے نا اُسے اسکول سے لینے جا رہا ہوں بھابھی نے کہیں جانا تھا سو مجھے لینے بھیجا ہے..

آو تم بھی چلو ساتھ...

او کے چلو ویسے بھی جب سے یہاں آیا ہوں فارغ ہی ہوں...

اور تم سُناو کوئی کام ملا... فہام کہ ساتھ چلتے ابراہیم نے پوچھا...

کونسا اور کیسا کام یار جو کام پسند آتا ہے وہ ملتا نہیں اور جو ملتا ہے وہ کرنا نہیں چاہتا...

تم کہو تو میں لالہ سے بات کرتا ہوں اُنکے کافی تعلقات ہیں...

چلو یار ابھی تو سکول آگیا ہے وہاں سے ہوں آئیں پھر دیکھتے ہیں...

تم جاو یار میں کیا کروں گا اندر آکر...(ابراہیم نے باہر ہی رُکتے فہام سے کہا)

تو باہر بیٹھ کر کیا کرو گے آجاو اندر...

پر یار میں....آجا یار دو منٹ کا کام ہے

فہام کہ کہنے پر ابراہیم سکول میں داخل ہو گیا تھا...

****

مارچ سٹارٹ ہو گیا تھا اور سردیوں کی چُھٹیاں اختتام پزیر ہو چکی تھیں..

صفا کالج جبکہ مروہ سکول مٹھائی کا ڈبہ لئیے پُہنچ چُکی تھی اور فری پیریڈ میں سٹاف روم میں بیٹھی گپے لگاتی سب کو موبائل میں پکچرز دکھا رہی تھی...

واہ مروہ کیا بات ہے بہت پیاری لگ رہی تھی تم..

ہر طرف سے یہی شور اُٹھ رہا تھا...

اور مروہ مُسکراتے ہوئے اپنی تعریفیں بٹور رہی تھی...

کہ تبھی سکول کی آیا اندر آئی...

میڈم آپکو سر نے بُلایا ہے آفس میں...

کیوں؟؟؟

وہ جی جس بچی کہ پیرنٹس کو آپ کب سے بُلا رہی تھیں اُن کے گھر سے کوئی آیا ہے جی...

اچھا تم چلو میں آرہی ہوں...

اوکے مائدہ میں ابھی آتی ہوں..

مائدہ جو مروہ کا موبائل پکڑے بیٹھی تھی اُسے کہتے وہ باہر کی طرف بڑھ گئ...

****

بے بی پنک کلر کی چکن کی قمیض پہنے ساتھ ہی سفید پلازو اور سفید ہی ڈوپٹا سر پہ ڈالے ...

مروہ پرنسپل کے آفس میں انٹر ہوئ...

جی سر...

یہ اُس بچی کہ چاچو ہیں سو انہیں بتادیں جو بھی کہنا ہے آپکو...

)یہ ایک ویلفئیر کی طرف سے بنایا گیا چھوٹا سا سکول تھا جس میں زیادہ تر غریب طبقے کہ بچے پڑھتے تھے(

مروہ کو دیکھتے ہی فہام اُٹھ کھڑا ہوا تھا جبکہ ابراہیم یونہی سر جُھکائے اپنے ہاتھ میں پکڑے موبائل پہ مصروف تھا...

السلام وعلیکم...

میں حبا کا چاچو ہوں...

ہمم وعلیکم السلام...

میں کافی ٹائم سے ڈائری پہ نوٹ لکھ کہ دے رہی ہوں بٹ شاید آپ میں سے کبھی اُسکا بیگ کھولنے کی کسی نے زحمت ہی نہیں کی اور ناہی آپکا دیا نمبر لگ رہا تھا...

کمرے میں گونجتی نسوانی آواز پہ ابراہیم نے جونہی سر اُٹھایا مروہ کہ چہرے پہ پڑتی اُسکی نظر پلٹنا ہی بھول گئی تھی...

جبکہ مروہ فہام کہ علاوہ کہیں اور متوجہ نہیں تھی..

کبھی بھی حبا کا ہوم ورک کمپلیٹ نہیں ہوتا..

اور ناہی اُسکی کاپیز کسی بہتر کنڈیشن میں ہیں سو پلیز اگر بچی کو سکول بھیجنا ہی ہے تو پراپر بیگ دے کر بھیجیں.... مروہ اپنی بات مکمل کرتی سفید آنچل لہراتی جا چکی تھی...

جبکہ ابراہیم اپنا دل ایک جھلک میں ہی ہار بیٹھا تھا

****

یہ لو مروہ تمھارے مجنوں کہ میسیجز آرہے ہیں...

مائدہ اور رانیہ نے ایک دوسرے کہ ہاتھ پہ ہاتھ مارتے ہنستے ہوئے کہا جو دونوں عزیر کو

مروہ بنی ریپلائی کر رہی تھیں..

ادھر دوبد تمیز ریپلائی کیوں کیا...

مروہ نے جیسے ہی مسیج اوپن کیا اُس میں لکھا تھا...

کہ...

مروہ میں ظہر کی نماز کہ لئیے جا رہا ہوں اور ساتھ ہی مجھے آج وہ نوافل بھی ادا کرنے ہیں جو میں نے منت کہ طور پہ مانے تھے سو اگر میں ریپلائے نا کر پاوں تو ناراض مت ہونا مجھے وقت لگے گا... عُذیر کا میسیج پڑھتے بلش کرتی مروہ موبائل بیگ میں ڈالنے لگی

واہ واہ آج کہ دور میں بھی محبت ایسی ہوتی ہے یقین نہیں آ رہا ...

سب کہ ایسے چھیڑنے پہ مروہ جھینپ سی گئ تھی...

اچھا چلو لاسٹ پیریڈ کی بیل ہو گئ ہے وہ لے لو چل کہ مروہ اپنا بیگ اٹھاتی باہر چل دی....

****

گرے کلر کی شلوار قمیض پہنے سر پہ ہم رنگ ٹوپی جمائے وہ مسجد میں بیٹھا دُعا کہ لئیے

ہاتھ بُلند کیئے چہرے پہ مدھم سی خوشی سجائے اپنے رب کی بارگاہ میں سر جُھکائے بیٹھا تھا....

کہ تبھی وہیں اُس پر ایک باریش بُزرگ کی نگاہ پڑی جو اُسے دیکھتے ہوئے اُسکے پاس آ بیٹھے اور اُسکے فارغ ہونے کا انتظار کرنے لگے...

دُعا کہ لیئے اُٹھائے ہاتھ چہرے پہ پھیرتے عُذیر نے جونہی اپنی بائیں جانب دیکھا اپنے قریب بیٹھے بُزرگ کو دیکھتے چونک گیا (جو اُسے دیکھتے ہوئے مُسکرا رہے تھے..)

عُذیر کی حیرانگی کو نظر انداز کرتے وہ گویا ہوئے...

بہت عرصے بعد تمھارے جیسے نوجوان کو اتنے خُشوع خُضوع سے اپنے رب کہ آگے ہاتھ اُٹھائے دیکھا ہے ..

اُن بُزرگ کی بات پر عُزیر نے مُسکراتے ہوئے سر جھٹکا....ویسے کیا مانگ رہے تھے برخوردار.؟؟

مانگ تو نہیں رہا تھا البتہ جو مانگتے ہی مل گیا اُسکے ملنے کا شُکریہ ادا کرنے آیا تھا....

اچھا...اچھا ماشاللہ ماشاللہ (کچھ توقف کہ بعد دوبارہ پوچھنے لگے)

ویسے وہ کیا تھا جو مانگتے ہی مل گیا؟؟

میری محبت یہ لفظ ادا کرتے ہی مروہ کا چہرہ عُذیر کی نگاہوں میں گھوم گیا تھا.....عُذیر کہ منہ سے نکلے الفاظ پر اُنہیں حیرت نہیں ہوئ تھی وہ جانتے تھے کہ کوئ ایسا ہی جواب ملے گا...

تبھی عُذیر کی طرف دیکھتے گویا ہوئے....

واہ کیا شہ ہے یہ انسان بھی ایک نامحرم کی محبت کہ لئیے اپنے رب کی بارگاہ میں پُہنچ گیا...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُنکے یہ الفاظ عُذیر کو شرمندہ کر گئے تھے..

****

یہ جس لڑکی سے تم بات کر رہے تھے وہ کون تھی؟؟؟

ابراہیم نے آخر کار مروہ کا پوچھ ہی لیا تھا...

اس سکول میں پڑھاتی ہے...

وہ تو مجھے بھی پتہ چل ہی گیا ہے...

نام کیا ہے تمھاری بھتیجی کی ٹیچر کا..

خیر ہے نالالے تم کیوں اتنا انٹرسٹ لے رہے ہو...

یار وہ میرے دل کو لگ گئ ہے...

اوے ہوئے ایک ہی بار میں دل کو لگ گئ ہے... کیا بات ہے آپکی...

یار مجھے اسکا نمبر لادے کسی طرح..

یہ سب سکول کہ رولز میں نہیں ہوتا بیٹا تجھے یہ سب اتنا آسان لگ رہا..

اور میں کیا کہوں جا کہ ؟؟ میم پلیز اپنا نمبر دے دیں آپ میرے دوست کہ دل کو لگ گئ ہیں ہاہاہا؟؟

اوہ نا یار اتم نا جاو.. اپنی بھابھی سے بولو مجھے نمبر لادے...

ہاہاہا میری بھابھی میری شکل تو دیکھنا نہیں چاہتی اور میرے ہی دوست کہ لئیے نمبر لینے جائے گی نا بھئ نا...

تو پھر تم بتاو میں کیسے اُس تک پہنچوں مروہ تک پُہنچنے کا کوئ سرا نا ملتا دیکھ ابراہیم کو مایوسی ہوئ تھی...

ہمم میری بھابھی بہت لالچی ہے اگر تم کچھ نوٹوں کی جھلک دیکھادو تو وہ ضرور تمھارا کام کردیں گی...

نوٹوں کی کیا بات ہے تم بس نمبر لادو مجھے...

اچھا چل صحیح ہے ایک دو دن دے دو وہ ضرور کوئی چکر چلالے گی...

فہام ابراہیم کو ریلیکس کرتا اُس کہ کندھے پہ ہاتھ رکھتا آگے چل دیا...

****

مروہ احمر اور صفا دوپہر کہ وقت کھانے کی میز پہ موجود تھے مہرین اپنے میکے گئی ہوئی تھی اور شگفتہ گھر کی ملازمہ نازو کہ ساتھ ٹیبل پہ کھانا لگوا رہی تھیں..

مروہ کو فون ہاتھ میں لیا دیکھ صفا نے فون ہاتھ سے جھپٹ لیا..

جان چھوڑ دو اس فون کی ..

کیا ہے یار میرا فون واپس کرو..(ویسے بھی مروہ کافی دیر سے عُذیر کو کالز اور میسیجز سینڈ کر رہی تھی جسکا کوئی ریپلائی نہیں آرہا تھا)

ہاں دے دو تاکہ یہ عُذیر سے پوچھ سکے میلے بابو نے تھانا تھایا...

احمر کہ منہ بنا کر کہنے پہ شگفتہ بھی ہنسنے لگی تھیں...

کیا یار آپ سب میرا مزاق اُڑا رہے ہیں اور ویسے بھی ہم اتنی چھچھوری باتیں نہیں کرتے..

اچھا ویسے یہ تو بتاو یہ باتیں ہوتی کیا ہیں جو ختم ہی نہیں ہوتیں صفا نے اپنی کُہنی میز پہ ٹکاتے پوچھا...

صفاااا...اپنے کام سے کام رکھو سمجھی....

نہیں نہیں ویسے بتاو تو ہم بھی جاننا چاہتے ہیں..احمر نے پلیٹ میں سپیگیٹیز ڈالتے مروہ کو مزید چھیڑتے ہوئے کہا..

امی آپ تو بھابھی کو بُلائیں وہ یہاں ہوتی ہیں تو آپ کے برخوردار قابو میں رہتے ہیں..

مہرین کا کافی کنٹرول تھا احمر پہ اور یہی بات مروہ نے اُسے تپانے کو کہی تھی..

جی نہیں ایسا بالکل نہیں ہے بس میں باقی مردوں کی طرح بیویوں کو رُعب میں رکھنے کا قائل نہیں ہوں..

جی جی بالکل ہمیں یہ سب بہت اچھے سے دکھتا ہے ..

اب کی بار صفا نے بھی بیچ میں ٹکڑا لگایا..

جس پہ احمر نے فورک میں لپٹی سپیگیٹیز صفا کی طرف اُچھالیں..

احمر کی دیکھا دیکھی باقی دونوں بھی یونہی کرنے لگیں اور اب ہر جگہ سپیگیٹیز پڑی تھیں..

جبکہ شگفتہ صرف ارے ارے... کھانا ضائع مت کرو گناہ ہو گا ہی کہتی رہ گئیں..

جبکہ وہ تینوں اب پانی گلاس میں ڈالے ایک دوسرے پہ پھینکنا شروع ہو چکے تھے..

کہ تبھی نورالحسن لاونج میں انٹر ہوئے..

یہ کیا بدتمیزی ہے..اُنکی ایک دھاڑ پر جو جہاں تھا وہیں رُک گیا تھا..

یہ کیا طوفان بدتمیزی مچایا ہوا ہے آپ سب نے..

اور آپ بیٹھیں انجوائے کر رہی ہیں..

اُن تینوں کا سانس خُشک ہو گیا تھا ابا کی آواز پر جبکہ شگفتہ ہانپتی کانپتی سب سمیٹنے لگی تھیں...

کچھ تمیز سکھائیں انہیں لڑکیوں پہ ایسی حرکتیں سوٹ نہیں کرتیں..

کل کو انکی شادی ہونی ہے آگے جا کر بھی ایسی حرکتیں کریں گی تو ہماری ناک کٹ جائیگی..

اپنی کہتے اُنہوں نے گلاس منہ سے لگایا جبکہ احمر مروہ اور صفا سر جُھکائے بیٹھے تھے. کچھ تمیز سیکھو اور کتنا بڑا ہونا ہے تم دونوں نے..

اُٹھیں اور اپنے کمرے میں جائیں آئندہ یہ سب کرتا نا دیکھوں...

وہ تینوں حکم نامہ ملنے پر فوراً سے پہلے وہاں سے غائب ہوئے تھے..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ کیا بنایا ہے کچھ انسانوں والی چیز بنائی ہے تو لے آئیں..جی ابھی..ابھی لائی روٹی..

نور الحسن کہ غُصہ کرنے پر ہمیشہ سے بچے سہم جبکہ شگفتہ ہانپ جاتی تھیں..

****

عُذیر مسجد سے تو نوافل ادا کر تا اُٹھ آیا تھا پر اُن بزرگ کہ کہے گئے الفاظ "نا محرم کی محبت "اُس کہ ذہن سے کسی آسیب کی طرح لیپٹ گئے تھے...

ظہر کی نماز کہ لئیے جو نکلا تو ابھی تک سڑکوں پر مٹر گشت کرتا کہیں کا کہیں نکل گیا تھا..

فون جو سائلنٹ پہ تھا مروہ کی کال اور میسیجز کہ آنے کا پتہ نا دے سکا...

جبکہ عذیر کی کنڈیشن اس وقت ایسی تھی کہ جو خود اُسکی بھی سمجھ سے باہر تھی..

مجھے اُنکی بات پر چُپ نہیں رہنا چاہیے تھا..اُنہیں بتانا چاہیے تھا کہ وہ میری کزن بھی ہے اور منگیتر بھی پھر....پھر وہ کیسے ایسا کہہ سکتے ہیں...

ہاں مجھے یہ اُنہیں تبھی بتا دینا چاہیے تھا کہ میں کسی نا محرم کی محبت میں نہیں اُس پاک ذات کہ سامنے آیا...

اپنا مائنڈ کلئیر کرنے کہ لئیے وہ اُلٹے پیر مسجد کی طرف واپس مڑ گیا تھا تا کہ اُنہیں بتا سکے کہ وہ اُسے غلط سمجھ رہے ہیں...

"الف بس حرف نہیں یہ ظرف ہے کمال کا...

ابتدا جہان کی جواب ہر سوال کا الف بس.....

****

مروہ اور صفا دونوں ابا سے عزت افزائی کروانے کہ بعد مروہ کہ کمرے میں بیٹھی نیر بہار ہی تھیں...ابا سے ڈانٹ سُننے کہ بعد ایسے کمرے میں بند ہو کر رونا ہمیشہ سے اُنکا

وطیرہ رہا تھا....

ابا یہ بات ہمیں پیار سے بھی تو کہہ سکتے تھے نا مروہ....

اُنہوں نے آج تک کونسا پیار سے بات کی ہے جو یہ بات پیار سے کرتے..

مروہ نے آنسو صاف کرتے کہا...

تمہیں پتہ ہے جب جب میری فرینڈز اپنے اپنے اباوں کہ محبت میں لتھڑے قصہ سُناتی ہیں تب تب مجھے اباکا رویہ اور بھی تکلیف دہ لگتا ہے مروہ..

صفا تم اب زیادہ ہی دل چھوٹا کر رہی ہو..

ہر انسان کہ محبت جتانے کا انداز مختلف ہوتا ہے مجھے یقین ہے ابا زبان سے نہیں کہتے پر اُنہیں ہم سے پیار ہے اور ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ کسی کو اپنی اولاد سے محبت نا ہو...؟؟

میں نے کب کہا اُنہیں اولاد سے محبت نہیں ہے احمر سے تو بہت محبت ہے شاید وہ بیٹا ہے اس لئیے....

اُف صفا تم کیا کیا سوچتی رہتی ہو...

ہاں اب تمھاری طرح تو نہیں ہوں تمہیں عزیر سے فرصت ملے تو تم کچھ اور سوچو

نا....

صفا کی بات پہ مروہ نے رونے والا منہ بناتے ہوئے صفا سے کہا...

عُذیر سے یاد آیا یار مغرب ہونے والی ہے نا تو کسی میسیج کا جواب دے رہا ہے اور نا ہی کسی کال کا...

تمہیں سانس تو آ رہی ہے نا؟؟؟

کیا مطلب؟؟

مطلب یہ کہ عُذیر سے بات نہیں ہوئی اتنی دیر سے تو سانس تو چل رہی ہے نا...

آنسو صاف کرتے ہوئے بھی صفا نے شگوفہ چھوڑا تھا..

بد تمیز... پہلی دفعہ ہوا ہے ایسا میرا فکر مند ہونا تو بنتا ہے نا صفا کہ طرف کُشن اُچھالتے مروہ پھر سے کال ملانے لگی جہاں بیل تو جا رہی تھی پر کوئی رسپانس نہیں آ رہا تھا...

ویسے مروہ اس سب میں میرا کوئی ایکسپیرینس تو نہیں ہے پھر بھی ایک بات کرنا چاہتی ہوں میں...

ہمممم کہو... میسیج ٹائپ کرتے مروہ نے ہنکار بھرتے ہوئے اجازت دی...

یہ جو مرد ذات ہوتی ہے نا اسکی زندگی میں تب تک آپکی ویلیو ہوتی ہے جب تک آپ اُسے اپنے پیچھے دوڑاتے رہیں جیسے ہی اُسے یہ یقین ہو جائے کہ اب لڑکی خود پیچھے بھاگ رہی ہے وہ فوراً attitude دکھانے لگتے ہیں...

جی نہیں عُزیر ایسا نہیں ہے اپنا فلسفہ اپنے پاس رکھو...

کیوں وہ کیوں ایسا نہیں ہو سکتا وہ مرد نہیں ہے کیا؟؟

دفعہ ہو جاو صفا اور نکلو باہر...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

Excuse me...

یہ میرا کمرہ ہے...

ہاں تو میں جا رہی ہوں... مروہ اُٹھتی باہر نکلنے لگی کہ صفا نے ایک بار پھر سے اسے پُکارا....

میری مانو مروہ اتنی بھی اُسکے پیروں میں مت لوٹو کہ وہ تمہیں روندتا ہوا آگے نکل جائے....

مروہ بنا کوئی اثر لیئے صفا کو گھورتی باہر نکل گئی تھی..

****

عُزیر عصر کی نماز پڑھنے کہ بعد اب تک اُن بُزرگ کہ فارغ ہونے کہ انتظار میں تھا پر عصر کہ بعد عشاء ہو چُکی تھی..

لیکین اُنکے پاس آنے والے لوگوں کی اتنی بہتات تھی کہ عُذیر کو اُنکے پاس جانے کا موقع ہی نا مل سکا ...

عُذیر کو ایسے بے چین اپنے انتظار میں بیٹھا دیکھ وہ بُزرگ خود اُس تک آئے ...

کیا ہوا بیٹا کوئ مسئلہ ہے کیا؟؟

وہ میں آپ سے بات کرنا چاہتا ہوں...

تو آو میرے ساتھ وہ عُزیر کو لیئے مسجد میں بنے کمرے کی طرف بڑھ گ ئے..

بیٹھو اور بتاو کیا بات ہے....

کیا میں آپکا نام جان سکتا ہوں بات کہ آغاز سے پہلے عُذیر نے اُنکا نام پوچھ ڈالا..

ہاں بالکل عبدالباری نام ہے میرا پر سب مجھے باباجی بُلاتے ہیں..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تمھارا جو جی میں آئے تم وہ کہہ لو...

اُنکی بات کہ بعد کچھ پل کی خاموشی چھا گئی تھی جسے عُذیر نے توڑتے ہوئے کہا...

باباجی وہ اُس ٹائم آپ نے کہا نا محرم پر وہ نا محرم نہیں ہے میری منگیتر ہے اور کزن بھی عذیر نے اپنی پوزیشن کلئیر کرنا چاہی....

تو کیا تمھارے خیال میں کزن اور منگیتر محرم ہوتی ہے؟؟

)باباجی کہ سوال پہ عُذیر نے کمزور سی دلیل دینا چاہی(..

منگیتر ہے تو شادی ہونے والی ہے ایسے میں اُس سے بات کرنا کوئی گناہ تو نا ہوا آج نہیں تو کل وہ میری ہی محرم بنے گی اور ویسے بھی آجکل تو سب ہی بات کرتے ہیں....

انشاللہ اللہ نے چاہا تو ضرور ہو جائیگی ..

پر برخوردار اسلام میں غیر لڑکا لڑکی کی محبت اور یہ منگنی کوئی شرعی حیثیت نہیں رکھتی...

اسلام کہ طرز معاشرت میں تو بوقت ضرورت بھی غیر محرم سے بات کرنے میں احتیاط اپنانے کا حکم ہے..

جیسا کہ سورہ احزاب میں ہے کہ..

اے ازواج پیغمبر تم عورتوں میں سے کسی ایک کی بھی مثل نہیں ہو, اگر تم پرہیز گار رہنا چاہتی ہو تو (مردوں سے حسب ضرورت) بات کرنے میں نرم لہجہ نا اختیار کرنا کہ جس کہ دل میں (نفاق کی) بیماری ہے (کہیں) وہ لالچ کرنے لگے اور (ہمیشہ) شک اور لچک سے محفوظ بات کرنا...

عُزیر کی تو مانو اس وقت اُنہیں سُنتے ایسی حالت تھی کہ اس میں ہلنے کی بھی ہمت نہیں رہی تھی اُنکا لب و لہجہ عُذیر کہ دل میں ہلچل مچا گیا تھا...

تبھی اُنہوں نے بات کرتے ہوئے مزید کہا کہ...

اگرچہ اس آیات مبارکہ میں خواتین کو مخاطب کیا گیا ہے مگر اس میں موجود پیغام قیامت تک آنے والی تمام عورتوں اور مردوں کہ لیے ہے کہ وہ کسی نامحرم سے ایسی بات نا کریں کہ اگلا اسے کوئی غلط اشارہ سمجھے..

اب تم بتاو برخوردار تم کب اور کتنی بات کرتے ہو اُس سے؟؟

اُنکے سوال پہ عذیر ایک ٹرانس کی کیفیت میں گویا ہوا..

چودہ سے سولہ گھنٹے وقتاً فوقتاً بات ہوتی رہتی ہے..

اور کیا وہ باتیں ایسی ہیں کہ وہ کالز اور میسیجز تم کسی کو بھی سُنا اور دکھا سکو..

اُنکی بات پر عُذیر کو خود پر گھڑوں پانی گرتا محسوس ہوا....

تمہیں کیا لگتا ہے منگنی ہو گئی تو وہ محرم ہو گئی اور تمہیں ہر طرح کی بات کرنے کا پرمٹ مل گیا...

نہیں بچے ایسا نہیں ہے... شرم اور حیا کا پردہ تو میاں بیوی میں بھی ہونا چاہیے ...

بس ہمیشہ یہ بات یاد رکھو مرد اور عورت کی ملاقات میں تیسرا شیطان ہوتا ہے جسکا کام صرف بہکانا ہے....

وہ رشتہ جو کل کو ایک پاک رشتہ میں جُڑنے والا ہے اُسے گدلا مت کرو...

تم نے ایک بات کہی میں نے جواب دے دیا پر پھر بھی کچھ بُرا لگا ہو تو مجھے معاف کر دینا...

وہ اپنی بات کرتے اٹھ کر جا چُکے تھے پر عذیر کا جُھکا سر دوبارہ اُٹھ نہیں پایا تھا...

****

کیا ہوا مروہ آنکھیں کیوں سوجی ہوئی ہیں آج پھر پوری رات بات کرتی رہی ہو کیا...

اسمبلی کہ ٹائم کلاسز میں بھیجتے بچوں کی لائن بناتے رانیہ نے مروہ کو چھیڑتے ہوئے کہا...

جس پہ وہ ہلکا سا مُسکرا کر رہ گئی اب وہ کیا بتاتی کہ پوری رات کالز اور میسیجز کہ انتظار میں ہی گزر گئی..

میم مروہ ...

جی خالہ جی ..

وہ آپکی کلاس کی بچی حبا ہے نا اُسکی ماں آئی ہے...

ہیں وہ کیسے آ گئی حد ہے ویسے پہلے میں بُلا بُلا کہ تھک گئی کوئی آ نہیں رہا تھا اور اب کبھی چاچو آ رہے ہیں تو کبھی اماں محترمہ..

آپ چلیں میں آ رہی ہوں...

سٹاف روم میں مروہ کہ پُہنچتے ہی ایک فربہ مائل چادر اُوڑھے عورت کھڑی تھی جو سلام کرتی آگے بڑھی..

السلام وعلیکم...میں حبا کی ماما ثریا...

وعلیکم السلام...جی کہیے...

وہ ناجی میری بات سُن لیں آپ...(پانچ ہزار کی لالچ میں آتو گئ تھی پر اب سمجھ نہیں آرہی تھی کہ بات کو کیسے سنبھالے)

وہ جی میرا دیور بتا رہا تھا کہ آپکو حبا سے بہت شکایت ہے ...

جی وہ...مروہ کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی ثریا بیچ میں بول پڑی..

ہاں میں جانتی ہوں پر کیا کروں ایک تو میں پڑھی ہوئ نہیں دوسرا میرے پاس پیسے نہیں ہیں جی ٹیوشن کہ لیئے..

اوہ تو میں کیسے مدد کر سکتی ہوں آپکی مروہ نے کرٹسی نبھاتے پوچھا ....

وہ جی میری بڑی بیٹی پڑھا تو سکتی ہے پر اُسے اکثر ڈائری پہ لکھا کام سمجھ نہیں آتا اگر آپ اپنا نمبر دے دیں تو جی بڑی آسانی ہو گی جی...

پر میں آپکو اپنا نمبر نہیں دے سکتی یہ سکول کہ رولز کہ خلاف ہے....

دے دیں ناجی دیکھیں میری بچی اچھا پڑھ جائیگی آپکو بھی شکایت نہیں ہو گی...

دیکھیں آپ میری بات نہیں سمجھ رہیں (صُبح ہی صُبح یہ کیا بلا پیچھے پڑ گئی ہے آگے ہی پوری رات جاگنے پہ سر پھٹ رہا تھا)..

دے دیں دیکھیں میں آپکو بہت دُعائیں دونگی..وہ عورت تو ہاتھ دھو کہ پیچھے ہی پڑ گئی تھی...

اُف یہ عورت سمجھ کیوں نہیں رہی ...

دیکھیں میں آپکو بہت دُعائیں دونگی اور کسی کو نہیں بتاونگی تو پرنسپل کو کیسے پتہ چلے گا ثریا نے باقاعدہ مروہ کی ٹھوڑی کو ہاتھ لگانا چاہا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوہ ہوا ایسے تو مت کریں اچھا ٹھیک ہے میں دے رہی ہوں نمبر مروہ نے بیگ سے پین نکالتے پیچ پہ اپنا نمبر لکھ کر دیا اور اپنی جان چُھڑواتی باہر نکل گئی....

جبکہ وہ عورت نمبر کی پرچی ہاتھ میں چُھپاتی پانچ ہزار کا سوچتے باہر نکل گئی..جہاں پہلے سے ہی ابراہیم انتظار میں کھڑا تھا..

****

عُذیر نے دو سالوں میں پہلی بار پورا ایک دن مروہ سے بنا بات کیئے گزار دیا تھا..

اُسکے دماغ میں فی الحال بس ایک یہی سوچ تھی کہ اُسے اپنی محبت کو ہر حال میں گندا ہونے سے بچانا ہے..

کیونکہ باباجی کہ مطابق

نکاح سے پہلے محبت چاہے زمزم سے دھلی ہو یا قرآنی آیات سے دم کی گئی ہو

گمراہی ہے، دھوکہ ہے، فریب ہے، بے حیائی ہے، حرام ہے

بے سکونی ہے..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پر اسی کہ ساتھ دوسرا مسئلہ مروہ کو یہ سب سمجھانا تھا..

تبھی کچھ سوچتے ہوئے اپنا فون اُٹھایا (جو کل سے سائلنٹ پہ تھا) جہاں 123 مسڈ کالز اور 306 میسیجز شو ہو رہے تھے..

اُن سب کو اگنور کرتے عُذیر نے مروہ کا نمبر ملایا...

****

مروہ جو کل پوری رات سو نا سکی تھی بار بار کال اور میسیجز کر کر کہ اب تو اُسکا انگوٹھا بھی دُکھنے لگا تھا..

رات کہ وقت اکیلی بالکنی میں کھڑی تھی مارچ کا اینڈ تھا پر مری میں رات کافی سرد تھی ..

جبکہ مروہ اس وقت بالکنی میں بغیر کچھ سرد کپڑا اُوڑھے کھڑی تھی..

رات کہ دس بجے ارد گرد کا علاقہ بالکل سُنسان تھا..ہر طرف ہو کا عالم تھا..سرد ہوا کہ تھپیڑے منہ پہ پڑتے اُسکے بالوں کو اپنے ساتھ اُڑائے لے جا رہے تھے...

کیا وہ مجھے بھول گیا ہے؟؟؟

کیا اُسکی محبت بس یہی تھی...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مختلف قسم کی فضول سوچیں مروہ کہ ذہن کو بُری طرح جکڑے ہوئے تھیں..

کہ تبھی ہاتھ میں پکڑا فون بج اُٹھا عُذیر کا نام دیکھتے ہی مروہ نے فوراً سے کال پک کی...

ہیلو عُذیر تم کہاں ہو؟؟

ٹھیک تو ہو نا؟؟

کال کیوں نہیں کی؟؟

میرے میسیجز کا جواب کیوں نہیں دیا؟؟

مروہ نے کال پک کرتے ہی ڈھیروں سوالوں کی بوچھاڑ کر دی تھی...

مروہ کی اتنی فکر مند آواز سُنائی دیتے عُذیر کا دل ڈولنے لگا تھا پر اُس نے ایک بار پھر سے خود کو مضبوط بناتے ہوئے بات کرتے ہوئے کہا...

السلام و علیکم... کیسی ہو مروہ؟؟

دوسری طرف سے عُزیر کی اتنی پُر سکون آواز نے مروہ کا سکون برباد کیا تھا...

تم سب چھوڑو یہ بتاو کہاں تھے ہاں ایسے بھی کوئی کرتا ہے کیا...

مروہ دیکھو میرے ایگزامز ہونے والے ہیں لاسٹ سمسٹر ہے سو میں بہت دل لگا کر پڑھنا چاہتا ہوں سو جب تک پیپرز ختم نہیں ہو جاتے میں بات نہیں کر پاونگا...

عُذیر یہ... یہ تم ہی ہو نا...

ظاہر سی بات ہے میں ہی ہوں عُذیر مروہ کہ بے تُکے سوال پہ حیران ہوا تھا ....

تم.. تم ایسا کیسے کہہ سکتے ہو پہلے بھی تو پیپرز ہوئے ہیں تمھارے تم نے کبھی بات کرنا نہیں چھوڑا پر اب ایسا کیوں؟؟

دیکھو مروہ..

کیا دیکھوں میں ہاں کیا دیکھوں پچھلا ایک دن کیسے گزارا ہے میں نے کچھ احساس ہے تمہیں....

مروہ کی آواز میں گُھلتی نمی عُذیر کو پشیمانی میں گھیرنے لگی تھی...

کیا کیا خیال نہیں آئے مجھے میں پوری رات سو نہیں پائی اور اگلے دن تم اپنی اس حرکت کو جسٹیفائی کرنے کہ بجائے ایسا کہہ رہے ہو...

دیکھو مروہ میری بات سمجھنے کی کوشش کرو.... نہیں سمجھنا مجھے کچھ مروہ نے چلاتے ہوئے کال کاٹ دی تھی....

آج بہت سال بعد ایسا ہوا تھا کہ مروہ نے عُذیر سے بحث کی تھی اور اُس پہ چلائی بھی تھی..

شروع میں ہی عذیر نے اُسے بتا دیا تھا کہ بحث کرنے اور چیخنے چلانے والے لوگ پسند نہیں ہیں مجھے اور مروہ نے یہ سب گرہ سے باندھ لیا تھا..

پر آج اپنا ضبط کھوتے مروہ کو احساس نہیں ہوا تھا کہ اُسکا رویہ عُذیر کو طیش دلا سکتا ہے..

بالکنی کا دروازہ بند کرتے روتے ہوئے اُلٹے منہ بیڈ پہ گرتے مروہ نے رونا شروع کر دیا تھا..

کہ تبھی ایک بار پھر سے فون کی بیل بجی..

مروہ نے خوشی خوشی کہ شاید عزیر کو احساس ہو گیا ہے بنا دیکھے کال ریسیو کر لی..

ہیلو...

دوسری طرف سے اُبھرتی اجنبی آواز پہ مروہ حیران ہوتی پوچھنے لگی..

جی کون؟؟

وہ..میں شہزاد (مروہ کہ اچانک پوچھنے پہ ابراہیم اپنی شناخت چُھپا گیا تھا)

جی کس سے بات کرنی ہے آپکو؟؟

آپ سے بات کرنی ہے....

سپیکر سے اُبھرتا پختون لہجہ مروہ کو حیرت میں ڈال گیا تھا..

یہ فرسٹ ایکسپیرینس تھا کہ کوئی رانگ کال آئی تھی....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

Excuse me...

مروہ کہ ایکسکیوز کہنے پہ ابراہیم نے مزید کہا

دیکھیں میں زیادہ بڑی باتیں نہیں کرونگا ڈائریکٹ اور سیدھی بات یہ ہے...

کیا آپ مجھ سے شادی کریں گی؟؟

مروہ جو موبائل سے اُبھرتی آواز پہچاننے کی کوشش میں تھی اتنی

unacceptedبات پر حیرت اور ڈر کہ مارے کال کاٹتی فون ہی آف کر گئ...

ہائے اللہ اب یہ کون آگیا ....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

پوری رات جاگ کہ روتے ہوئے گزارنے کہ بعد مروہ ناشتے کہ لئیے نیچے آئ تھی

جہاں مہرین اور شگفتہ گاجریں لئیے اُنہیں کدوکش کرنے میں مصروف تھیں..

مروہ نے ایک گاجر اُٹھاتے منہ میں ڈالی اور وہیں صوفے پہ دراز ہو گئ ...

مروہ سکول نہیں گی آج خیر تو ہے آنکھیں بھی سوج رہی ہیں تمھاری...

بس ایسے ہی آنکھ نہیں کھولی میری..

مروہ اب بس کرو یہ سکول کی چاکری کیا فائدہ خود کو تھکانے کا پتہ تو ہے دو سال بعد شادی ہے گھر پر رہو گھر داری سیکھو...

شگفتہ کی بات کی تائید کرتے مہرین نے بھی بیچ میں حصہ ڈالا..

ہاں مروہ امی صحیح کہہ رہی ہیں ویسے بھی وہاں تو سب تمہیں خود ہی کرنا پڑیگا وہ کونسا کوئی ملازم افورڈ کر سکتے ہیں...

ہو گیا آپ دونوں کا مروہ نے اُن دونوں کی سُنتے منہ کا زاویہ بگاڑتے پوچھا..

جس پہ وہ دونوں حیرانگی سے اُسے دیکھنے لگیں..

اگر ہو گیا ہے تو ناشتہ لا دیں بھابھی پلیز...

مروہ کہ اس طرح بولنے سے مہرین اُسے آنکھیں دکھاتی کچن کی طرف بڑھ گئ..

یہ کیا بدتمیزی ہے مروہ...

امی پلیز ابھی نہیں اُنہیں بھی کچھ کہنے سے روکتی وہ آنکھیں موند گئ اور وہ اُسے حیرت سے دیکھتی رہ گئیں...

****

دن ایسے ہی گزر رہے تھے..

عُذیر نے اُس دن کہ بعد سے اب تک مروہ سے کسی بھی طرح کا کوئی کانٹیکٹ نہیں کیا تھا..

پر مروہ وقتاً فوقتاً شاعری ایز میسیج فارورڈ کرتی رہتی تھی .

عُذیر کا زیادہ وقت اپنے پیپرز کی تیاری اور عصر کہ وقت مسجد میں مولانا عبدالباری کا بیان سُنتے گزرنے لگا تھا..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابھی بھی عُذیر عصر کی نماز پڑھتا وہیں بیٹھا بیان سُن رہا تھا...

عورت لفظ عربی زبان کہ لفظ سے نکلا ہے جس کہ معانی ہیں چھپانے والی چیز...

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد کا پیغام ہے عورت (یعنی چھپانے کی چیز ہے) جب وہ باہر نکلتی ہے تو اُسے شیطان جھانک کر دیکھتا ہے (یعنی اُسے دیکھنا شیطانی کام ہے)

سو میرے بھائی اور بچوں اگر عورت کو خود کو ڈھانپنے کا حکم دیا گیا ہے. ..

تو وہیں ہم مردوں پہ بھی یہ لازم ہے کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں تاکہ ہماری جو ماں بہن

اور بیٹی باہر کسی بھی مجبوری کہ تحت نکلی ہے اُنہیں ہماری نظروں کی وجہ سے کوئ گزند ناپُہنچے..

تبھی محفل میں بیٹھے شخص نے سوال اُٹھایا..

باباجی کیاپردہ آج کہ دور میں بھی ضروری ہے؟؟

ہاں بچے بالکل بلکہ مجھے تو لگتا ہے کہ آج کل کا جیسادور جارہاہے اس کی ضرورت اور بھی زیادہ ہے..

سورت الاحزاب کی آیت میں پردے کا حکم کچھ یوں ہے کہ...

اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نا رہو جیسے کہ تم سے پہلے زمانہ جاہلیت کی عورتیں..

یہ زمانہ ہو اس سے پچھلا یا پھر آنے والا پردہ کی ضرورت ہمیشہ رہے گی...

بیان سُنتا عذیر گھر آچُکا تھا کچھ دیر بعد عالیہ نے کھانے ہر بُلایا ...

امی...

ہمم روٹی کا نوالہ منہ میں ڈالتے پوچھا گیا..

آپ باہر جاتے ہوئے جو چادر لیتی ہیں اُس سے نقاب کیوں نہیں کر لیتیں...

عُذیر کی بات پہ پانی پیتے شبیر کو اچھو لگا تھا جبکہ عالیہ حیرت سے اُسے دیکھنے لگیں...

یہ کیا بات ہوئی بھلا اتنے سالوں سے ایسے ہی تو اوڑھ رہی ہوں میں..

اور ویسے بھی اب اس عمر میں مجھے کس نے دیکھنا ہے..

پر اماں یہ کہاں لکھا ہے کہ بڑی عمر کی عورت کو سب معاف ہے..

یہ تمہیں کیا ہو گیا ہے لڑکے اور یہ اتنے دنوں سے شیو کیوں نہیں بنائی تم نے...

میں ڈاڑھی رکھ رہا ہوں عذیر نے منہ میں نوالہ رکھتے تسلی سے کہا..

کیا؟؟ یہ تمہیں کیا ہو گیا ہے بیٹھے بِٹھائے.. شبیر صاحب نظر رکھیں اس پر آپ جانتے ہیں نا مذہب کہ نام پر کیسے کیسے گروہ سر گرم ہیں آجکل...

اُنکی تشویش پہ عذیر مسکرایا تھا..

وہ تو سب ٹھیک ہے پر نقاب کب سے شروع کر رہی ہیں بتایا نہیں آپ نے...

مجھے نقاب کروانے کا چھوڑو مروہ کی فکر کرو اُسے پتہ ہے تم ڈاڑھی رکھ رہے ہو..

اُس سے بھی کر لو نگا بات.... مروہ کہ ذکر پہ اُسکا ری ئیکشن سوچتے ہوئے عذیر کو تشویش ہوئی تھی...

****

بوائز ہاسٹل کہ بیڈ پہ لیٹے ابراہیم نے مروہ کا نمبر ملایا..پر دوسری طرف نمبر لگا ہی نہیں کیونکہ اُسکا یہ نمبر بھی مروہ بلاک کر چکی تھی ..

کمرے کہ ملحقہ باتھ روم سے نکلتے ابراہیم کہ روم میٹ پلس دوست اعجاز نے اُسے یوں بیٹھے دیکھا تو تولیہ سے بال رگڑتے اُس تک پہُنچا..

کیا ہو گیا ہے یار جب سے تو اپنے بھائی کہ گھر سے آیا ہے بہت گُم سُم ہے سب ٹھیک تو ہے نا...

ہمم ٹھیک ہے سب اپنا فون دینا ذرا...

ہاں یہ لو..

اب ابراہیم نے اعجاز کہ فون سے کال ملائی پہلے تو بیل جاتی رہی پر پھر ہمیشہ کی طرح مروہ نے وہ نمبر بھی بلاک لسٹ میں ڈال دیا...

Ohh shitttt...

Heyy what happened is everything ookk...

نہیں... نہیں ہے صحیح کچ بھی صحیح نہیں ہے...

کیا ہوا بتا تو ..

محبت ہو گئی ہے مجھے ابراہیم نے چلاتے ہوئے اپنا سر اپنے ہاتھوں میں گراتے ہوئے بے بسی سے کہا..

کیاااامحبت اور وہ بھی تمہیں کون ہے وہ خوشقسمت لالے...

اعجاز کہ استفسار پہ ابراہیم نے ساری کہانی کہہ ڈالی...

اوہ آئی سی...

جب سے نمبر ملا ہے تب سے اب تک ایک بار ہی بات ہو سکی ہے اُس کہ بعد سے اب تک جس بھی نمبر سے ٹرائی کرو پہلے بیل جاتی ہے پر نیکسٹ ٹائم نمبر ہی نہیں لگتا....

کیا تو واقعی سیریس ہے..

کیا مطلب چار سال ہو گئے ہیں ہمیں ایک کمرے میں آج سے پہلے کسی لڑکی کا ذکر بھی کیا ہے کیا میں نے....

ہمم یہ تو مانتا ہوں ریکارڈ صاف ہے میرے بھائی کا ...

چل ٹینشن نا لے کچھ کرتے ہیں اب چل کھانے کا وقت ہو گیا ہے...

ہاں تم چلو میں آتا ہوں...

****

ہونگے کبھی ہم جُدا ...

میں نے یہ سوچا نا تھا...

یہ ستم تو بتا کیوں ہوا!!!...

جیا نا جائے تیرے بن ساتھیا...

یادوں میں تو ہے رات دن ساتھیا...

کیا یار اتنا پُرانا گانا کیوں سُن رہی ہو...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بس یہی چل رہا تھا ایف ایم پہ سو سُن لیا...

کیا ہوا مروہ عزیر سے جھگڑا ہو گیا ہے کیا...

نہیں... نہیں تو...

پھر یہ فون ایسے کیوں پڑا رہتا ہے آجکل تمھارا...

اپنے پاس پڑے سائلنٹ فون کو بے بسی سے دیکھتے مروہ سوچنے لگی اب اُسے کیا بتاتی کہ آنے والی رانگ کالز نے اُسے ڈرا دیا ہے...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

درجنوں نمبر بلاک کر چکی تھی پر سلسلہ اب بھی جاری تھا....

ویسے مروہ کیا فائدہ اس iphone کا...

کیا مطلب...

یار یہ ہو یا نوکیا 3310 کیا فرق پڑتا ہے دُنیا چاند پہ جا رہی ہے اور ہمیں ہمارے ہی فون پہ کوئی سوشل ایپ استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے...

تو تمہیں کیا کرنا ہے اچھا ہے اس بلا سے جان چُھٹی ہوئی ہے...

تمہیں کیا پتہ میری بھولی بہن آجکل تو فیملیز میں لڑائیاں ہی واٹس ایپ کہ سٹیٹس کو لیکر ہوتی ہیں...

تو تمہیں ڈیجیٹل پھڈے چاہیں...

تو اور کیا کچھ تو لائف میں انٹر سٹنگ ہو... تم دیکھنا مروہ جس دن میری شادی ہو گی اُسی رات میں سارے سوشل اکاونٹس پہ لاگ ان کرونگی...

اچھاااور یہ شادی کب ہے....

جس دن کوئی اُلو کا... مل جائیگا اُس دن...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور اب چلو نیچے امی پوچھ رہی تھیں تمھارا پتہ نہیں آجکل کونسا کمرہ نشین ہونے کا شوق چڑا ہے تمہیں...

صفا بولتے بولتے باہر نکل گئی جب کہ مروہ اپنا فون دیکھتی اُسکی پیچھے ہولی...

****

آج پورا ایک مہینہ ہو چُکا تھا مروہ کو بے چینی سے عزیر کی کال کا انتظار تھا..

جو فائنلی بارہ بجے آچُکی تھی...

ہیلو کیسی ہو مروہ؟؟

میں بالکل ٹھیک تم سُناو ...

ہمم میں بھی ٹھیک...

ایک دوسرے کا حال پوچھتے دونوں طرف گہری خاموشی ہو گئی تھی ..

میں نے ڈاڑھی رکھ لی ہے مروہ...

کوئی بات ذہن میں نا آتے عزیر نے اس بات کا تذکرہ کیا جس پہ اُسے کسی بھی طرح کہ رد عمل کہ لیئے تیار رہنا تھا...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا....

تم کچھ کہو گی نہیں...

میں کیا کہوں؟؟

مجھے تو لگتا ہے کہ میں نے کچھ بھی کہنے کا حق کھو دیا ہے...

ایسی بات نہیں ہے مروہ تمھارا حق ہے مجھ پہ...

تم بہت بدل گ ئے ہو عزیر بالکل بھی پہلے جیسے نہیں رہے...

سب کچھ بدل سکتا ہے لیکین میری محبت نہیں..

ہمم خوشی ہوئ سُن کر...

مروہ کا دل کر لایا تھا وہ انسان جو ایک پل مشکل سے اُسکے بنا کاٹتا تھا آج مہینہ بعد بھی کسی اجنبی کی طرح بات کر رہا تھا...

اچھا سُنو مروہ میں نے اپنے دوست کہ ساتھ بزنس سٹارٹ کیا ہے..

اب زیادہ ٹائم نہیں دے پاونگا تمہیں اگر ہم صرف ویکینڈ پہ بات کریں تو کیسا رہے گا..؟؟

تمہیں احساس بھی ہے کہ کیسے ایک مہینہ گزارا ہے میں نے تمھارے بغیر ..

میں نے سوچا تھا تمھارے پیپرز ختم ہونگے تو سب سیٹ ہو جائیگا پر نہیں تم تو نا جانے کیا سوچے بیٹھے ہو عزیر کیوں دیتے ہو مجھے اذیت؟؟ کتنی بار کہوں نہیں رہ سکتی میں تمھارے بغیر....

(مروہ روتے ہوئے اپنا دل عذیر کہ سامنے کھول رہی تھی جبکہ عُذیر کو مروہ کو ہینڈل

کرنا کافی مشکل لگ رہا تھا..) کیوں ترس نہیں آتا تمہیں مجھ پر آخر...

آواز ہلکی رکھو مروہ...

نہیں... نہیں رکھونگی میں چیخ چیخ کر بتاونگی سب کو کہ تم بدل گئے ہو دھوکہ دے رہے ہو مجھے...

اوکے ابھی آئی تھنک تم اپنے ہواسوں میں نہیں ہو اس لئیے جب دماغ جگہ پہ آجائے تو بتا دینا...

عزیر نے غُصے سے کال کاٹ دی تھی اور مروہ حیرت سے اپنے فون کو تکنے لگی ..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

عُذیر یہ کیا کرتے پھر رہے ہو تم؟؟

عالیہ نے دھڑام سے عُذیر کہ کمرے میں اینٹر ہوتے سوال داغا..

عُذیر جو اپنی سٹڈی ٹیبل پہ بیٹھا کوئی اسلامک بُک پڑھنے میں مصروف تھا.. حیرت سے اُنکی جانب دیکھنے لگا...

میں نے کیا کیا ہے امی؟؟

کیا چل رہا ہے تمھارے اور مروہ کہ بیچ؟؟

کیا مطلب ہے آپکا؟؟

اتنے غُصے میں کیوں ہیں ادھر آئیں ادھر بیٹھ کر بتائیں کیا ہوا ہے...

شگفتہ کا فون آیا تھا کہہ رہی تھیں مروہ بہت عجیب طرح سے برتاو کرنے لگی ہے نا کچھ کھاتی ہے نا پیتی ہے گُم سُم بیٹھی رہتی ہے....

سو جتنا تم مروہ کہ قریب ہو اس سب کا جواب تم بہتر دے سکتے ہو سو مجھے بتاو کیا ہوا ہے اُسے اور اُسکے اس طرح کہ رویہ کہ پیچھے تمھارا کتنا ہاتھ ہے ..

عالیہ کہ تپے ہوئے چہرے کو دیکھتے عُذیر نے اُن سے کھل کر بات کرنے کی ٹھانی....

دیکھیں امی ایک تو میں بہت بزی ہوں آجکل اور ویسے بھی دو سال بعد ہماری شادی ہے اُس سے پہلے میں سٹیبل ہونا چاہتا ہوں...

اور رہی بات بات نا کرنے کی.. مجھے نہیں لگتا کہ یہ سب صحیح ہے... عُذیر نے نظریں چُراتے جواب دیا

اچھا اور یہ اچانک سے الہام کیسے ہوا..؟؟

اللہ جب چاہے ہدایت دے سکتا ہے...

اب تم اللہ اور مذہب کو درمیان میں لاو گے تو میں کیسے تمہیں غلط کہہ سکتی ہوں...

پر بیٹا جو بھی کرنا چاہتے ہو اُس کہ لیئے مروہ کو اعتماد میں لو..

اُسے بتاو تم کیا سوچ رہے ہو کیا چاہتے ہو مجھے اُمید ہے وہ تمھارا ساتھ دے گی...

پر امی وہ مجھ سے اور بدزن ہو جائیگی آپکو نہیں پتہ اُسکی ایک فرینڈ ہے جسکے ابا تبلیغی ہیں اُنکا رویہ اپنی بیوی بچوں سے بہت بُرا ہے سو وہ بہت پہلے ہی مجھے صاف صاف لفظوں میں کہہ چکی ہے..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کہ وہ کبھی کسی تبلیغی سے شادی نہیں کرے گی اور میں تو خود چالیس دن کہ لیئے چلے پہ جارہا ہوں...

دیکھو بیٹا یہ جو لڑکیاں ہوتی ہیں نا انکا دل بہت نازک ہوتا ہے جو بہت جلدی ٹوٹ جاتا ہے اور جس میں بہت جلد بدگمانی کا بال آجاتا ہے..

وہ سب اُس نے پہلے کہا تھا پر تم سے تو وہ محبت کرتی ہے نا..

امی میں اُس سے بات کر رہا ہوں آہستہ آہستہ اُس سے بات کم کرتے کرتے پھر پوری

طرح سے ختم کر دو نگا تا کہ اُکی عادت بھی ختم ہو جائے اور مجھ سے کوئی گلہ بھی نا رہے...

مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی تمھارا کیا بنے گا میری مانو تو اُس سے کلئیر کر لو سب.. نہیں تو یہ رشتہ توڑ چڑھتا نظر نہیں آرہا مجھے...

امیییی...ایسے مت کہیں وہ زندگی ہے میری میں جی نہیں پاونگا اُس کے بغیر...اُس...اُسکے بنا تو زندگی کا تصور ہی نہیں کر سکتا میں...

عالیہ کی بات پر عذیر کو اپنے دل پہ ہاتھ پڑتا محسوس ہوا تھا...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

خوشی ہوئی یہ جان کر کہ محبت اب بھی زندہ ہے...وہ طنزیہ مسکراہٹ سے اُسے دیکھتیں جا چُکی تھیں..

اور عُذیر اُنکے سوالوں میں گھرا آگے کہ متعلق سوچنے لگا..

****

شام کا وقت تھا ہلکی ہلکی ہوا چل رہی تھی...

مروہ لان میں رکھے جھولے پہ بیٹھی نظریں آسمان پہ جمائے پرندوں کو دیکھ رہی تھی...

کہ تبھی اپنے خیالوں میں کھوئے عُذیر کہ آواز کانوں میں گونجی...

عُزیر ہم نے ابھی سے اتنی باتیں کرلی ہیں ہم شادی کہ بعد کیا کریں گے..

بیڈ پہ بیٹھے کُشن گود میں رکھتے مروہ نے فون کان سے لگائے سوال کیا...

تمہیں کیا لگتا ہے شادی کہ بعد باتیں کرتے ہیں؟؟

تو کیا شادی کہ بعد گونگے ہو جاتے ہیں؟؟

ہاہاہا...میری جان... بالکل نہیں شادی کہ بعد اور بہت کچھ کرنے کہ لئیے ہوتا ہے ...اور چونکہ ہم باتیں پہلے ہی کر چُکے ہیں سو دوسرے کاموں پہ زیادہ دھیان دے پائینگے...

بھلا یہ کونسے دوسرے کام ہیں جنہیں اتنے دھیان کی ضرورت ہے؟؟

یہ میں تمہیں ابھی نہیں بتا سکتا نہیں تو تم شرم سے فوت ہو جاو گی.. سو جب تم پہ پورا اختیار ہو گا مجھے تب بہت پاس سے سمجھاونگا یہ ضروری کام...

عُذیر... مروہ نے عُذیر کی بات پر شرم سے دوہرے ہوتے ہوئے چلا کر کہا...

ہاہاہاہا جس پہ دونوں ہنسنے لگے تھے....

وقت گزر گیا تھا...

اب سب بدل گیا تھا اب مروہ تھی اور اُسکا انتظار اور آسمان میں اُڑتے پرندے...

اہمم...

اپنے سامنے کھڑے شاہمیر کو دیکھتی مروہ اپنی گیلی آنکھوں کہ گوشے صاف کرتی سیدھی ہو بیٹھی...

بھابھی اندر ہیں...

پر میں تو تم سے ملنے آیا ہوں مروہ کہ سامنے رکھی کُرسی پہ بیٹھتے شاہمیر نے باآور کروایا...

کیسی ہو مروہ بہت اُداس لگ رہی ہو...

کہیں تمہیں عُذیر سے منگنی کہ غلط فیصلے کا احساس تو نہیں ہو گیا؟؟.

Shut up...

میں تو شٹ آپ ہو جاونگا پر تمہارے چہرے سے ٹپکتا حزن و ملال تو کچھ اور ہی چیخ چیخ کر کہہ رہا ہے...

کتنا کہا تھا تمہیں نہیں ہے وہ تمھارے لائق پر تم...

Enough...enough ok..بہت ہوا تمھارا خبر دار جو ایک لفظ بھی عُذیر کہ متعلق کہا تم خود کیا ہو ہاں..

اگر میں تمھیں عزت دیتی ہوں اسکا مطلب یہ نہیں ہے کہ تم میرے سر پہ ناچو دور رہو مجھ سے سمجھے نہیں تو بہت بُری طرح پیش آونگی تم سے ...

مروہ شاہمیر کو وارن کرتی جا چُکی تھی جبکہ وہ وہیں پیچ وتاب کھاتا اُسے جاتے ہوئے گھورنے لگا...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

نفی تم ہو نہیں سکتے...

جمع سے تم کو نفرت ہے...

تمہیں تقسیم کرتی ہوں..

تو حاصل کچھ نہیں آتا...

مروہ نے میسیج ٹائپ کرتے عُذیر کو سینڈ کیا..

اور فون ٹھوڑی پہ رکھے پُر سوچ نظریں سکرین پہ جمائے سوچنے لگی...

ویسے میری ہی غلطی ہے جب مجھے پتہ تھا کہ اُسے بحث کرنا اور میرا اُونچا لہجہ پسند نہیں ہے تو مجھے دھیان رکھنا چاہیے تھا پر میں ہمیشہ جذباتی ہو جاتی ہوں...

مجھے اُسے منا لینا چاہیے...

ہاں معافی مانگ لیتی ہوں میں...

مروہ...

ساتھ بیٹھی ٹی وی دیکھتی صفا کی پُکار پہ مروہ جو کب سے ٹی وی پہ نظریں گاڑے کہیں اور پُہنچی ہوئی تھی... ہڑبڑا کر سیدھی ہو بیٹھی..

ویسے مجھے سمجھ نہیں آتی محبت کرنے کہ بعد ان لڑکیوں کی عزت نفس کہاں جا سوتی ہے...

ہیں کیا مطلب؟؟

مطلب یہ کہ یہ جو ڈرامہ ہے اس میں لڑکا بار بار اسُے دھتکار رہا ہے اور یہ کوجی باندری پھر دُم ہلاتی اُسکے پیچھے پیچھے مری جا رہی ہے ہمم..

پہلے تو مروہ کو لگا کہ شاید صفا اُسے ہی سُنا رہی ہے پر سامنے ٹی وی پہ چلتے ڈرامہ کو دیکھ گویا ہوئی...

تم نے محبت نہیں کی نا تبھی ایسے بڑھ بڑھ کر بول رہی ہو...

اگر محبت میں اتنا گرنا ہی ہوتا ہے تو اللہ بچائے ایسی محبت سے صفا نے تو باقاعدہ کانوں کو ہی ہاتھ لگا ڈالے..

تم چھوڑو یہ سب جس نے محبت کی نا ہو وہ کیا سمجھے گا اُسکے رموز واو قاف...

عمیرا آپا کی سُناو کہاں ہیں کافی دنوں سے چکر نہیں لگایا..

ہاں کل کال آئی تھی پیرس گئی ہوئی ہیں آجکل ..

اور ہاں وہ کہہ رہی تھیں کہ مروہ کو کال کی تھی اُس نے پہلے کال ہی نہیں اُٹھائی اور پھر بعد میں نمبر ہی نہیں لگا...

مروہ پہلو بدل گئی تھی صفا کی بات پہ اب کیا کہتی ان نون نمبرز سے کتنا ڈر گئی تھی..

پیرس کیسے چلی گئیں سب خیر ہے نا؟؟

ہاں اس بار خوشی خوشی والا ٹور ہے اب اللہ آگے بھی خوشی برقرار رکھے صفا مروہ کی

اطلاع میں اضافہ کرتی ٹی وی کی طرف متوجہ ہو گئی جبکہ مروہ ایک بار پھر سے ان نون نمبر سے آنے والا میسیج دیکھنے لگی...

Sit in my eyes ..

So that i can close my eyelids..

No one can see you..and i will see no one else..

اُف پتہ نہیں کون فارغ اور پاگل ہے پر لائنز اچھی ہیں مروہ نے وہی میسیج عُذیر کو سینڈ کرتے یہ نمبر بھی بلاک کر دیا...

****

عُذیر جو کب سے اس ادھیڑبُن میں تھا کہ مروہ سے کیسے بات کرے ..

عشاء کہ بعد اپنے فون پہ مروہ کا میسیج دیکھ مُسکراتے ہوئے کال ملانے لگا..

جو فوراً ہی اُٹھالی گئی..

ہیلو...

کیسی ہو میری زندگی...

عُذیر کہ الفاظ مروہ کو خود پہ پڑتی پھوار محسوس ہوئے..

میں بس ٹھیک...

اور کیا کر رہی تھی...

کچھ نہیں بس صُبح سکول کہ لئیے کپڑے آئرن کرنے لگی ہوں..

اچھا پہلے آرام و سکون سے میری بات سُن لو...

اوکے بیٹھ گئی عُذیر کہ طرزِ تخاطب پہ ہی مروہ سب بُھلائے خوش ہو چُکی تھی..

تم جاننا چاہتی ہوں نا کہ میرا رویہ کچھ دنوں سے ایسا کیوں ہے..

ہاں بالکل میں جاننا چاہتی ہوں....

مروہ کہ کہنے پہ عُذیر نے باباجی سے ملاقات کا سارا قصہ من و عن سُناڈالا..

جسے سُنتے ہی مروہ سُن سی ہو گئی...

مروہ تم سُن رہی ہو...

جج...جی سُن رہی ہوں...

تو پھر اب تم بتاو...

پر عُذیر میں میں کیسے یہ سب..تم نہیں جانتے کہ میرا ایک دن بھی تمھارے بغیر گزارنا کتنا مشکل ہے ..

پھر وہی بات...اتنا کچھ تو بتا چُکا ہوں پر تم ہو کہ وہیں اٹکی ہو...

سمجھتی کیوں نہیں ہو تم.(عزیر نے سوچ لیا تھا کہ اب مروہ کو کیسے سمجھانا ہے)

عُذیر کہ چلانے پہ مروہ رونے لگی تھی..

پر عُذیر...

کیا عزیر ہاں جب ایک بات کہہ دی ہے تو کیوں نہیں سمجھ آتا تمہیں....

مم...میں محبت کرتی ہوں تم سے ..

تیل لینے گی ایسی محبت جس میں آپ اگلے کو سمجھ ہی نا سکو..

عُذیر آپ ایسا تو مت کہیں..

تو کیسا کہوں اتنے دنوں سے ایک بات سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں پر تم ہو کہ سمجھتی ہی نہیں...

عُذیر آپ بھی تو مجھے سمجھیں نا ...

میں کیا سمجھوں ویسے بھی سمجھنے کی ضرورت تمہیں ہے کیونکہ غلط تم ہو میں نہیں..

عُذیر میں...میں مر جاونگی...مجھے مجھے بہت مشکل لگتا ہے آپکے بغیر جینا..

مروہ اپنی انا اور عزت نفس کو بُھلائے منتیں کرنے میں مصروف تھی..

کوئی کسی کہ بغیر نہیں مرتا یہ سب تمھارا بچپنا ہے اور کچھ نہیں ویسے بھی امی صحیح کہتی ہیں بہت بچپنا ہے تم میں...

تم تم اس لائق ہی نہیں ہو کہ تم سے شادی کی جائے...

ککیاا..یہ الفاظ کسی کوڑے کی طرح مروہ کہ دل پہ آکر لگے تھے ..

اور دوسری طرف عُذیر یہ سوچے بیٹھا تھا کہ مروہ کو ہی بدزن کر دے گا تاکہ وہ خود ہی پیچھے ہٹ جائے..

ممیں....میں وہی ہوں جس سے آپک کو محبت تھی...

ہاں غلطی ہو گئ معاف کر دو...

عُزیر ایسے الفاظ مت نکالیں جن کا آپکو بعد میں پچھتاوا ہو..

کوئ پچھتاوا نہیں ہے میں پھر کہتا ہوں تم شادی کہ لائق ہی نہیں ہو...

ایک بار پھر سے وہی لفظ سُنتے مروہ نے آنکھیں رگڑی..

اوکے تو جو شادی کہ لائق لگے جا کہ کر لو اُس سے شادی کیونکہ اب میں تو مر کر بھی تم سے شادی نہیں کرونگی...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں اوکے ڈھونڈ لو پھر کوئ بائے..

یہ الفاظ بھی مروہ پہ کند چُھری کا وار کر گۓ تھے کتنی آسانی سے کہہ گیا تھا وہ یہ سب ...

مروہ فون کان سے ہٹائے ہاتھ میں پکڑے ابھی اپنی محبت کا ماتم منانے میں مصروف تھی کہ تبھی ایک آن نون نمبر سے میسیج ڈیلیور ہوا...

منظور ہو تو تم میرے دل میں رہ لو

اس سے بہتر میرے پاس کوئی گھر نہیں___

ان الفاظ کو پڑھتے ہی مروہ کہ کانوں میں وہ الفاظ پھر سے گونجے...

"ڈھونڈ لو پھر کوئ"

****

مروہ میسیج پڑھتی روتی ہوئ ڈریسنگ ٹیبل کہ سامنے جا کھڑی ہوئ ...

سر اُٹھائے خود کو شیشے میں دیکھتے مروہ نے اپنے آنسوؤں سے تر چہرے پہ ہاتھ پھیرا

خوبصورت آنکھیں رو رو کر سُرخ پڑ چکی تھیں..

آنکھوں کہ نیچے ہلکے کی رُوز کی شب خوابی کہ غماز تھے..

میں کیا تھی اور تم نے مجھے کیا بنا دیا عُذیر ..

تم مجھے خود سے محبت کرنے کی اتنی بڑی سزا نہیں دے سکتے..

نہیں دے سکتے تم... آآآآ (مروہ اپنے بال پکڑتے چیخنے لگی تھی)

تمہیں کوئ حق نہیں ہے میرے دل اور میری محبت کو روندنے کا نہیں ہے کوئ حق..

مروہ نے چیختے یوئے ڈریسنگ پہ ہاتھ مار کر اُس پہ پڑی سب چیزیں گرا دی تھیں...

)صد شُکر کہ گھر پہ اس وقت سوائے صفا کہ کوئی نہیں تھا..

اور صفا سب کی غیر موجودگی کا پورا پورا فائدہ اُٹھاتے تیز آواز میں میوزک لگائے سیکیچ بنانے میں مصروف تھی تبھی مروہ کہ شور شرابے پہ کان نا دھر سکی(...

تم نے مجھے اتنا گھٹیا سمجھا ہوا ہے کہ میں تمہیں چھوڑ کر کوئی اور ...

کسی اور کو ڈھونڈو نگی ..

اتنی گری ہوئی محبت نہیں ہے میری...

مروہ اب روتے ہوئے نیچے گھٹنوں کہ بل بیٹھ گئی تھی..

آج مجھے خود سے نف...خود سے نفرت ہو رہی ہے کہ میں نے تمہیں چاہا تم سے محبت کی...

پر نہیں اب اور نہیں تم نے کہا نا.. کہا نا کہ کوئی اور ڈھونڈ لو تو بس اب میں وہی کرو نگی..

وہی کرو نگی جو تم نے کہا..

میں آج..اور اسی وقت...

اسی وقت تم سے وعدہ کرتی ہوں مجھے خود کو برباد ہی کیوں نا کرنا پڑے چاہے...

چاہے خود کہ ہی دل کو روندنا کیوں نا پڑے پر میں تم سے شادی نہیں کرونگی

... نہیں... کبھی نہیں....ایک چیخ کی گونج کہ بعد نڈھال سی مروہ فرش پر گر سی گئ تھی اور اب ہر سو خاموشی تھی کیونکہ وہ خود سے وعدہ کر چکی تھی اور اب بس اُس وعدہ پہ عمل کرنے کی ہمت چاہیے تھی..

چار سو بسی خاموشی میں صفا کہ بجتے میوزک کہ سوا کوئ دوسری آواز نا تھی...

"میں ڈھونڈنے کو زمانے میں...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جب وفا نکلا!!!!...

میں ڈھونڈنے کو زمانے میں ...

جب وفا نکلا!!!!...

پتہ چلا کہ غلط لے کر ...

میں پتہ نکلا...

پتہ چلا کہ غلط لے کر..

میں پتہ نکلاا...

جس کہ آنے سے مکمل ہو گئ تھی زندگی....

دستکیں خوشیوں نے دی تھیں مٹ گئ تھی ہر کمی...

کیوں بے وجہ دی یہ سزا کیوں خواب دے کہ وہ لے گیا...

جئیں جو ہم لگے ستم عذاب ایسے وہ دے گیا...

میں ڈھونڈنے کو اُسکے دل میں جو خُدا نکلا...

پتہ چلا کہ غلط لیکر میں پتہ نکلا...

ڈھونڈتا تھا ایک پل میں دل جسے یہ سو دفعہ..

ہے صُبح ناراض اُس بن روٹھی شامیں دن خفا..

وہ آئے نا لے جائے نا ہیں اُسکی یادیں جو یہاں...

ناراستہ نا کچھ پتہ میں اُسکو ڈھونڈوں گا اب کہاں؟؟؟

میں ڈھونڈنے کو....

****

لکی مروت کہ علاقہ میں موجود اپنی شان سے کھڑی سفید ماربل سے سجی حویلی اور اُسکے ارد گرد پھیلا وسیع لان..

اور حویلی کہ گرد لپٹی بوگن ویلیا کی بیل بہت خوبصورتی سے اُسے جکڑے ہوئے تھی..

یہ عمارت اس علاقے کی واحد شاندار عمارت تھی ..

گیٹ پہ کھڑے گارڈز نے سیاہ پراڈو کو دیکھتے ہوئے فوراً سے گیٹ کھولا جس میں سے ایک ساٹھ سالہ شخص سفید کلف لگی شلوار قمیض پہنے سر پہ پختون سٹائل کی پگڑی رکھے ملازم کہ دروازہ کھولنے پہ وہ گاڑی سے باہر آئے...

تبھی ملازم نے ماتھے پہ ہاتھ لے جاتے سلام کیا جس کا جواب اُنہوں نے اُسی طرح ہاتھ (میں پکڑے موٹے دانوں والی تسبیح) ماتھے تک لے جاتے دیا..

حویلی کہ اندر بھی بڑے خان جی کی آمد کی وجہ سے ہڑبونگ مچ چکی تھی..

کہ تبھی اُنکی اہلیہ اپنے کمرے سے باہر آئیں...

سلام خان جی سنگے (کیسے ہیں)

جسکا جواب اُنہوں نے صرف سر ہلا کر دینے پہ اکتفا کیا...

یہ کدر (کدھر) اے آجکل تمارا (تمھارا) سب سے چوٹے (چھوٹے) والا لڑکا...

وہ تو وئیں (وہیں) اپنے ہاسٹیل (ہاسٹل) میں ہے نا خان جی..

پیلے (پہلے) تو روز مجے (مجھے) کال کرتا تھا پر جب سے مری سے لوٹا اے (ہے) کوئ کال ای (ہی) نیں (نہیں) کرتا وہ ام (ہم) کو...

فون کرو اور بتاو اُسے اُسکی لیلی بیمار اے..

جی خان جی ابی (ابھی) کر دے گا...اور باقی سب ٹیک (ٹھیک) ٹاک (ٹھاک) اے نا حویلی میں ...

جی....جی سب ٹیک اے خان جی...

چلو اچا اے ام غسل کر کے آتا اے امارے لئیے کانا لگواو...

جی خان جی ابی کیتا اے...

)وہ آرڈر دیتے جا چکے تھے جبکہ بختاور بیگم کچن کی طرف بڑھ چکی تھیں(

****

صُبح مروہ کی آنکھ کُھلی تو خود کو یونہی زمین پہ پڑا پایا..

اپنے گھومتے سر کو دونوں ہاتھوں سے تھامتی وہ اپنے بستر پہ جا بیٹھی..

رات کا سارا واقعہ اُسکی نظروں کہ سامنے گھوم گیا تھا پر اس بار رونے کہ بجائے وہ مُسکراتی ہوئی اُٹھی اور گُنگُناتی ہوئی باتھروم کہ طرف بڑھ گئی..

بس بہت رو لیا مروہ اب اور خود کو تکلیف نہیں دینی..

خود سے عہد کرتے مروہ نے اپنی جلتی آنکھوں پہ ٹھنڈے پانی کہ چھینٹے مارے تو کچھ سکون ہوا...

اور پھر فریش ہو کہ اپنے آئی بیگز پہ کنسیلر لگایا اور کمرے کی حالت درست کی تاکہ رات کی کہانی باقی سب سے چُھپ سکے....

ہنستی مُسکراتی اٹھلاتی ہوئی مروہ ناشتے کہ لئیے پُہنچی پر وہاں میز پر دوپہر کہ کھانے کہ برتن لگ رہے تھے...

گُڈ مارننگ میری پیاری ماں شگفتہ کہ گال چٹاچٹ چومتی وہ کُرسی گھسیٹتے بیٹھ گئی...

واہ بھئی لگتا ہے ورلڈ وار ٹو اپنے اختتام کو پُہنچ چکی ہے تبھی ہماری مروہ یوں کھلکھلاتی ہوئی پائی جارہی ہے مروہ کو خوش دیکھتے صفا نے اُسکی طرف دیکھ کر آنکھ مارتے ہوئے کہا..

ہاہاہا...بس کچھ ایسا ہی ہے (پلیٹ میں پلاو ڈالتے جواب دیا گیا)اب سب صحیح ہو گیا ہے ...

چلو شکر اتنے دنوں بعد میری بچی نارمل ہوئی...

تبھی کھانا کھاتے مروہ نے پلان بنایا امی کیوں نا اسلام آباد چلیں شاپنگ بھی کر لیں گے اور پھوپھو سے بھی مل لیں گے...

پر مروہ ٹائم دیکھو دو تو یہیں بج گ ئے ہیں کب جاو گے بازاروں میں پھرو گے اور پھر کب واپس آو گے...

یہاں کہ راستوں کا تو پتا ہے تمہیں ہم رات خود تمھارے چچا کی طرف رُک گ ئے تھے صبح آئے ہیں...

خیر ہے امی کوئی نہیں آج اتنے دنوں بعد میری بہن کی ہنسی لوٹی ہے آج یہ جو کہے گی

وہی ہو گا...

واہ جیتے رہو میرے بھائی ...

اچھا چلو اب جلدی جلدی کھاو تا کہ ہم نکلیں ...

ہاں بالکل ٹوٹ پڑو مجاہد و مروہ کہ نعرہ لگانے پہ سب ہنستے ہوئے کھانا کھانے لگے...

****

چل اُٹھ جا بھائی کلاس نہیں لینی ایسے کیوں بیٹھا ہے ..

ابراہیم کی طرف سے کوئی جواب نا آتا دیکھ اعجاز یونی کہ کیفے میں کرسی گھسیٹتا وہیں بیٹھ گیا...

یار کیوں اُداس ہے اگر نہیں دے رہی جواب تو کیوں خوار کر رہا ہے خود کو ایک ماہ سے بھی اُوپر ہو گیا ہے..

بلکہ دو مہینے ہونے والے ہیں چھوڑ دے یار آگے بڑھ...

نہیں یار اُسکا میسیج آیا ہے کچھ دیر پہلے...

کیاااا؟؟مطلب فائنلی آگیا جواب....

تو..توجواب آنے پہ پریشان ہے؟؟

نہیں یار اُسکا مسیج یہ ہے...

ابراہیم کہ موبائل بڑھانے پہ اعجاز نے میسیج دیکھتے ہونٹ سُکیڑے اوہ واہ

ان ٹیلیجنٹ...

ہمم مطلب وہ تیرا بائیو ڈیٹا جاننا چاہتی ہے...

ہاں اس سے تو یہی ظاہر ہے..

پھر مسئلہ کیا ہے بھیج دے فل کر کہ ...

پر یار میں تو اپنا نام پہلے ہی غلط بتا چُکا ہوں...

وہ کیوں؟؟

بس اُس وقت منہ سے نکل گیا تھا کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا تب...

چل کوئی نہیں پہلے یہ سب بھیج اور اگر سینسئیر ہے تو اور جھوٹ نا بولنا اُس سے اور نام

کا بھی ابھی یا بعد میں کر دینا کلئیر...

اعجاز کا مشورہ کافی حد تک دل کو لگا تھا تبھی ابراہیم نے جوش اے موبائل پکڑتے اُس پہ میسیج ٹائپ کرتے ہوئے کہا ..

اچھا تو چل میں آرہا ہوں...

****

پنڈی اور اسلام آباد کہ سارے شاپنگ ایریاز کھنگالنے کہ بعد مروہ صفا اور مہرین واپس آچُکے تھے وقت کی کمی کہ باعث پھوپھو کہ گھر جانا کینسل ہو گیا تھا..

آج بہت دنوں بعد مروہ نے دل کھول کر شاپنگ کی تھی ساتھ ہی چاٹ اور گول گپوں سے بھی لطف اندوز ہوا گیا تھا..

مروہ کا موبائل سارے ٹائم بیگ ہی میں آف پڑا رہا تھا...

اُن سب کی رات کہ گیارہ بجے واپسی ہوئی تھی پر جیسے ہی وہ اینٹر ہوئے سامنے عمیر امی اور ابا بیٹھے دکھے...

ابا کو دیکھتے ہی صفا اور مروہ شاپنگ بیگز اپنے پیچھے چُھپانے لگیں اتنی دیر تک اُنہیں جاگتا

دیکھ سب کو حیرت ہوئ تھی...

تبھی عمیرا کو روتا دیکھ مروہ اور احمر آگے بڑے کیا ہوا آپ رو کیوں رہی ہیں..

رووں نہیں تو اور کیا کروں میں..میری تو قسمت میں ہی شاید آنسو لکھے ہیں..

آپکو پھر مارا ہے اُس نے...

عمیرا کہ چہرے کہ نیل احمر کو طیش دلا گ ئے تھے...

تم آرام سے بیٹھو احمر ہم ہیں ابھی ہم دیکھ لیں گے سب...

دیکھو عمیرا ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں پہ گھر چھوڑ کر نہیں آتے..

اپنے گھر کو بسانا سیکھو ایسے لڑائ جھگڑے تو ہو ہی جاتے ہیں تم کوئ پہلی عورت نہیں ہو جسکے ساتھ یہ سب ہوا ہے...(اُنکے الفاظ وہاں بیٹھی روتی ہوئ شگفتہ کا دل چیر گ ئے تھی)

پر ابا میری کوئ غلطی بھی تو ہو وہ ہمیشہ ہی مجھے مارتا ہے بنا کسی وجہ کہ.... عمیرا اپنی صفائ دیتی پھر سے رونے لگی تھی....

پاگل تو نہیں ہے کہ ایسے ہی مارتا ہے میں نہیں جانتا تم عورتوں کو جیسے کہ..

جب گز بھر لمبی زبان چلاو گی تو ایسا ہی ہو گا ویسے بھی مرد کا غصہ اُسکی شان ہوتا ہے ...

ابا... آپ بنا کچھ جانے بوجھے مجھے الزام دے رہے ہیں....

میں کسی کو الزام نہیں دے رہا پر تمہیں میں کسی صورت یہ حق نہیں دونگا کہ تم یہاں بیٹھ کر میری ناک کٹواو..

اور لوگ کہیں نورالحسن کی بیٹی گھر نہیں بسا پائی جب بھی آنا ہے خوشی خوشی آو پر یہ بات اپنے ذہن سے نکال دو کہ میں تمہیں گھر بیٹھاونگا... عمیرا کہ زخم زخم وجود سے نگاہ چُراتے وہ اُوپر اپنے کمرے کی طرف چل دیئے....

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اپنی کہتے جا چُکے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اس گھر میں اُنکا صرف ایک بار ہی کہنا بہت ہے...

جبکہ باقی سب اُنکی سنگدلی پہ سکتے میں آگ ئے تھے جسے عمیرا کی آواز نے توڑا...

یہ شادی اپنی مرضی اور پسند سے نہیں کی تھی میں نے ابا نے کروائی تھی جنہوں نے صرف لڑکے کا کاروبار دیکھا اور بیاہ دیا مجھے..

کیا کروں ایسے پیسے کا میں... میں آپ سب کو بتا نہیں سکتی کہ جب وہ رات کو نشے میں

جھومتا آتا ہے تو مجھے کتنی اذیت دیتا ہے ...

میں تھک گئی ہوں چار سالوں سے...

پہلے دن میں اُسکے گھر والوں سے بے اولادی کہ طعنے سُنو اور پھر رات میں اُسکے ہاتھوں کھلونا بنو...

میں... میں بتا رہی ہوں آپ سب کو اگر اب کسی نے مجھے واپس بھیجا تو میں خود کشی کر لونگی پر واپس نہیں جاونگی سُنا آپ نے...

عمیرا سب کو وارن کرتی لنگڑاتے ہوئے اندر جا چکی تھی .

****

ایک خوشگوار دن کا اختتام نہایت ہی تکلیف دہ اور دُکھ بھرا ہوا تھا.... عمیرا نے کمرے میں جاتے ہی خود کو لاک کر لیا تھا .

جس پہ شگفتہ نے اُسکی خود کشی والی بات سے ڈرتے واسطے دیتے ہوئے اُس سے کمرہ کُھلوایا اور اب وہ عمیرا کہ ساتھ اُسی کمرے میں رُک گئی تھیں...

مروہ نے کمرے میں آتے ہی شاپنگ بیگز صوفے پہ پھینکے اور اب اپنا نائٹ سوٹ پہنتے

بیڈ پر بیٹھے ہوئے موبائل آن کیا...

کہ شاید عُذیر کا کوئی سوری کا میسیج آیا ہو...

پر ایک آن نون نمبر سے بے شمار میسیج دیکھتے اُسکا دل دھڑکا..

صُبح میں جاگنے کہ بعد کیئے گئے میسیج کو تو وہ بھول ہی گئی تھی..

اور اب اُس میسیج کا ریپلائے آ چُکا تھا...

Name....shehzad khan

Nick name.. Jiska jo dil chahy keh leta hy..

Date of birth..10,10,97

Birth place...

Lucky marwat

Education..

Mbbs last year..

Hieght...5,11

Fav colour...grey

Fav movie.. Kabir singh

Fav hero...shahid kapoor..

What is love...

Love is a complex set of emotions,behaviors,and beliefs associated with strong feelings of effection, protectiveness, warmth and respect..

میسیج تو ختم ہو چُکا تھا پر ابراہیم کہ الفاظ مروہ کو بُری طرح اپنے حصار میں جکڑ چُکے تھے...

پر ساتھ ہی کرلاتے ہوئے دل میں آواز گونجی تھی...

عُذیررررر ...

****

اپنے دل کہ دروازے کو سختی سے بند کرتے مروہ نے آنے والے میسیج کہ ریپلائے پہ کہا...

Hi...

یہ ایک لفظ لکھنے پر ہی مروہ کا دل دھک دھک کرنے لگا تھا ساتھ ہی ہاتھوں کی لرزش بھی کافی واضح تھی..

اور دوسری طرف تو شاید اسی بات کا انتظار تھا کہ وہ ریپلائے دے...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

Hi kaise hain ap???

کپکپاتے ہاتھوں سے میسیج دیکھتے مروہ نے اپنے ماتھے پہ آیا پسینہ صاف کیا...

Thek...

ایک بار پھر میسیج ٹون بجی..

Kya ap yehe msg apny mutaliq fill kar kay send kar sakte hain??

آنے والے میسیج پہ کچھ دیر تک سوچتے مروہ نے میسیج ٹائپ کیا...

Nahi...

Par q??

Q kay my apny mutaliq batana ne chahte...😑

میسیج کا سلسلہ طوالت پکڑنے لگا تھا اور اب مروہ جان چھڑوانا چاہتی تھی کہ تبھی ایک اور میسیج آیا...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

Kya ap apna naam bata sakte hain??

نام اب نام بھی بتانا ہو گا اُف اب کیا کہوں کیا کہوں... تبھی کچھ سوچتے پھر سے میسیج ٹائپ کیا...

Adan...

ہمم مطلب غلط نام...

چلو کوئی نہیں میں نے کونسا صحیح بتایا ہے دوسری طرف خود سے کہتے ابراہیم نے پھر سے میسیج ٹائپ کیا ....

Nice name...

Apko mera num kahan sy mila??

وہ سوال پوچھ لیا گیا تھا جو مروہ کہ دل میں کب سے مچل رہا تھا...

Myjhy neechy zameen par para mila ap ka num...

ہمم بیوقوف سمجھ رہا ہے یہ مجھے...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

Acha mera num urta hua lucky marwat pohunch gya hay na??😂

مروہ کا میسیج دیکھتے ابراہیم نے مُسکراتے ہوئے کہا... ہمم سینس آف ہیومر بھی اچھا ہے...

My lucky marwat sy belong karta houn rehta D.I.khan kay hostel my houn or murre aya hua tha apny bhai ki taraf wahan neechy para hua

mila apka num...

ایک تو پتہ نہیں کیوں یہ بار بار اپنے متعلق بتانے لگتا ہے...

Ho he ne sakta ky mera num esay milay apko...😐

Q ne ho sakta may be ap nay easy load karwany kay liyeh diya ho...

Mera connection posta paid hy 😉

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

باتیں تھیں کہ شروع ہو چکی تھیں مروہ بستر پہ لیٹی دھڑا دھڑ آنے والے میسیجز کا جواب دے رہی تھی...

اور ابراہیم کو اپنی منزل قریب لگنے لگی تھی پر کوئی دوسرا بھی تھا جو بے چین ہو گیا تھا.....

****

ایک گھنا جنگل تھا جو خاردار جھاڑیوں سے بھرا پڑا تھا مروہ آگے ہی آگے بھاگی جا رہی

تھی جبکہ عُذیر اُن خاردار جھاڑیوں سے اُلجھتا مروہ کہ پیچھے آوازیں دیتا بھاگے جا رہا تھا ...

مروہ... مروہ رُکو ایسے مت بھاگو گر جاو گی..

مروہ میری بات سُنو مروہ...

مروہ سرپٹ بھاگتی ایک آندھی کھائ میں گر گئ تھی..

مروہاااااااا....

اور عُذیر ہانپتا ہوا اُٹھ بیٹھا تھا..

رات کہ دو بجے عُذیر کی آنکھ کُھلی تھی...

وہ پسینے میں شرابور تھا...

اُف اتنا بُرا خواب یااللہ مروہ کو اپنی امان میں رکھنا بے چینی سے سینہ ملتے عزیر اپنا فون دیکھنے لگا تھا کہ شاید مروہ کا کوئ میسیج ہو پر اُس دن کہ بعد سے مروہ بالکل غائب تھی..

میں جانتا ہوں تم بہت ناراض ہو مجھ سے..پر میں جانتا ہوں میں ہمیشہ کی طرح اس بار بھی تمہیں منالونگا میری جان... عُذیر نے دل میں کہتے اپنے لب موبائل پہ رکھ

دیئے..

نیند تو اب آنکھوں سے کوسوں دور تھی اس لیئے فون ہاتھ میں لیئے مروہ کہ پُرانے میسیجز پڑھنے لگا...

اور اسکے آدھے گھنٹے بعد عزیر تہجد پڑھتے جائے نماز پہ بیٹھا اپنے رب سے مروہ کی حفاظت کی دُعا مانگ رہا تھا..

پر جب کوئ شخص خود ہی کنوئیں میں چھلاگ لگانا چاہے تو اُسے کیسے بچایا جا سکتا ہے؟؟؟

****

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوئے ابراہیم اُٹھ یونیورسٹی نہیں جانا...

اعجاز نے کوئ تیسری بار ابراہیم کو جگایا تھا...

نا کر یار آج مت جگا یہ جو نیا نیا خمار ہے نا اسے مجھے انجوائے کرنے دے...

رات تین بجے تک مروہ سے بات کر کہ ابراہیم بے حد خوش تھا...

کن چکروں میں پڑ گیا ہے یار تجھے یاد ہے نا آخری سال ہے ہے یہ پچھلے چار سال کی پڑھائ کا...

ہاں ہاں سب پتہ ہے مجھے تو چل میں کچھ دیر تک آ جاونگا...ایک بار پھر سے چادر تانتے ابراہیم سونے کی تیاری میں تھا کہ پھر سے فون بج اُٹھا...

بیل بجتے ہی جھٹ سے ابراہیم نے فون اُٹھایا پر مورے (امی) کا نمبر دیکھتے ہی بے دلی سے کان سے لگاتے ہیلو کہا...

سنگے مورے (کیسی ہیں امی)

یاد آ گیا تمیں کہ مورے بی ہے کتنا دن ہو گیا پر تمارا فون نئیں آیا تمھارا بابی پریشان ہے تمارے واسطے...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ مورے بس پڑھائی میں وقت نہیں ملا...

تمھاری لیلی بی بوت بیمار ہے ابراہیم..

اوہ تو بابا سے کہیں نا کہ شہر سے ڈاکٹر بُلوالیں. .

اُنہوں نے بُلایا تا پر شاید وہ ناچ سکے آ کر مل لو بچے تمیں تو بوت محبت تا اُس سے...

میرے پاس وقت نہیں ہے اور ابھی تو بالکل نہیں آ سکتا....

یہ کیا بات ہوا اُس اسپو (گھوڑے) کو تم خود ترکی سے لایا تا اور اب کوئی فکر ای نئیں یہ

عادت بالکل اچانئیں ہے تمارا پہلے ایک چیز کہ پیچھے پاگل ہو جاتا ہے اور پر اُسی کا کوئی پرو ا نئیں اے تم کو...

مورے.....

ام کوئی کچھ نئیں جانتا اس افتے کی چُھٹی پہ تم یہاں پُونچو بس...

وہ اپنی کہتیں فون کاٹ گی تھیں جب کہ ابراہیم جن ہواوں میں تھا اُسے ابھی وقت لگنا تھا اُس خمار سے نکلنے میں...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

مر وہ جیسے ہی سکول سے آئی شہرام کی گاڑی کھڑی دیکھ اُسکا حلق تک کڑوا ہو گیا تھا..

تبھی وہ بھاگتی ہوئی عمیرا کہ کمرے میں پُہنچی جہاں وہ رونے میں مشغول تھی...

میں بتا رہی ہوں میں اُس کہ ساتھ نہیں جاونگی امی...

ہاں صبر رکھو تمھارے ابا بات کر رہے ہیں نا...

کیا بات کریں گے وہ یہ آپ اچھی طرح جانتی ہیں امی آپ احمر کو بُلائیں..

احمر کو بُلا کر کیا کروں تمھارے ابا اُسے کچھ کہنے دیں گے تو وہ کچھ کہے گا نا ...

امی میں نہیں جاونگی پلیز مجھے روک لیں میں نہیں رہنا چاہتی مزید اُس اذیت میں سامنے کاوچ پہ بیٹھی مروہ روتی بلکتی عمیرا کو دیکھتے خاموشی سے آنسو بہاتی اپنی ماں اور بہن کی بے بسی پہ بالکل چُپ تھی...

کہ تبھی ابا کمرے میں اینٹر ہوئے...

عمیرا سامان باندھو اپنا اور جاو اپنے شوہر کہ ساتھ...

اُنکی بات پہ عمیرا نے حیرت سے ڈھیروں شکوے آنکھوں میں بھرے اُنکی جانب دیکھا جس سے وہ نگاہیں چُرا گئے..

جلدی آو وہ انتظار کر رہا ہے...

اُنکے کہنے کہ بعد اب مزید کوئی گنجائش نہیں بچی تھی..اُنکے آرڈر پر عمیرا کہ آنسو تھم چُکے تھے اور اب وہ الماری سے اپنا بیگ لیئے جانے کہ لیئے کھڑی تھی کہ شگفتہ آگے بڑھیں..

پر عمیرا اُن کو اگنور کرتی باہر نکل گئی...

بنا کسی سے ملے وہ شہرام کی گاڑی میں بیٹھے واپسی کہ لئیے روانہ ہو گئی تھی...

اور شگفتہ کو مرہ وہ سنبھالنے لگی جو اپنی اور اپنی بیٹی کی قسمت پہ شکوہ کناں تھیں....

گاڑی میں بالکل خاموشی تھی عمیرا کی نظریں ونڈ سکرین پہ جمی تھیں....

عمیرا پہ ایک تمسخرانہ نگاہ ڈالتے شہرام نے مزید اُسکے زخموں پہ جیسے کھرنڈ کو بے رحمی سے نوچا...

تمھارے ابا کا کہنا ہے کہ مجھے تمہیں قابو میں رکھنا چاہیے تاکہ تم گھر میں ٹکو...

شہرام کی بات پر عمیرا کو اپنی توہین محسوس ہوئی کیا باپ ایسا بھی کہہ سکتے ہیں؟؟

پر میری جان تمہیں تو میں کتنا چاہتا ہوں جانتی ہو نا تم شہرام نے عمیرا کا ہاتھ پکڑے ہمیشہ کی طرح یقین دلایا...

اب تو اس لفظ سے بھی وحشت ہونے لگی تھی ..

اور ہاں بیک سیٹ پہ دیکھو کتنے پیارے پھول لایا ہوں تمھارے لئیے..

پر عمیرا نے ایک نظر اُن پہ ڈالنا بھی گوارا نہیں کی تھی.. کیونکہ وہ ہمیشہ ایسے ہی تو کرتا تھا پہلے مارا پیٹا اپنی بھڑاس نکالی اور پھر منانے کہ لئیے پیار بھرے ڈائیلاگز پھول اور

گفٹس ...

عمیرا کو بالکل گُم سُم بیٹھا دیکھ عُذیر نے ایک اور زہر میں بُجھا تیر پھینکا....

جن لڑکیوں کی بیک اتنی ویک ہو اُن پر ایسا ایٹی ٹیوڈ سوٹ نہیں کرتا میری جان..

عمیرا نے خون کہ گھونٹ بھرتے آنسوؤں سے لبریز نگاہوں سے عُذیر کی طرف دیکھا

....

اوہ تم تو اس بار بہت ناراض ہو لگتا ہے گھر جا کر اچھے سے منانا پڑے گا وہ معانی خیزی سے اُسے دیکھتا گاڑی آگے بڑھا گیا تھا...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

)دو مہینے بعد..(

کہاں جا رہا ہے تو...

گاوں جا رہا ہوں یار مورے پچھلے دو مہینے سے آنے کا بول رہی ہیں اور میں ٹال رہا ہوں پر آج بابا کی کال آئی تھی سختی سے آرڈر آیا ہے...

تو کتنے دن کہ لئیے جا رہا ہے؟؟

بس دو دن کہ لئیے...اپنا لیپ ٹاپ بیگ میں ڈالتے مصروف سے انداز میں جواب دیا..

میں بھی چلوں مجھے بھی گھر جانا ہے راستے میں چھوڑ دینا ...

ہاں چل اچھا ہے تو گاڑی چلا لے گا اور مجھے مروہ مطلب میری عدن سے بات کرنے کا موقع مل جائیگا...

وہ لڑکی کسی بھوت کی طرح سے چمٹ چکی ہے تجھے..

اپنا سامان رکھتے اعجاز نے طنزاً کہا..

ویسے آگے کی کیا پلاننگز ہیں..؟؟

شادی کرونگا اور کیا...

اور وہ منگنی جسکا اُس نے تجھے بتایا تھا اُسکا کیا ہو گا؟؟

وہ اپنی منگنی سے خوش نہیں ہے اور جس رشتے کو وہ نہیں مانتی میں سوچ کر کیوں ٹینشن لوں...

پتا نہیں کیا بنے گا تمھاری اس لو سٹوری کا اعجاز جھنجھلاتا ہوا بیگ اُٹھائے اُسکے پیچھے بڑھ گیا...

****

مروہ کہ سکول میں پیپرز ہو رہے تھے آجکل...

سب ٹیچرز بچوں سے پیپرز لینے کہ بعد ایک جگہ بیٹھیں چائے اور سموسوں پہ ہاتھ صاف کرتیں پیپرز چیک کرنے میں مصروف تھیں...

جبکہ مروہ اور اسکی فرینڈز الگ سے گروپ بنائے بیٹھی تھیں..

کہ تبھی مروہ نے فون نکالتے شہزاد کو میسیج کیا...

Shehzad...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابھی میسیج سینڈ ہی ہوا تھا کہ مروہ کہ فون کی بیپ ہوئی..

May Qurbaan...

یہ وہ لفظ تھا جو ہر بار پڑھنے پہ مروہ کہ جسم کا سارا خون اُسکے چہرے پہ آجاتا تھا...

کیا ہوا مروہ کیا کہہ رہے ہیں عُذیر بھائی مائدہ نے مُسکراتے ہوئے مروہ کو کہنی مارتے ہوئے پوچھا...

عُذیر کہ نام پہ مروہ کی دھڑکنیں منتشر ہوئی تھیں...

نن... نہیں عزیر تو نہیں ہے...

تو پھر کون ہے جسکے میسیج پر اسطرح بلش ہو رہی ہو...

(جس سکول میں مروہ پڑھاتی تھی وہاں رانیہ اور مائدہ سے مروہ کی بہت دوستی تھی)اور اب شاید وقت آگیا تھا کہ کسی کو اس راز میں شئیر کیا جائے...

مروہ نے ساری بات اُن دونوں کو کہہ سُنائی تھی...

تمھارا دماغ تو ٹھیک ہے یہ کیا کرتی پھر رہی ہو تم...

ہاں بالکل صحیح کہہ رہی ہے مائدہ مانا کہ تم بیوقوف ہو پر اتنی بڑی بیوقوفی کی توقع نہیں تھی تم سے ...

میں نے کچھ غلط نہیں کیا.. مروہ نے اپنا دفاع کرنا چاہا

ہاں بالکل اور اپنے ابا کا پتہ ہے نا تمھیں اگر اُنہیں پتہ چلا تو وہ تمھاری ہڈی بھی سلامت نہیں چھوڑیں گے...

مجھے جو کرنا ہے وہ میں سوچ چکی ہوں مروہ نے خود کو مضبوط ظاہر کرتے فیصلہ سُنایا..

تم مرو گی مروہ ابھی بھی وقت ہے سُدھر جاو...

اُن دونوں کی باتوں کو اگنور کرتی مروہ کھڑی ہوئ...

میں پین لے آوں یہ تو ختم ہو گیا ہے..

ادھر بیٹھو تم کہیں نہیں جا رہی ابھی...

اور یہ بتاو تمہیں تو محبت تھی نا عزیر سے وہ ختم ہو گی کیا.؟؟؟

اتنی جلدی تو لڑکے بھی محبتیں نہیں بدلتے مروہ...

تم سے کس نے کہا مجھے عزیر سے محبت ختم ہو کر اس سے محبت ہو گئ ہے...

نہیں تم غلط سمجھی ہو مجھے اس سے محبت نہیں ہے...

اس سے کیا کسی سے بھی نہیں ہو سکتی...

پر بتایا تو ہے اُس نے کہا کوئ اور ڈھونڈ لو تو بس پھر یہی بیڑ آپشن ہے...

مروہ نے اپنا پوائنٹ آف ویو کلئیر کرنا چاہا...

پر جس سے تم ملی نہیں جسے دیکھا نہیں وہ بیڑ آپشن کیسے ہو سکتا ہے...

تو پھر کیا کروں گلی گلی بورڈ اُٹھائے پھروں کہ مجھے ایک عدد مرد کی تلاش ہے آیئے اور آ کر آڈیشن دیجیئے...

ہمارا یہ مطلب نہیں تھا اگر کوئی اور ہی ڈھونڈنا مقصد ہے تو شاہمیر کیوں نہیں... وہ بھی تو چاہتا ہے نا تمہیں...

نہیں وہ نہیں...

اور وہ کیوں نہیں؟؟؟

وہ میرے اور عزیر کہ متعلق سب جانتا ہے پوری زندگی مجھے طعنے ہی دیتا رہے گا سو یہ صحیح ہے...

پر تم ایسے کسی پہ کیسے اعتبار کر سکتی ہو...

لازمی نہیں ہے وہ ہی دھوکہ دیں جنہیں ہم جانتے ناہوں دینے کو تو وہ وہ بھی دھوکہ دیے جاتے ہیں جن سے پُرانی آشنائی ہو...

مروہ کی آنکھوں میں آنسو تیر گئے تھے...

اچھا ریلیکس کم سے کم تمہیں اُسے دیکھ تو لینا چاہیے...

پر کیسے دیکھوں؟؟

ہمم تمھارے پاس تو واٹس ایپ نہیں ہے سو اُسے کہو میرے نمبر پہ اپنی پکچرز سینڈ کرے....

مائدہ کی بات پہ مروہ نے کچھ سوچتے ہوئے شہزاد کو میسیج کیا جو کب سے اُسکے میسیج کہ انتظار میں تھا...

Shehzad...

Yeh mayre friend ka num hy is pay apni picture whats app karo...

مروہ کا میسیج پڑھتے جو گاڑی میں بیٹھا نیند سے جھول رہا تھا سیدھا ہو بیٹھا..

کیا ہوا تجھے ...

یار وہ وہ میری پکچر مانگ رہی ہے...

ہاں تو کر دے سینڈ .

پر کونسی والی کروں اپنے فون کی گیلری کھولے اُس نے پریشانی سے پوچھا پر ساتھ ہی

ایک پکچر کو ڈن کرتے سینڈ کر دیا...

مروہ اور اُسکی دوستیں انتظار میں تھیں...

مروہ اگر وہ کالا سا موٹا سا عجیب سا ہوا تو پھر؟؟

جیسا بھی ہو فرق نہیں پڑتا..

اوہ آ گئی پکچر...

یہ دیکھو...

اب وہ تینوں مائدہ کہ فون پر جُھکی ہوئی تھیں...

جس میں بلیک کلر کی شلوار قمیض پہنے سُرخ و سفید سا شہزاد گرے چادر کندھوں پہ ڈالے سن گلاسز لگائے کھڑا تھا...

واہ ڈیشنگ پر کیا پتہ اپنی ہی بھیجی ہے کہ کسی اور کی...

مروہ اُسے کہو گلاسز بغیر والی بھیجے جس میں آنکھیں دکھیں...

اب مروہ نے پھر سے میسیج کیا اور فوراً ایک اور تصویر آئی..

ہمم مری میں کہاں رہتا ہے...

یہ مری کا نہیں ہے پٹھان ہے...

کیاااااا....پٹھاننننن....

تم پاگل ہو مروہ تمہیں پتہ بھی ہے یہ پٹھان کتنے سخت مزاج کہ ہوتے ہیں...

بس دیکھ لیا نا بہت ہوا اب اپنا اپنا کام کرو اس سے پہلے کہ وہ سر کی چمچی سر کو ہماری شکایت لگائے...

میں ایک ہی بات کہو نگی مروہ تمھارا انجام بہت بُرا ہونے والا ہے...

ہاں ہاں دیکھیں گے...

****

دو مہینے ہو چُکے تھے مروہ اور ابراہیم کو ایک دوسرے سے بات کرتے ہوئے...

اُنکی نزدیکیاں بڑھنے لگی تھیں...

مروہ جو کبھی عُزیر کہ پیچھے ماری ماری پھرتی تھی اب ابراہیم کو اپنے لئیے تڑپتا دیکھ پتہ

نہیں کس سکون کی تلاش میں تھی...

ابراہیم کو اُس سے محبت تھی تو مروہ کو اُس سے اُنسیت سی ہو گئ تھی.. وہ اپنی محبت میں کھائے زخم کی دوا ابراہیم کہ وجود میں تلاشنے لگی تھی..

مروہ یہ تمھارے فون پہ لاک کیوں لگا ہے اس سے پہلے تو کبھی تم نے نہیں لگایا تھا... مروہ جو ابھی نہا کہ نکلی تھی صفا کہ ہاتھ میں اپنا فون دیکھ کہ گھبرا گئ..

وہ...ہاں بس ایسے ہی...

ایسے ہی کیوں ایسا بھی کیا پرسنل ہے اس میں...

منگنی کہ بعد عزیر بھائ زیادہ رومینٹک ہو گۓ ہیں کیا؟؟

ابھی فون صفا کہ ہاتھ میں ہی تھا کہ میسیج ٹون بجی...

اور جب مروہ نے دیکھا تو میسیج لاک سکرین کی ٹاپ پہ کچھ یوں لکھا آرہا تھا...

Hey zra...💕

Za ta sara meena kaum...

یہ کونسی زبان ہے مروہ؟؟

صفا نے حیرت سے اُونچی آواز میں میسیج پڑھتے مروہ سے پوچھا...

ادھر دو اور جاو یہاں سے پیپرز سر پر ہیں اُن پہ توجہ دو سمجھی...

مروہ نے بڑی بہن ہونے کا فائدہ اُٹھاتے صفا کو لتاڑتے ہوئے کمرے سے نکال دیا تھا...

صد شُکر کہ شہزاد کا نمبر عُذیر کہ نام سے ہی سیو تھا نہیں تو آج تو وہ پکا پکڑی جاتی...

****

رات کہ دس بجے مروہ بالکنی میں رکھے جھولے پہ بیٹھی فون کان سے لگائے شہزاد سے باتوں میں مصروف تھی...

مروہ میں گھر آیا ہوا ہوں اگر آپ کہو تو میں اپنے پیرنٹس کو آپکی طرف لے آوں؟؟

)ابراہیم نہیں جانتا تھا کہ اُسکا یوں آپ کہنا اُسکا ایک اور پلس پوائنٹ تھا(...

نہیں شہزاد ابھی نہیں...

پھر کب؟؟؟

جب مناسب وقت آئیگاتب...

اور یہ مناسب وقت کب آئیگا؟؟

پتہ نہیں... کوئی اور بات ہے تو کرو نہیں تو میں فون بند کر رہی ہوں...

شہزاد کی بات پر مروہ کا موڈ بگڑ گیا تھا..

اچھا سوری ناراض مت ہو...

اچھا بتاو آج فرسٹ ٹائم میں آپ نے مجھے دیکھا ...

سو کیسا لگا میں آپکو؟؟؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry

ہمم ٹھیک...

بس ٹھیک؟؟

تو اور کیا کہوں شاعری لکھ ڈالوں تمھاری خوبصورتی پہ ..

مروہ نے مزاق اُڑاتے ہوئے کہا حالانکہ یہ بات تو وہی جانتی تھی کہ اُسے دیکھنے کہ بعد اب اُسے یہ ٹینشن تھی کہ پتہ نہیں اتنے خوبرو انسان کو وہ پسند آئیگی بھی کہ نہیں...

پر یہ بات تو اُسے معلوم ہی نہیں تھی کہ وہ کب سے اُسکا اسیر تھا...

کہ تبھی ابراہیم کہ کمرے کا دروازہ کھولتے اُسکا ملازم اینٹر ہوا...

ابراہیم لالہ ڈوڈے اُخرا (کھانا کھالو آکر)...

اچھا تم جاو...

کون تھا یہ ...

میرا ملازم کھانے کہ لئیے بُلا رہا تھا....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry

پر وہ تو کسی ابراہیم کو...

کیا... کیا تمھارا نام...oh my God...

تم نے جھوٹ بولا مجھ سے...

عدن وہ...

اور کیا کیا جھوٹ بولا ہے تم نے؟؟؟

بس نام صحیح نہیں بتایا...

جس شخص نے نام ہی غلط بتایا ہو اُسکی کسی اور بات کا کیا اعتبار کروں میں...

مروہ چیختی ہوئی کھڑی ہو چکی تھی...

نام تو آپ نے بھی غلط بتایا ہے مروہ تو پھر ..

ایک سیکنڈ تمہیں میرا نام کیسے پتہ...

کون ہو تم؟؟؟

کیسے جانتے ہو تم مجھے ہو؟؟؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

صفا نے اپنے کمرے میں آتے ہی گوگل کر کے اُن الفاظ کا مطلب سرچ کیا جو اُس نے مروہ کہ فون میں پڑھے تھے...

سرچ کرنے پہ پتہ چلا کہ وہ الفاظ پشتو زبان میں پیار کہ اظہار کہ لئیے استعمال ہوتے ہیں...

یہ عُذیر بھائی پکے لاہوری ہوتے ہوئے بھلا پنجابی کہ بجائے پشتو میں اظہارِ محبت کیوں کریں گے...

اور چلو اگر کر بھی دیا تو مروہ کا رنگ کیوں اُڑ گیا تھا..

کل تک تو ور رہی تھی کہ وہ بات نہیں کر رہا سب اور اب یہ...

اور...اور اُسکا موبائل کو پاسورڈ لگانا...

کچھ تو گڑ بڑ ہے دیا (daya)صفا نے انسپکٹر ابھی منیو کی طرح ہاتھ ہلاتے تفتیش کا اظہار کیا...

لگتا ہے مجھے اپنے اینٹینے سیٹ کرنے پڑیں گے...

لیپ ٹاپ گود سے ہٹاتے کمرے میں چکر لگاتے صفا آگے کا لائحہ عمل پلان کرنے لگی...

****

تم نے کہا تھا تم نے مجھے نہیں دیکھا...

اور...اور تم نہیں جانتے مجھے اب تمہیں میرے نام کا کیسے پتہ...؟؟؟

دیکھو مروہ میری جان...

شٹ آپ جسٹ شٹ آپ مسٹر شہزاد یا ابراہیم جو بھی ہو...

یا پتہ نہیں یہ بھی ہو کہ نہیں...

مجھ سے دور رہو... سمجھے...

مروہ نے بنا ابراہیم کی بات سُنے کال کاٹتے فون آف کر دیا...

اور اب کمرے میں آتی بالکنی کا دروازہ اچھے سے بند کرتی ہوئی بیڈ کہ ساتھ ٹیک لگاتی گھٹنوں کہ بل نیچے بیٹھ گئی..

اُف یہ میں نے کیا کر دیا..

کیا کر دیا یہ میں نے اللہ جانے کون تھا جس سے میں نے بات کی...

وہ کیسے جانتا ہے مجھے کہیں میرے ارد گرد کا تو کوئی نہیں..

کہیں یہ شاہمیر کی کوئی حرکت تو نہیں...

پر نہیں شاہمیر نہیں ہو سکتا..اسکا لب ولہجہ کافی مختلف تھا..اور جتنی انگلش اسے آتی ہے اُتنی تو شاہمیر کو مر کر بھی نہیں آسکتی..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یااللہ جی پلیز بچالیں غلطی ہو گی آئندہ کچھ غلط نہیں کرو نگی بلکہ...بلکہ صبح ہوتے ہی نئ سم لے لو نگی پلیز...

مروہ اللہ سے وعدے وعید کرتی آف موبائل سائیڈ پہ رکھتی سونے کی کوشش کرنے لگی...

****

اتوار کا دن تھا...

سب میز پر بیٹھے کھانا کھانے میں مصروف تھے..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نورالحسن صاحب دو دن سے کسی اور شہر میں موجود تھے کام کی وجہ سے..

اُف یہ...کس نے بنائ ہے اتنی پھیکی بریانی...

مروہ نے ایک نوالہ لیتے ہی منہ بنایا...

کہ تبھی ہرے دھنیے اور مرچوں کی چٹنی لئیے صفا کچن سے برآمد ہوئ....

یہ لو میری بہن میں جانتی ہوں جب تک تمھاری ناک نہیں بہے گی تمہیں کھانا ہضم نہیں ہو گا...

صفا سے چٹنی لیتی مروہ خوش ہو گئی تھی...

مروہ اگر تمھارے سُسرال میں مرچی کم کھانے کا رواج ہوا تو تمھارا کیا بنے گا؟؟

کوئی بات نہیں بھابھی میں اپنے جہیز میں ڈھیر سارا گرین چلی پیسٹ لے جاونگی..

مروہ کی بات پر سب ہنسنے لگے تھے...

مروہ...

جی امی...

آج سنڈے ہے سو اپنا کمرہ اور الماری تم خود صاف کرو گی...

کام کا نام سُنتے ہی مروہ کا منہ بن گیا تھا...

کیاااامی یار... آج تو سنڈے ہے میں ڈھیر سارا سوونگی..

مروہ... بس بہت ہو گیا جو کہا ہے وہ کرو بلکہ رات کو بھابھی کہ ساتھ کھانے میں ہیلپ بھی تم کرواو گی...

پر امی....

ابھی مروہ نے کچھ کہنے کا آغاز ہی کیا تھا کہ سامنے سے مائدہ اندر آتی دکھی...

اوہ واو تم کیسے آ گئی؟؟ آو کھانا کھاو...

مائدہ سے لپٹتے مروہ نے آفر کی.. جس پہ مروتاً مائدہ کو بیٹھنا پڑا...

کیسے آنا ہوا بیٹا؟؟.

وہ آنٹی میری کلاس کہ بچوں کہ کچھ پیپرز مسنگ ہیں تو سوچا کہ مروہ سے پوچھ لوں اسکے پاس نا آگئے ہوں غلطی سے...

اوہ تبھی تمھاری ہوائیاں اُڑی ہوئی ہیں... مروہ کہ مذاق پہ مائدہ نے اُسے آنکھیں دکھائیں..

اچھا چلو آو میرے ساتھ دیکھ لیتے ہیں تم تو بہت ہی پریشان ہو...

مروہ مائدہ کو ساتھ لیئے جونہی کمرے میں داخل ہوئی مائدہ نے اُسے بازو سے پکڑتے اپنی طرف کھینچا...

کیا ہوا ہے مائدہ یہ کیا بد تمیزی ہے؟؟..

تم کال کیوں پک نہیں کر رہی اُسکی...

کس کی کال؟؟مائدہ کیا ہوا ہے رو کیوں رہی ہو...

وہ جو تمھارا نیا عاشق ہے نا صُبح سے مجھے دھمکیاں دے رہا ہے... کہاں پھنسا دیا ہے مجھے مروہ...

کک... کیا پر تمہیں کیسے...

اس دن نمبر دیا جو تھا پکچرز کہ لیئے...

تت.... تو تم بلاک کر دیتی اُسے.. کیا تھا پر اُسکے اتنے نمبر ز ہیں کہ...

مروہ تم اُس سے بات کرو اور اُسے کہو مجھے تنگ نا کرے میرے بھائی کو پتہ چلا تو وہ مجھے شوٹ کر دے گا...

مائدہ پلیز آرام سے بیٹھو اور تفصیل سے بتاو...

)اب مائدہ کہ ساتھ ساتھ مروہ کی بھی ہوائیاں اُڑ چکی تھیں(

میں کیا بتاوں یہ لو خود سُن لو مائدہ نے واٹس ایپ آن کرتے اپنا موبائل مروہ کہ ہاتھ میں دیا...

جیسے جیسے مروہ وائس نوٹ سُنتی جا رہی تھی ویسے ویسے اُسکے چہرے کا رنگ بدلتا جا رہا

تھا...

تم اُس سے بات کیوں نہیں کر رہی مروہ تم...

ابھی الفاظ مائدہ کہ منہ میں ہی تھے کہ صفا اندر آئی..

کیا ہوا آپ رو کیوں رہی ہیں... تمہیں ہر بات بتانا ضروری نہیں ہے صفا...

اوکے غُصہ مت ہو امی بُلا رہی ہیں نیچے چائے پہ....

تم جاو ہم آ رہے ہیں...

NEW ERA MAGAZINE .com

صفا کہ جاتے ہی مروہ مائدہ کہ کندھے پہ ہاتھ رکھتی گویا ہوئی..

دیکھو مائدہ پلیز آج کہ لئیے فون آف کر لو تب تک میں سوچتی ہوں کہ مجھے کیا کرنا ہے...

اوکے پر صرف آج کل تک بات نہیں جانی چاہیے تم جانتی ہو کہ میری امی کی کالز میرے ہی فون پہ اتی ہیں اس لئیے میں آف نہیں کر سکتی....

اوکے ٹھیک ہے چلو منہ دھو آو پھر نیچے چلتے ہیں...

****

مائدہ اب کافی حد تک ریلیکس ہو چکی تھی اور صفا سے باتوں میں مشغول تھی..

جبکہ مروہ ہاتھ میں چائے کا کپ پکڑے پریشان بیٹھی تھی...

بیگم صاحبہ یہ آپکا فون بج رہا تھا..

نازو نے شگفتہ کو اُنکا فون پکڑایا جسے کان سے لگاتی وہ بولیں....

ہیلو...

سوری بیٹا رانگ نمبر یہاں کوئی عدن نہیں رہتی...

اور اب کی بار شگفتہ کہ الفاظ آسمان کہ طرح مروہ کہ سر پر گرے تھے ہاتھ میں پکڑا چائے کا کپ بھی چھلک گیا تھا...

شگفتہ کال کاٹتی مروہ کی طرف متوجہ ہوئیں...

کوئی کام صحیح نہیں ہے اس لڑکی کا کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ سکول میں ٹیچر ہے...

ممم...میں یہ صاف کر کہ آتی ہوں..

مروہ دوڑتی ہوئی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی...

****

کمرے میں آتے ہی مروہ نے اپنا فون آن کیا..

فون آن کرتے ہی دھڑا دھڑ میسیجز آنے لگے تھے..

اُن سب میسیجز کو اگنور کرتے روتے ہوئے مروہ نے ابراہیم کا نمبر ملایا...

جہاں پہلی ہی بیل پہ کال پک کر لی گئی تھی جیسے اُسے یقین تھا کہ اب تو کال ضرور ہی آئیگی...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہیلو شہزاد... مروہ نے روتے ہوئے اُسے پُکارا تھا...

جی شہزاد کی جان کہاں تھیں آپ کتنا پریشان تھا میں آپ کہ لئیے کوئی اندازہ ہے آپکو ؟؟

ابراہیم کہ لہجے میں کچھ ایسا تھا کہ مروہ کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی تھی...

وہ.. میں مروہ نے بات کرتے ہوئے ہچکی بھری...

اوکے چُپ ریلیکس...روئیں مت اُٹھیں اور جا کر منہ دھوئیں خود کو ریلیکس کریں ...

میرا ویٹ کرنا میں رات کو کال کرونگا اوکے...

او..اوکے..

فون آف نہیں ہونا چاہیے...

نن..نہیں ہو گا...

Thats my girl..

I love you to the moon and back..

Bye...

وہ اپنی کہتے کال کاٹ چُکا تھا اور مروہ جو اُسے بہت ایزی لے رہی تھی آج پہلی بار اُسکے اندر خوف جاگا تھا..

اُسی خوف کہ زیر اثر وہ مکینکی انداز میں اُٹھتی باتھروم کی طرف بڑھ گئ...

****

مائدہ کا آنا اور پھر اُس رانگ کال پہ مروہ کا ریئکشن صفا کہ اندر بڑھتے تجسُس کو مزید ہوا دے گیا تھا...

کہاں اور کیا غلط تھا اب صفا کو یہ مسٹری سولو کرنی تھی..

****

دن گزرتے جا رہے تھے...

ابراہیم اور مروہ کی نزدیکیاں بھی بڑھنے لگی تھیں...

پر ابراہیم کا خوف تھا جو مروہ کہ دل میں کنڈلی مارے بیٹھ چُکا تھا..

کچھ دنوں سے ابراہیم کی کالز اور میسیجز اُس کہ ایگزامز کی وجہ سے کم ہو چُکے تھے..

مروہ جسے اپنا آپ جکڑا ہوا محسوس ہوتا تھا..ابراہیم کی مصروفیت کی وجہ سے کھل کر سانس لینے لگی تھی...

پر اب بھی ذہن کہیں بھٹکتا ہوا عُذیر کہ نام کا ورد کرنے لگتا تھا ..

جس پر وہ جُھنجھلاتی ہوئی خود کو بار بار یہ یقین دلاتی کہ مجھے اُس سے نفرت ہے شدید نفرت..

****

ابراہیم کہ ایگزامز ہو چُکے تھے اور کچھ وقت بعد ہاوس جاب سٹارٹ ہونے والی تھی..

اور وہ اپنا فارغ وقت پورا کا پورا مروہ کہ لئیے وقف کر چُکا تھا...

ابھی بھی اپنی مورے کہ پاس لیٹا میسیج میں مشغول تھا کہ وہ تپتے ہوئے بول پڑیں...

بند کرو یہ موبائل...

ہر وقت ٹک ٹک... میں جو کب سے بول ری ہوں تم کو سُنائی ہی دیا کہ نئیں؟؟

مورے...

کیا مورے... اتنے دن بعد اسٹل سے آیا اے تم..

پر مجال اے جو موبائل کا جان چوڑے...

اچھا رکھ دیا آپ بتائیں کیا بات کرنی ہے...

مروہ کو ویٹ کا میسیج کرتے موبائل سائیڈ پہ رکھتے وہ پوچھنے لگا تھا....

تم شادی کب کرئیگا...

اب یہ شادی کہاں سے آ گئ..

کیا مطلب کہاں سے آ گیا کیا تمیں یاد نئیں تمارے سب بائیوں کا شادی پڑائ کہ درمیان میں ہو گیا تھا..

پر میں ابھی تیار نہیں ہوں مورے..

اور کتنا وقت لے گا تم..؟؟

گل لالہ کب تک انتظار کرے تمارا...

گل لالہ کا یہاں کیا ذکر مورے..

وہ منگیتر اے تمارا خوچہ...

ایک بات میری سُن لیں آپ میں پہلی شادی اپنی مرضی سے کرونگا چاہے دوسری جس مرضی سے کروادیں...

اور وہ پیلا کون یہ موبائل والا...

ہاں...

وہ اپنی کہتا جا چُکا تھا...

جبکہ وہ اُس موبائل والی کو صلواتیں سُنانے میں مصروف ہو چُکی تھیں...

****

مروہ کہ سکول میں فرسٹ ٹرم کہ پیپرز کہ بعد ایک بار پھر سے پڑھائی کا آغاز ہو چُکا تھا....

سکول میں لنچ بریک کی بیل ہوتے ہی بچے پلے گراونڈ کی طرف جبکہ ٹیچرز سٹاف روم کی طرف بڑھ گئی تھیں...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سب سے الگ تھلگ بیٹھیں مروہ نے مائدہ کو پُکارا...

مائدہ...

ہمم... مروہ کہ ٹہوکا دینے پر مائدہ نے ہنکار بھرتے کہا...

یار وہ میں.. میں سوچ رہی تھی کہ کیوں نا ابراہیم کو چیک کیا جائے کہ وہ ٹھیک ہے کہ نہیں...

کیا مطلب ہے تمھارا؟؟

مطلب کہ وہ سب سے بات کرتا ہے کہ مجھ سے سمجھ رہی ہو نا میں کیا کہنا چاہ رہی ہوں...

جی جی بالکل سمجھ رہی ہوں...

تو مائدہ جو تمھارا دوسرے والا نمبر ہے تم اُس سے شہزاد... مطلب ابراہیم کو میسیج یا کال کر کہ چیک تو کرو کہ وہ میرے ساتھ سینسئیر ہے بھی کہ نہیں...

او بہن مجھے تو معاف ہی رکھو (مائدہ نے ہاتھ جوڑے)... مجھ سے تو پچھلی بار کی دھمکیاں نہیں بُھلائی گئیں تمھارے مجنوں کی...

کیا کہہ رہا تھا وہ...

"اُسکے گھر جا کر بات کرو اور اُس سے میری نہیں تو تمھارے بھائی کو اٹھوالونگا"

نا بھئی نا....

ویسے مرو وہ اُسے کیسے پتہ میرا بھائی ہے اور اُس دن آنٹی کا نمبر کیسے ملا اُسے؟؟؟

پتہ نہیں یار بہت پوچھا میں نے لیکین کچھ بتایا نہیں اُس نے...

تو تم نہیں کرنے والی میرا کام؟؟

جی بالکل نہیں...ویسے تمھارا یہ کام رانیہ اچھے سے کر سکتی ہے اُس سے کہو...

ہاں اُسکا تو مجھے خیال ہی نہیں آیا ہے کہاں وہ؟؟

آ رہی ہو گی سر نے بُلایا تھا کسی کام سے اوہ وہ دیکھو وہ آ گئی...

رانیہ چیئر گھسیٹتی دھپ سے بیٹھ گئی ساتھ ہی اٹینڈنس رجسٹر میز پر پٹخا...

کیسی ہو رانیہ کافی تھکی ہوئی لگ رہی ہو بتاو کیا منگواوں تمھارے لئیے...

اسے کیا ہوا ہے طبیعت تو ٹھیک ہے نا مائدہ اسکی...

رانیہ کہ اسطرح سے کہنے پر مائدہ ہنسنے لگی تھی جبکہ مروہ خفت مٹانے کو بسکٹس اُسکے سامنے کرنے لگی...

چلو بیٹا کام بتاو کرنا کیا ہے..

رانیہ کہ پوچھنے پر جب مروہ نے ساری بات کہہ ڈالی..

بس اتنا سا کام...اوکے کر دونگی..

پر اگر وہ واقعی ہی سیٹ ہو گیا تو؟؟

تو تم ہی رکھ لینا اُسے..

تو مطلب پھر عذیر سے شادی کر لو گی تم...؟؟

جی نہیں اُس سے تو پھر بھی نہیں کرو نگی...

رانیہ کی بات پر مروہ منہ بناتی چائے پینے لگی تھی...

جبکہ مروہ کو دیکھتے رانیہ مائدہ کہ کان میں گُھسی ...

اسکا کچھ نہیں ہو سکتا...

****

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں فہام کیا رپورٹ ہے؟؟

سب کچھ بالکل ٹھیک ہے باس..

سکول کی ٹائمنگ پہ ساتھ ہوتے ہو نا اُنکے...؟؟

بالکل ہوتا ہوں صبح جب گھر سے نکلتی ہیں بھابھی تب اور دوپہر کو سکول سے نکلنے سے پہلے باہر موجود ہوتا ہوں میں..

اُنہیں شک تو نہیں ہوا؟؟

نہیں بالکل نہیں ویسے بھی وہ آتے جاتے اپنی دوستوں سے باتوں میں اس قدر مصروف ہوتی ہیں کہ مشکل ہی ہے کہ اُنکا دھیان مجھ پہ جائے...

گُڈ اور تھینک یو یار..

تھینک یو کس بات کا میں کونسا یہ کام مفت میں کر رہا ہوں بلکہ تمھارا شکریہ مجھے باڈی گاڈ کی جاب دینے کا..

)ابراہیم نے فہام کو اپنی نوکری پہ رکھ لیا تھا...اور نوکری یہ تھی کہ مروہ کو آتے جاتے فالو کرنا(

پھر بھی یارا اگر تو نا ہوتا تو مجھے بہت مشکل ہوتی..

اچھا چل فہام پھر بات ہوتی ہے...

ابراہیم...

ہاں بول...

یارا ایسا کب تک چلے گا تو رشتہ کیوں نہیں بھیج دیتا بھابھی کہ گھر..

بس میں بھی یہی سوچ رہا ہوں..پر وہ ہر بار منع کر دیتی ہے پر میں نے بھی اب سوچ لیا ہے وہ مانے یا نا مانے اب کچھ کرنا ہی پڑیگا ...

او کے پھر بات کرتے ہیں بائے...

****

تم نے جو میرے ساتھ کیا ہے نا اللہ تمہیں اُس سب کی سزا ضرور دے گا...

میرے اُوپر ڈھایا تمھارا ستم تمھاری اولاد کہ آگے آئے گا...

تم دُنیا اور آخرت دونوں میں رسوا ہو گے..

صبیحہ کی روتی بلکتی آواز پہ وہ نیند میں گھبرا کر اُٹھ بیٹھے تھے...

کیا ہوا آپ ٹھیک ہیں؟؟؟طبیعت تو ٹھیک ہے نا آپکی؟؟

پا...پانی ...

اُنکی آواز پر اُنکی بیوی نے پاس پڑے جگ سے پانی گلاس میں اُنڈیلا...

یہ لیں...

سب ٹھیک ہے نا...ایسا کیا دیکھتے ہیں آپ اتنے سالوں سے جس سے آپکی نیندیوں اُڑ جاتی ہے...

اُنہیں بستر سے نکلتے کھڑکی کہ پاس کھڑا ہوتے دیکھ پوچھا گیا...کیونکہ وہ جانتی تھیں کہ وہ پوری رات یونہی کھڑے گزار دیں گے...

تم سو جاو اور پریشان مت کرو ہمیں..

اپنی بات مکمل کرتے وہ پھر سے کھڑکی پہ ہاتھ جمائے اپنی کوتاہی پہ شرمسار کھڑے تھے..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب تو بس اُنہیں اس بات کا ڈر تھا کہ پتہ نہیں کب اور کیسے اُنکا کیا گناہ اُنکے سامنے آئے گا...

****

ہاااا....امی ممانی نے ایسا کیسے کیا اگر مروہ کو پتہ چلے گا تو کتنا دُکھ ہو گا اُسے...

کیا پتہ عُذیر نے بات کی ہو اُس سے اور وہ پہلے ہی جانتی ہو...

کیا جانتی ہوں میں؟؟

مروہ سیڑھیاں اُترتی لاونج میں داخل ہوتی صفا کہ کندھے پر سر ٹکائے بیٹھ گئ..

وہ مروہ عُزیر نے تمہیں منگنی کی انگوٹھی کہ بارے میں کچھ کہا...

)عُذیر کہ نام پہ مروہ سیدھی ہو بیٹھی تھی اب سب کو کیا کہتی دن رات جس سے بات کرتا دیکھ وہ عُذیر سمجھتے ہیں وہ وہ نہیں ہے(...

نہیں تو کچھ نہیں کہا کیوں کیا ہوا؟؟

وہ... مروہ ممانی نے عُذیر بھائ والی انگینجمنٹ رنگ بیچ کر اُس میں کچھ پیسے ملا کر تمھارے... لئیے گولڈ کا سیٹ بنوالیا ہے...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مروہ جو دھیان سے سُن رہی تھی....

اُسکی بات پر پتہ نہیں کیا کچھ تھا جو دل میں ٹوٹا تھا..

شاید محبت...مان...اعتماد...

آنکھوں میں ان سب کی کرچیاں لئیے وہ گویا ہوئ...

خیر ہے کوئ بات نہیں ہے جو بھی بنا میرے ہی لیا بنا ہے سو ...

چلو اُٹھو چائے لاو میرے لئیے میں باہر لان میں ویٹ کر رہی ہوں مُسکراتے ہوئے صفا سے کہتے وہ باہر کی طرف بڑھ گئ..

****

کتنے پیار سے لی تھی وہ رِنگ میں نے...

مروہ نے آنسو صاف کرتے کرسی سے ٹیک لگائ اور اُوپر آسمان کی طرف گھورنے لگی..

میں بھی کتنی بیوقوف ہوں یہ تو بس ایک رنگ تھی..

جو میری محبت سنبھال نا سکا اُس سے میں کسی اور چیز کی کیا توقع رکھتی..

اس سے پہلے وہ مزید روتی اُسکا فون بج اُٹھا...

جسے کان سے لگائے اُس نے کہا..

ہیلو...

ہیلو کیسی ہو میری جان کیا کر رہی ہو؟؟

کچھ نہیں بس ایسے ہی...

بس ایسے ہی کیا...

کیا ہوا رو رہی تھی آواز بھاری کیوں ہو رہی ہے آپکی؟؟

آپ ٹھیک ہو نا میری زندگی...

ابراہیم کہ الفاظ اور توجہ مروہ کی آنکھوں میں مرچیں بھر گ ئے تھے...

نہیں... مم... میں تو ٹھیک ہوں بس وہ امی نے میری منگنی کا ذکر چھیڑ دیا تو بس...

ہمم تو یہ بات ہے...

آپ کب تک اس منگنی کو گلے میں لٹکائے پھرو گی zra(heart) you

should have to be move on...

اور میں ویسے بھی فری ہوں تم کہو تو اپنے پیرنٹس کو بھیجوں...

نن... نہیں ابھی نہیں...

ابھی نہیں تو پھر کب؟؟

تم کیا سمجھتے ہو تم رشتہ بھیجو گے اور میرے پیرنٹس خوشی خوشی منگنی توڑ کر تم سے کروا

دیں گے...

تو پھر کیا چاہتی ہیں آپ؟؟

یا پھر یوں کریں مجھے عُذیر کا نمبر دیں میں بات کرتا ہوں اُس سے...

ابراہیم کہ اس مشورے پہ تو مروہ کہ دماغ کی چولیں ہی ہل گئ تھیں...

مم..میں بعد میں بات کرتی ہوں...

مروہ...مروہ...

NEW ERA MAGAZINE .com

ابراہیم کہ پُکارنے کا بھی کوئ فائدہ نہیں ہوا تھا مروہ فون کاٹتی ایک بار پھر سے آنسو بہانے میں مصروف ہو گئ تھی...

****

خان جی...

بیڈ پر بیٹھی بختاور خانم نے فائلوں سے اُلجھتے اپنے شوہر کو پُکارا...

خا(ہاں)...

یہ اپنے ابراہیم کا کیا کرنا اے...

کیا مطلب...

مطلب یہ کہ پڑائی تو پورا ہو گیا اب گلِ لالہ سے اُسکا شادی کب بنانا ہے..

تمیں اتنا جلدی کیا ہے خانم...؟؟

آپ کو نئیں پتہ آج کل وہ کسی لڑکی کہ چکر میں اے مجے ڈر ہے کہ کہیں وہ اُس سے شادی نا بنالے...

ہاں تو بنالے مسئلہ کیا ہے؟؟

گلِ لالہ میرا بائی کا بیٹی ہے جو بچپن سے اُسکے نام پہ بیٹا ہے..اس طرح تو امارا رشتہ داری خراب ہو جاوے گا..

رشتہ داری خراب والا کیا بات اے امارا خاندان میں دوسری شادی کرنا تو مرد کا شان ہے..

پر پتہ تو چلے وہ خانہ خراب کا بچی ہے کون...

ام بات کرلے گا اُس سے اب ہمیں کام کرنے دو سارا حساب بُھلا دیا تم نے ہم کو...

ہاں پوری زندگی حساب ای کرتی رہو یہاں لڑکا ہاتھ سے نکل رہا ہے...

****

ابراہیم ابھی اپنے بابا کہ ساتھ زمینوں سے واپس آیا تھا..

جہاں ابراہیم نے اُن سے مروہ کہ متعلق بات بھی کی جس پر اُنکا رویہ کافی positive تھا ..

اور اُنکو حامی بھرتا دیکھ ابراہیم کو منزل قریب لگنے لگی تھی ...

بیڈ پہ بیٹھے جیسے ہی اُس نے اپنے جاگرز اُتارے اُسکے فون پہ میسیج کی رنگ ہوئی..

اوہ میری جان کا میسیج..

مروہ کا سوچتے جیسے ہی ابراہیم نے فون ہاتھ میں لیا ایک unknown نمبر سے ہائے کا میسیج دیکھ اُلجھن کا شکار ہوتے اُس نے فوراً میسیج ٹائپ کیا...

Who???

یہ کس کا نمبر ہے ابھی وہ نمبر کو گھور ہی رہا تھا کہ پھر سے رِنگ ہوئی..

Ap mjhy ne janty but my apko bht achy dy jante houn...

میسیج پڑھتے ہی ابراہیم کا ماتھا ٹھنکا...

Oh agar mjhy jante hain to yeh to zaroor jante houngi kay marwah kaun hy...

ابراہیم کا میسیج دیکھ رانیہ کہ ہاتھ کانپے...

اُف یہ انسان کون ہے کوئ جن ہے کیا اُف اب کیا کروں کیا کروں...ہائے مروہ کہاں پھنسوادیا...

Ji kaun marwah my kise marwah ko ne jante infact yeh naam to pehli baar suna hy my ny...

ابراہیم کا یقین اتنا لیٹ ریپلائے پہ مزید پُختہ ہوا تھا..

Mjhy foran batao tumhy marwah ny mera num kya keh kar dia hy ne to esa hashr karounga ky

poray murree my munh chupnay ki jaga ne milay ge...

ابراہیم کا میسج پڑھتے رانیہ کہ ہاتھ سے فون چھوٹا...

یہ...یہ کیا کہہ رہا ہے اُف مروہ کی بچی...

میں کیا کروں...کیا کروں..

Foran batao larki ne to acha ne hoga..

ابھی ابراہیم نے میسیج کیا ہی تھا کہ دوسری طرف سے وائس نوٹ آیا...

دیکھیں بھائیں میں تو آپکو جانتی تک نہیں ہوں وہ تو مروہ نے آپکا نمبر دیا کہ...کہ میں آپکو چیک کروں کہ آپ کتنے پرسنٹ سینسئیر ہیں سوری غلطی ہو گئی بھائی...

Ok...yeh num delete karo dobara msg mat aey...

Okk...sorry...

ابراہیم نے چلاتے ہوئے کہا...

مرواااا...اب نہیں بچو گی اور ہاتھ میں پکڑا فون اتنی زور سے دیوار میں دے مارا کہ دو ٹکڑے ہو گ ئے...

****

ابراہیم اپنا غُصہ کم کرنے کہ لئیے پچھلے آدھے گھنٹے سے شاور کہ نیچے کھڑا تھا..

وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ اپنی angry side مروہ پہ شو کرے اور وہ اُس سے مزید ڈرنے لگے...

مروہ رات کا کھانا کھانے کہ بعد صفا کہ ساتھ چہل قدمی میں مصروف تھی اور اُسکا سائلنٹ پہ پڑا چار جنگ پہ لگا فون بج بج کہ بند ہو رہا تھا..

اور ابراہیم کا غُصہ تھا کہ مزید بڑھ رہا تھا وہ مسلسل مروہ کا نمبر ملائے جا رہا تھا..

Pick up the phone stupid girl...

مروہ ہمیں آہستہ آہستہ شاپنگ سٹارٹ کر دینی چاہیے ..

ہاں واقعی سردیوں کی شاپنگ کر لینی چاہیے...

میں سردیوں کی نہیں تمھاری شادی کی شاپنگ کی بات کر رہی ہوں...

ہاں کر لینگے...

مروہ کا موڈ آف ہوا تھا تبھی بہانا بناتے کہنے لگی...

اچھا میں چلتی ہوں مجھے صبح سکول جانا ہے...

ہاں تم چلو میرے شو کا ٹائم ہو گیا ہے ایف ایم پہ میں سُن کر آتی ہوں اندر سگنل صحیح نہیں آتے...

او کے...

مروہ دانت برش کرتے نائٹ سوٹ پہنے باتھروم سے باہر آتے اپنے فون کی طرف بڑھی جہاں ابراہیم کی 67 کالز دیکھتے حیران ہوئی...

جہاں ایک بار پھر کال آنے لگی...

ہیلو شہزاد کیا ہوا اتنی مسڈ کالز سب ٹھیک ہے نا...

آپ نے میرا نمبر کس کو دیا...

کیا کیا کہہ رہے ہو...

میں نے پوچھا میرا نمبر کسے دیا...؟؟؟

ابراہیم کی چنگھاڑتی آواز مروہ کہ ہاتھوں کہ طوطے اُڑا گئ تھی...

مم...میں نے نہیں دیا...کسی کو...

Shut up just shut up...

ابراہیم کہ چلانے پر مروہ کہ کانوں کہ پردے ہل گ ئے تھے...

میرا یہ نمبر آپکے سوا کسی کہ پاس نہیں ہے...

میرے روم میٹ کہ پاس بھی نہیں..اور وہ لڑکی مجھے سب بتا چکی ہے...

اب آپ بتائیں کس قسم کی surety چاہیے آپکو اتنے مہینے سے میں آپ سے بات کر رہا ہوں کہاں کھوٹ دکھا آپکو بولیں جواب دیں...

مروہ کو تو سمجھ ہی نہیں آرہی تھی کہ وہ کیا کرے سو صرف روئے جا رہی تھی...

چُپ ہو جاو خبردار...خبردار ایک اور آنسو بھی بہایا تو ورنہ ابھی آنٹی کہ نمبر پہ کال کر دونگا سمجھی...

ابراہیم کہ الفاظ پہ مروہ نے فوراً سے آنسو صاف کیئے ..

جیسے وہ سامنے بیٹھا دیکھ رہا ہو...

میں دو دن کہ اندر اندر اپنے پیرنٹس کہ ساتھ مری آرہا ہوں آپکو اپنا بنانے تاکہ آپکے شک و شبہات دور ہو سکیں سو تیار رہیں...

کیاااااااابراہیم کی بات پر مروہ کہ اوسان خطا ہوئے تھے...

****

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابراہیم کی بات پر مروہ کہ اوسان خطا ہوئے تھے..

دد...دیکھو شہزاد میری بات سُنو...

بہت سُن لی آپکی مجھے تو سمجھ نہیں آتا آپکو انتظار کس بات کا ہے؟؟

می...میں ابھی گھر میں بات نہیں کر سکتی...

)اپنے ابا کا چہرہ یاد کرتے مروہ نے جُھرجھری لی(..

میں ابھی بالکل بھی گھر میں یہ ذکر نہیں چھیڑ سکتی میری بات سمجھو..

شہزاد سے بات کرتے کرتے مروہ ٹہلتے ہوئے بالکنی کی طرف آچکی تھی...

کیا سمجھوں؟؟؟

کیا سمجھنا ہے مجھے آپ ہی بتادیں..

مروہ کہ روز روز کہ انکار سے ابراہیم کہ خدشہ بڑھنے لگے تھے..

دیکھو... تم... تم تو جانتے ہو نا کہ میری منگنی ہوئی وی ہے وہ بھی میرے کزن کہ ساتھ..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اتنی آسانی سے یہ بات ختم نہیں ہو سکتی...

تو پھر میں کہاں ہوں آپکی لائف میں؟؟

جب آپ نے میرا اپنا ہی نہیں تھا اور یہ منگنی اتنی ہی عزیز تھی تو پھر مجھ سے بات ہی کیوں کی مجھے یہاں تک لائی ہی کیوں...

ابراہیم نے چلاتے ہوئے بیڈ پر پڑے لیپ ٹاپ کو ہاتھ مار کر نیچے گرادیا...

مروہ جو اُسکے چلانے پر ہی سہم گئی تھی اب کچھ ٹوٹنے کی آواز پر مزید دہل گئی...

آپ میرے ساتھ زندگی گزارنا بھی چاہتی ہیں کہ نہیں؟؟

بولیں جواب دیں مجھے؟؟(ابراہیم کا والیوم بڑھتا ہی جارہا تھا)

میں...میں بھی تمھارے ساتھ ہی اپنی زندگی گزارنا چاہتی ہوں ابراہیم...

Ok then (ابراہیم نے ایک لمبی سانس اندر کھینچتے ہوئے کہا)

Every once in a while someone amazing

comes into your life and here i am...

welcome سو میری جان آگے بڑھو اور آگے بڑھتے ہوئے مجھے اپنی زندگی میں

کرو ان سب خدشات سے باہر نکل آو...

تو پھر بتاو کتنے دن کا وقت چاہیے آپکو بات کرنے کہ لئیے..

کب تک کرلو گی بات ہاں؟؟؟

ابراہیم نے تو جیسے آج فیصلہ کر ہی لیا تھا کہ مروہ کو منا کر ہی رہے گا..

تبھی مروہ نے سوچتے ہوئے جواب دیا بہت جلد...

اوکے تو پھر دو دن کا وقت ہے آپکے پاس سو اب دو دن بعد ہی کال کرونگا میں سو اپنا خیال رکھنا بائے...

ابراہیم کال کاٹتا اپنے لیپ ٹاپ کی طرف بڑھا جو بالکل ہی ٹوٹ چُکا تھا ..

کھڑے کھڑے ہی لیپ ٹاپ کو گھورتے پیر سے اُسے ٹھوکر مارتے باہر نکل گیا ..

****

صفا لان میں چیئر پہ بیٹھی کانوں میں ہینڈ فری ڈالے بالکنی پہ کھڑی مروہ کو گھور رہی تھی جو کسی سے کافی بے چینی میں کال پہ بات کر رہی تھی...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مروہ کو یوں دیکھ صفا نے عُذیر کا نمبر ڈائل کیا جو بزی نہیں جا رہا تھا جسکا مطلب تھا کہ وہ عُذیر سے تو بالکل بھی بات نہیں کر رہی تھی..

تو پھر کون تھا جو اتنی رات گئے کال کر رہا تھا؟؟

اور کال بند کرنے کہ بعد وہ اتنی پریشان کیوں لگ رہی تھی؟؟

آخر یہ مسئلہ کیا ہے؟؟

پر خیر پتہ تو میں لگا ہی لونگی خود سے عہد کرتے صفا اپنا شو سُننے لگی..

جبکہ مروہ وہیں ریلنگ پہ ہاتھ ٹکائے نڈھال سی سر جُھکائے کھڑی تھی...

عُذیر یہ تم نے کیا کروادیا مُجھ سے؟؟

آج میں جہاں بھی کھڑی ہوں اُس میں سراسر تمھاری غلطی ہے نا تم مجھے طیش دلاتے اور نا میں اس سب گند میں پھنستی....

اُف اللہ میں کیا کروں؟؟ مروہ نے سر اُٹھائے نیلے بادلوں سے بھرے آسمان کی طرف دیکھا...

میں جس سے محبت کرتی ہوں اُسکے ساتھ رہنا میری انا گوارا نہیں کرتی اور جو مجھ سے محبت کا دعویدار ہے اُسکے ساتھ میں محض رُسوائی ہے..

یااللہ میں نے سب آپکے سپرد کیا اب آپ چاہیں تو مجھے اس سب معاملے سے عزت کہ ساتھ نکال دیں....

ورنہ خود کو ذلیل کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی میں نے...

"عشق کیا درد سہے...

تیری چوکھٹ پہ بیٹھے رہے...

بھولے ہم بھولے تم ...

اور زمانے کی سُنتے گ ئے...

میری تو نے..

نا سُنی ایک بھی....

کیسے تم کو پُکاروں؟؟؟

آنسو بیٹھے قید پلکوں پہ...

کیسے ان کو بہاوں..

عشق کیا میں نے ہاں...

میں ہاری ...

میں ہاری....

****

صُبح ساڑھے سات بجے کہ وقت سب ناشتے کی میز پر بہت خاموشی سے ناشتے میں

مصروف تھے..

اور اُن سب کی خاموشی کی وجہ میز پر نورالحسن صاحب کی موجودگی تھی..

مروہ جلدی جلدی چائے کہ گھونٹ بھر رہی تھی تاکہ سکول کہ لئیے نکل سکے....

جبکہ صفا بھی مروہ کو وقفہ وقفہ سے گھورتی ناشتہ کرنے میں مصروف تھی..

کہ تبھی لٹی پٹی سی عمیرا گھر کا مین ڈور کھولتی اندر داخل ہوئی...

بکھرے بال چہرے پہ پڑے نیل اور ڈھلکا ہوا کندھے پہ اٹکا ڈوپٹہ اور ننگے پیر کھڑی عمیرا...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُس دن کہ بعد سے آج عمیرا نے اس گھر میں قدم دھرا تھا..

سب ساکت ہوئے اُسے آتا دیکھ رہے تھے..

کہ تبھی شگفتہ بیگم ہائے میری بچی کہتیں اُسکی جانب لپکیں...

جبکہ غصہ سے نیپکن سے منہ پونچھتے نورالحسن صاحب کُرسی دھکیلتے اُٹھ کھڑے ہوئے..

تم پھر آ گئی... کہا تھا نا اب دوبارہ ناراض ہو کر مت آنا سمجھ کیوں نہیں آتی تمہیں..

ابا آپی کی حالت تو دیکھیں احمر نے عمیرا کو صوفے پہ بیٹھاتے اُن سے دھیما رہنے کی التجا کی..

یہ لڑکی مجھے کہیں کا نہیں چھوڑے گی یہ میرے سر میں خاک ڈلوا کر رہے گی...

حسن صاحب بچی کی حالت تو...

تم چُپ رہو ساری غلطی تمھاری ہے تمھارا فرض تھا اسے بسنا سکھاو پر نہیں تمہارے تو طریقے ہی اور ہیں..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مروہ اور صفا سائیڈ پہ کھڑیں بے بسی سے عمیرا کہ لئیے آنسو بہانے میں مصروف تھیں..

جبکہ مہرین پانی کا گلاس لئیے عمیرا کہ پاس آئی..

جو بالکل سُن سی بیٹھی فرش کو گھور رہی تھی..

اُٹھو احمر اسے ابھی واپس چھوڑ کہ آو...

پر ابا آپی کی حالت تو دیکھیں ..

ہاں..ہاں راستے میں لے جاناڈاکٹر کہ پاس..

میں اب کہیں نہیں جاونگی اُسی پوزیشن میں بیٹھے عمیرا کہ صرف لب ہلے تھے...

کیوں...کیوں نہیں جاوگی؟؟

اس لئیے کیونکہ آپکے آوارہ اور شرابی داماد نے نشے سے دھت حالت میں میرا یہ حال کرنے کہ بعد طلاق دے دی ہے مجھے...

عمیرا خونخوار نظروں سے گھورتی ابا کہ سامنے آکھڑی ہوئ...

سُنا آپ نے طلاق دے دی ہے اُس نے مجھے نہیں بسا پائ میں اپنا گھر ...

چھ سال جس شخص کہ ساتھ گزارے جسکا ہر ظُلم سہا نہیں بنا پائ میں اُسے اپنا..(پوری رات روتے چیختے رہنے سے اس وقت گلے میں کانٹے چُبھ رہے تھے پر پھر بھی عمیرا کی بیٹھی ہوئ آواز کافی اُونچی تھی)

فیل ہو گئ میں لگ گیا داغ میری وجہ سے آپکے دامن پہ سُنا آپ نے فیل ہو گئ میں..

لڑکھڑاتے قدم پیچھے کی طرف اُٹھاتے عمیرا نے مزید کہا...

میری بدقسمتی مجھے آپکے...در پہ...لے آئ ابا...

عمیرا جو بہت مشکل سے اس حالت میں یہاں تک پُہنچی تھی اب اپنے دل کا غُبار نکالتی زمین پہ ڈھے گئی تھی...اور اُسکے کہے الفاظ سب کی آنکھیں دُھندلا گئے تھے..

مروہ بھاگتے ہوئے اُن تک بڑھی تھی جب کہ حسن صاحب حرکت تک نہیں کر پائے تھے..

اُنکے کانوں میں بس ایک ہی گونج تھی...

"تمھارا کیا یہ ستم تمھاری اولاد کے آگے ضرور آئے گا"

****

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور فہام میرا کام ہوا؟؟

ابراہیم نے فون کان سے لگائے اپنے گھوڑے کی پیٹھ تھپکی جو بہت بیمار اور کمزور ہو گیا تھا..

یار تم خود سوچو ایسے کیسے کسی کہ گھر میں گُھس جاوں؟؟

ہمم...مطلب یہ کام تم نہیں کر سکتے..

نہیں اب ایسی بات بھی نہیں ہے...

اچھا تو پھر کیا پلان ہے؟؟

بھابھی کہ گھر میں ایک چوکیدار ایک مالی اور ایک ہی ملازمہ ہے..

اور وہ ملازمہ وہیں رہتی ہے بہت بار گھر سے نکلتے دیکھا ہے اُسے...

اچھا تو؟؟؟

تو یہ کہ اگر ہم اُسے پیسوں کی لالچ دے دیں کچھ...

جو تمہیں صحیح لگے وہ تم کرو فہام پر مجھے مروہ کہ پل پل کی خبر چاہیے...

چل پھر میں کچھ کرتا ہوں...

چل ٹھیک ہے بائے..ابراہیم فون کاٹتے جیسے ہی پلٹا اپنے پیچھے ہارون کو کھڑے دیکھا...

یہ ابراہیم کا وہ واحد بھائی تھا جو اپنی نالائقی کی وجہ سے کچھ خاص نہیں کر پایا تھا...

اور اب ہر بھائی سے اور اُسکی کامیابی سے خار کھاتا تھا...

گاوں کہ لوگ بھی کافی تنگ رہتے تھے اس سے...

اور ڈاکٹر صاحب کیا ہو رہا ہے آجکل...

کچھ نہیں بس ایسے ہی ہمم...

تو چلو ڈیرے پہ دوست آیا ہوا ہے تمھارا...

میرا دوست؟؟

کون اعجاز ہاں وہی...

اچھا تو میں چلتا ہوں پھر..

ہمم جاو...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہارون کی عقاب جیسی نگاہوں نے دور جاتے ابراہیم کا دیر تک تعاقب کیا اور پھر سر جھٹکتا آگے بڑھ گیا ..

****

عمیر اکا نروس بریک ڈاون ہوا تھا.. دو دن تک سوائے مہرین اور نورالحسن صاحب کہ سب ہاسپٹل میں تھے..

تیسرے دن کہیں عمیرا کی حالت سنبھلی تھی اور تب مروہ اور صفا احمر کہ ساتھ گھر آئی تھیں..

مروہ کھانے اور غُسل سے فارغ ہو کر اپنی چائے لئیے لان میں صفا کہ ساتھ بیٹھی تھی..

یہ شادی بھی کیا چیز ہے نا مروہ پہلے دھوم دھام سے پوری شان و شوکت کہ ساتھ ایک مرد آپکی زندگی میں آتا ہے..

جسے آپکا نگہبان بنا دیا جاتا ہے اور پھر وہی مرد جب چاہے کوڑے سے بھرے شاپر کی طرح دو چٹکیوں میں پکڑے اُٹھا کر باہر پھینک دیتا ہے..

صفا کی بات پہ مروہ کی آنکھیں بھیگ گئی تھیں....

مجھے تو سمجھ ہی نہیں آتا صفا کہ میں آپی کہ لئیے خوش ہوں کہ اُداس ...

کیا مطلب...

جیسی زندگی وہ گزار رہی تھیں ایک قسم کا تو اُنہیں اس سب سے جان چھوٹنے پہ شُکر ادا کرنا چاہیے...

وہ سب تو ٹھیک ہے مروہ پر ہماری سوسائٹی میں مرد کہ بغیر عورت کسی مالِ غنیمت کی

طرح ہوتی ہے جس پہ جسکا دل چاہے ہاتھ صاف کرنے چلا آتا ہے..

صفا کو اس طرح سے بولتا دیکھ مروہ کافی حیران ہوئ تھی..

تم بہت بڑی باتیں کرتی ہو صفا..

ہاہاہا...اچھا شاید لوگ صحیح کہتے ہیں وقت سب سے بڑا اُستاد ہے وہ بہت کچھ سکھا دیتا ہے...

اوکے مس فلاسفر اُٹھیں اور اندر چلیں بارش ہونے والی ہے...

مروہ آسمان کی طرف دیکھتی اندر کی جانب بڑھ گئ..

****

ابراہیم اعجاز کہ ساتھ ڈیرے پہ موجود تھا جو خاص پختون سٹائل میں سجا ہوا تھا..

دیواروں پہ جابجا لٹکی تلواریں اور ساتھ ہی مارخور کا بڑی بڑی سینگوں والا لگا سر تھا..

ساتھ ہی فرش پہ ہاتھ سے بنی قالین اور اُس پر سجے گاو تکیے یہ اُنکا خاص ڈیرہ تھا جہاں اُنکے دوست وغیرہ آتے رہتے تھے..

دستر خوان پہ طرح طرح کہ کھانے سجے ہوئے تھے جنہیں مرغوبیت سے وہ کھانے

میں مصروف تھے..

تبھی اعجاز نے منہ میں چانپ رکھتے ابراہیم سے کہا...

اور کہاں تک پُہنچی تیری محبت...

ہمم میری محبت کیا بتاوں یار کبھی تو لگتا ہے کہ میری محبت بہت آگے نکل چُکی ہے پر پھر کچھ وقت بعد لگتا ہے جیسے پہلے ہی دروازے پر رُکی ہوئی ہے اب تک...

ہمم عشق نے تو فلاسفر بناڈالا ہے جناب کو...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاہاہا بکواس نا کر...

ویسے لالے مجھے پہلے پتہ تھا تجھے کوئی انکار کر ہی نہیں سکتی...

اچھا وہ کیوں..

ایک پڑھا لکھا فیوچر کا نیورو سرجن اُوپر سے اتنا سٹرانگ بیک گراونڈ کوئی پاگل ہی ہو گی جو تجھے گھاس نہیں ڈالے گی...

نہیں وہ ایسی نہیں ہے...

اعجاز کی بات اچھی نہیں لگی تھی ابراہیم کو...

آجکل کی ساری لڑکیاں ایسی ہی ہیں اُنہیں صرف موٹی آسامی چاہیے ہوتی ہے...

پر یار وہ خود کونسا کوئ غریب ہے...

وہ جیسی بھی ہے تیرے سامنے غریب ہی ہے.. سوپہلے اچھے سے کنفرم کر لے کہیں وہ تیری دولت کہ پیچھے تو نہیں ہے...

اعجاز کی بات پر ابراہیم نے پُر سوچ نظروں سے اُسے گھورتے پانی کا گلاس لبوں سے لگایا...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

اور بھئ عُذیر کیسے ہو بچے؟؟

اللہ کا شکر ہے باباجی ...

مجھے بہت خوشی ہوتی ہے تمہیں اس طرح سے دیکھ کر..اُنکی بات پر عُذیر کہ لب پھیلے تھے جو اس وقت اُنکے حُجرے میں موجود تھا..

تمھاری عمر کہ بہت کم لوگوں کو اس طرح سے ڈٹے دیکھا ہے لوگ کافی وقت لگا دیتے

ہیں پر ماشااللہ تم بہت اچھا جا رہے ہو...

جی بس یہ آپکی ہی محنت ہے...

اور شادی کب کر رہے ہو...؟؟

وہ باباجی پہلے ایک دوست کہ ساتھ کاروبار کا پلان تھا پر بات نہیں بن سکی..

اور جاب تو کچھ ماہ پہلے ہی لگی ہے سوا بھی اچھے سے سیٹ ہو جاوں پھر شادی کا سوچوں گا ..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور یہ سیٹ ہونے سے کیا مراد ہے برخوردار؟؟

وہ باباجی آپ سے کیا چُھپانا میں چاہتا ہوں کہ خود کو اتنا سٹیبل کر لوں کہ اُسے کوئی تکلیف نا ہو ..

ہمم.... عُزیر کی بات پر باباجی نے ہنکار بھرتے اُسکی جانب دیکھا...

اور پھر گویا ہوئے... میں تمہیں یہاں ایک حدیث کا حوالہ دیتا ہوں...

ابن مسعود رضی اللہ عنہا کہتے ہیں کہ "ہم نوجوان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ ہمراہ تھے ہمارے پاس کچھ نہیں تھا تبھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نوجوانوں جس کہ پاس

نکاح کی ضروریات کی استطاعات ہے تو وہ شادی کرلے کیونکہ شادی نظریں جُھکانے اور شرم گاہ کو تحفظ دینے کا قوی ذریعہ ہے اور جو استطاعت نہیں رکھتا وہ روزے کی پابندی کرے کیونکہ روزے شدت شہوت کو توڑ دیتے ہیں...

تو بابا جی نبی پاک نے بھی تو کہا کہ جو استطاعت رکھتا ہو...

بیٹا استطاعت رکھنے سے اُنکا مطلب شان و شوکت سے کی گئی شادی یا لاکھوں کا زیور چڑھانے کا نہیں ہے بلکہ استطاعت تو وہ ہے جو تم بھی رکھتے ہو...

اب تم بتاو کیا نوکری نہیں کرتے؟؟

تمھارا گھر اپنا نہیں ہے کیا؟؟

کیا تین وقت کا کھانا پیٹ بھر کر نہیں کھاتے؟؟

یہ سب ہی بہت ہے بلکہ رسول صلی اللہ وعلیہ وسلم نے تو ایک بار ایک شخص کہ پاس کچھ نا ہونے کی وجہ سے اُسکا نکاح ایک عورت سے قرآن کی یاد کی گئی سورتوں کہ عوض بھی کروادیا تھا...

نکاح وقت سے کرلو یہ انسان کو گناہ سے بچالیتا ہے بیٹا اور ویسے بھی کسی کہ بھی رزق کا

ذمہ کسی انسان پر نہیں ہے وہ تو سب اللہ نے دینا ہے سو آنے والی اپنا رزق اپنے ساتھ لائے گی...

جی بہت شکریہ بابا جی میں جلد ہی گھر پہ بات کرتا ہوں.. جیتے رہو بچے اللہ تمہیں کامیاب کرے...

****

اُس دن کہ بعد سے آج چوتھا روز تھا پر مروہ کا نمبر بند جا رہا تھا..

اُف کیا مصیبت ہے یہ نمبر کیوں بند ہے کہیں اُس نے مجھے بلاک تو نہیں کر دیا..

یا.. یا پھر وہ ناراض تو نہیں ہو گئیں...

نہیں نہیں وہ ایسا نہیں کر سکتی..

تو پھر نمبر کیوں بند ہے..

مروہ کا نمبر ملاتے ملاتے ابراہیم کا پارہ ہائی ہونے لگا تھا ..

تبھی کچھ سوچتے اُس نے فہام کا نمبر ملایا...

ہیلو فہام ..

ہاں لالے بول...

مروہ ٹھیک ہے نا سکول جا رہی ہے؟؟

نہیں یار آج چوتھا دن ہے وہ گھر سے ہی نہیں نکلی...

اللہ خیر کہیں کوئی مسئلہ نا ہو..اب ابراہیم کی مزید تشویش ہوئی

ہاں وہ میں ابھی فون کرنے ہی والا تھا آج سکول میں رزلٹ تھا میری بھابھی گئی تھیں وہاں..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پتہ چلا کہ مروہ بھابھی کی بہن ہاسپٹل میں ہے تبھی نہیں آ رہیں وہ سکول...

اوہ اچھا یہ سُنتے ابراہیم کی رگوں میں سکون دوڑ گیا تھا..

اچھا فہام سُن یار تو کچھ کر کہ اُنکے گھر تک رسائی حاصل کر...اُس دن بھی کہا تھا تجھے..

پر کیسے یار اب گھر کہ اندر کا مجھے کیا پتہ وہ ملازمہ بھی دوبارہ نہیں دکھی..

کچھ بھی کر تیری pay میں 20%کا اضافہ کر دونگا اگر یہ کر دیا تو..

تنخواہ میں اضافے کا سُن کر فہام نے حامی بھرتے کہا..

اچھا چل کچھ سوچتا ہوں...

****

شگفتہ...

جی..جی نورالحسن کی آواز پر الماری میں کپڑے رکھتیں شگفتہ اُنکی طرف بڑھیں...

میں اپنی ٹرانسفر کروا رہا ہوں..

کیا مگر کیوں..

ریوالونگ چیئر پہ جھولتے آنکھیں بند کیئے اُنہوں نے جواب دیا..

یہاں آگ کی طرح تمھاری بیٹی کی طلاق کی خبر پھیل رہی ہے اور میں لوگوں کہ سوالوں کہ جواب نہیں دے سکتا...

بس یہ سمجھ لو عزت بچانے کی ناکام کوشش کر رہا ہوں..

تو...تو پھر کہاں جائیں گے ہم؟؟

ہم نہیں صرف میں تم اور بچے یہیں رہو گے...احمر کی جاب ہے یہاں اور زمینیں وغیرہ سب ایسے نہیں چھوڑا جا سکتا..

پر حسن صاحب...

ابھی الفاظ شگفتہ صاحبہ کہ منہ میں ہی تھے کہ ہاتھ اُٹھاتے اُنہیں روک دیا گیا...

میری پیکنگ کر دیں ایک دو دنوں تک آرڈرز آ جائینگے میرے سر گودھا جانے کہ اپنی بات مکمل کرتے وہ جا چُکے تھے....

جبکہ شگفتہ لفظ تمھاری بیٹی میں اُلجھی آنسو بہانے لگی تھیں...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

مروہ رات کہ وقت اپنے کمرے میں بیٹھی ہاتھ میں موبائل لیئے اُسے گھورنے میں مصروف تھی وہ جانتی تھی کہ جیسے ہی موبائل آن کرے گی ابراہیم کی سینکڑوں کالز اور میسیجز موصول ہونگے...

ساتھ ہی وہ اس شش و پنج میں تھی کہ موبائل آف ہونے کی کیا وجہ بتائے گی..

پر پھر کچھ سوچتے اور دل بڑا کرتے اُس نے ابراہیم کا نمبر ملایا...

تیسری بیل پہ کال پک کرلی گئی تھی..

جہاں ابراہیم کی چہکتی ہوئی آواز گونجی...

Hey zra how are you my love..

ابراہیم کی آواز پر حیران ہوتے مروہ نے فون کان سے ہٹاتے گھور کر دیکھا کہ نمبر صحیح بھی ملایا ہے کہ نہیں...

میں ٹھیک تم کیسے ہو...

میری چھوڑو آپ بتاو آپی ٹھیک ہیں نا آپکی؟؟

ابراہیم کہ سوال پہ مروہ کا سر چکرا گیا تھا...

تم... تمہیں کیسے پتا آپی کا ابراہیم؟؟

ہاہاہا...ڈرو نہیں zra بس یہ ہمیشہ یاد رکھنا کہ جن سے محبت کی جاتی ہے نا اُنکے ارد گرد کی خبر رکھنی پڑتی ہے میری جان ...

پر پھر بھی شہزاد تمہیں سب کچھ کیسے پتہ چل جاتا ہے...

مروہ نے اپنے آس پاس ڈرتے ہوئے نگاہ ڈالی...

وہ سب چھوڑو اور یہ بتاو مجھے مِس کیا...

نہیں وہ اتنی ٹینشن تھی کہ..

مروہ کہ جواب پہ ابراہیم مُٹھیاں بھینچ کر رہ گیا تھا..

پر پھر خود کو نارمل کرتے گویا ہوا..

بٹ میں نے آپکو بہت یاد کیا آپکو پتہ ہے جب آپ سے بات نہیں ہوتی تو سب کچھ ادھورا لگتا ہے کچھ اچھا نہیں لگتا...اور جب جب آپ سے بات نہیں ہو پاتی تو آپکو پانے کی شدت اور بڑھنے لگتی ہے...

ابراہیم اپنی محبت کی شدت مروہ کہ کانوں میں اُنڈیل رہا تھا..

جس پہ اُسکے دل سے بس یہی آواز نکلی تھی کہ کاش یہ الفاظ عزیز کہ منہ سے ادا ہوئے ہوتے...

پر پھر خود کی سوچ کو جھٹکتے وہ ابراہیم کی محبت سے اپنے بنجر دل کو سیراب کرنے کی کوشش کرنے لگی تھی...

اتنے عرصے میں وہ یہ تو جان ہی گئی تھی کہ اس شخص کہ الفاظ سچے ہیں...

دل جتنی بھی اڑی دیکھالیتاپر اُسکا دماغ مطمئین تھا...

****

عمیرا کو گھر آئے آج دوسرا دن تھااور سب اُسکی دلجوئی میں لگے ہوئے تھے مہرین نازو کہ ساتھ شام کی چائے کہ لوازمات تیار کروارہی تھی جبکہ باقی سب عمیرا کہ کمرے میں براجمان تھے...

کہ تبھی نازو ہاتھ میں پکوڑوں کی ٹرے لیئے پُہنچی..باجی جی...اب آپ میرا بھی کچھ سوچیں...

ہیں تمھار کیا سوچنا ہے؟؟

صفا نے پکوڑا چٹنی میں ڈبوتے پوچھا...

کیوں جی میری شادی نہیں کروانی؟؟

میں بھی تو آپ ہی کی ذمہ داری ہوں نا جی...

اوہ....تو آپ شادی کرنا چاہتی ہیں کوئی ہے نظر میں کہ ہم ڈھونڈیں...

نا احمر بھائی میں نے کیا ڈھونڈنا جی منہ میں ڈوپٹہ ڈالے نازو شرم سے دُہری ہو رہی تھی..

کہ تبھی مروہ جو موبائل ہاتھ میں لیئے میسیجز میں مصروف تھی گویا ہوئی...

تم لیٹ ہو گئی ہو نازو احمر بھائی تو شادی کر چکے ہیں ..

اہمم مروہ بھا بھی سُن لیں گی...

ہاں تو سُن لیں نا ویسے بھی اُنہیں میکے جانے سے فرصت ہی کہاں ہے اچھا ہے نازو بھا بھی بن جائے گی تو یہ سب کام مفت میں کر دیا کرے گی کیوں نازو...

مجھے کیوں قربانی کا بکرا بنا رہی ہو مروہ ایسا کرو عُذیر سے کروالو اس کی شادی ویسے بھی تمہیں آتا جاتا تو کچھ ہے نہیں ...

احمر نے مروہ کہ پھوہڑ پن پہ چوٹ کی تھی...

جس پر سب ہنسنے لگے تھے...

احمر کی بات پر شگفتہ کو پھر سے مروہ کو گھر داری سیکھانے کا خیال آ گیا تھا جس پر وہ پیروں میں چپل اڑستے بیڈ سے اُٹھیں...

مروہ یہ کھالو تو رات کہ کھانے کی تیارہ کرواونازو کہ ساتھ...

کیاااا...میں...امی کیا یار...

مروہ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ کہیں چُھپ جائے..

ایک تو پتہ نہیں اس لڑکی کا کیا بنے گا...

شگفتہ کو مروہ کی وجہ سے کافی ٹینشن رہتی تھی پر مروہ اُنکی باتوں کو ایک کان سے سُنتی پھر سے موبائل میں گُم ہو گئ جبکہ صفا اُسے گھورتی چائے پینے لگئ...

****

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوئے لاکا کدر جاتا اے ادر آو...

ابراہیم کو جلدی سے سیڑھیاں اُترتے دیکھ بختاور خانم نے اپنے پاس بُلایا...

نہایا دھویا ابراہیم سفید شلوار قمیض پہ کالی چادر کندھوں پہ ڈالے عُجلت میں اُنکی طرف بڑھا...

خامورے..

جلدی بولو مجھے اصطبل کی طرف جانا ہے اپنا نیا گھوڑا دیکھنے...

چلے جانا اصطبل کونسا باگے جاتا اے....

پیلے مُجے یہ بتاوہ لڑکی کون اے اور کیا کرتی اے...

مروہ نام ہے اُسکا سکول میں پڑھاتی ہے...

مورے کا یوں مروہ کہ بارے میں پوچھنے پر ابراہیم وہیں اُنکے تخت پر تسلی سے بیٹھتے جس پہ رنگ برنگے دھاگوں کا کام ہوا تھا ساتھ ہی بڑے بڑے گاو تکیے پڑے تھے پیر اُوپر کرتا بتانے لگا...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ کیسا نام ہوا بلا؟؟

شہروں میں ایسے ہی نام

ہوتے ہیں مورے...

اور وہ تمارا شاہری اُستانی اس گاوں میں رہ لے گا؟؟

وہ مورے میں اُسے اپنے ساتھ رکھو نگا شہر میں ..

اچا مطلب سارا معاملات تم خود ای طے کر چُکا اے..

تو پر یہ بی بتاو گل لالہ کا کیا بنے گا...

اُس سے شادی سے انکار تو نہیں کیا میں نے...

)ابراہیم نے سر جُھکائے بے بسی سے کہا(

پر امارا بی ایک شرط اے پیلا شادی تم گل لالہ سے بنائے گا پِر ای ام اُس لڑکی کہ گھر جائے گا سمجھ لوا چھی طرح...

پر مورے...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بس فیصلہ او گیا آج تک تمارا کوئی بائی بی میرے سامنے نئی بولا شادی کہ ماملے میں اور ایک تم اے...(وہ غُصہ سے ابراہیم کو سُنانے لگی تھیں)

اگر ام تمارا بات مان رہا اے تو تمے بی ماننا ہو گا..

اچھا..اچھا ٹھیک ہے پر یہ بات تب تک مروہ اور اُس کی فیملی کہ سامنے نہیں آئے گی جب تک میں نا کہوں...

باقی جیسا تم چاہے پر میری بانجی ای تمارا پہلا بیوی بنے گی(اُنہوں نے ہاتھ جھلاتے

احسان کرنے کہ انداز میں کہا) ..

جبکہ ابراہیم اپنی ماں کی بات پہ پُر سوچ نظروں سے اُنہیں دیکھتا اصطبل کہ لئیے روانہ ہو گیا تھا...

****

کچھ دیر قبل جہاں سب عمیرا کہ کمرے میں براجمان تھے اب سب کسی نے کسی کام سے اُٹھ کر جا چُکے تھے...

پر مروہ اپنے فون میں مگن وہیں موجود تھی کہ تبھی عمیرا نے مروہ کو پُکارتے کہا...

مروہ...

جی آپی...

ادھر آو میرے پاس بیٹھو...

عمیرا کہ بُلانے پر مروہ ابراہیم کو w8 کا میسیج سینڈ کرتی اُنکے پاس آئی...

I am sorry marwah...

کیا ہوا آپی آپ سوری کیوں کر رہی ہیں..

میں نے تمھارے اور عُذیر کہ ریلیشن کو نہیں سمجھا اور اس رشتہ کے لئیے سب کو ورغلایا بھی..مجھے معاف کر دو مروہ میں..میں محبت کو سمجھ ہی نہیں سکی...

)کیسی محبت کہاں کی محبت مروہ نے دل ہی دل میں کہتے سر جھٹکا(

اور...اور تم خود ہی دیکھو میں سمجھتی بھی کیسے...؟؟؟

اٹھارہ سال کی ہوتے ہی شادی کروادی ...

اور جس سے شادی ہوئی اُس کے وحشی روپ کو دیکھتے کبھی محبت ہو ہی نہیں پائی...

پر سب کہ سامنے خود کو بڑا دیکھانے کہ لئیے میں نے روپوں کا سہارا لیا اور اپنا اُوڑھنا بچھونا اتنا شاندار بنالیا کہ لوگ اُسی کہ ذریعہ مجھے خوشحال سمجھیں اور میری شادی شدہ کھوکھلی زندگی کی حقیقت کو کبھی جان نا پائیں.....

عمیر امروہ کہ ہاتھ تھامے سر جُھکائے روتے ہوئے اپنے اندر کی کھولن اُنڈیلنے میں مصروف تھی...

آپی آپ روئیں تو نا آپکی طبیعت خراب ہے اور آپ میری بڑی بہن ہیں مجھ کیوں بُرا

لگے گا بھلا..

نہیں مروہ مجھے کہنے دو.. آنکھیں رگڑتے وہ پھر سے کہنے لگیں...

مروہ تم بہت لکی ہو تمہیں اتنی محبت کرنے والا انسان ملا...

)عمیر اکہ الفاظ مروہ کہ لبوں پہ طنزیہ مسکراہٹ بکھیر گ ئے تھے(....

یہ روپیہ پیسہ انسان کو کبھی سچی خوشی نہیں دے پاتا..

جب تک کہ اُنکے بیچ محبت نا ہو... سچی محبت....

عمیر اکہ الفاظ پر مروہ کہ دل نے کہا...

ہاں سچی محبت بہت ضروری ہے تبھی تو ڈھونڈلی ہے میں نے بھی سچی محبت مروہ آج ایک بار پھر سے عُذیر کہ نام پہ دُکھی ہو چُکی تھی اپنے آنسو اپنے اندر اُتارتے وہ اُٹھ کھڑی ہوئ...

آپی پلیز آپ ریلیکس ہو جائیں میں آپ سے بالکل خفا نہیں ہوں آپ ریسٹ کریں آپکی طبیعت ٹھیک نہیں ہے...

مروہ اُنکا تکیہ سیٹ کرتی باہر نکل گئ...

****

دو دن بعد....

Nahi abhi sb jaag rahy hain so jab my kahun tab call karna abhi msg pay he baat karty hain...

مروہ نے ابراہیم کو میسیج سینڈ کرتے بیڈ پہ بیٹھے تکیہ سے ٹیک لگائی کہ تبھی صفا ہاتھ میں اپنے نوٹس پکڑے اندر داخل ہوئی...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مروہ میں تمھارے پاس بیٹھ کر پڑھ لوں ویسے بھی تم تو جاگ ہی رہی ہو....

ہاں کیوں نہیں...

مروہ کہ اجازت دیتے ہی صفا صوفے پہ لیٹتی نوٹس یاد کرنے لگی...

صفا سے فارغ ہوتے مروہ نے فون پر نگاہ دوڑائی جہاں اتنی سی دیر میں چار سے پانچ میسیج آ چکے تھے...

Han wo safa a gae the tum bolo kya keh rahy

thy....

مروہ نے میسیج ٹائپ کرتے صفا پہ نظر ڈالی جو کافی نیند میں لگ رہی تھی...

My murree aanay ka soch raha tha kya tum milo ge mjh sy...

Bilkul ne my milnay wilnay ne a skte...

مروہ نے ہمیشہ کی طرح انکار کیا...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

Acha to pic he bhej do takay ankhain thande karloun...

Wo bhi ne kar skte me...

اس بار بھی مروہ نے جھٹ سے انکار کیا...

Ap mayre bilkul bhi ne mante princess...

Tum baat he wo karty ho jo my man ne sakte...

Acha call karlon...

Han karlo safa so gae hy...

صفا کو اچھے سے چیک کرتے مروہ بالکنی میں آکر کھڑی ہو گئی ساتھ ہی فون کان سے لگایا جس سے ابراہیم کی آواز گونج رہی تھی...

ویسے ابراہیم تم نے اپنی فیملی کہ بارے میں کچھ نہیں بتایا...

سب تو بتا چُکا ہوں پھر بھی کچھ اور جاننا ہو تو آپ پوچھ سکتی ہیں...

ابراہیم نے بیڈ پر لیٹے ہوئے کروٹ لی ساتھ ہی ٹی وی پہ چلتے میچ کا والیوم سلو کیا...

تم پانچ بھائی ہو نا...

ہاں پر مجھے ملا کر چھ...

اور بہنیں؟؟؟

چار ہیں اور چاروں میریڈ ہیں...

)اتنا بڑا اااا خاندان یہ بات وہ دل میں ہی کہہ سکی تھی(

میری فرینڈز کہتی ہیں پٹھان بہت سخت ہوتے ہیں...

ہاں یہ تو صحیح کہتی ہیں...

ابراہیم...(مروہ نے منہ بناتے اُسے پُکارا)

پٹھان سخت مزاج ہوتے ہیں پر میں تو دیوانہ ہوں تمھارا اپنا سب تم پر قربان کرنے کو ہر پل تیار...

اور میری فرینڈز یہ بھی کہتی ہیں کہ پٹھان بہت سی شادیاں کرتے ہیں؟؟

ہاں یہ بھی صحیح کہا...تو تم کتنی کروگے...(مروہ نے پریشان ہوتے ہوئے پوچھا)

میں پچاس بھی کرلوں نا میرا دل صرف میری جان کہ لئے ہی دھڑکے گا...

ابراہیم کہ جواب پہ مُسکراتے ہوئے مروہ نے سُکھ کا سانس لیا..

اور مجھے کوئی کام کرنا نہیں آتا...

تمھارا پیر بھی نیچے پڑھنے نہیں دونگا یہ ایک پٹھان کا وعدہ ہے...

آآآ...تم بہت اچھے ہو...

اچھا تو پھر کہو زاتا سرا ڈیرا امینا کوم...

او کے...

زا...تا....سرا...ڈیرا ڈیرا ڈیرا....مینا کوم...

مروہ کہ بار بار ڈیرا کہنے پہ ابراہیم ہنسنے لگا تھا...

اچھا اب بائے صبح سکول جانا ہے مجھے...

مروہ...

ہمم..

میں کچھ بتانا چاہتا ہوں تمہیں...

ہاں میں سُن رہی ہوں.. کچھ دنوں میں میری ہاوس جاب سٹارٹ ہونے والی ہے اور اُسکے بعد مجھے سپیشلائزیشن کہ لئیے بھی جانا ہو گا تو میں فی الحال فائینانشلی اتنا سٹرانگ نہیں ہوں تم سمجھ رہی ہو نا...

ابراہیم نے اعجاز کی باتوں میں آکر مروہ کا امتحان لینے کی ٹھان لی تھی ..

بس اتنی سی بات مجھے لگا پتہ نہیں کیا بولنے والے ہو...

کیا مطلب یہ بڑی بات نہیں ہے تمھارے لئیے ؟؟

نہیں بالکل نہیں اور ہاں میں ایک بات یہاں کلئیر کر دینا چاہتی ہوں تمہیں ابراہیم...

میرے لئیے پیسہ اتنا امپارٹنٹ نہیں ہے جتنا کہ پیار پیسہ تمھارے پاس ہونا ہو پر جس دن پیار کم ہوا اُس دن مشکل ہو جائیگی...

اوہ میری جان میں مر جاونگا پر پیار کبھی کم نہیں ہو گا یہ ایک پٹھان کا وعدہ ہے تم سے..

مروہ کہ جواب پر وہ مطمئین ہوا تھا..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوکے اگر جواب سے satisfied ہو گئے ہو تو میں سو جاوں...

ایک سیکنڈ یار یہ ایک سانگ ہے میں تمہیں سُنانا چاہتا ہوں وٹس ایپ تو ہے نہیں کہ تمہیں سینڈ کر دوں سو یوں سُن لو اور سمجھو کہ یہ فیلنگز ہیں میری...

اوکے ے ے تو سُن لیتے ہیں مروہ نے حامی بھرتے اندر کمرے کی جانب قدم بڑھائے جہاں صفا صوفہ پہ سو رہی تھی...

مروہ کہ کان پہ لگے موبائل میں راحت فتح علی خان کی آواز گونجنے لگی تھی..

"تو اتنی خوبصورت ہے فدا دیدار پہ تیرے...

)ابراہیم موبائل کہ اُوپر دوسرا موبائل رکھے جس پر گانا بج رہا تھا رکھتے شاور لینے باتھروم کی جانب بڑھ چُکا تھا(

مکمل عشق ہو میرا..

ذرا سا پیار تو دے دے..

فلک قدموں پہ آ جُھکے..

حسین لمحات وہ دے دے.(مروہ فون کان پہ رکھے مُسکراتے ہوئے گانے کہ بولوں میں گُم ہو چُکی تھی)

تیرے سنگ بھیگ جاوں میں..

کبھی برسات وہ دے دے..

تیرے بنا جینا پڑے وہ پل مجھے نا دے...

)گانے میں کھوئے مروہ کہ دل نے سرگوشی کی میں مانتی ہوں کہ مجھے تم سے محبت نہیں ہے پر ان چار پانچ ماہ میں اس بات کا بخوبی اندازہ کر چُکی ہوں کہ تمھاری محبت بنا

کسی غرض کی ہے(

تو اتنی خوبصورت ہے فدا دیدار پہ تیرے..

تو ہی شامل رہا دُعا میں میری...

نام تیرا رہا زبان پہ میری..

)اور مجھے اس بات پر بھی یقین ہے کہ ایک دن تم ضرور مجھے خود سے محبت پہ مجبور کر لو گے مروہ نے مُسکراتے ہوئے اپنی بالوں کی لٹ کو اُنگلی پہ لپیٹا(

ذکر تیرا فکر تیری ہر گھڑی دل میں میری..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فلک قدموں پہ آ جُھکے حسین لمحات وہ دے دے.

تیرے سنگ بھیگ جاوں میں کبھی برسات وہ دے دے...

تیرے بنا جینا پڑے وہ پل مجھے نا دے..

تو اتنی خوبصورت ہے...

)گانے کہ بولوں میں محو مروہ نیند میں جھومنے لگی تھی(

عشق کی داستان جُدا ہے میری..

تو ہی دونوں جہاں باخُدا ہے میری...

یار میرے صرف تیری تشنگی لب پہ میرے..

تو اتنی خوبصورت ہے فدا دیدار پہ تیرے"...

گانا ختم ہو چُکا تھا کان پہ رکھا موبائل پھسلتا ہوا نیچے آ چُکا تھا..

دوسری طرف ابراہیم نے واش روم سے باہر آ کر جب فون کان سے لگایا تو سوئی ہوئی مروہ کی سانسیں سُنائی دیں..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مُسکراتے ہوئے ابراہیم نے دھیمے سے بولا

بائے....

اور فون پہ اپنے لب رکھتے موبائل کو اپنے دل سے لگایا...

اور یونہی آنکھیں موند لیں..

****

صفا ...

اُٹھو صفا یہاں کیوں سو رہی ہو کالج نہیں جانا کیا؟؟؟

عمیرا کی آواز پر مروہ کمبل میں کسمساتی سر تک کمبل کو تان گئی تھی جبکہ...

صفا نے اُٹھتے ہی روتے ہوئے کہا...

میں سوئی ہی کب تھی جو اُٹھوں..

کیا مطلب کیا ہوا ہے صفارو کیوں رہی ہو؟؟

اس سے پوچھیں پوری رات کس سے عشق و معشوقی کرتی رہی ہے...

کیاااکیا کہہ رہی ہو...

عمیرا نے دہلتے ہوئے ہاتھ دل پہ رکھا جبکہ کمبل کہ اندر دُبکی مروہ کی سانس رُک گئی تھی...

****

آج کی صُبح پچھلی صُبح سے کافی مختلف تھی..

کافی خاموش اور پُراسرار سی ہر سو ایک عجیب سی چُپ تھی جیسے کسی راز سے پردہ اُٹھنے کہ بعد ایک الگ سی خاموشی ہو..

صُبح کہ وقت سب ناشتے کی میز پر موجود تھے سوائے مروہ کہ..

صفا متورم آنکھوں کہ ساتھ احمر کی ساتھ والی کُرسی پہ بیٹھی آملیٹ میں فورک گُھما رہی تھی..

جبکہ عمیرا اور شگفتہ بھی کافی خاموش تھیں سب پہ ایک گہری نظر ڈالتے مہرین نے مروہ کا پوچھا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صفا مروہ کہاں ہے جاگی نہیں ابھی تک؟؟ سکول نہیں جائے گی کیا؟؟

مہرین کہ سوال پہ صفا سوالیہ نظروں سے شگفتہ کو دیکھنے لگی تھی.. تبھی وہ گلا کھنکھارتے گویا ہوئیں...

نہیں اُسکی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے..

اور ہاں احمر مجھے ایک بات کرنی تھی تم سے ..

جی امی؟؟

تم اور مہرین آج اسلام آباد چلے جاو...

اسلام آباد کیوں اماں؟؟

وہ تمھاری پھوپھو کا پوتا ہوا ہے نا تو تم اور مہرین مبارک دے آو..

تو آپ نہیں جائینگی امی؟؟

منہ میں بریڈ کا پیس رکھتے احمر نے استفسار کیا؟؟

نہیں وہ.. تم اور بہو چلے جاو ویسے بھی تمھارے ابا اپنے ٹرانسفر کہ مسئلوں میں اُلجھے ہوئے ہیں آجکل اور پھر عمیرا کی طبیعت بھی صحیح سے نہیں سنبھلی ابھی تک ..

وہ جتنے بہانے گھڑ سکتی تھیں سب گھڑ چکی تھیں..

پر اماں میں ایسے اچانک سے چُھٹی نہیں کر سکتا اگر آپ کہیں تو ابھی چلا جاتا ہوں بارہ بجے تک واپس آجاونگا اور پھر چلے جائینگے ہم...

ہاں یہ بھی صحیح ہے..

وہ حامی بھرتیں چائے کا گھونٹ بھرنے لگی تھیں...

****

دوسری طرف مروہ صفا اور عمیرا کہ کمرے سے چلے جانے کہ بعد فوراً سے اُٹھ بیٹھی تھی..

اور کب سے ٹہلتے ہوئے مسلسل ابراہیم کا نمبر ملانے میں مصروف تھی..

پر ابراہیم کا فون سائلنٹ پہ ہونے کی وجہ سے بنا آواز کہ صرف روشن ہی ہو پا رہا تھا ..

اُف فون اُٹھاو کہاں ہو مجھے ضرورت ہے تمھاری مسلسل بُڑبُڑاتے ہوئے مروہ کمرے کہ چکر کاٹتی بہت بے چین دیکھائی دے رہی تھی..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پر جب مسلسل بیل جانے پر بھی کال نا اُٹھائی گئی تو پھر کچھ سوچتے ہوئے ابراہیم کہ لئیے دھڑا دھڑ میسیج سینڈ کرنے لگی...

"ہیلو کہاں ہو ابراہیم؟؟

ایک میسیج کرتے ہی ایک اور ٹائپ کیا...

"یہاں بہت مسئلہ ہو گیا ہے صفا نے رات کو ہماری سب باتیں سُن لی تھیں اور اب سب کو تمھارے متعلق پتہ چل گیا ہے..مجھے بہت ٹینشن ہو رہی ہے ابراہیم"..

میسیج لکھتے ہوئے مروہ کہ ہاتھ کپکپا رہے تھے اور دل دل تو ایسے دھڑک رہا تھا جیسے ابھی باہر آجائے گا...

پھر ایک اگلا اور آخری میسیج سینڈ کیا.

"ابراہیم اگر یہ سب میرے ابا کو پتہ چل گیا تو وہ مجھے جان سے مار ڈالیں گے..پلیز کچھ کرو بچالو مجھے"..

جو کچھ سمجھ آیا وہ لکھ کر مروہ اپنے فون سے سب کلئیر کرنے لگی تھی اور پھر سر پکڑے وہیں بیٹھتے آگے کا لائحہ عمل سوچنے لگی..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

احمر چُھٹی لیکر واپس آچُکا تھا اور اب وہ اور مہرین اسلام آباد کہ لئیے نکل چُکے تھے...

احمر ...

گاڑی چلاتے مہرین نے فرنٹ مرر سے باہر دیکھتے ہوئے اُسے پکارا...

ہمم کہو؟؟

یہ اماں نے ہمیں کیسے بھیج دیا اس سے پہلے تو ایسے کسی موقع پر اسطرح نہیں ہوا..

وہ تو ہر طرح کی خوشی غمی میں ہمیشہ خود ہی جاتی ہیں پھر اب ایسا کیوں؟؟

اور تم نے دیکھا صُبح سب کا رویہ بھی کافی عجیب سا تھا میری مانو تو کچھ نا کچھ ایسا ضرور ہے جسے سب مل کر ہم سے چُھپا رہے ہیں مہرین کی چھٹی حس کچھ غلط ہونے کا اشارہ دے رہی تھی...

ایک تو تم عورتوں کی سمجھ نہیں آتی مجھے پہلے تمہیں مسئلہ تھا کہ اماں تمہیں بہو ہونے کہ ناطے فیملی میں ایسے موقعوں پر بڑا سمجھ کہ نہیں بھیجتیں..

اور جب آج ویسا ہوا جیسا تم چاہتی تھیں تب بھی تم خوش نہیں ہو حد ہے ویسے احمر مہرین کہ بات پر ہنستے ہوئے کہنے لگا ویسے صحیح کہتے ہیں عورت کو مطمئین کرنا جوئے شیریں لانے کہ مترادف ہے...

اُڑا لو میرا مذاق اُڑا لو پر تم وہ نہیں دیکھ رہے جو مجھے دکھ رہا ہے..

پر خیر پتہ تو میں لگا ہی لونگی کہ آخر معاملہ کیا ہے..

اُف یہ فیملی پالیٹکس احمر نے کنکھیوں سے مہرین کو دیکھتے میوزک آن کر دیا...

****

پورے ایک بجے ابراہیم آنکھیں مسلتا اُٹھ بیٹھا تھا رات کافی دیر تک بات کرنے پہ اُسکی آنکھ لیٹ کُھلی تھی...

سفید رنگ کی بنیان اور سفید ہی ٹراوزر میں ملبوس وہ اپنے کسرتی بازو اٹھائے سٹرہچنگ کرنے لگا...

اور پھر مکمل طور پر بیدار ہوتے وہ بیڈ سے اُٹھتے کھڑکی کی طرف آگیا تھا..

پردہ ہٹانے پر سورج کی کرنیں آنکھوں میں چبھنے لگی تھیں..

سرسبز لان اور اس میں ٹہلتے جرمن شیفرڈ (کتے) اور ارد گرد پھرتے ملازم وہاں سب کچھ ہمیشہ کی طرح کا تھا..

وہاں کھڑے ابراہیم کہ کانوں میں مروہ کی آواز گونجنے لگی تھی..

پشتو میں کیئے اُسکے اظہار محبت کو یاد کرتے مُسکراتے ہوئے وہ کچھ دیر تک وہاں رُکنے کہ بعد اب فریش ہونے باتھروم کی طرف بڑھ گیا تھا...

******

صُبح سے اب تک مروہ ایک ہی جگہ اکڑوں بیٹھی تھی..دل دو سو چالیس کی سپیڈ پہ بھاگ

رہا تھا..ہاتھ پاوں الگ پھول رہے تھے..

وہ ہر آہٹ پر بار بار چونک چونک جاتی تھی..

اس وقت اُسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اب سب کہ پوچھنے پر وہ کیا کہے گی ..

اور سب کیا سوچیں گے..

یہ سوچتے سوچتے دماغ شل ہونے لگا تھا..

کہ تبھی دروازہ کھولتے اماں,صفا اور عمیرا ایک ساتھ کمرے کہ اندر داخل ہوئیں..

اُن سب کو اپنی طرف بڑھتے دیکھ مروہ کا دل رُکنے لگا تھا..

یہ سب کیا ہے مروہ کیا صفا صحیح کہہ رہی ہے..صوفہ پہ بیٹھتے شگفتہ نے خونخوار نظریں مروہ پہ گاڑھے پوچھا..

مروہ مسلسل فرش کو گھورتے اپنی زبان پہ وہ لفظ لانے کی کوشش کر رہی تھی جو وہ کہنا چاہتی تھی..

مروہ اماں کیا پوچھ رہی ہیں جواب دو؟؟

یہ کیا جواب دے گی آپا اسکی خاموشی ہی میری بات کی تصدیق کہ لئیے کافی ہے..

مروہ تم ایسے کیسے کر سکتی ہو..

اتنا پیار اور اعتماد اس دن کہ لئیے دیا تھا تمہیں کہ تم یوں رسوا کرو ہمیں؟؟

شگفتہ بیگم کہ لہجے میں بہت تھکن تھی وہ تو یہ ہی نہیں سمجھ پا رہی تھیں کہ یہ سب ہو کیا رہا ہے؟؟

اور وہ ہے کون جس سے تم بات کرتی ہو؟؟

کوئی پٹھان ہے آپا؟؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس سے پہلے کہ مروہ جواب دیتی صفا نے فوراً سے کہا؟؟

ہیں کیا پٹھان؟؟

کون پٹھان یہ پٹھان کہاں مل گیا تمہیں؟؟

کیا تم جانتی ہو کہ یہ پٹھان کتنے سخت اور غیرت مند ہوتے ہیں ہر بات پر مرنے مارنے والے..

اُف اُف لڑکی..

اب وہ چلانے لگی تھیں اس سے پہلے کہ وہ مروہ پہ جھپٹتیں عمیرا نے انہیں روکا..

آرام سے بات کریں امی پہلے پوچھیں تو اس سے معاملہ کیا ہے شگفتہ کو روکتے ہوئے عمیرا نے کہا جو مروہ کو مارنے کو لپک رہی تھیں..

اور تم کچھ تو کہو مروہ اتنا کچھ کر لیا ہے تو اب جواب بھی دو بتاو ہمیں...

وہ...وہ رانگ نمبر پہ بب..بات ہوئی تھی..

مروہ کی منمناتی آواز وہاں بیٹھے بامشکل سب نے سُنی..

رانگ نمبر...

یہ یہ کیا کہہ رہی ہے...تم چاہتی کیا ہو لڑکی؟؟

اماں ریلیکس میں پوچھ رہی ہوں نا..

ہاں تو کون ہے سب بتاو مروہ..

وہ شہز...نہیں ابراہیم نام ہے اُسکا اور..وہ ڈاکٹر بن رہا ہے...

رہتا کہاں ہے؟؟

ڈی. آئی. خان کہ ہاسٹل میں رہتا ہے...پر...وہ ہے لکی مروت کا..سر جُھکائے جُھکائے مروہ نے اپنی بات مکمل کی..

لکی مروت یہ کونسی جگہ ہے اور کہاں ہے؟؟ہم نے تو کبھی نام تک نہیں سُنا..

اور کیا کہا ڈاکٹر بن رہا ہے تمھارے خیال میں میڈیکل کی پڑھائی کرنے والوں کہ پاس اتنا فالتو وقت ہوتا ہے کہ وہ یوں رانگ نمبر پہ بات کرتے پھریں بیوقوف بنا گیا ہے وہ تمہیں؟؟

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حد ہے...

شگفتہ سر پکڑے بیٹھی تھیں..اور صفا اُن سب کو دیکھتی اور اس سیچویشن سے پریشان ہوتی آنسو بہا رہی تھی...

کہ تبھی عمیرا نے کہا...

فون ملاو اُسے بات کرواو ہماری..

****

ابراہیم گلے میں ٹاول ڈالے باتھروم سے باہر آیا تھا؟؟

باڈی پہ سپرے کرتے مُسکراتے ہوئے وہ بیڈ پہ پڑے فون کی طرف بڑھا تاکہ مروہ کو گُڈ مارننگ کا ٹیکسٹ کر سکے..

پر فون اُٹھاتے ہی ڈھیروں مسڈ کالز دیکھتے اُسکا ماتھا ٹھنکا...

پر میسیجز کھولتے اور اُنہیں پڑھتے اُسکے ماتھے کہ بلوں میں مزید اضافہ ہوا تھا..

میسیجز پڑھتے ہی بنا کچھ سوچے ابراہیم نے مروہ کا نمبر ڈائل کیا ..

****

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس سے پہلے کہ مروہ عمیرا کہ کہنے پہ کال کرتی اُسکا فون بج اُٹھا تھا..

جس پہ عُزیر کالنگ جگمگا رہا تھا..

یہ عُذیر کی کال آرہی ہے کیا مروہ؟؟

نن... نہیں یہ شہ... وہ ابراہیم کا نمبر ہے...

مروہ کی بات پر عمیرا نے اُنگلیاں چٹخاتی مروہ کو گھورا..

اور موبائل اُٹھا کر اماں کی طرف بڑھایا..

ہیلو مروہ؟؟

فون پک ہوتے ہی ابراہیم نے جھٹ سے مروہ کو پُکارا..

میں مروہ نہیں اُسکی ماں بول رہی ہوں..

تبھی آن ہوئے سپیکر پہ ابراہیم کی آواز گونجی ..

اور وہیں ابراہیم کی آواز میں اپنے لئیے تشویش محسوس کرتے مروہ کو سکون سا محسوس ہوا..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آنٹی دیکھیں میری مروہ سے بات کروادیں وہ ٹھیک تو ہے نا؟؟

تم ہو کون اور کیا چاہتے ہو لڑکے؟؟

وہ اپنی آواز میں جتنا غیض و غضب لا سکتی تھیں لا رہی تھیں تاکہ اگلے پر رُعب پڑے..

دیکھیں آنٹی اُس نے کچھ غلط نہیں کیا حالانکہ کبھی مجھے دیکھا تک نہیں ہے...ہاں دیکھا نہیں ہے اور عشق میں کملی ہو رہی ہے ہمم اُنہوں نے اُسکی بات نا مانتے سر جھٹکا..

دیکھیں آنٹی ہم دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں اور شادی کرنا چاہتے ہیں...

یہ منگنی شدہ ہے تمہیں نہیں پتہ کیا...

میں جانتا ہوں سب اور منگنی سے کیا ہوتا ہے بھلا...

دیکھو لڑکے آج کہ بعد یہاں فون مت کرنا ورنہ بہت بُرا ہو گا سمجھے...

اور ویسے بھی میں جلد ہی اسکی شادی کر کہ اسے دفعان کر دونگی...

غُصہ سے کہہ کر فون کاٹتے وہ مروہ کی طرف متوجہ ہوئیں ...

یہ جو بھی گند تم نے پھیلایا ہے وہ ہم تک ہی رہے گا سمجھی....

لڑکیوں کی عزت بہت نازک ہوتی ہے اور ویسے بھی میں نہیں چاہتی کہ یہ بات تمھارے باپ تک پُہنچے اور وہ تمہیں قتل کر دے سو میری بات کان کھول کر سنو..

جو تم کر سکتی تھی وہ کر چُکی میں کل ہی تمھارے ماموں کو کال کر کے ایک مہینے کہ اندر اندر تمہیں یہاں سے چلتا کرتی ہوں..

اور رہی اس لڑکے کی بات آج کل کہ لڑکے صرف دل لگی کرتے ہیں اور کچھ نہیں یہ فون آف کر دیا ہے میں نے سو اب وہ بھی آرام سے بیٹھ جائیگا...

مروہ کو سمجھاتیں وہ کمرے سے باہر چل دیں...

پر وہ یہ نہیں سمجھ سکتی تھیں جسے وہ وقتی عشق کہہ رہی ہیں وہ کتنی مشکل لانے والا ہے...

****

مروہ کی اماں سے فون کہ بعد تو ابراہیم کو کچھ سمجھ ہی نہیں آرہا تھا یا شاید وہ اس سب کہ لئیے تیار نہیں تھا..

ابراہیم جو کچھ دیر قبل اپنی محبت کہ خُمار میں جھوم رہا تھا اب تھکا ہارا سر پکڑے نڈھال سا کاوچ پہ بیٹھا تھا..

اُف...اُف...کچھ سمجھ نہیں آرہا اب کیا کروں میں....

اور پتہ نہیں مروہ کہ ساتھ کیا کیا ہو گا اُنہوں نے آواز سے تو کافی غصہ والی خاتون لگ رہی تھیں اور تبھی تو مروہ میرے بار بار مجبور کرنے پر بھی اپنی فیملی سے بات نہیں کر رہی تھی....

)ابراہیم کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اپنے بال نوچ ڈالے پر فی الوقت وہ بے بس تھا(

مروہ کہ متعلق سوچتے سوچتے دماغ شل ہونے لگا تھا تبھی چائے کی طلب محسوس کرتے کمرے سے باہر کی طرف قدم بڑھادیئے...

ابراہیم کا روم چونکہ اُوپر کی منزل پر تھا سو سیڑھیوں پہ کھڑے نچلی منزل کا منظر اُسکی آنکھوں کہ سامنے گھوم گیا..

جہاں ننگ دھڑنگ اُسکے بھتیجے گھوم رہے تو جو اس وقت کہیں سے بھی کسی بزنس مین انجنیئز اور پڑھے لکھے باپ کہ بچے نہیں لگ رہے تھے..

ابراہیم کی مورے نے پورے علاقے سے چُن چُن کر کم صورت,ان پڑھ,اور غریب گھرانے کی لڑکیاں اپنے بیٹوں کہ لیئے بیاہی تھیں تاکہ اُنکے بیٹے کبھی اپنی بیویوں کہ نا ہو سکیں اور ساتھ ہی وہ پوری زندگی اپنی بہوؤں کو اپنے احسان تلے دبائے رکھیں..

ابراہیم ہمیشہ سے اپنے ماں باپ کی نیچر سے خار کھاتا تھا تبھی شروع سے ہی ہاسٹلز میں رہا تاکہ اس ماحول سے دور رہ سکے..

گل لالہ ابراہیم کی مورے کی بھانجی تھیں جو شکل وصورت کہ علاوہ ہر کام میں تاک تھی گل لالہ سے ابراہیم کی منگنی کہ پیچھے بھی اُنکی نظر صرف اکلوتی گل لالہ کی دولت پر

تھی..

یہ منظر دیکھتے ابراہیم کا دل اوب کیا تھا تبھی غُصے سے مڑتے وہ پھر سے کمرے میں بند ہو گیا..

پر کچھ ہی دیر بعد نور خان (ملازم) دروازہ کھٹکاتے اندر داخل ہوا ..

لالہ آپ نے ناشتہ نہیں کرنا کیا؟؟ وہ مورے پوچ ری اے...

نہیں کرنا جاو یہاں سے نکلو اور خبر دار دوبارہ کوئ آیا..

اپنا سارا غُصہ اُس پر اُنڈیلتے ابراہیم نے اُسے دھکیلتے دروازہ زور سے بند کیا..

ابراہیم کہ دروازہ بند کرنے کی آواز پورے گھر میں گونج گئ تھی..

کیا اُوانور؟؟

وہ لالہ غُصہ کرتی اے...

بس م ءں سمجھ گئ یہ سب اُس شاہری لڑکی کا کیا دھرا اے اُسی کی وجہ سے یہ اتنا خود سر اورا ہے آجکل تو ابراہیم کی ہر حرکت پہ وہ مروہ کور گیدنا نہیں بھولتی تھیں....

****

اماں کہ جانے کہ بعد عمیرا اور صفا تھیں جو کمرے میں رہ گئی تھیں...

مجھے تم سے یہ اُمید نہیں تھی مروہ تم... تم یہ سب کیسے کر سکتی ہو ابا کو جانتی ہو نا؟؟

ممم... میں... میں مجبور تھی مروہ نے تھوک نگلتے کہا...

مجبور کیسی مجبوری؟؟

کہیں.. کہیں تم اُس سے کہیں ملی تو نہیں یا پھر تمھاری کوئی تصویر تو اُسکے پاس نہیں جو تم مجبور ہو گئی سچ سچ بتاو مروہ اگر ایسا کچھ ہے تو؟؟

)عمیرا کہ الفاظ تھے یا کوئی دھماکہ اُف یہ سب کیا سمجھ رہے ہیں(..

نہیں... آپا ایسا تو کچھ نہیں میں نے تو کبھی دیکھا تک نہیں اُسے...

پھر یہ سب کیا ہے جو تم عُذیر کو بُھلائے یہ سب کرنے لگی... آخر تمھارا مقصد کیا ہے اور مجھے تو یہ سمجھ نہیں آتی کوئی کسی کو دیکھے اور ملے بنا کیسے چاہ سکتا ہے؟؟

تبھی کچھ یاد آنے پر وہ مزید گویا ہوئیں اور یہ تم اُسکے نام سے پہلے شہ کیوں کہہ رہی تھی اب یہ بھی بتادو...

وہ پہلے اُس نے اپنا نام شہزاد بتایا تھا...

واہ... واہ مروہ واہ جو نام غلط بتا رہا ہے وہ محبت کیسے صحیح کر سکتا ہے تم اتنی بیوقوف نکلو گی یہ نہیں پتہ تھا مجھے...

عمیرا کہ لعنت ملامت مروہ کا سر جُھکا گئی تھی...

چلو جو بھی کرنا تھا تم نے وہ کر لیا اب یہ بتاو تم چاہتی کیا ہو؟؟

میں... میں شادی کرنا چاہتی ہوں ابراہیم سے..

کیا تم.. تم ہوش میں تو ہو؟؟؟؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

رات کہ نو بجے مری کی سُنسان گلیوں میں ہُو کا عالم تھا..

ہلکی ہلکی پڑتی بوندا باندی جہاں خُنکی میں اضافہ کر رہی رہی تھی وہیں وقفے وقفے سے فضا میں گونجتی گیدڑوں کی آواز ماحول کو مزید خوفناک بنا رہی تھی..

ویسا ہی سرد ماحول حسن ہاوس میں بھی چھایا ہوا تھا.. جہاں ڈائننگ ہال میں بیٹھے نفوس اپنی اپنی سوچ میں گُم کھانا تناول کر رہے تھے..

اور مہرین جو شام کو ہی احمر کہ ساتھ واپس آچکی تھی سب کہ سنجیدہ چہرے دیکھ مزید تشویش کا شکار ہونے لگی...(پتہ نہیں کون سی بات نے ان سب کا رنگ اُڑا رکھا ہے دل میں سوچتے مہرین نے مروہ کو باریک بینی سے دیکھا اور ساتھ ہی پوچھ بھی ڈالا)

مروہ تمہیں کیا ہوا طبیعت ٹھیک ہے تمھاری؟؟آنکھیں کیوں اتنی سوجھ رہی ہیں؟؟مہرین کہ اتنا متفکرانہ انداز پہ مروہ کو اپنے منہ میں ڈالا نوالہ نگلنا مشکل لگنے لگا....

تبھی فوراً سے پانی کا گلاس منہ سے لگاتے مروہ نے جواباً کہا..

وہ بھابھی بس صُبح سے سر میں درد ہے اس لئیے شاید ..

مہرین کی نظروں کو نوٹ کرتے عمیر انے بات کا رُخ بدلتے پوچھا"اور مہرین پھوپھو اور باقی سب کیسے تھے؟؟اور بے بی کیسا تھا؟؟؟

سب ٹھیک تھے وہاں پھوپھو اماں کو پوچھ رہی تھیں...

ہاں میں بھی لگاونگی چکر وہاں...ابھی الفاظ اُنکے منہ میں ہی تھے کہ نازو بوتل کہ جن کی طرح حاضر ہوئی بیگم صاحبہ موبائل بج رہا ہے آپکا...

کس کی کال ہے؟؟

پتہ نہیں جی کوئی نمبر ہے..

فون کو کان سے لگاتے ہی جو آواز اُبھری اُس نے شگفتہ بیگم کہ ہاتھ کپکپانے پہ مجبور کر دیئے تھے...

پر خود کو سنبھالتے ہی رانگ نمبر کہہ کر کال کاٹ دی...

کس کا فون تھا اماں؟؟ احمر نے کھانا کھاتے ہوئے پوچھا..

پتہ نہیں بچے ایسے ہی فالتو لوگ اُنہوں نے الفاظ کی ادائیگی کہ وقت جو نظر مروہ پہ ڈالی وہ اُسے باآور کروانے کو کافی تھی کہ کال کس کی تھی...

****

مروہ کی امی کہ رانگ نمبر کہہ کر کال کاٹنے پہ ابراہیم پیچ وتاب کھا کر رہ گیا تھا..

وہ صُبح سے اپنے کمرے میں مُقید ایک ہی بات پر اٹکا ہوا تھا کہ کیسے مروہ تک رسائی حاصل کی جائے...

آآآ... بس بہت ہوا وہ چلاتا ہوا اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے کمرے میں ٹہلنے لگا اور پھر

کھڑکی کھول کر لمبی سانس لیتے ہوا کو خود میں اُتارنے لگا یہ خود کو ٹھنڈا کرنے کی ایک کوشش تھی..

پر پھر کچھ یاد آتے فہام کو کال ملائی..

کہاں ہے تو؟؟

کہاں ہونا ہے بارش ہو رہی ہے گھر پر ہوں...

دو دن صرف دو دن ہیں تیرے پاس اگر اندر کی رپورٹ نا ملی تو جس جاب کا انٹرویو آج دے کر آیا ہے اُسے بھول جانا..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پر یار....اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا ابراہیم نے کال کاٹ دی...

عجیب خر دماغ انسان ہے یہ کوئی فلم یا ڈرامہ ہے کہ میں اُنکے گھر میں گُھس کر کیمرے فٹ کر آوں حد ہے...

****

)اگلا دن(

آپ میری جس مرضی سے شادی کروا دیں چاہے شاہمیر سے ہی..پر میں عُذیر سے

شادی نہیں کرو نگی یہ سُن لیں آپ..

دیکھ رہی ہو عمیرا اس کی زبان اتنا کچھ کر کے بھی بجائے اس کہ کے یہ شرمسار ہو ہم پر ہی چڑھ رہی ہے حد ہے بے شرمی کی...

اور عُذیر سے کیوں نہیں پہلے تو بہت محبت تھی تمہیں اُس سے اب کیا ہوا؟؟

عمیرا کہ سوال پہ مروہ کی آنکھیں بھیگنے لگی تھیں (محبت تو آج بھی ہے پر اُس میں انا کی دیوار اتنی مضبوطی سے حائل ہو چکی ہے کہ محبت کہیں کھو سی گئی ہے..)

بولو جواب دو اب کیوں منہ میں گھُنگھنیاں ڈال لی ہیں؟؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پر مروہ سے کوئی جواب بن ہی نہیں پڑا..

مروہ کو خاموش دیکھ شگفتہ نے ایک ترپ کا پتہ پھینکا..اچھا ٹھیک ہے اگر تم اُس سے شادی کرنا چاہتی ہو تو ایک بات کان کھول کر سُن لو پھر تمھارا اس گھر سے اور ہم سے کوئی تعلق نہیں رہے گا سمجھی اور اب جاو اچھی طرح سے جا کر سوچ لو...

مروہ کہ کمرے سے نکلتے باہر کھڑی پہرہ دیتی صفا اندر داخل ہوئی..

کیا آپ واقعی اس کی اُس انجان شخص سے شادی کروادیں گی...

نہیں بالکل نہیں مجھے پتہ ہے میری اس شرط کہ بعد اسکا جواب کیا ہو گا اور ویسے بھی ابھی یہ اتنا بھی ہاتھ سے نہیں نکلی ..

****

رات کہ دس بجے کافی کا مگ ہاتھ میں تھامے مروہ بالکنی میں کھڑی تانے بانے بننے میں مصروف تھی...

کیا اماں نے جو کہا وہ سب سچ ہے ؟؟

کیا واقعی میں میری شادی ابراہیم سے کروادیں گی ؟؟

پر پھر اُنکی وہ شرط اُف کہاں پھنس گئی میں..

پر پھر دل سے ایک کرلاتی آواز آئی ویسے بھی سب کی نظروں میں تم اپنا مقام کھو تو چکی ہو اب انکے ساتھ رہنا مزید رسوائی ہے کیا تم ان سب کی نظروں میں اپنے لئیے بے یقینی...اور بے اعتباری دیکھ پاو گی ؟؟

نہیں بالکل نہیں...(مروہ کہ لب ہلے)

تو بس ٹھیک ہے صُبح ہی ابراہیم کہ حق میں فیصلہ دے دو...

مروہ دک میں تہیہ کرتی اندھیرے میں نظر آتی سڑک کو گھورنے لگی ..

تبھی صفا نے پُکارا..

مروہ اندر آو یاد نہیں ہے کیا اماں نے منع کیا ہے یہاں کھڑے ہونے سے اور اندر آ کر سوتا کہ پھر میں بھی سو سکوں...

صفا آج کل مروہ کی چوکیداری پہ مامور تھی...

کافی کا تلخ گھونٹ بھرتے اور صفا کو گھورتے وہ اپنے بستر میں گُھس گئی صفا کو دیکھتے ہی آجکل مزید غُصہ آنے لگتا تھا...

تبھی سر کو کمبل سے ڈھانپتے مروہ بُڑبُڑائی "فساد کی جڑ"

****

ابراہیم نے مری جانے کہ لئیے اپنا سامان پیک کر لیا تھا...

اُس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اپنی محبت کی بقاء کی جنگ اب محبوب کہ شہر میں ہی لڑنی ہے..

سب کچھ بیگ میں بھرتے وہ تقریباً سیڑھیاں پھلانگتا نیچے اُترا...

اے لا کاکاں جاتی اے..

وہ میں مری جارہا ہوں لالہ کی طرف...

لالہ کی طرف یا پھر؟؟

پلیز مورے ابھی میں آپ کی سُننے کہ موڈ میں نہیں ہوں..

ہاں بھئی اب کیوں سُنے گا تم جاو جہاں جاتی اے پر جلدی آنا چار دن بعد تمارا تاریخ رکے گا شادی کا...

ہاں رکھ دینا..(گل لالہ سے شادی تو کرنی ہی تھی اس سب سے تو وہ بچ نہیں سکتا تھا)ہاتھ جھلاتے ابراہیم تیزی سے اپنی گاڑی کی طرف بڑھا گاڑی کو راستے پہ ڈالتے کانوں میں آئی پوڈ ڈالے

مروہ کی اماں کا نمبر ملایا...

ہیلو...

تم نے کال کیوں کی منع کیا تھا نا؟؟

دیکھیں آنٹی میری بات سُنیں)..ابراہیم نے ہمیشہ کی طرح خود کو calm کرتے اُن

کی منت کی(

میں کسی آوارہ انسان کی بات نہیں سُننا چاہتی سو بار بار کال کرنا بند کرو...

بسسس بہت ہوا میں آوارہ تو آپکی بیٹی کیا ہے گاڑی کی سپیڈ بڑھاتے ابراہیم نے غُصے سے کہا...(شگفتہ تو اُسکی آواز پہ ہی سُن ہو گئی تھیں)

آپکو کیا لگتا ہے اُسکا فون لے لیں گی تو میں کچھ کر نہیں پاونگا یہ بھول ہے آپکی..(ابراہیم کہ اندر کا خود سر پٹھان جاگ چُکا تھا)

اور میری ایک بات یاد رکھنا اگر وہ میری نا ہوئی تو مری کی ہر گلی میں آپکی عزت کہ ایسے جھنڈے لہراونگا کہ سب صدیوں تک یاد رکھیں گے...

ابراہیم کی بات شگفتہ بیگم کا خون کھولا گئی تھی تبھی وہ بھی چلائیں اپنی حد میں رہو لڑکے..

ابھی تک اپنی حد ہی میں تھا اور آپکی منتیں کر رہا تھا پر آپ نے مجھے مجبور کیا ہے..

اور آپ جو کر سکتی ہیں کر لیں وہ میرے ساتھ بھاگ کر شادی کہ لئیے بھی تیار ہے سُنا اپ نے..

ابراہیم کی اس بات پر تو موبائل اُنکے ہاتھ سے گرتا گرتا بچا تھا..وہ تو سمجھ رہی تھیں سب کچھ کنڑول میں ہے پر یہاں تو پانی سر سے گزرتا محسوس ہو رہا تھا..

میں جلد شادی کر دونگی اُسکی اور تم دیکھتے رہ جاوگے..(ابراہیم سے زیادہ اس بات سے اُنہوں نے خود کو تسلی دی)

اچھا وہ بھی کر کہ دیکھ لیں پر ایک بات میری بھی سُن لیں چار بچے بھی ہو گ ئے نا اُسکے تب بھی وہ میری ہی رہے گی سُنا آپ نے اس سے زیادہ شگفتہ کی ہمت نہیں تھی سُننے کی تبھی فون بند کر کہ بیڈ پہ پھینکتیں باہر کو لپکیں..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

کچھ دیر قبل آسمان پہ چھائے کالے بادل اب چھاجوں چھاج مینہ برسانے میں مصروف تھے..

پر بارش کی دلدادہ مروہ اپنے سوکھے نین کٹورے لیئے بیڈ پہ بیٹھی سامنے لگے آئینے میں خود کو تکنے میں مشغول تھی..

ہمیشہ سے ستاروں کی طرح چمکنے والی آنکھیں بالکل ویران تھیں...اور ان ویرانیوں

میں گونجتا ایک سوال میری غلطی کیا ہے؟؟

کیا محبت میں ٹھوکر کھا کر راہ بدلنا؟؟

یا پھر محبت کو مار کر اپنی انا کو سربلند کرنا؟؟

پچھلے دو دنوں سے وہ خود سے یہ سوال کرتی اب تھکنے لگی تھی...

کہ تبھی باہر چمکتی بجلی کی کڑکڑ کڑاہٹ اُسے اپنے ماتم میں شریک لگی..

اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ سوچتی شگفتہ بیگم کمرے کا دروازہ کھولتی چیل کی طرح مروہ پہ جھپٹیں..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ذلیل کمینی مروہ کو بالوں سے کھینچتیں وہ اُس پہ چڑھ دوڑی تھیں..

پر مروہ اُنکے رویے پہ شاک میں گھری اپنا بچاو تک نہیں کر پا رہی تھی..

ساتھ ہی مروہ کہ بال اتنی مضبوطی سے اُنہوں نے پکڑے تھے کہ جیسے چمڑی سمیت ہی اُدھیڑ دینا چاہتی ہوں..

)یہ وہی بال تھے جنہیں وہ کٹوانے نہیں دیتی تھیں پر اگر آج اُنکی بیٹی اُنکی عزت اور محبت پہ کسی اور کو ترجیح دینے کہ حق میں تھی تو وہ بھی ساری محبت بلائے طاق رکھے

میدان میں کود پڑی تھیں..اتنے دن سے وہ مروہ کو صرف باتیں ہی سُنا رہی تھیں پر ابراہیم کی بات نے اُنہیں اس انتہائی قدم پہ مجبور کر دیا تھا(

باہر دروازے پہ کھڑی صفا اُنہیں کسی بھی انتہائی قدم سے روکنے کی کوشش میں دروازہ دھڑ دھڑانے میں مصروف تھی امی چھوڑ دیں اُسے اممیی..

بول بتا کہاں کہاں منہ کالا کرتی رہی ہے...ایسے ہی تو وہ لڑکا ہماری عزت کہ جھنڈے لہرانے کی بات نہیں کر رہا...بول جواب دے یہ صلہ دیا تو نے ہماری محبت کا اتنی ہی آگ لگی تھی تو پہلے بتا دیتی..

وہ مروہ کو زود و کوب کرنے کہ ساتھ ساتھ اُسے بری طرح پیٹ رہی تھیں پر مروہ کی تو جیسے زبان ہی بند ہو گئی تھی...

ایسا بھی ہو گا یہ سب بھی سہنا ہو گا یہ تو سوچا ہی نہیں تھا کہ ہمیشہ سے جان لُٹانے والی ماں آج جان لینے کہ در پہ ہو جائیگی..

مروہ کو بیڈ پہ دھکا دیتیں اب وہ اپنا جوتا اُٹھائے اُسکے سر پہ مارنے لگی تھیں جوتے سے بچنے کو مروہ نے اپنے ہاتھ سر پہ رکھ لئیے اور اب وہ جوتا اُسکے ہاتھ پہ پڑنے لگا تھا ...

امی...بس کر دیں باہر آئیں دروازہ کھولیں...

امی...

امی ابا آگ ئے ہیں..

صفا کہ الفاظ پہ اُنکا ہاتھ رُکا تھا اور وہ غصہ سے بھری نظر مروہ پہ ڈالتیں باہر چل دیں...

جبکہ پیچھے بیڈ پہ گری مروہ اپنے ہاتھ کو دیکھنے لگی جس پہ نیل کا نشان پڑ چُکا تھا...

اُس نشان پہ ہاتھ پھیرتے مروہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

I hate you uzair..

I hate you...

****

لاہور کا موسم آج کافی خوشگوار تھا گرمی کا زور ٹوٹ چُکا تھا اور سردی کی عنقریب آمد آمد تھی..

لاہور کہ درمیانہ درجہ کہ اس رہائشی علاقہ میں عُذیر کا پانچ مرلہ پہ بنا چھوٹا سا ڈبل

سٹوری گھر تھا.. جس میں رہنے والوں نے اُسے بے حد پیار سے سجایا تھا..

عالیہ صاحبہ کو ویسے بھی صفائی کا خبط تھا اور دوسرا اُنکے گھر پہ تھا ہی کون گند مچانے والا...

اس وقت عالیہ رات کہ دس بجے سیڑھیاں چڑھتے عُذیر کہ کمرے کی طرف رواں تھی..

دروازہ کھولنے پہ سامنے ہی جائے نماز بچھائے عُذیر عشاء کی نماز کہ نوافل جو وہ مسجد میں نہیں پڑھ پایا تھا اب پڑھنے میں محو تھا...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ڈم سی لائٹ میں سادگی سے سجا ٹھنڈا ٹھنڈا کمرہ روح تک سکون بخش رہا تھا ..

کمرے میں پڑی کین کی کُرسی پہ بیٹھتے وہ اپنے اکلوتے سپوت کا جائزہ لینے لگیں جو اس وقت اتنے سکون سے نماز پڑھنے میں مشغول تھا کہ اُسے دیکھتے ہی دل میں اطمینان سا اُترتا محسوس ہو رہا تھا..

عُذیر کو دن بادن بدلتا دیکھ وہ کافی پریشان تھیں اُنہیں بس یہی دھڑکا لگا رہتا تھا کہ کہیں انجانے میں وہ کسی غلط سمت نا چل دے پر اب اتنے ماہ بعد اتنی مثبت تبدیلیوں پہ وہ

مطمئن تھیں...

سلام پھیرتے عُذیر کی نظر اپنی امی پہ پڑی تو وہ منہ پہ دُعا کہ لئیے اُٹھائے ہاتھ پھیرتے اُنکی جانب بڑھا....

آج آپ کیسے آ گئیں میرے کمرے میں یقیناً کوئی بات ہو گی نہیں تو آپ کبھی سیڑھیاں ناچڑھتیں..(جائے نماز فولڈ کر کے سائیڈ ٹیبل پہ رکھتے مُسکراتا ہوا عُذیر اُنکے ساتھ پڑی کُرسی پہ بیٹھ گیا)

ہاں بات تو ہے پر وہ بات سُنا کر تمھارے چہرے پہ بکھرتے رنگ دیکھنے کی مجھے اتنی جلدی تھی کہ رہا نہیں گیا...

ہمم تو بتایئے امی حضور ہم ہمہ تن گوش ہیں...

عُذیر کہ سینے پہ ہاتھ دھر کر سر جُھکانے پہ عالیہ ہنس دیں چل شریر عُذیر کہ کندھے پہ دھپ رسید کرتیں وہ گویا ہوئیں...

تمھاری پھوپھو کا فون آیا تھا تمھارے ابو کہ پاس آج دوپہر میں....

اچھا کیا کہہ رہی تھیں وہاں سب ٹھیک ہے نا؟؟

سب یا مروہ ..

سب میں ہی وہ بھی شامل ہے...(عُذیر کہ کندھے اُچکا کر کہنے پہ عالیہ اُسکے چہرے پہ پھیلتی خوشی دیکھتے نہال ہونے لگیں)

ہاں سب ٹھیک ہیں..

اور وہ چاہتی ہیں کہ اگلے ماہ کہ آخر میں ہم بارات لے کر مری روانہ ہو جائیں...

کیاااا...

)آہ مروہ میں جانتا ہوں یہ سب تمھاری کارستانی ہے آخر نہیں رہ پائ نا میرے بغیر میں جانتا ہوں مروہ تمھاری محبت میرے لئیے بہت خالص ہے(

اوہ کہاں کھو گ ئے کچھ تو کہو..

میں کیا کہوں جیسے آپ سب کی مرضی ویسے اتنی جلدی کی وجہ نہیں بتائ پھوپھو نے اُنکا تو دو سال تک کوئ ارادہ نہیں تھا..

ہمم کہہ رہی تھیں کہ حسن بھائ چاہتے ہیں کہ اُنکی ذمہ داریاں جلد سے جلد پوری ہو جائیں اس لئیے ..

اور ویسے بھی اُس دن تم خود بھی تو کہہ رہے تھے کہ شادی کرنا چاہتے ہو..

ہاں پر صرف ایک مہینہ بہت کم نہیں ہے؟؟

تو ہمیں کونسا بہت تیاریاں کرنی ہیں زیادہ کام تو لڑکی والوں کا ہوتا ہے جیسے جہیز...

ایک منٹ امی میں جہیز نہیں لونگا...

کیا مطلب کیوں نہیں لوگے کیا تم اس کمرے میں دُلہن کو لاوگے اُنکا اشارہ عُذیر کہ سنگل بیڈ کی طرف تھا...

یہ کب کہا میں نے؟؟ میں خود اپنی حیثیت کہ مطابق سب سیٹ کر لونگا..

یہ کیا بات ہوئی میں نے اتنے سالوں سے نیا فریج نہیں لیا تھا کہ بہو جہیز میں لائے گی اور تم ہو کہ ..

دیکھیں امی آپکو جو کچھ بھی نیا چاہیے مجھے بتادیں میں لے آونگا پر مروہ کچھ نہیں لائیگی..

پر بیٹا ایسا کہاں ہوتا ہے؟؟ یہی رواج ہے اور سب جگہ یہی ہوتا ہے اور کیا وہ ہاتھ جُھلاتی آجائے گی؟؟ سب محلے والے کیا کہیں گے اتنے بڑے گھر کی لڑکی تنکا تک نہیں لائی..

ہمارے رسول سے بڑا اور معتبر گھرانہ ہے کسی کا؟؟ جب اُنہوں نے یہ سب نہیں دیا تو

ہم کون ہوتے ہیں اور اگر یہ سب الم غلم دینا ضروری ہوتا تو وہ اپنے طرز سے ہمیں یہ بات واضح کر جاتے ..

اور آپ خود دیکھیں کتنی مہنگائی ہو گئی ہے اگر مرد وہ ٹرک بھر کہ جہیز لے آئی تو محلے والوں کو اپنی بیٹیاں بیاہنا مشکل ہو جائیگا کیونکہ ہر عورت کی پھر یہ ہی ڈیمانڈ ہو گی کہ بہو بھاری بھر کم جہیز لائے..

اور پھر بہت سی لڑکیاں جہیز کہ چکر میں بیٹھی رہ جائینگی امی ..

ایک تو تم جو یہ مجھے چُپ کروانے کو مذہب کو بیچ میں لے آتے ہو نا یہ بات صحیح نہیں ہے عُذیر..

ٹھیک ہے تمھاری شادی ہے جو جی میں آئے کرو ہم کون ہوتے ہیں کچھ بھی کہنے والے وہ غُصہ میں بولتے کمرے سے نکل گئی تھیں پر عُذیر جانتا تھا کہ وہ اُنہیں منا لے گا...

****

دوپہر کہ وقت ہلکی دھوپ سے لُطف اندوز ہوتے حسن ہاوس کی خواتین لان میں بیٹھیں دھوپ سینک رہی تھیں..

گھر کہ حالات اب بھی ویسے تھے حسن صاحب اپنی ٹرانسفر کہ سلسلے میں شہر سے باہر تھے..

عمیرا اور شگفتہ ہر وقت کمرہ بند کیئے راز و نیاز میں مصروف رہتی تھیں..

جبکہ مروہ بھی کئی دنوں سے سکول نہیں جا رہی تھی اور تو اور مروہ کا فون بھی کئی دنوں سے اُسکے ہاتھ میں دکھائی نہیں دیا تھا اور نا ہی صفا کا فون اُسکے پاس تھا...

ان سب تبدیلیوں کہ مد نظر مہرین فی الحال ان سب حالات کی وجوہات کا کھوج نہیں لگا پائی تھی..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تبھی خاموش نظروں سے مروہ کو گھورتے مہرین نے سوال کیا مروہ اتنے دنوں سے تم سکول نہیں جا رہی سب ٹھیک تو ہے نا؟؟؟

آجکل مہرین کی نظریں مروہ کہ لئیے ایکسرا مشین بنی ہوئی تھیں.. مروہ کا بُجھا بُجھا چہرہ اور خاموش رہنا کہیں تو کچھ غلط تھا پر کیا؟؟

اس سے پہلے کہ مروہ کچھ بولتی شگفتہ صاحبہ بول اُٹھیں مروہ اب سکول نہیں جائے گی بہو...

پر کیوں؟؟

وہ اصل میں کل ہی بھائی کی کال آئی تھی وہ چاہتے ہیں کہ جلد سے جلد مروہ اور عُذیر کی شادی کر دی جائے...

اُنکی بات پہ مروہ نے ٹھٹکتے ہوئے اُنکی طرف دیکھا کل تک تو وہ اُس سے پوچھ رہی تھیں کہ شادی کس سے کرنی ہے اور آج یہ سب...

پر ابھی کیوں شادی تو دو سال بعد کرنی تھی نا؟؟

عالیہ کی طبیعت ٹھیک نہیں رہتی اوپر سے اکیلی ہوتی ہے تو بس اس لئیے تمھارے ابا سے پوچھ کر اگلے مہینے کہ آخر کی تاریخ رکھ لی ہے ہم نے..

مروہ کہ لئیے تو بیٹھنا محال ہو گیا تھا وہ کب کا اُٹھ جاتی پر عمیرا نے اُسکا ہاتھ پکڑ رکھا تھا کیونکہ وہ نہیں چاہتی تھی کہ مروہ کی یہ حرکت مہرین کو مزید مشکوک کرے..

پر امی آپ نے ہم سے تو بات کی نہیں کچھ بتایا ہی نہیں..

کل ہی تو بات ہوئی ہے اور اب بتا تو رہی ہوں تم لوگ شادی کی تیاریاں شروع کرو..

اور یہ نازو کہاں ہے چائے ہی لے آتی...

وہ باہر گئی ہے کچھ سامان لینے مہرین نے کھوئے ہوئے لہجے میں کہا اُس سے یہ بات ہضم نہیں ہوئی تھی....

****

مروہ کہ گھر کی گلی کہ سٹارٹ میں اپنی کار میں پی-کیپ پہنے ابراہیم نازو کہ گھر سے نکلنے کا انتظار کر رہا تھا..

فہام سے نااُمید ہوتے ابراہیم نے اپنی جنگ اکیلے ہی لڑنے کا فیصلہ کر لیا تھا..

اور اُسکا پہلا حدف تھی نازو ابھی تک وہ کچھ سوچ نہیں پایا تھا کہ اُسے کرنا کیا ہے پر یہ طے تھا کہ نازو سے ملنا ضروری ہے تبھی دور سے آتی نازو ہاتھ میں شاپنگ بیگز اُٹھائے سر پہ ڈوپٹہ اُوڑھے خراماں خراماں چلتی آرہی تھی..

جیسے ہی نازو ابراہیم کی گاڑی کہ پاس پُہنچی ابراہیم نے دروازہ کھولتے نازو کو رُکنے پہ مجبور کر دیا..

ہائے اللہ اتنا مکھن ملائی جیسا منڈا ہمیشہ کی حُسن پرست نازو کا تو مانو دل ابراہیم کہ قدموں میں لوٹنے لگا تھا..

نازو کو اپنی طرف مگن پا کر ابراہیم نے اپنا یونیورسٹی کارڈ نکالا اور فوراً سے نازو کہ سامنے کرتے پھر سے اپنی پاکٹ میں اڑساتا کہ وہ دیکھ نا پائے کہ اس کارڈ پہ ہے کیا..

میں ابراہیم فرام مری پولیس مس نازو کیا میں آپ سے بات کر سکتا ہوں..

کک..کک...کیا پولیس پرم...میں نے کچھ نہیں کیا...

ہاں میں جانتا ہوں کیا ہم بات کر سکتے ہیں..

ابراہیم کی طرف دیکھتے نازو نے پیچھے کی طرف دو قدم اُٹھائے ..

اگر تم یہاں سے گئی تو میں نفری لیکر تمھارے گھر مطلب حسن ہاوس پُہنچ جاونگا سوچُپ چاپ بیٹھ کر میری بات سُنو...

نازو لرزتے قدموں کہ ساتھ ابراہیم کی گاڑی میں بیٹھ گئی اُسکے علاہ کوئی چارہ بھی تو نہیں تھا..

ابراہیم گاڑی آہستہ آہستہ آگے کی طرف بڑھا رہا تھا..(اور ساتھ ہی اس سوچ میں گُم تھا)

اُف کیا کہوں اس سے ابراہیم گاڑی ڈرائیو کرتے اپنے ذہن میں الفاظ کو ترتیب دینے

لگا..

اور پھر کچھ دیر کہ وقفہ کہ بعد گویا ہوا...

ہمم تو مس نازو کیا آپ کچھ کہنا چاہتی ہیں...

وہ ان...انگوٹھی جو دو سال پہلے میں نے چُرائی تھی میں اُسکی قیمت لوٹا دونگی ..

اس سے پہلے کہ ابراہیم کچھ بولتا نازو نے خود ہی اعتراف کر لیا تھا..

ہمم...تم نے وہ انگوٹھی کیوں چُرائی...

مم..میرے بابا بہت بیمار تھے دوائی کہ پیسے نہیں تھے اور میری پُرانی مالکن ہر مہینے کسی نا کسی بات پر میری تنخواہ کاٹ لیتی تھی اس لیئے...چوری کرنا پڑی...(نازو نے حلق تر کرتے اپنے گناہ کا اعتراف کیا اور آنسو بہانے لگی)

او کے ریلیکس رومت...

ابراہیم نے ڈیش بورڈ پہ پڑا ٹشو باکس نازو کی طرف بڑھایا..

اب کیسے ہیں تمھارے بابا..

جی... ٹھیک ہیں اور میرے یہ والے مالک بہت مدد کرتے ہیں میری..

اوکے گُڈ...

کیا آپ مجھے جیل میں بند کر دیں گے ؟؟

نہیں بالکل نہیں ہاں پر اگر تم میرا کام نا کر پائی تو شاید بند کر بھی دوں ...

کک... کونسا کیسا کام...

مروہ کو جانتی ہو؟؟

ہاں بالکل وہ مالکن کی بیٹی ہیں میری...

مروہ کہ ذکر پہ ابراہیم کہ دل نے ایک بیٹ مس کی تھی فائنلی کوئی تھا جو مروہ کہ متعلق بتانے کو تیار تھا...

کیسی ہے وہ؟؟

جی ٹھیک ہیں وہ آپ کیسے جانتے ہیں اُنہیں....

میری چھوڑو تم بتاو ...

کیا بتاوں جی؟؟

دیکھو میں چاہتا ہوں تم میری مروہ سے بات کروادو...

میں جی...پر کیسے؟؟

تمہارے پاس فون ہے نا؟؟

جی ہے پر...

پر ور کچھ نہیں اگر تم چاہتی ہو کہ میں تمھارا راز کسی کو نا دوں تو تمہیں میری بات کروانی ہو گی سمجھی...

جی...جی کروادوں گی...

دھوکا مت دینا مجھے ورنہ انجام اچھا نہیں ہو گا...(نازو پہ رُعب ڈالنے کو آخری الفاظ غُرا کہ کہے گ ئے)

اب جاو اجازت ملتے ہی نازو فوراً سے اُتری گاڑی ایک بار پھر وہیں آ رکی تھی جہاں سے وہ بیٹھی تھی...

اور ایک اور بات مروہ کہ علاوہ کسی کو کچھ پتہ نا چلے تم اُس سے میری بات چُھپ کر

کرواو گی سمجھ گئ...

جی...جی صاحب..

او کے گُڈ یہ لو اپنے بابا کا علاج کروالینا نوٹوں کی گڈی نازو کی طرف بڑھاتے وہ گاڑی زن سے اُڑا لے گیا...

اور پیچھے کھڑی نازو نے گھر کی طرف دوڑ لگادی...

****

جب سے عُذیر کو ڈیٹ فکس ہونے کا علم ہوا تھا اُسکے تو پیر ہی زمین پہ نہیں پڑ رہے تھے...

وہ اپنی خوشی میں مروہ کو بھی شامل کرنا چاہتا تھا اُسکی خوشی کو بھی محسوس کرنا چاہتا تھا پر ساتھ ہی وہ اس بات سے بھی واقف تھا کہ وہ بہت ناراض ہے...

تبھی کچھ سوچتے مروہ کو میسیج ٹائپ کرنے لگا...

میں جانتا ہوں کہ تم بہت ناراض ہو..شاید بات بھی نا کرو پر یہ سب تمھارا حق ہے میں جانتا ہوں میں نے غلط کیا تمھارا دل دُکھایا پر میں وعدہ کرتا ہوں تمھاری ساری ناراضگی

ختم کر دونگا...

اپنی بات مکمل کرتے عُذیر نے فون جیب میں اڑسا اور بائیک کی چابی لیتا آفس سے باہر نکل گیا..

کیونکہ اُسے آج فرنیچر دیکھنے بھی جانا تھا دو دن بعد اُسکی کمیٹی نکلنے والی تھی اور کچھ آفس سے لون لیا تھا تاکہ مروہ کو اُسکے گھر میں کوئی تکلیف یا کمی نا ہو...

وہ یہ تو جانتا تھا کہ مروہ جواب نہیں دے گی پر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ بہت دیر کر چُکا ہے یہ میسیج مروہ تک پُہنچا ہی نہیں تھا.. کیونکہ اُسکا فون شگفتہ بیگم کہ لاکر میں آف پڑا تھا...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

)ایک ہفتے بعد(

رات کہ وقت مروہ پھر سے بالکنی میں کھڑی تھی حالانکہ یہ علاقہ آج کل اُسکے لئیے غیر ممنوعہ تھا...

جیسے جیسے شادی کہ دن قریب آرہے تھے مروہ کہ اُوپر پہرے داری مزید سخت

ہو رہی تھی..

کیونکہ ابراہیم کی گھر سے بھاگنے والی بات نے جہاں شگفتہ کی نیند اُڑادی تھی وہیں مروہ کو مزید بے اعتبار کر دیا تھا...

ایک ہفتہ گزر گیا تھا ناز و کوئی بات مروہ سے نہیں کر پائی تھی کیونکہ صفاہر وقت سائے کی طرح اُسکے ساتھ موجود رہتی تھی..

باقی سارا گھر شادی کی تیاریوں میں مصروف تھا...

اور مروہ اپنے آنے والے وقت کو لیکر دن رات سوچوں میں گُم تھی..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جیسے ہی بالکنی سے مروہ اندر آئی ایک دم سے لائٹ چلی گئی اور u-p-s بھی آن نہیں ہوا تھا..

اُف یہ لائٹ کو کیا ہو گیا...

صف...(ابھی آواز مروہ کہ منہ میں ہی تھی کہ کسی نے اپنا ہاتھ اُسکے منہ پہ رکھتے اُسکی آواز کا گلہ گھونٹ دیا...

ایک ہاتھ سے مروہ کا منہ پکڑے اور دوسرے ہاتھ سے پیچھے کی طرف کھڑے وجود

نے اُسکے بازووں کو جکڑا ہوا تھا..

مر وہ کہ تو اوسان ہی خطا ہو گ ئے تھے وہ مسلسل خود کو چُھڑوانے کی کوشش میں تھی کہ پیچھے کھڑے وجود نے اپنے چہرے کو قریب کرتے اُسکے بال کان سے ہٹاتے ہوئے کہا...

شہزاد کی جان...

****

رات کا اندھیرا پھیلنے لگا تھا دور کہیں سے عشاء کی اذان بھی سُنائی دینے لگی تھی..

تبھی ٹیڑھی میڑھی گزرگاہوں سے گزرتی ہوئی احمر کی کار ایک جھٹکا کھا کر بند ہو گئی...

گاڑی کیوں رُک گئی احمر شگفتہ جن کی آنکھ لگ گئی تھی گاڑی میں بیٹھے بیٹھے اب یوں گاڑی کہ اچانک رُکنے پہ وہ جاگ کر پوچھنے لگی تھیں..

میں دیکھتا ہوں اماں کہ کیا مسئلہ ہے..(احمر کہ اُترتے ہی وہ پیچھے مڑتیں عمیرا اور مہرین کو دیکھتے کہنے لگیں)

کل سے تم دونوں ہی جانا شاپنگ پر میں نہیں جاونگی غضب خُدا کا ایک تو یہاں مری میں

کچھ ملتا نہیں ہے ہر چیز کہ لئیے پنڈی اسلام آباد کی دوڑ لگانی پڑتی ہے ..

چار سے پانچ بلکہ اس بھی زیادہ گھنٹے تو راستہ میں لگ جاتے ہیں..

اور لو یہ بارش بھی شروع ہو گئی جوان جہان لڑکیاں گھر پر اکیلی ہیں اللہ خیر ہی کرے وہ دل ہی دل میں ورد کرنے لگیں..

اکیلی کہاں ہیں امی چوکیدار ہے نا زو ہے آپ بھی نا آج کل میں نوٹ کر رہی ہوں آپ تو مروہ کو کمرے میں بھی اکیلا نہیں چھوڑتیں..

مہرین کی بات پر وہ سٹپٹا گئی تھیں اُف کتنی تیز نظریں ہیں اس چالاک لومڑی کی ہر بات نوٹ کرتی ہے..

دل ہی دل میں مہرین پہ خفا ہوتی ہوئیں خود کو سنبھالتی گویا ہوئیں..

تو ہاں ایسا کرنا پڑتا ہے تمہیں نہیں پتہ کیا؟؟ تم بھی تو اسی خاندان کی ہو دن باندھنے کہ بعد لڑکی کو اکیلا نہیں چھوڑتے..

پر اب ایسا کہاں ہوتا ہے اماں اس سے پہلے کہ مہرین مزید کچھ کہتی ...

تبھی بارش میں بھیگتا احمر ایک جھٹکے سے دروازہ کھولتا اندر داخل ہوا..اور جیسے ہی بسمہ

اللہ پڑھ کر چابی اگنیشن میں لگائی تو وہ سٹارٹ ہو گئی جس پر سب نے ایک ساتھ شکر کہا..

اور کتنا وقت ہے گھر آنے میں..

پہلے تو ایک گھنٹہ لگ جاتا آپا پر اب چونکہ بارش ہے اور راستہ بھی خراب ہے سو ایک گھنٹہ اور لگ جائیگا لو بھئی گئے کام سے میں تو سو رہی ہوں گھر آئے تو بتا دینا...

عمیرا تو سونے کی تیاری کرنے لگی تھی جبکہ شگفتہ کو باہر کی تاریکی اور چمکتی کڑکڑاتی بجلی کہ ساتھ گھر کا خوف ستانے لگا تھا...

****

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُف یہ لائٹ کیوں چلی گئی اور یہ یو-پی-ایس ابھی تک آن کیوں نہیں ہوا نازو؟؟

نازو کہ تو پہلے ہی ہاتھ پاوں پھولے ہوئے تھے..اب کیا بتاتی کہ اُس موئی مشین کو چوکیدار نہیں دیکھ سکتا کیونکہ وہ تو نیند کی گولی کھا کر ٹُن پڑا ہوا تھا..

)آج صُبح ہی نازو کو ابراہیم کی کال آئی تھی جو اُس پر کافی غُصہ ہو رہا تھا کہ ابھی تک بات کیوں نہیں کروائی مروہ سے پر بیچاری نازو بھی کیا کرتی مروہ اکیلے ہوتی تو ہی وہ اپنا فون اُسے تھماتی(...

اُف ایک تو اماں نے میرا فون لے لیا نہیں تو ٹارچ جلا لیتی تمھارے پاس بھی تو فون ہے نا نازو اُسکی ہی ٹارچ آن کر لو دیکھو کتنا اندھیرا ہو رہا ہے مروہ بھی اکیلی ہے اُوپر ...

میرا تو فون پتہ نہیں کک.. کہاں رکھ دیا میں نے اب اندھیرے میں دکھ ہی نہیں رہا کچھ بھی..

اب کیا ہو گا نازو؟؟

صفا کی تو اتنے اندھیرے میں دماغ کی بتی بھی نہیں جل رہی تھی..

چوکیدار دیکھ رہا ہے u-p-s کو بس آپ...آپ یہیں رُکیں میں ماچس اور موم بتیاں ڈھونڈتی ہوں..

ہاں یہیں ہوں میں نے کہاں جانا ہے اس اندھیرے میں..

)اُف پتہ نہیں کب وہ شخص اس گھر سے جائیگا اور میں سکون کا سانس لونگی نازو بُڑبُڑاتی ہوئی موم بتیاں ڈھونڈنے کی ایکٹنگ کرنے لگی(...

****

شہزاد کی جان...

یہ الفاظ سُنتے خود کو آزاد کروانے میں لگی مروہ ایک دم بالکل ساکت ہو گئی تھی..

پہلے تو وہ اس شش و پنج میں تھی کہ پتہ نہیں ہے کون پر اُسکے کہے لفظ سُنتے اُسکی ریڑھ کی ہڈی تک سنسناہٹ پھیل گئی تھی..

ابراہیم مروہ کہ منہ پہ ہاتھ رکھے پیچھے کو قدم بڑھا رہا تھا جیسے ہی اُسے اپنے پیچھے دیوار محسوس ہوئی پلٹتے ہوئے اُسی دیوار سے مروہ کو لگا دیا...

اس وقت کمرے میں اس قدر اندھیرا تھا کہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نا دیتا تھا..

ابراہیم کا ہاتھ ابھی تک مروہ کہ منہ پہ تھا ایک ہاتھ اُسکے منہ پہ جمائے دوسرے ہاتھ سے پاکٹ میں پڑا لائٹر نکال کر ابراہیم نے جلایا..

لائٹر کہ جلتے ہی مروہ اور ابراہیم کا چہرہ روشن ہو گیا تھا..

مروہ نے اُس تصویر کہ بعد آج پہلی بار ابراہیم کو یوں اپنے روبرو کھڑے دیکھا تھا..

وہ واقعی مردانہ خوبصورتی کا شاہکار تھا.. اُسے دیکھ کر تو مروہ کی زبان ہی گنگ رہ گئی تھی وہ اُس تصویر اے بڑھ کر خوبرو تھا...

وہیں ابراہیم مسلسل گُم سُم کھڑے مروہ کی پھٹی پھٹی آنسوؤں سے بھری آنکھوں میں

کھویا کھڑا تھا...

کیا آپ جانتی ہیں میں نے پہلی بار آپکو آپکے سکول کہ آفس میں دیکھا تھا..

پر آپکو دیکھنے سے بھی پہلے مجھے آپکی آواز نے اپنا گرویدہ کر لیا تھا..

ابراہیم کی پُر شوق نگاہیں مروہ کہ چہرے کا طواف کرنے لگی تھیں ..

ابراہیم کا چہرہ اُسکے اتنا قریب تھا کہ اُسکی سانسوں کی گرمائش مروہ کا چہرہ جُھلسانے لگی تھیں..

ابراہیم کی بڑھتی بے خودی پہ اُسکے ہاتھ کی گرفت مروہ کہ ہونٹوں پہ نرم پڑی تھی تبھی مروہ نے اُسے دھکیلتے ہوئے پیچھے کیا..

اور غُراتے ہوئے کہا کیا لینے آئے ہو یہاں میں تو آوارہ ہوں نا یہی کہا تھا نا تم نے میری ماں سے مروہ کی زبان سے وہ الفاظ ادا ہو ہی گ ئے تھے جو کب سے اُسے اندر سے کھا رہے تھے..

آہ zra اتنی سی بات کو آپ نے دل پہ لے لیا..

ابراہیم نے آگے بڑھتے ہوئے کہنا چاہا پر تبھی مروہ ہاتھ اُٹھاتے بول پڑی دور رہو اب کیا

لینے آئے ہو یہاں؟؟ جاو اور جا کر بدنام کرو مجھے ..

یہ کیا کہہ رہی ہو میری جان میں مر تو سکتا ہوں پر ایسا کبھی نہیں کر سکتا آپ تو جانتی ہو نا کہ غُصہ میں کچھ کچھ سمجھ نہیں آتا مجھے..(وہ اپنے کہے الفاظ پہ شرمندہ نظر آتا تھا)

یہ کیسا غُصہ ہے جو محبت پر حاوی ہو جائے ابراہیم میں پہلے ہی محبت کی ڈسی ہوئی ہوں ایک بار پھر اس سب سے نہیں گزرنا چاہتی پلیز...

)مروہ کہ بولتے ہوئے ابراہیم نے ارد گرد اپنی تلاش جاری رکھتے آخری کار چھوٹی چھوٹی درجنوں فریگننس کینڈلز جو سائیڈ میں سجی تھیں اُنہیں ڈھونڈ نکالا تھا اور اب کمرے میں ٹم ٹم کرتی روشنی کہ ساتھ سافٹ سی خوشبو بھی پھیلنے لگی تھی(..

مروہ کا سوگوار سا روپ زرد روشنی میں اور بھی بھلا لگنے لگا تھا..

اچھا ریلیکس غلطی ہو گئی معاف کر دو مجھے میں چاہتا ہوں کہ اپنے ہونے اور اپنی محبت کا احساس دلواوں آپکو پر ابھی صحیح وقت نہیں ہے...اور ویسے بھی ابھی وقت بہت کم ہے سو بات سُنیں میری ٹھیک کچھ ہی دیر میں چوکیدار جاگ جائے گا اور لائٹ صحیح کر لے گا ...

میں یہاں صرف اور صرف آپکو یہ یقین دلانے آیا ہوں کہ میں آپکے ساتھ ہوں اور یہ تو بالکل مت سوچنا کہ آپکو تنہا چھوڑ دونگا trust me یہاں سے لے جاونگا آپکو..

پر...کک...کچھ دن بعد تو شادی ہے میری...

اور کیا آپ یہ شادی کرنا چاہتی ہو؟؟(شادی کہ ذکر پہ ننھے پھول گ ئے تھے ابراہیم کہ)

نن...نہیں ..

تو بس پھر ٹھیک ہے یہ فون ہے اپنے پاس رکھو اسے بیشک آف رکھنا اور پھر جیسے آپ کہو گی ہم ویسے کر لیں گے...

مروہ نے کانپتے ہاتھوں سے فون تھامنے کو ہاتھ آگے کیا..

مروہ کو فون پکڑاتے ابراہیم نے مروہ کا ہاتھ تھاما...

پر ایک بات یاد رکھنا کل یا ہفتے بعد آپکو یہاں سے میرے ساتھ ہی نکلنا ہے اور اگر مجھے چیٹ کرنے کی کوشش بھی کی تو پھر...

جانتی ہو نا مجھے؟؟

آخری الفاظ کہتے ابراہیم نے مروہ کا ہاتھ اتنے زور سے دبایا تھا کہ وہ سسکاری بھر کہ رہ گئی تھی..

ابراہیم نے اُسی ہاتھ سے جس سے پہلے سختی سے تھام رکھا تھا اُسی سے کھینچ کر اپنے سینے میں چُھپا لیا تھا ...

اور اب خود سے اُسے لگائے کھڑا تھا میں چاہتا ہوں کہ آپ ہمیشہ بس یہی یاد رکھو کہ میں آپ سے بے انتہا محبت کرتا ہوں..

اور خود سے دور تو آپکو کسی قیمت پر جانے نہیں دونگا..

سو اپنا خیال رکھنا امانت ہیں آپ میری یہاں..

مروہ آنکھیں بند کیئے اور سانس روکے ابراہیم کہ الفاظ اپنے اندر اُتارنے لگی تھی..

تبھی ابراہیم ایک دم سے پیچھے ہوتا جیسے آیا تھا ویسے ہی غائب ہو گیا تھا...

****

)ایک ہفتے بعد(

شگفتہ بیگم سو رہی تھیں کہ رات کہ تین بجے اُنکی آنکھ اپنے سیل فون کی بیل پہ کُھلی..

آنکھ کُھلتے ہی اُنہیں شدید غُصہ آیا کیونکہ وہ جانتی تھیں کہ فون کس کا ہو گا..(کئی دنوں سے رات میں ابراہیم کی کال آتی تھی اور اُسکا بس یہی مطالبہ ہوتا تھا کہ مروہ سے بات کروادی جائے)

تبھی کال اٹینڈ کرتے کافی تیز آواز میں بولیں..

ہیلو..

شگفتہ..

جی حسن آپ اس وقت سب ٹھیک تو ہے نا؟؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گھر پہ سب کیسا ہے شگفتہ؟؟

جی سب ٹھیک ہے..

آپ سوئے نہیں؟

سو رہا تھا پر ایک بھیانک خواب نے جگا دیا..

یہ کونسا خواب ہے حسن جو ہمیشہ آپکو بے چین کر دیتا ہے؟؟(حسن صاحب نے اتنے آرام سے بات بہت عرصہ بعد کی تھی تبھی وہ ہمت کر کہ یہ سوال پوچھ پائی تھیں)

یہ خواب نہیں ماضی کا گناہ ہے جو چین لینے نہیں دیتا...

کیا مطلب کیسا گناہ؟؟

چھوڑو سب یہ بتاو شادی کی تیاریاں کیسی جا رہی ہیں؟؟مزید پیسوں کی ضرورت تو نہیں ہے..

نہیں تقریباً سب ہی ہو گیا ہے جہیز کہ لئیے تو منع کر دیا تھا بھائی نے..

صفا کہ لئیے بھی کوئی رشتہ دیکھ لیتی تو ساتھ ہی کر دیتے اُسکا بھی..

آپکو اتنی کیا جلدی ہے حسن صفا تو ابھی پڑھ رہی ہے..

نہیں میں تو بس چلو صحیح ہے میں جلد آنے کی کوشش کرتا ہوں..

اللہ حافظ کرتے وہ فون رکھ چُکے تھے..

آپکو تو ابھی کچھ پتہ نہیں ہے تو یہ حال ہے آپکا حسن اگر مروہ کہ کارنامے آپ پر کھل جاتے تو آپکا کیا بنتا افسوس سے سر جھٹکتے وہ اُٹھ گئی تھیں ویسے بھی اب نیند نہیں آنی تھی...

****

جوں جوں شادی کا وقت قریب آرہا تھا عُذیر کی خوشی مزید بڑھتی جارہی تھی وہ ہر چیز مروہ کی پسند کو مدِ نظر رکھتے ہوئے خرید رہا تھا ..

اور ہر چیز لینے کہ بعد وہ ایک ڈیٹیل میسیج مروہ کو سینڈ کرتا تھا..

پر وہاں مکمل خاموشی تھی..

عُذیر تمھاری شیر وانی آگئی ہے بیٹے..

ہاں رکھ دیں ابھی دیکھ لیتا ہوں..(عُذیر نے مصروف سے انداز میں کہا)

بلیک کلر لینا ضروری تھا وائٹ زیادہ اچھی لگتی بیٹا...

ہاں وائٹ کلر مجھے بھی پسند ہے..

تو پھر لی کیوں نہیں؟؟

آپکی بہو کا فیورٹ کلر ہے بلیک بس اسی لئیے...

میرا بیٹا تو بیوی کہ آنے سے پہلے ہی دیوانہ ہو گیا ہے بالکل..

ہاہاہا آپکے اندر کی ساس جاگ رہی ہے کیا امی...

نہیں نہیں میں تو بس ایسے ہی اگر یہ ایل ای ڈی فٹ ہو جائے تو نیچے آ کر اُس رنگ والے کو بھی دیکھ لو...

ہاں آپ جائیں میں آ رہا ہوں...

)وہ اپنے کمرے میں ٹی-وی لگانا تو نہیں چاہتا تھا پر یہ مروہ کی خواہش تھی جو کافی ٹائم پہلے اُس نے کی تھی اور ابھی عُذیر کہ لئیے سب سے ضروری مروہ کی ہر فرمائش پوری کرنا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ بعد میں وہ مروہ سے اپنی ہر بات پیار سے منوالے گا کیونکہ وہ ایسی ہی تو تھی(

****

ابراہیم اس وقت مروہ کی گلی کہ کونے پہ گاڑی میں بیٹھے میوزک آن کیئے سگریٹ پہ سگریٹ سلگا رہا تھا کہ تبھی فون کی بیل بجی...

ابراہیم کہاں ہو تم مورے کہہ رہی تھیں تم پچھلے ایک ہفتے سے مری میں ہو..

جی مری میں ہی ہوں..

تو گھر کیوں نہیں آئے؟؟

بس بھائی وقت نہیں ملا پر لگاونگا چکر جلد ہی...

تم کن کاموں میں پڑ گئے ہو ابراہیم..

بس بھائی رہنے دیں لمبی بات ہے...

مورے نے شادی کی ڈیٹ رکھ دی ہے تمھاری...

اچھا کب کی..

اگلے مہینے کی دو تاریخ ہے..

ہاں پہنچ جاونگا تب تک تو میں..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books

اور وہ لڑکی اُسکا کیا کیا ہو گا جس کہ لئیے تم خوار ہو رہے ہو..

ہاں تو بابا سے لے لی ہے اجازت اور مورے بھی جانتی ہیں کہ میں اپنی پسند سے شادی کرونگا..

اور گل لالہ؟؟

اُس سے بھی کر لونگا بھائی ابراہیم نے اُکتائے ہوئے کہا..

واہ کیا بات ہے جناب..پہلی ہوئی نہیں دوسری کی بھی پلاننگ کر لی..

محبت کی ہے بھائی نبھانی تو ہے نا...

پتہ نہیں کیا بنے گا تمھارا اور رات کو گھر آو بات کرتے ہیں...

اوکے آجاونگا...

****

)چند دن بعد(

احمر اور مہرین شادی کہ کارڈ دینے گئے ہوئے تھے جبکہ صفا مروہ کہ بری کہ کپڑے استری کر رہی تھی..

جنہیں ہینگر میں ڈال کر عمیرا سیٹ کر کہ سوٹ کیس میں ڈال رہی تھیں..

اور مروہ بے رنگ آنکھیں لئیے سر جُھکائے بیٹھی تھی..

اس سے کہو عمیرا اپنی شکل درست کر لے جو آتا ہے پہلے یہ پوچھتا ہے کہ اسے کیا ہوا ہے منگنی پہ لڈیاں ڈال رہی تھی اور اب شکل پہ مردنی چھائی ہوئی ہے..

اور کیا چاہتی ہیں آپ کیا کروں جہاں کہہ رہی ہیں وہاں شادی کر تو رہی ہوں..

ہاں بہت احسان کر رہی ہو جیسے ہم پہ یہ بھی تم ہی نے پسند کیا تھا..

ہاں غلطی ہو گئی تھی...

دیکھو اسے کیسے زبان چلا رہی ہے ذرا احساس نہیں ہے کہ کیسے اس کہ لچھن چھپائے ہیں ہم نے..

ہاں تو مت چُھپاتیں بتا دیتیں سب کو کہ آپکی بیٹی آوارہ ہے دفعہ ہو جا بغیرت اس سے پہلے کہ میں تیرے منہ کا نقشہ بگاڑ دوں..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں ہاں جا رہی ہوں..

جانتی ہوں میں کہ شادی کر لونگی تب بھی آپ سب کی نظروں میں گُنہگار رہونگی ...

وہ پیر پٹختی جا چُکی تھی..

بس کر دیں امی پرسوں نکاح ہے اسکا اب ایسے مت کہیں..

اللہ ہی خیر کرے مجھے تو یہ بیل منڈھے چڑھتے نظر نہیں آ رہی..

نازووو... مروہ اپنے کمرے میں گئ ہے جاو اُسکے ساتھ رہو نازو کو جو کچن میں کان لگائے کھڑی تھی آواز آنے پر وہ اُسکے پیچھے لپکی ..

****

نازو مروہ کہ بیڈ پہ چڑھے اُسے یہاں سے وہاں چکر لگاتے دیکھ رہی تھی..

اُف اُف ...

کیا ہوا جی...

تم جاو یہاں سے...

پروہ بیگم صاحبہ...

میں نے کہا نا جاو نازو کو جھڑک کر باہر نکالتے وہ پھر سے سر پکڑ کہ بیٹھ گئ تھی..

یہ ہی وقت تھا خود کو ریلیکس کر کہ فیصلہ کرنے کا کہ وہ چاہتی کیا ہے..

یہ بات تو طے ہے چاہے کچھ بھی ہو جائے میں ان سب کا اعتبار دوبارہ نہیں جیت سکتی یہ سب مجھے زندگی بھر گُنہگار سمجھتے رہیں گے..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

خود سے بولتے مروہ نے اپنے آنسو حلق سے نیچے اُتارے..حالانکہ..میں نے جو بھی کیا وہ عُذیر کہ عمل کا رد عمل تھا...

اور اب جب میں اپنی ضد انا سب کو بُھلائے اِنکی بات مان رہی ہوں تو یہ تب بھی بار بار مجھے غلط سمجھ کر شرمندہ کرنے پہ تُلے رہتے ہیں..

پوری زندگی اس طرح گزارنے سے اچھا ہے کہ میں اپنی انا کا پرچم سربلند کیئے ابراہیم کی بات مان لوں ہاں یہ بالکل صحیح ہے اور اب میں ایسا ہی کرونگی..

وہ فیصلہ کرتی الماری کی طرف بڑھی جہاں ابراہیم کا دیا فون کپڑوں کہ نیچے پڑا تھا..

)جب عورت ضد میں آجائے تو وہ یہ نہیں دیکھتی کہ آگے کھائی ہے یا پھولوں بھری وادی وہ ضد میں خود کو برباد کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتی (

****

اس وقت شام کہ پانچ بج رہے تھے پورے گھر کو چھوٹی چھوٹی رنگ برنگی لائٹوں اور گیندے کہ پھولوں سے سجایا گیا تھا سیڑھوں کی گرل پہ لپٹے پھول کافی اچھے لگ رہے تھے ..

حسن صاحب بھی آ چُکے تھے اور باہر احمر کہ ساتھ انتظام دیکھ رہے تھے آج مایوں کا گھر پہ چھوٹا سا فنکشن تھا صُبح عُذیر اور دیگر لوگوں نے ٹرین سے مری کہ لئیے نکلنا تھا کیونکہ کل جمعہ کہ روز دونوں کا نکاح تھا..

عمیرا اور صفا مروہ کو تھامے سیڑھیوں سے اُتر رہی تھیں سارا انتظام لاونج میں تھا جہاں لکڑی کا جھولا گیندے کہ پھولوں سے سجا ہوا پڑا تھا..

مروہ کو بٹھاتے ہی سب رسم کرنے لگے تھے..

پہلے سب نے تیل لگایا اور پھر اُنہی تیل لگے بالوں کی چُٹیا بنا دی گئی جسکا ایک ایک بل مختلف سات سہاگنوں نے ڈالا اب یہ چوٹی نکاح کہ بعد ہی کُھلنی تھی..

پیلے رنگ کا گوٹے سے بھرے جوڑے میں ملبوس کُھسہ پہنے بنا میک آپ کی مروہ بہت حسین لگ رہی تھی..

رسم کہ بعد ڈھولک لئیے سب گانا بجانے میں مصروف ہو گئے تھے اور اسکے بعد کھانے کا دور چلا اور یہ رات اپنے اختتام پہ پُہنچی..

****

مہمانوں کہ جانے کہ بعد سب گھر کہ لوگوں ایک ساتھ کھانا کھانے بیٹھ گ ئے جبکک مروہ سر درد کا بہانہ کرتے اپنے کمرے میں جا چکی تھی...

اپنے کمرے میں آتے ہی مروہ نے اپنے بال کھولے اور اُنہیں ٹائٹ سا بن بنا کر فولڈ کیا کمرے کو اندر سے لاک لگاتے وہ بالکنی میں آئی جہاں نازو سیڑھی لگا چکی تھی..

مروہ جیسے ہی نیچے اُتری نازو اُسے لیکر پچھلے دروازہ کی طرف بھاگی...

ایک بار پھر سوچ لیں باجی...

میں سب سوچ چکی ہوں گیٹ کھولو..

کانپتے ہاتھوں سے نازو نے دروازہ کھولا دروازہ کہ دو قدم آگے ہی ابراہیم کھڑا تھا جو مروہ کو دیکھتے ہی گاڑی سٹارٹ کرنے لگا...

باجی جی آپ کچھ تو ساتھ لے لیتیں پیسے یا زیور...

اب کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے نازو میں نے ایک دریا میں چھلانگ لگا لی ہے اب آگے میری قسمت...

نازو کو گلے لگاتے وہ آگے بڑھ گئی اور باقی سب پیچھے چھوٹ گیا...

****

مروہ اپنے مایوں کہ پیلے جوڑے کہ بڑے سے گوٹا لگے ہم رنگ ڈوپٹے سے اپنا چہرہ کور کرتی فرنٹ ڈور کھولتے ہوئے گاڑی میں بیٹھ گئ..

جلدی کرو نکلو یہاں سے کوئ دیکھ نا لے (اتنا بڑا قدم اُٹھا تو لیا تھا پر دل تھا کہ 280 کی سپیڈ سے بھاگنے میں مصروف تھا...)

ابراہیم جو پہلے ہی گاڑی سٹارٹ کیئے بیٹھا تھا فوراً سے گاڑی دوڑانے لگا...

مروہ نے پیچھے دیکھتے ایک آخری نظر اپنے گھر پہ ڈالی کچھ دیر قبل جس دروازے میں نازو کھڑی تھی اب وہ دروازہ بھی بند ہو گیا تھا..

تبھی مروہ نے سیدھے ہو کر بیٹھتے ایک لمبی سانس لی اور آنکھیں بند کرتے سیٹ سے ٹیک لگالی..

دونوں بند آنکھوں سے آنسو رواں تھے..دل تھا جواب مطمئن تھا پر دماغ ملامت کرنے میں مصروف تھا..

ابراہیم نے ایک نظر بالکل چُپ بیٹھی مروہ پر ڈالی...

اور پھر کہنا شروع کیا..

میں آپکو کبھی بھی آپکے اس فیصلہ پہ شرمندہ ہونے نہیں دونگا میری جان ٹرسٹ می..

)ابراہیم کہ بولنے پر بھی مروہ کی بند آنکھیں نہیں کُھلی تھیں(

اور تم نے جو بھی کیا بالکل صحیح کیا ہمارے پاس اس کہ علاوہ کوئ چارہ نہیں تھا.. سو اتنا گلٹی مت ہو..

تبھی گاڑی کہ یخ بستہ ماحول میں مروہ کی آواز گونجی..

مجھے مری سے باہر لے جاو شہزاد...(ایسا لگ رہا تھا جیسے ابراہیم کہ الفاظ مروہ نے سُنے ہی نہیں)

پر میرے بھائ کا گھر ہے یہاں ہم وہاں...

نہیں یہاں نہیں اگر صُبح سے پہلے گھر میں سب نے مجھے ناپا کر ڈھونڈنا شروع کیا تو یہاں میرے ابا کہ اتنے تعلقات ہیں کہ وہ مجھے گھنٹہ بھر میں ڈھونڈ نکالیں گے...

سو پلیز مری سے نکال لو کسی طرح...

تو ہم بھی اتنے کمزور نہیں ہیں مروہ کہ ...

تمہیں آواز نہیں آئی میں کیا کہہ رہی ہوں...

اوکے ریلیکس آپ آرام سے بیٹھو ہم نکل جائیں گے یہاں سے..believe me

ابراہیم نے کہتے ہوئے جیسے ہی اپنا ہاتھ مروہ کہ ہاتھ پہ رکھنا چاہا مروہ نے سہولت سے اپنا ہاتھ واپس کھینچ لیا...

جس پہ ابراہیم اُسے گھورتا ڈرائیونگ کی سمت متوجہ ہو گیا..

****

نازو پچھلے ہی دروازہ سے اندر آچکی تھی..سب اس وقت کھانے کہ ساتھ ساتھ شادی کی تیاری کہ متعلق باتوں میں مصروف تھے...

نازو پہ نظر پڑھتے شگفتہ نے کہا..نازو تم یہاں کیوں ہو مروہ کہاں ہے؟؟

بیگم صاحبہ وہ دودھ کہ ساتھ گولی کھا کر لیٹ گئی تھیں تو میں نیچے آ گئی...نازو نے نگاہیں چُراتے ہوئے وہ الفاظ دُہرائے جو مروہ نے اُس سے بولنے کو کہے تھے..

پر پھر بھی تم وہیں رُکتی...

ابھی وہ مزید کچھ کہنا چاہ رہی تھیں کہ تبھی اُنکی بڑی نند شاکرہ نے اُنکا ہاتھ پکڑتے کہا..

کیا ہو گیا ہے شگفتہ تم کب سے اتنی وہمی ہو گئی ہو یہ سب تو پُرانی باتیں ہیں دُلہن کو اکیلا نا چھوڑنا وغیرہ اب کون ان باتوں کا خیال رکھتا ہے..

پر باجی وہ...

میں چلی جاونگی کچھ دیر تک اُسکے کمرے میں ویسے بھی اتنی دور جا رہی ہے بچی بہت سی باتیں ہیں جو اُسے سمجھانی ہیں..

اُنکی بات پر شگفتہ چُپ ہو گئی تھیں اب وہ کیا کہتیں کہ جب تک نکاح نہیں ہو جاتا وہ چین کا سانس نہیں لے سکتیں...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

رات کہ گیارہ بج رہے تھے..

گاڑی میں اس وقت خاموشی کا راج تھا..

جو پلان ابراہیم نے بنایا تھا وہ سب مروہ نے چوپٹ کر دیا تھا..

ابراہیم کا ارادہ اپنے بھائی کہ گھر جا کر صُبح نکاح کر کہ یہاں سے نکلنے کا تھا..

پر مروہ ابھی سے ہی مری سے نکلنا چاہتی تھی..

آگے کہ لائحہ عمل کہ بارے میں سوچتے ابراہیم نے مروہ پہ ایک نظر ڈالتے میوزک آن کر دیا تھا تاکہ یہ چُبھتی خاموشی کم ہو سکے ...

وقت گزر رہا تھا.. گھوڑا گلی سے تو گاڑی نکل آئی تھی اور کچھ دیر تک مری کا علاقہ بھی پار ہونے والا تھا..

مروہ گاڑی کا شیشہ نیچے کیئے دروازے سے سر ٹکائے ہوئے تھی تیز ہوا سے اُسکے بال اُڑ رہے تھے.. یہ ہوا بھی اُسے پُر سکون نہیں کر پا رہی تھی..

گاڑی میں اس وقت کوئی پشتو سانگ چل رہا تھا جسکی سمجھ تو نہیں آ رہی تھی پر میوزک اچھا تھا...

Janan....(my love)

Janan...

Janana zama tanazar shama zo(my love i would give my life for you)

)مروہ نے ایک ترچھی نگاہ ابراہیم پہ ڈالی جو لب بھینچے اپنی توجہ ڈرائیونگ پہ مرکوز کیئے

ہوا تھا(..

Qurban shama zo..

Janan shama zo..

(my love i sacrifice everything for you)

)ابراہیم کی جانب دیکھتے مروہ کا ذہن اپنی ہی سوچوں میں گُم تھا..میں نہیں جانتی کہ یہ شخص جسے میں محض پچھلے کچھ ماہ سے جانتی ہوں اس پہ میرا یوں بھروسہ کرنا صحیح ہے بھی کہ نہیں(

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

Janan shama zo..

Qurban shama zo..

(my love i sacrifice everything for u)

Ma wayl che za ba

O za ba darta jarram..

(i had thought i would cry for u)

)میں یہ بھی نہیں جانتی کہ یہ میرے ساتھ مخلص ہے بھی کہ نہیں..میں نے اسکے ساتھ آکر صحیح کیا بھی ہے کہ نہیں(

Tada bazara ow

Starge sre o sre rawarawena..

(but instead it would your eyes that had tearful upon ur return)

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

Aow yare ho ta kara taaa kara...

(it was you who wanted this relation not me)

)میں یہ بھی نہیں جانتی کہ یہ مجھے لیکر کہاں جارہا ہے..کہیں یہ مجھے کہیں بیچ نا دے یا...یا کہیں... کہیں مجھے مار ہی نا دے(

Maa ho na karaa maa ho na karaa..

(so why do i feel like crying as you leave)

Us e chi landa prekawi..

O prekawi jara razee na..

Pa okho ki de gwrama zo..

(so why i am seraching u in my teras)

)یہ سب سوچتے مروہ کو یوں لگنے لگا تھا کہ جیسے اُسکے جسم پہ چونٹیاں چلنے لگی ہوں
..اپنی انا اور ضد کی خاطر جو قدم اُٹھایا تھا اب وہ اُسے کس راہ پہ لے جانے لگا تھا یہ وہ بھی
نہیں جانتی تھی(

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

Janan shama zo qurban shama zo..

(my love i would Sacrifice everything for you)

Janan ma laro o laro musafar shu..

(i am searching u in my teras)

Pa de merat o pa da merat watan..

Ya na razi badona..

O janam ma sa shu o sa shu..

(oh my love left meand became like a wandrer and in dis land of strangers)

)کیا کوئی کہہ سکتا تھا کہ یہ جو لڑکی اپنے ماں باپ کی عزت روندھ کر نکلی ہے اُسے اُس شخص سے ناتو محبت ہے اور ناہی بھروسہ(

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

Ghage warsha laka da ghara...

(no news from him blows in the wind)

Sanzare ghagb e kawano..

Pa okho ki de gwarama..

(oh where is my love he vanished i dont know where)

Janan zama tanazar shama zo janana zama

tamazar shama zoo...

(my love i sacrifice everything for you)

آپ مسلسل مجھے گھور رہی ہیں سب ٹھیک تو ہے..ویسے پہلی بار آپ نے مجھے دیکھا ہے..

میں آپکو پسند تو آیا ہوں نا؟؟

مروہ کا یوں گھورنا ابراہیم سے چُھپا نا رہ سکا تھا تبھی بات بدلنے کو مروہ نے پوچھا..

یہ جو گانا ہے اسکا مطلب کیا ہے...

مطلب...ہمم مطلب کہ لئیے تو آپکو پشتو سیکھنی پڑے گی زرا..

شہزاد...

میں قربان...

ہم جا کہاں رہے ہیں..

میرا کزن ہے اسلام آباد کہ ایک فلیٹ میں رہتا ہے سٹڈیز کہ سلسلے میں ہے یہاں تو اب

ہم وہی جا رہے ہیں کیونکہ اسلام آباد میں اُسکے علاوہ میں کسی کو نہیں جانتا...

فلیٹ کہ نام پہ مروہ کو چکر آنے لگے تھے..

آج تک جتنے قصے سُن رکھے تھے کہ دو دوستوں نے ایک لڑکی کو اپنے فلیٹ پہ بُلایا اور پھر اُس کہ ساتھ زیادتی کرنے کہ بعد جان سے مار ڈالا..

مروہ کی آنکھیں وحشت کہ مارے باہر آنے لگی تھیں..

کیا میں گاڑی سے اُتر کر بھاگ جاوں؟؟؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

مروہ کی پھوپھو نے جونہی کمرے کا دروازہ کھولا کمرے میں غیر معمولی اندھیرے نے اُنکا استقبال کیا...

اُف کتنا اندھیرا کیا ہوا...

دیوار پہ ہاتھ مارتے جونہی بٹن ٹٹولتے لائٹ آن کی پورا کمرہ روشنی میں نہا گیا پورا کمرہ خالی تھا اور بیڈ کی چادر تو دیکھ کر لگتا تھا کہ کب سے اس پر کوئی بیٹھا تک نہیں ہے..

تبھی اُنہوں نے باتھروم کی طرف بڑھتے لائٹ آن کی پر باتھروم بھی بالکل خالی تھا..

اب صحیح معنوں میں اُنکے ہاتھوں کہ طوطے اُڑے تھے..

کمرے سے نکلتے اُنہوں نے شگفتہ کو آواز دی ...

شگفتہ اااا....مروہ کمرے میں نہیں ہے ے ے ے...

لاونج میں ڈھولک لیکر بیٹھیں عمیرا اور صفا...اُنکے ساتھ بیٹھیں خاندان کی خواتین

جبکہ ڈائننگ پہ بیٹھے کسی بات پہ بحث میں مشغول حسن اُنکے بھائی اور احمر..

سب نے اُنکی آواز پر سر اُٹھائے اُنکی طرف دیکھا..

عمیرا بھاگتی ہوئی اُنکی جانب بڑھی آپ نے بالکنی میں دیکھا وہ وہاں ہو گی وہ..زیادہ

وہ...وہیں ہوتی ہے پھوپھو..

اپنا ہی بولتے عمیرا مروہ کہ کمرے سے ہوتی بالکنی میں آئی جو بالکل خالی تھی...

یہ کیا کیا مروہ...

****

لاہور میں رات کہ ایک بجے بھی دن کا سماء تھا..

محلے کی لڑکیاں اور خواتین ڈھولک لئیے گیت گانے میں مشغول تھیں..

ہر طرف چائے کا دور چل رہا تھا..

جبکہ عالیہ ایک بڑا سا سوٹ کیس کھولے سب کو مروہ کہ لئیے کی گئی خریداری دیکھانے میں مصروف تھیں..

ایمی..میرے دوستوں کہ لئیے اُوپر چائے بھجوادیں..

چھت پہ اس وقت عُذیر اور اُسکے بچپن کہ بہترین دوست یوسف اور فراز موجود تھے جو مروہ کہ لئیے عُذیر کی دیوانگی کہ گواہ تھے..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور بھئی دُلہے میاں آج تو نیند نہیں آئیگی ہے نا؟؟

ہاں یار اب کہاں نیند آئے گی عُذیر نے مُسکراتے ہوئے سر کُھجا کر کہا..

اور تم لوگ چل رہے ہو نا صُبح جلدی نکلنا ہے سو تیاری رکھنا..

اوہ ہو...دُلہے میاں کو کتنی بے قراری ہے..

تو کیوں نہیں ہو گی بے قراری اتنے سالوں کی محبت ہے جواب ملنے والی ہے مجھے..

اوراس محبت کی پاکیزگی کہ لئیے اپنے دل کو باندھ کر بہت بڑی قربانی دی ہے میں نے..

ہمم..ہماری دُعا ہے کہ تو ہمیشہ بھابھی کہ ساتھ خوش رہے..آمین..

اور صُبح گاڑی کب تک آجائے گی؟؟

فجر کہ فوراًبعد..

اچھا کوئی کام وغیرہ ہو تو بھائی حاضر ہیں..

ہام یار تمھیں نہیں کہونگا تو کسے کہوں گا ..

عُذیر کا دل اپنی محبت کو پالینے کہ احساس سے سرشار تھا..پر جو قسمت میں ہوتا ہے کئیں بار وہ دُعاوں میں مانگنے پر بھی نہیں ملتا...

****

کچھ دیر پہلے جہاں ڈھولک بجائی جارہی تھی وہاں اب ماتم کا سا سماں تھا..

مجھے بتاو شگفتہ وہ کہاں گئی؟؟

مم..مجھے نہیں پتہ حسن..

تو پھر کسے پتہ ہے تم کیسی ماں ہو اپنی ہی بیٹی کا نہیں پتا یہ ہی بتا دو کہ وہ کس کہ ساتھ بھاگی ہے ابھی رات کا اندھیرا کم نہیں ہوا ہم ابھی بھی اُسے ڈھونڈ کر اپنی عزت بچا سکتے ہیں..

پر وہ لڑکا تو یہاں کا تھا ہی نہیں یہاں کیسے ملے گا...

کون لڑکا مجھے سب سچ سچ بتاو...

شگفتہ میں تو ہمت ہی نہیں تھ کچھ کہنے کی سو وہ نڈھال سی پڑی تھیں اور عمیرا سب تفصیل بتانے لگی..

ایسے کیسے کوئ صرف فون پہ بات کر کہ بنا ملے بنا دیکھے اتنا بڑا سٹیپ اُٹھا سکتا ہے..

جو کہانی عمیرا نے سُنائ اُسے کوئ ماننے کو تیار ہی نہیں تھا..

پر بابا ہمیں تو یہی پتہ ہے ہمیں تو لگا کہ وقتی ہے یہ سب فون لے لیں گے تو سب ختم ہو جائے گا..

عمیرا کی بات سُنتے حسن صاحب سر پکڑے وہیں بیٹھ گ ئے جاوا حمر صُبح کی روشنی سے پہلے اُسے ڈھونڈ لاو ورنہ سب ملیا میٹ ہو جائے گا...

سب ختم ہو جائے گا جاو ڈھونڈ و اُسے....

****

رات کہ دو بجے گاڑی اسلام آباد کہ پوش علاقے کی بلڈ نگ کہ آگے آرُکی تھی..

رات کہ اس وقت ہر طرف گھوراندھیرااور جامد خاموشی تھی گلی کہ کونوں میں نصب سٹریٹ لائٹس آن تھیں..

اوراب ابراہیم گاڑی سے اُترتا مروہ کی طرف کادروازہ کھولے کھڑا تھا..

Hey come out my love..

ابراہیم نے مُسکراتے ہوئے مروہ سے کہاوہ بہت خوش تھا کیونکہ اُس نے وہ پالیا تھا جو اُسے چاہیے تھا..

پر دوسری طرف مروہ اس وقت خود کو بالکل مفلوج محسوس کر رہی تھی جیسے یہاں سے دوڑ جاناچاہتی ہو پر ہاتھ پاوں ساتھ ہی نہیں دے رہے تھے..

کیاہوا باہر آو..؟؟

ٹھیک تو ہونا؟؟

مروہ ملنے کہ بجائے اب بھی یک ٹک آنکھیں پھاڑے ابراہیم کو دیکھنے میں مصروف

تھی جو براون شلوار قمیض میں براون ہی چادر شانوں پہ ڈالے ہم رنگ کھیڑی پہنے کھڑا تھا..

پانچ منٹ یونہی کھڑے رہنے کہ بعد ابراہیم نے جُھک کر مروہ کا ہاتھ پکڑتے اُسے آرام سے باہر نکالا..

کیا ہو گیا ہے ایسے react کیوں کر رہی ہو طبیعت تو ٹھیک ہے نا...

ہمم...بب...بس وہ دد..دل گھبرا رہا ہے میرا...

آئی نو کہ یہ سب بہت مشکل ہے تمھارے لئیے پُر سکون ہو جاو میں ہوں نا ابراہیم نے مروہ کو تسلی دیتے اپنا بازو اُسکے شانے پہ پھیلایا اور اُسے ساتھ لیتا آگے بڑھنے لگا اور مروہ اُسکے ساتھ گھسیٹتی ہوئی آگے بڑھنے لگی...

****

احمر یہاں تو کہیں کوئی گاڑی نہیں دکھ رہی..

وہ بس دیکھ رہے ہو چلو اسے روکو اور اس کی تلاشی لو..

شاہمیر..احمر..اور اُنکا ایک اور کزن یہ تینوں مروہ کی تلاش میں خوار ہو رہے

تھے...اور یہ تیسری بس تھی جس کی وہ تلاشی لینے والے تھے...

******

ابراہیم مروہ کو لئیے لفٹ کہ ذریعے بلڈنگ کہ تھرڈ فلور تک آ چُکا تھا..

دو سے تین بار بیل دینے پہ بنیان میں ملبوس آنکھیں مسلتا کوئ باہر آیا جواب آنکھیں پھاڑے اُن دونوں کو دیکھ رہا تھا..

اس ننگ دھڑنگ انسان کو دیکھ کر مروہ کہ رہے سہے اوسان بھی خطا ہونے لگے تھے...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جب کہ دروازہ کھولنے والا شخص آنکھیں پھاڑے بن بُلائے مہمانوں کو حیرت سے دیکھتا کھڑا تھا کہ تبھی ابراہیم نے اُسکے شانے پہ ہاتھ رکھتے اُسے سامنے سے دھکیلتے ہوئے کہا..ایسے کیا دیکھ رہے ہو ارمغان آگے سے ہٹو...

ارمغان کو ہٹاتے مروہ کو ساتھ لگائے ابراہیم فلیٹ میں داخل ہوتے اندر ایک کمرے کی طرف بڑھ گیا..

یہاں بیٹھو آئ تھنک ٹینشن اور بھوک سے آپکا بی پی لو ہو رہا ہے میں کھانے کو کچھ لے آتا

ہوں..

نن.. نہیں مجھ کک.. کچھ نہیں کھانا..

بیڈ پہ بیٹھے مروہ نے منمناتے ہوئے کہا(ہائے کہیں یہ مجھے کچھ ملا کر نادے دے کھانے میں)

اوکے پھر میں دودھ لے آتا ہوں..

نہیں وہ...

مروہ کی بات ان سُنی کرتے وہ باہر کی طرف بڑھ گیا..

باہر اُسے ارمغان کو بھی مطمئن کرنا تھا...

****

اس بس میں بھی مروہ نہیں ہے ..

اُف کیا کروں کہاں ڈھونڈوں اُسے... جیسے جیسے وقت گزر رہا تھا احمر کی پریشانی بڑھ رہی تھی...

کیا پتہ وہ شہر سے باہر جا چکی ہو ہمیں تو یہ بھی نہیں پتہ کہ وہ گھر سے نکلی کس وقت ہے...

ہاں یہ بھی ہے تو پھر؟؟احمر کا تو دماغ ہی کام نہیں کر رہا تھا..

ہم مروہ کی دوستوں کہ گھر جا کر چیک کرتے ہیں...

دماغ تو ٹھیک ہے شاہمیر ایسے تو یہ بات سارے مری میں پھیل جائے گی...

(ہاں یہی تو میں چاہتا ہوں کہ وہ سب جگہ مشہور ہونے کہ بعد مل جائے اور عُذیر شادی سے انکار کر دے اور یوں میری راہ کہ سب کانٹے صاف ہو جائیں)اچھا تو پھر اب کہاں ڈھونڈنا ہے؟؟

چلو اب سب ہوٹلز میں چیک کر لیتے ہیں..

ہمم چلو وہاں بھی دیکھ لیں اب...

****

ابراہیم کمرے سے جونہی نکلا وہاں سامنے صوفے پہ سر پکڑے ارمغان بیٹھا تھا جو ابراہیم کو کچن کہ طرف بڑھتا دیکھ اُسکے پیچھے لپکا..

یہ سب کیا ہے ابراہیم اور یہ لڑکی کون ہے..

لڑکی نہیں بھابھی بول....(ابراہیم نے مصروف سے انداز میں کہا)

کیا مطلب بھابھی بول ہفتے بعد شادی ہے تیری گل لالہ سے اور تو یہ..

ارمغان کو اگنور کرتا ابراہیم گلاس میں دودھ اُنڈیلتا مائیکرو ویو میں رکھنے لگا تھا..

نیند کی گولی ہے تیرے پاس؟؟

کیوں گولی کیوں چاہیے اب..؟؟ جتنا کہہ رہا ہوں اُتنا بتا یار..

ابراہیم کو گھورتے وہ باہر نکلا اور کچھ ہی سیکنڈز میں ایک باکس پکڑے واپس آیا..

ارمغان نے فرسٹ ایڈ باکس ابراہیم کو تھمایا جو باکس میں میڈیسن چیک کرنے لگا..

اور پھر دو گولیاں نکالیں اور گلاس میں ڈال کر اُس کمرے کی طرف بڑھا جہاں مروہ تھی...

بات تو سُن بتا تو صحیح یہ تو کر کیا رہا ہے...

آ کر بتاتا ہوں ابراہیم نے ہانک لگاتے ارمغان کو کہا..

مروہ کمرے میں ٹہلتے کمرے کا جائزہ لینے میں مصروف تھی تاکہ وہ جان سکے کہ کسی بھی ایمرجنسی کی صورت میں کہاں سے بھاگنا ہے..

ابراہیم جب دروازہ کھولتا اینٹر ہوا تو کھڑکی کہ پاس کھڑی مروہ الرٹ ہوئ...

یہ لو یہ دودھ پی لو اور پھر ریسٹ کرو..

نہیں مجھے...مجھے دودھ پسند نہیں ہے..

)یہ یقیناً اس میں کچھ ڈال کر لایا ہے(

اچھا ادھر تو آؤ ابراہیم نے گلاس کمرے میں پڑی چھوٹی سی کافی ٹیبل پہ دھرا..اور مروہ کا ہاتھ تھاما..

جس پر مروہ نے یوں ریئکٹ کیا کہ جیسے کوئ ننگی تار چھو لی ہو..

کیا ہوا؟؟آپ کب سے ایسے بی ہیو کیوں کر رہی ہیں جیسے مجھے جانتی ہی نا ہوں..

نہیں وہ(کیا کہتی کہ بھاگ تو آئ ہوں پر اعتماد نہیں ہے)..

نہیں وہ کیا؟؟؟

صُبح ہمارا نکاح ہے میں چاہتا ہوں آپ ریسٹ کر لیں آئی نو یہ سب بہت difficult ہے آپ کے لئیے پر اسطرح سے کر کہ مجھے تکلیف مت دیں..

i am sorry..

مروہ سر جُھکائے آنسو بہانے لگی تھی پتہ نہیں کیوں یہ دل بار بار بھر آتا تھا...

Ooh stop crying zra...

)مروہ کو مزید روتا دیکھ ابراہیم نے پشیمان ہوتے مزید کہا(

relax i am sorry naa ..ok i am sorry for behaving soo rude...

ابراہیم کا دل چاہا کہ وہ اس چھوئی موئی سی لڑکی کو اتنی زور سے اپنے سینے سے لگائے کہ وہ دل میں چُھپ جائے ..اور اسکے آنسوؤں کو اپنی پوروں پہ چُن لے پر نہیں شاید یہ وقت صحیح نہیں تھا..

او کے ادھر آؤ بیٹھو مروہ کہ بیڈ پہ بیٹھتے وہ چوکڑی مارتا وہیں اُسکے پیروں میں فرش پہ بیٹھ گیا تھا..(کیا اس وقت کوئی کہہ سکتا تھا کہ یہ اپنے علاقے کہ سردار کا ناز و پلا بیٹا

ہے)

مروہ نے اپنے پیر سمیٹے جو اُسکے گھٹنوں سے مَس ہو رہے تھے..

اُسکی اس حرکت پہ وہ مُسکرا کہ رہ گیا تھا..

Do you love me zra(my heart)??

ابراہیم کہ سوال پہ مروہ اُسے دیکھنے لگی تھی اور پھر صرف سر ہلا کر اقرار میں جواب دیا..

آپکو پتہ ہے اگر آج آپ یہاں میرے ساتھ نا آتیں اور کسی اور سے شادی کر لیتیں تو شاید میں اگلی سانس نا لے پاتا..

ابراہیم نے اپنی نگاہیں مروہ پہ جمائے مزید کہا ..

میں جانتا ہوں ابھی آپ خوف میں مبتلا ہو شاید.. شاید مجھ سے ہی خوفزدہ ہو بٹ پلیز اسطرح سے مجھے تکلیف مت دو بس اتنا یاد رکھو کہ میری وجہ سے کبھی بھی کوئی تکلیف نہیں ہو گی یہ اور یہ ایک پٹھان کا وعدہ ہے ہم اپنی بات پہ قائم رہنے کہ لیئے جان تک دینے سے دریغ نہیں کرتے...

ابراہیم کی بات پر سوں سوں کرتی مروہ کچھ ریلیکس ہوئی تھی..

اب یہ پی لو اور آرام سے سو جاو صُبح بہت کام ہے اور میں چاہتا ہوں کہ میری دُلہن بالکل فریش لگے ...

دودھ کا گلاس پکڑاتے ابراہیم وہاں سے اُٹھ گیا تھا..

اور ہاں اندر سے لاک اور کنڈی دونوں لگا لو او کے...

شاید وہ مروہ کہ خوف کو بھانپ گیا تھا..

ابراہیم کہ جاتے ہی مروہ نے دروازہ اچھے سے بند کیا اور پھر وہی گلاس منہ سے لگا لیا....

****

دور کہیں فجر کی آذانوں کی آواز سُنائی دینے لگی تھی...

شگفتہ کہ آنسوں کہ ساتھ تسبیح کہ دانے بھی گرتے جا رہے تھے..

جبکہ دوسری طرف نڈھال سے حسن صاحب صوفے پہ بیٹھے ہوئے تھے...

جبکہ صفا عمیر اکہ کندھے پہ ہی سر ٹکائے سو رہی تھی..

کہ تبھی اس سارے ماحول میں مہرین کی آواز گونجی..

آپ نے یہ بات گھر کہ افراد سے بھی چُھپا کر اپنے ہی پیر پہ کلہاڑی ماری ہے اماں....

مہرین یہ وقت ان باتوں کا نہیں ہے...

مہرین صحیح تو کہہ رہی ہے شاکرہ... مہرین کی امی (عمیر اکی چچی) نے بھی بیٹی کی حمایت کی..

اگر سب کو پتہ ہوتا تو سب اُس بھگوڑی پہ نظر رکھتے جو یوں باپ کی پگھڑی اُچھال کر ناجانے کس کہ ساتھ رنگ رلیاں منا رہی ہے..

اُن خواتین کی باتوں پر شگفتہ نے کرب سے آنکھیں میچیں ابھی تو یہ شُروعات تھی..

پتہ نہیں کس کی نظر لگ گی اُس گھر کو پہلے ایک بیٹی طلاق لے آئی دوسری بھاگ گی اُور تیسری تو شاید اب اسی دہلیز پہ بوڑھی ہو جائے گی..

خواتین کی باتوں سے دلبرداشتہ ہوتے حسن صاحب اُٹھنے لگے تھے پر سامنے سے احمر اور شاہمیر کو سر جُھکائے آتا دیکھ وہ وہیں رُک گ ئے....

وہ نہیں ملی ابا ..

احمر کی بات پر وہ اتنے دلبرداشتہ ہوئے کہ اُٹھتے اُٹھتے وہیں ڈھے گ ئے..

وہ سب جنہیں ابھی بھی مر وہ کہ ملنے کی اُمید تھی اُن سب کی آنکھوں کہ دیپ بھی بُجھ گ ئے تھے..

ابا ممانی کی کال تھی وہ کہہ رہی ہیں کہ .. پانچ منٹ تک ہم سب بارات لیکر نکلنے والے ہیں..

تبھی حسن صاحب کی بڑی بہن شاکرہ اُنکے پاس پُہنچیں...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حسن اُنہیں آنے سے منع کر دو وہ یہاں آئینگے تو خواہ مخواہ شرمندگی ہو گی اُنہیں...

نہیں آپا اُنہیں آنے دیں آنے دیں اُنہیں..

بھیگی آنکھوں کہ گوشے صاف کرتے اپنی بات مکمل کرتے وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گ ئے...

****

فجر کا وقت تھا..

چمکتی ہوئی صُبح کی کرنیں ہر سو پھیل رہی تھیں.. نمازی نماز پڑھتے مسجد سے باہر نکل رہے تھے..

وہیں عُذیر بابا جی کی نماز کہ ختم ہونے کہ انتظار میں بیٹھا ہوا تھا..

بابا جی اپنی نماز ختم کرتے عُذیر کی طرف متوجہ ہوئے..

کیا بات ہے بچے سب ٹھیک؟؟

جی بابا جی... وہ بتایا تھا آپکو آج ہم مری کہ لئیے جا رہے ہیں ٹرین سے آج ہی نکاح ہے میرا...(یہ سب بتاتے ایک شرمیلی سی مسکان ہونٹوں پہ سجی ہوئی تھی)

اوہ اچھا ماشااللہ ماشااللہ ویسے ٹرین سے کیوں بس سے کیوں نہیں بس جلدی پُہنچا دیتی...

وہ بابا جی شادی پہ بہت خرچہ ہو گیا ہے تو اسطرح سستا پڑے گا ہاں واپسی کہ لئیے بس کا انتظام ہے..

)یہ صرف عُذیر ہی جانتا تھا کہ یہ سب کچھ کیسے مینیج کیا ہے اُس نے آفس سے لان اور کمیٹی کہ پیسے سب خرچ ہو گئے تھے(

اچھاماشااللہ مجھے خوشی ہے کہ میری بات سُنتے ہوئے تم نے وقت پہ شادی کرنے کا فیصلہ کیا...

جی وہ میں عُذیر نے مسجد کی صف پہ بیٹھے اپنی اُنگلی سے لکیریں کھینچتے ہوئے کہا...

وہ میں آپ سے کہنا چاہتا تھا کہ پلیز آپ میرے اور مروہ کہ لئیے دُعا کریں کہ ہمارا ساتھ ایک دوسرے کہ لئیے بہترین ثابت ہو..

آپ تو جانتے ہی ہیں میں نے بہت دُعاوں سے مانگا ہے اُسے بس اب یہ چاہتا ہوں کہ ہمارے رشتے میں اللہ برکت دے...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں کیوں نہیں تم دونوں ہی میرے بچے ہو تمھارے لئیے دُعائیں ہی دُعائیں ہیں بیٹا...

اللہ تمھارا یہ سفر اور زندگی کا سفر بہترین بنائے آمین..

بہت شکریہ...

عُذیر کہ جُھک کر کہنے پر باباجی نے اپنا دست شفقت رکھتے دُعاوں سے نوازا...

اور پھر عُذیر اُن سے ملتا گھر کی طرف روانہ ہو گیا...

جہاں ہر طرف افراتفری مچی تھی عورتیں اپنے بچے لیتیں گاڑی میں سوار ہو گئ تھیں

جس میں بیٹھ کر اُنہیں ریلوے سٹیشن تک جانا تھا..

عُذیر نیوی بلو کلر کی شلوار قمیض پہنے سر پہ ٹوپی جمائے (جواب اُسکی شخصیت کا خاصہ تھی) سب کو ہدایتیں دینے لگا تھا..

ایاز یار گھر کا خیال رکھنا اور ہاں اے-سی والا آئیگا وہ لگوا لینا جہاں جگہ بتائی ہے وہیں لگوانا) یہ a-c مروہ کہ لئیے تھا وہ ٹھنڈے علاقے سے آرہی تھی حالانکہ ابھی سردیاں آرہی تھیں اس کی ضرورت نہیں تھی پر وہ نہیں چاہتا تھا کہ کچھ بھی مروہ کو پریشان کرے(

اور وہ سبز موتیے اور گُلاب یاد رکھنا یار ..

تو ریلیکس کر کے جا میں سب سنبھال لونگا اور فون پہ کانٹیکٹ میں رہونگا تو فکر نا کر...

چلو پھر اللہ کی امان ایاز سے ملتا ہنستا مُسکراتا عُذیر گاڑی میں سوار ہو گیا تھا..

پر کون جانتا تھا کہ یہ خوشی چند پل کی ہے...

****

دوپہر کا ایک ہو رہا تھا..

چمکتی ہوئی دھوپ مری کہ پہاڑوں پہ پڑتی اور بھی حسین لگ رہی تھی...

ہلکی ہلکی چلتی ہوا درختوں سے سرگوشیوں کی مانند گزر رہی تھی...

ایسے میں لاہور سے پُہنچے مہمان حسن ہاوس کی بیک پہ بنے گیسٹ رومز میں موجود تھے..

کچھ مہمان نہانے دھونے اور کچھ آرام کرنے میں مصروف تھے..

جبکہ دوسری طرف عُذیرا اور اُسکے ماں باپ حسن صاحب کہ ڈرائنگ روم میں موجود تھے جہاں حسن صاحب سر جُھکائے جبکہ شگفتہ نظریں چُراتیں دائیں بائیں دیکھتے آنسو بہانے میں مصروف تھیں..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ... یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں پھوپھو ایسا کیسے ہو سکتا ہے...

ہاں ایسا کیسے ہو سکتا ہے شگفتہ یہ شادی تو باقاعدہ دونوں بچوں کی رضامندی پہ ہونے جا رہی تھی تو پھر یہ سب ..

مروہ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتی پھوپھا آپ.. آپ نے اُسے ڈھونڈا کہیں کوئی حادثہ نا ہو گیا ہو...

کیسا حادثہ بیٹے صفا نے خود اُسے کسی سے بات کرتے سُنا تھا اور اُس نے خود بھی اپنے منہ سے اس سب کا اقرار کیا تھا کہ وہ تم سے شادی نہیں کرنا چاہتی...

کیا اُس نے کہا... اُس نے یہ کہا پر وہ کیسے.. کیسے کہہ سکتی ہے یوں؟؟

عُذیر جسے اب بھی کچھ اُمید تھی اب ناکام سا واپس بیٹھ چُکا تھا اور بس اتنا ہی کہہ پایا تھا" وہ ایسا کیسے کر سکتی ہے اُسے تو محبت تھی مجھ سے..."

کہ تبھی عالیہ بولیں: اگر ایسی بات تھی شگفتہ تو ہمیں وہیں بتا دیا ہوتا یہاں بُلا کر ہمیں شرمندہ کروانا ضروری تھا...

نہیں عالیہ بھابھی ہم تو خود بالکل ڈھے گئے ہیں اُسکی اس حرکت پہ...

عُذیر کو جب یہاں بیٹھنا مزید محال لگنے لگا تو اُٹھتا ہوا باہر نکل گیا...

ہائے میرا بچہ اب اسکا کیا ہو گا نا جانے کس کی نظر کھا گئی میرے بیٹے کی خوشیوں کو...

شبیر میں تم سے بات کرنا چاہتا ہوں اگر... اگر تم موقع دو تو حسن صاحب جنکا شرمندگی کہ مارے سر نہیں اُٹھ رہا تھا منت کرتے انداز میں شبیر سے کہا...

جی بھائی صاحب کیوں نہیں...

****

مسلسل ہوتی دستک پہ مروہ نے بامشکل اپنی آنکھیں کھولیں..پتہ نہیں کیوں آنکھیں اتنی بوجھل تھیں کہ کُھلنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھیں...

بیڈ سے گھسیٹتے ہوئے خود کو اُتارا اور پھر دونوں ہاتھوں سے سر کو تھامے وہ باتھروم میں بند ہو گئی..

بار بار ٹھنڈے پانی کہ چھینٹے منہ پہ مارتے رہنے کہ بعد ہوش و حواس جگہ پر آئے..

اور پھر کل سے اب تک کا سارا منظر کسی فلم کی طرح آنکھوں کہ سامنے سے گزرنے لگا...

رات کو مروہ نے اچھے سے دروازہ بند کرنے کہ بعد وہ دودھ پی لیا تھا پر انجانی جگہ کا خوف اتنا حائل تھا کہ وہ خود کو جگائے رکھنا چاہتی تھی پر وہ جاگ نہیں سکی تھی...

سامنے لگے آئینے میں اپنا بھیگا چہرہ دیکھنے کہ بعد مروہ خوف سے خود کو ٹٹولنے لگی تھی کہ کہیں کچھ غلط تو نہیں ہوا...

پر جب کمرے میں واپس آتے ہر چیز بالکل پہلے جیسے ہی دکھی تو کچھ سکون ہوا...

دروازہ ایک بار پھر کھٹکٹایا جانے لگا تھا..

جواب کی بار مروہ نے فوراً ہی کھول دیا تھا...

مروہ کو دیکھتے ابراہیم اندر داخل ہوا...

کیا ہوا آپ ٹھیک تو ہیں؟؟ دس بجے سے دروازہ بجا رہا ہوں اور اب یہ وقت ہو گیا ہے مجھے فکر ہو رہی تھی آپکی..

فجر مند سا ابراہیم نک سک سے تیار کھڑا تھا..

ہاں وہ بس پتہ نہیں کیوں اتنی نیند آ گئی تھی مجھے...

اٹس اوکے یہ تو اچھی بات ہے کہ آپکی نیند پوری ہوئی....اب فریش ہو ہی گئی ہیں تو میں ناشتہ لے آتا ہوں آپکا..

اور پھر ارمغان کہ دوست کی بہن آپکو تیار کر دیں گی...

تیار کس لیئے؟؟

آج نکاح ہے ہمارا اس لیئے...

اور ہاں....

آپ ناشتہ کریں مجھے کچھ کام ہے میں کچھ دیر تک آتا ہوں اوکے...

ابراہیم مُسکراتا ہوا باہر چلا گیا تھا جبکہ مروہ نکاح کا سُنتے اپنا دل کسی کھائی میں گرتا محسوس کرنے لگی تھی...

اگر آج میں یہاں نا ہوتی تو اس وقت میں عُذیر کہ نک.... نکاح میں ہوتی ...

یہ الفاظ بہت ٹوٹے پھوٹے انداز میں اُسکے منہ سے ادا ہوئے تھے پر عُذیر کا نام لیتے اُسے اپنا دل خالی ہوتا محسوس ہوا تھا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

عُذیر غُصے اور بے بسی سے چلتا ہوا کافی دور آ گیا تھا اور اب ایک پُل پہ کھڑا تھا جہاں نیچے دریا بہہ رہا تھا..

پُل کہ سائیڈ کی دیوار پہ ہاتھ رکھے سر کو جُھکائے عُذیر نیچے سے تیزی سے گزرتے پانی کو گھورتا ہوا کھڑا تھا...

کیوں؟؟؟

کیوں؟؟؟(عُذیر کہ چلا کر کہنے پہ اُسکی آواز گونجنے لگی تھی)

کیوں کیا میرے ساتھ ایسا تم نے مروہ کیوں....

کیوں نہیں سمجھا مجھے میری محبت کو...

میں نے ہمیشہ صرف اور صرف تم سے محبت کی صرف تم سے...

"بھول جانے کا ہنر مجھ کو سکھاتے جاو...

جارہے ہو تو سبھی نقش مٹاتے جاو"...

عُذیر کی آنکھوں سے بہتا گرم سیال اُسکا چہرہ بھگونے لگا تھا..آنسو اُسکی آنکھوں سے نکلتے ڈاڑھی میں جذب ہونے لگے تھے....

)ابراہیم کہ جاتے مروہ وہیں بے بس سی بیڈ کی پائنتی پہ ٹک گئی تھی سامنے ناشتہ دھرا تھا جو ابراہیم رکھ کر گیا تھا...

میں نے تم سے محبت کی تھی عُذیر پر تم نے مجھے خود سے نفرت کرنے پر مجبور کیا..ہاں تم نے خود ایسا کیا(..

"چلو رسماً ہی سہی مڑ کہ مجھے دیکھ تو لو....

توڑتے توڑتے تعلق کو نبھاتے جاو"

تم نے صرف وہ بات یاد رکھی مروہ جس سے تمہیں تکلیف ہوئی اتنے سالوں میں گزرے ہزاروں محبت کہ پل یاد کیوں نہیں آئے تمہیں... یہ یاد کیوں نہیں رہا تمہیں کہ میں وہ ہوں جو تمہیں تہجد میں مانگتا رہا ہوں کیوں تمہیں میری محبت یاد نہیں رہی کیوں... عُذیر اس وقت بے بسی کی انتہا پر تھا ..

" کبھی کبھی یہ مجھے ستائے کبھی کبھی یہ رُلائے..

فقط میرے دل سے اُتر جایئے گا... بچھڑنا مبارک بچھڑ جایئے گا"

)تم نے میری محبت کی توہین کی عُذیر تم نے تم نے خود مجھے اپنے آپ سے دور کیا اس سب میں... اگر میرا قصور ہے تو قصوروار تم بھی ہو..

تم نے مجبور کیا مجھے اس قدم کو اُٹھانے پہ.. تم نے کیا مجھے مجبور...

مروہ دونوں ہاتھ چہرے پہ رکھتی پھوٹ پھوٹ کہ رونے لگی تھی(...

"میں سمجھا تھا تم ہو تو کیا اور مانگوں میری... زندگی میں میری آس تم ہو"...

عُذیر اب وہیں ٹیک لگاتا تھکے ہوئے انداز میں روتا ہوا بیٹھ گیا تھا..

یااللہ آپ نے کیوں نہیں اُسے میرا بنایا میں نے کبھی کوئی گناہ نہیں کیا خود کو اور اپنی زندگی کو آپکے کہے کہ مطابق ڈھالا پر آپ نے میری زندگی کی سب سے بڑی خوشی مجھ سے چھین لی کیوں..

روتا ہوا عُذیر اب اپنے رب سے شکوے کرنے لگا تھا...

"یہ دُنیا نہیں ہے میرے پاس تو کیا میرا یہ بھرم تھا میرے پاس تم ہو....

)مروہ چہرے پہ ہاتھ پھیرتے اپنے آنسو صاف کرنے لگی تھی...

میں مانتی ہوں میں نے تم سے بے تحاشہ محبت کی پر...پر جب بات میری انا اور محبت کی آئی تو یقین مانو میں نے تم سے ہی نفرت بھی کی...

اور یہ میری زندگی کہ آخری آنسو ہیں عُذیر جو تمھارے لیئے بہے ہیں اب سے ایسا نہیں ہوگا بالکل بھی نہیں(

"مگر تم سے سیکھا محبت بھی ہو تو دغا کیجیئے گا مکر جایئے گا"

مروہ... تم.. تم کہاں ہو ایک آخری بار مجھ سے بات کی ہوتی مجھے بتایا ہوتا کہ تم غلط فہمیوں کہ کس مینار پہ آ کھڑی ہوئی ہو کچھ تو کہتی..

میں نہیں جانتا تھا کہ میرے الفاظ مجھے یہاں لے آئیں گے میں قصوروار ہوں تمھارا...

میں...میں ہوں قصوروار...

"تیرا ہاتھ کل تک میرے ہاتھ میں تھا..

تیرا دل دھڑکتا تھا دل میں ہمارے"

)آج کہ بعد میں تمہیں کبھی یاد نہیں کروں گی..

تمھارا..تمھارا نام تک نہیں لونگی تم نے کہا تھا...ہاں تم نے کہا تھا کوئی اور ڈھونڈ لو تو بس ڈھونڈ لیا اب سے میری محبت اور میری وفا سب..سب اُسکے نام ہے سب...

خود سے عہد کرتے مروہ ناشتے کی ٹرے اپنے قریب کھسکاتے ناشتہ کرنے لگی پر جونہی پہلا نوالہ منہ میں ڈالا وہ حلق میں آنسوؤں کہ بیچ ہی اٹک گیا...اور پھر ناشتے کی ٹرے کھسکاتے وہ پھر سے رونے لگی(..

"یہ مخمور آنکھیں جو بدلی ہوئی ہیں کبھی ہم نے انکے ہیں صدقے اُتارے"...

زمین سے اُٹھتے اپنے کپڑے جھاڑتے عُذیر اُٹھ کھڑا ہوا..

میں تمہیں کبھی بدُعا نہیں دونگا بلکہ تمھارے لئیے دُعا گو رہونگا..

مگر... پھر اس جگہ جہاں کہ چپے چپے پہ میری محبت کی داستان رقم ہے یہاں کبھی قدم نہیں دھرونگا مروہ میں نے تمہیں معاف کیا...

معاف کیا تمہیں اپنی محبت کو روندنے پہ...

معاف کیا تمہیں میرا دل کُچلنے پہ...

میں نے معاف کیا تمہیں..

اپنے دل کا غُبار نکالتے عُذیر نے واپسی کہ لئیے قدم بڑھا دیئے...

"کہیں اب ملاقات ہو جائے ہم سے بچا کہ نظر کو گزر جایئے گا"...

****

شبیر صاحب اس وقت نورالحسن کہ کمرے میں موجود کُرسی پہ براجمان تھے...

پر حسن بھائی آپ جانتے ہیں کہ عُذیر محبت کرتا تھا مروہ سے پھر وہ صفا کو کیسے خوش رکھ پائیگا..

پر شبیر پوری زندگی عُذیر ایسے تو نہیں گزارے گا کہیں نا کہیں تو شادی کرے گا ہی تو پھر صفا کیوں نہیں..

حسن بھائی وہ صفا کو ہمیشہ سے چھوٹی بہن سمجھتا آیا ہے مجھے نہیں لگتا کہ وہ مانے گا...

شبیر تم.. تم منالو اپنے بیٹے کو میری دو بیٹیاں برباد ہو گئی ہیں تمہیں خُدا کا واسطہ میری تیسری بیٹی کو بچالو..

میں میں تمھارے پیر پکڑتا ہوں...(یہ وہ شخص تھا جس نے کبھی جُھکنا نہیں سیکھا تھا پر آج بیٹی کہ ہاتھوں اُنکی عزت لوگوں کہ پیروں کی دھول بن گئی تھی)

کیا کر رہے ہیں حسن بھائی پلیز مجھے شرمندہ نا کریں آپ میرے بڑے بھائیوں کی طرح ہیں میں بات کرتا ہوں میں منالونگا اُسے آپ فکر نا کریں پلیز...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم منالوگے سچ کہہ رہے ہو نا؟؟

ہاں میں منالونگا...

****

یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ بابا؟؟آپ جانتے ہیں وہ بہنوں کی طرح ہے میری....دیکھو عُذیر ہم یہاں بارات لائے ہیں اور جو مہمان ساتھ آئے ہیں وہ سب پوچھ رہے ہیں کہ جمعہ کہ بعد ہونا تھا نکاح اب تک کیوں نہیں ہوا..

تو آپ بتادیں کہ کوئی نکاح نہیں ہو گا...

کیسے بچوں والی باتیں کر رہے ہو ان کی عزت تو جائے گی ہی جائے گی بدنامی ہماری بھی ہو گی ٹھنڈے دماغ سے سوچو بیٹا ...

پر بابا صفا ... نہیں صفا نہیں...

مروہ تمھاری پسند تھی اور ہم نے اُسے کُھلے دل سے قبول کیا تھا اب تمھاری باری ہے ہماری بات ماننے کی...

پر بابا...

یقین رکھو بیٹا یہی تمھاری قسمت ہے اور اسی میں ہم سب کی بھلائی...

پر بابا...

فریش ہو کر باہر آو نکاح خواں آنے والا ہو گا...

عُذیر سے بات کرتے اور اُسکی سُنے بغیر وہ باہر چل دیئے کیونکہ وہ جانتے تھے عُذیر اُنکا فرمانبردار بیٹا ہے...

****

آپا...یہ...یہ کیسے ہو سکتا ہے میں اور...اور عُذیر بھائی..nooo wayyy..

صفا تم خود دیکھو اس کہ سوا کوئی چارہ نہیں ہے...

نا ہو کوئی چارہ میں کیوں قربانی دوں آپ سب شروع سے ایسا ہی کرتے ہیں میرے ساتھ...(سر پکڑے اب صفا رونے لگی تھی)

آپ سب نے ہمیشہ یونہی تو کیا ہے...مروہ کو یہ پسند نہیں صفا تم لے لو...

مروہ نے یہ چھوڑ دیا صفا تم لے لو...

اور اب...اب جبکہ اُس نے اپنا ہونے والا شوہر چھوڑ دیا ہے اور آپ سب چاہتے ہیں ہمیشہ کی طرح کہ وہ بھی اب میں لے لوں...

یہ کہاں کا انصاف ہے آپا..

میں بھی ایک نارمل لڑکی ہوں جس کہ اپنے لائف پارٹنر کو لے کر بہت سے خواب اور خواہشات ہیں پر پھر میں...

عمیر اتم باہر جاو میں بات کرتا ہوں...

ابا کو دیکھ کر صفا کی چلتی زبان کو بریک لگے تھے..(عمیر اہمدردی سے صفا کو تکتے باہر

چل دی)

صفا...میرے بچے میں جانتا ہوں میں اچھا باپ نہیں ہوں اور نا ہی کبھی بن پاونگا ...

پر کیا تم ایک اچھی بیٹی کی طرح اپنے باپ کی عزت نہیں رکھ سکتی...

پرابا...

میری عزت رکھ لو بچے میں نے پہلی بار اپنی اولاد سے کچھ مانگا ہے مجھے یوں خالی ہاتھ نا لوٹاو...

ابا پلیز..

جب بیٹیاں غلط قدم اُٹھاتی ہیں نا بیٹا تو پورا کنبہ ٹوٹ جاتا ہے اور بدنامی سب کا مقدر بنتی ہے ..

تم ہماری عزت کہ ساتھ ساتھ خود کو بھی بچالو صفا...

پرابا اس سب میں میرا کیا قصور...

دُنیا یہ کب دیکھتی ہے کہ کس کا قصور ہے وہ صرف سزا سُناتی ہے...عذیر اچھا لڑکا ہے...

اُنکی باتوں پر صفالاجواب کھڑی تھی...

پھر تمھاری طرف سے ہاں ہے نا؟؟

جی...

****

مروہ آئینے کہ سامنے کُرسی پہ آنکھیں موندے بیٹھی تھی..

جہاں ایک لڑکی اُسکے خوبصورت نین نقش کواُبھارنے میں مصروف تھی..

آنکھیں بند کیئے مروہ بچپن سے لیکراب تک کی زندگی کوذہن میں دُہرانے لگی تھی...

وہیں دوسری طرف صفاہچکیاں لیتی نکاح کاجوڑاجو مروہ کہ لیئے آیاتھازیب تن کیئے بیٹھی تھی..بس کروصفاچُپ کرجاوتاکہ کچھ لگاسکوں تمھارے چہرے پہ..

نہیں مجھے کچھ نہیں لگانا..

صفاکچھ تولگالو..

پوری زندگی کہ لیئے کالک مل توگئ ہے وہ ہمارے منہ پہ اور کیالگائینگی آپ..

صفا اتنی بد گمانی والی باتیں مت کرو اور سنبھالو خود کو ..

نہیں آپا میں چاہ کر بھی خود کو نہیں سنبھال سکتی میرا مستقبل میری آنکھوں کہ سامنے کھڑا ہے جہاں مجھے ایک ایسے شخص کہ ساتھ زندگی گزارنی ہے جس کی دیوانگی کی چشم دید گواہ ہوں میں اور...اور دوسری طرف پوری زندگی اس بات کا ثبوت دیتے گزارنی ہے کہ میں اپنی اُس بہن جیسی نہیں ہوں جو گھر سے بھاگ گئی تھی..

صفا بس کرو پلیز عمیر انے روتے ہوئے التجاء کی..

کیوں بس کرے صحیح تو کہہ رہی ہے..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور خود ہی دیکھیں کیا کیا ہے مروہ نے پہلے عُذیر پھر میرا بھائی اور پھر وہ آسمان نہیں نہیں آسمان نہیں بلکہ موبائل سے ٹپکا لڑکا..

مہرین نے کمرے میں اینٹری دیتے صفا کہ زخموں کو مزید کُریدا...

مہرین حوصلہ نہیں دے سکتی تو کم سے کم اسکا دل تو خراب نا کرو..

میں نے کیا کرنا ہے جس نے جو کرنا تھا وہ کر کہ جا چُکی ہے اور چلو صفا کو نیچے بُلا رہے ہیں..گھونگٹ ڈال دو ویسے بھی میک آپ کرنے سے یہ کونسا عُذیر کو مروہ لگنے لگے

گی...

صفا کی ہنسی اُڑاتے وہ اُسے تھامتی کھڑا کرنے لگی جبکہ مروہ کسی روح کی طرح گھسٹتی اُنکے ساتھ چل دی...

****

مروہ اندر کمرے میں چادر چہرے تک ڈالے بیٹھی تھی جب ارمغان کہ ساتھ مولوی صاحب اندر آئے..

اور اجازت ملتے نکاح پڑھانے لگے...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مروہ حسن ولد نورالحسن کیا آپکو ابراہیم خان ولد شوکت علی خان سے دس لاکھ روپے بعوض حق مہر نکاح قبول ہے....

قبول ہے(i hate u uzair)

پھر وہی الفاظ دُہراتے پوچھا گیا...

قبول ہے...

جی قبول ہے...

قبول ہے...

یہ آخری بار ہے آج کہ بعد میرے منہ پہ تمھارا نام بھی نہیں آئیگا عُذیر...

خود سے عہد کرتے اتنے اہم موقع پر کسی اپنے کو نا پاتے مروہ اکیلی بیٹھی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی...

جبکہ ارمغان اُسکے سر پہ ہاتھ رکھتا مولوی صاحب کہ ساتھ باہر نکل گیا...

****

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حسن ہاوس کہ لاونج میں رنگ و بو کا سیلاب اُمڈا ہوا تھا...

جہاں پہ موجود ہر شخص مروہ کہ بجائے صفا کہ نکاح پہ قصہ گھڑنے میں مصروف تھا..

احمر نے لاونج میں مولوی صاحب کہ ساتھ قدم دھرا تو عورتیں آگے پیچھے ہوتیں خاموش ہوتی گئیں..

سر پہ لال رنگ کا گوٹا لگے بڑا سا ڈوپٹہ اُوڑھے آنسو بہاتی صفا خود کو خاموش کروانے کی ناکام کوشش میں مصروف تھی..

صفا کہ ساتھ بیٹھتے احمر نے نکاح شروع کرنے کا عندیہ دیا...

صفا حسن ولد نور الحسن کیا آپکو عُذیر ملک ولد شبیر ملک سے بعوض حق مہر ایک لاکھ روپے نکاح قبول ہے...

ان الفاظ پر صفا کہ رونے میں اور شدت آ گئی تھی..

ساتھ بیٹھے احمر نے صفا کو خود سے لگاتے حوصلہ دیتے کہا بولو بچے...

مولوی صاحب نے اتنی خاموشی کہ بعد دوبارہ اپنے الفاظ دُہرائے...

پر ایک بار پھر وہی خاموشی تھی...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

شام کہ چار بج رہے تھے..

اسلام آباد کا موسم کافی گُھٹن آمیز ہو رہا تھا..

آسمان پہ بادلوں کہ ڈیرے تھے جنہوں نے ہوا کو روک رکھا تھا..

اسلام آباد میں موجود فلیٹ میں اس وقت ابراہیم اور مروہ اکیلے تھے..

مروہ اور ابراہیم کہ نکاح کہ بعد ارمغان اُنہیں پرائیوسی دینے کی غرض سے اپنے

دوستوں (جو نکاح میں بطور گواہ شریک ہوئے تھے) کہ ساتھ فلیٹ سے جا چُکا تھا..

مروہ تب سے اب تک وہیں ایک کونے میں رکھے کاوچ پہ بیٹھے آنسو بہا رہی تھی..

بار بار اپنے گھر والوں کا خیال اُسے بے چین کر رہا تھا..

ابراہیم نے کچھ پل دروازے میں کھڑے اپنی دُلہن کو نوٹس کیا جو ہر چیز سے بے خبر صرف رونے میں مصروف تھی...

کچھ پل یونہی کھڑے رہنے کہ بعد گلا کھنکھارتے وہ اُسکی جانب بڑھا..

سفید کارٹن کی شلوار قمیض پہ بلیک پرنس جیکٹ پہنے وہ واقعی کہیں کا پرنس معلوم ہوتا تھا اُسکی سُرخ و سفید رنگت سفید کپڑوں میں مزید اُجلی لگ رہی تھی وہ ایک مکمل اور حسین مرد تھا جو مروہ کے عشق میں گوڈے گوڈے غرق تھا..

ابراہیم کی کھنکار کی آواز پہ مروہ آنسو پونچھتے خود میں سمٹنے لگی....

ابراہیم نے مروہ کہ پاس پُہنچتے اپنی شفاف ہتھیلی مروہ کی جانب بڑھائی جسے دیکھتے وہ ایک گہری سانس بھرتی اپنا ہاتھ اُسکے مضبوط ہاتھ میں تھماتے اُٹھ کھڑی ہوئی..ابراہیم کا لمس مروہ کہ دل کو مزید بوجھل کر گیا تھا..

مروہ کا ہاتھ تھامے وہ اُسے بیڈ تک لایا اور بیٹھنے کا اشارہ کیا...

اہمم ایسے نہیں سینٹر میں ہو کر بیٹھو تاکہ میں تمھارا ڈریس بیڈ پر پھیلا سکوں..

ابراہیم کی بات پر مروہ اُسے حیرت سے دیکھنے لگی کہ وہ کہنا کیا چاہتا ہے ...

جس پر ابراہیم نے مُسکراتے ہوئے کہا ایسے ہی ہوتا ہے ناموویز میں...

ابراہیم کی بات سمجھتے وہ آگے ہو کر بیٹھ گئ...

اور خود ہی اپنا پہنا ہوا سفید گھیر دار فراک پھیلانے لگی..

جبکہ ابراہیم تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا اور جب واپس آیا تو اُسکے ہاتھوں میں پھولوں سے بھرا تھال تھا جسے وہ مروہ کہ ارد گرد ڈالنے لگا..

مروہ چُپ چاپ بیٹھے اُسے یہ سب کرتا دیکھ رہی تھی..

مجھے ٹائم نہیں ملا ورنہ اچھی سی سیج بنواتا..

I know zra...

کافی کمی رہ گئ ہے اُسکے لئیے سوری پر میں اکیلا تھا اور وقت بھی بہت کم تھا سو مجھ سے جتنا

ہو سکا میں نے یہ پل یاد گار بنانے کہ لئیے وہ سب کیا..

ارد گرد پڑی چھوٹی چھوٹی ٹمٹاتی موم بتیاں جلاتے ابراہیم نے پردے کھول دیئے تاکہ کمرے کہ اندھیرے میں یہ روشنی اچھے سے محسوس ہو سکے..

اپنے سب کام کرتے ابراہیم بیڈ پہ مروہ کہ روبرو ہو کر بیٹھ گیا تھا..

کمرے میں چھایا ہلکا ہلکا اندھیرا کینڈلز اور گُلاب کی خوشبو ماحول کو مزید خوابناک بنا رہی تھی...

ابراہیم کہ اتنا قریب بیٹھنے پہ مروہ کی سانس رُکنے لگی تھی...

جبکہ ابراہیم مروہ کہ ہاتھ تھامے اُن پر اپنی محبت کی پہلی مہر ثبت کرتے گویا ہوا...

آپ میرے سامنے ہیں پھر بھی مجھے یقین نہیں آرہا کہ میں نے آپکو پالیا ہے..

جذبات کہ خُمار سے بھری آنکھوں میں جھانکتے مروہ نے اپنی نگاہیں جُھکا لیں..

میں جانتا ہوں آپ کہ لئیے یہ سب مشکل ہے but i promise میں آپکے پیرنٹس کو ضرور منالونگا چاہے جتنا بھی...

ابھی الفاظ اُسکے منہ میں ہی تھے کہ موبائل کی رنگ ٹون بجنے لگی ..

جیب سے موبائل نکال کر دیکھنے پہ بابا لکھا نظر آیا..

یہ کال امپورٹنٹ ہے میں ابھی سُن کر آتا ہوں پھر یہیں سے continue کریں گے..

مُسکرا کہ کہتے ابراہیم باہر چل دیا جبکہ کب سے اٹک اٹک کر سانس لیتی مروہ نے ایک لمبی سانس اندر کھینچتے خود کو ڈھیلا چھوڑ دیا...

****

صفا نے روتے ہوئے آخر کار پیپرز پہ سائن کر دیئے تھے اس کہ علاوہ کوئ چارہ نہیں تھا..

صفا سے سائن کرواتے احمر نے اُٹھتے ہوئے صفا کہ سر پہ ہاتھ رکھا تو خود کہ آنسوؤں پہ بھی قابو نہیں رکھ پایا تھا...

احمر کا رُخ اب ڈرائنگ روم کی طرف تھا جہاں عُذیر کہ ساتھ ساتھ سب لوگ موجود تھے..

عُذیر نے اس وقت وہی کپڑے پہنے ہوئے تھے جو گھر سے نکلتے ہوئے اُسکے بدن پر

تھے..یہاں آکر نکاح کہ لئیے اُسے تیار ہونا تھا..

پر پُہنچتے ہی جو خبر ملی اُس نے ایسا ہلایا کہ اب تک وہ مینٹلی خود کو نارمل نہیں کر پایا تھا..

اور اب صفا سے نکاح پل بھر میں اُسکی پوری دُنیا ہی بدل گئی تھی..

ایک بار پھر سے مولوی صاحب نکاح کہ الفاظ دُہرانے لگے تھے...

عذیر ملک ولد شبیر ملک کیا آپکو صفا حسن سے ایک لاکھ روپے سکہ رائج الوقت نکاح قبول ہے...

سب کی نظریں عُذیر پہ جمی تھیں جو کسی روبوٹ کی طرح قبول قبول کہتا اب میکانکی انداز میں سیگنیچرز کرنے لگا تھا..

عُذیر اس وقت جس کرب سے گزر رہا تھا وہ صاف اُسکے چہرے پہ عیاں تھا..

جسے دیکھ کر دور کھڑے شاہمیر کو کمینی سی خوشی ہوئی تھی..

اور جب وہ مبارک کہ لئیے عذیر سے گلے ملا تو اپنی خوشی عُذیر کو بتانا نا بھولا...

مجھے بہت خوشی ہوئی تمہیں ایسے دیکھ کر اگر دل میرا آباد نہیں ہوا تو خوش تم بھی نہیں ہو...

شاہمیر کہ الفاظ نے رہی سہی کثر بھی پوری کر دی تھی سو عُذیر بنا کسی کی طرف دیکھے جلدی سے باہر کی طرف نکل گیا...

****

ہیلو بابا...

ابراہیم کیا ہم نے صحیح سُنا ہے؟؟

کیا سُنا ہے باباجان؟؟

تم نے نکاح کر لیا ہے کیا یہ بات صحیح ہے؟؟

آپ سے کس نے کہا؟؟

یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے ابراہیم..

جی باباوہ...میں....میں آپکو...

کیا آپکو کیا تم جانتا نہیں یہاں تمھارا شادی کا تیاری چل رہا ہے اور تم میں کیا کہوں تم سے لاکا تم نے ہمیشہ ہماری نرمی کا ناجائز فائدہ ہی اُٹھایا ہے ...

یہ لو اپنی ماں سے بات کرو یہی تمہیں سُدھار سکتا ہے...

مورے...

ابراہیم یہ تم نے کیا کیا ام نے تم کو کہا تھا کہ پہلا شادی تم ہمارا مرضی سے منائے گا...

مورے یہاں بہت ایمرجنسی ...

اور تم تو ہمیں اُس شاہری لڑکی کہ گرلے جانے والا تھا پھر ایسے نکاح کیوں کیا؟؟(وہ کافی غُصے میں تھیں)

مورے میں آپکو ایک دو دن میں آکر بتاتا ہوں سب..

نہیں نہیں...ایک دو دن نہیں تم ابھی وہاں سے نکلو اور یہاں پہنچو...

پر مورے ابھی شام ہونے والی ہے پہنچتے پہنچتے تو آدھی رات ہو جائے گی...

ام کچھ نہیں جانتا تم فوراً وہاں سے نکلو اور یہاں پُہنچو...

اور ایک بات ہمارا یاد رکھنا شادی تو تم نے منا لیا ہے..پر اگر گل لالہ سے نکاح سے پہلے تم اُس لڑکی کہ قریب بی گیا تو میں....میں تمیں کبی معاف نہیں کرے گا سمجھے...

مورے(اُنکی بات کا مفہوم سمجھتے ابراہیم نے مزاحمت کرنا چاہی)...

کیا مورے اگر تم نے اب کا بار ہماری بات کو ٹالا تو اچھا نہیں ہو گا اور ہم تمہیں اپنا دودھ نہیں بخشے گا ابراہیم تم نے ہمارا بہت دل دُکھایا ہے..

غُصہ سے کہتے وہ فون رکھ چُکی تھیں..

اور ابراہیم اپنا سر پکڑتے وہیں بیٹھ گیا تھا....

****

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مروہ...

ہمم کیا ہوا کس کی کال تھی؟؟

میرے گھر سے فون تھا اُنہیں ہمارے نکاح کا علم ہو گیا ہے...

کیا پر کیسے؟؟

یہ تو مجھے نہیں پتہ پر ہونا ہو یہ کام ارمغان کا ہی ہے....

آپ اُٹھو اور ریڈی ہو جاو..

میں ریڈی کیوں؟؟

ہمیں گاوں کہ لئیے نکلنا ہے...

گاوں کہ ذکر پہ مروہ کا دل عجیب سا ہونے لگا تھا ابھی تو وہ خود نہیں سنبھلی تھی کُجا کہ اب دوسروں کو صفائیاں دیتی پھرے...

پر ابراہیم ابھی کیوں میں ابھی مینٹلی تمھاری فیملی سے ملنے کہ لئیے تیار نہیں ہوں..

میری ماں کا آرڈر ہے یہ اور اُنکے آگے کوئ کچھ نہیں کر سکتا اب اگر اُنہوں نے آنے کا کہا ہے تو ہمیں جانا ہی ہو گا..

آپ اُٹھو اور چینج کر لو..

پر میرے پاس تو کوئ کپڑے نہیں ہیں...

اوہ شٹ میں بھی نا ..

سر پہ ہاتھ مارتا ابراہیم کمرے سے باہر نکل گیا اور پھر کچھ پل میں ایک بیگ گھسیٹتے اندر آیا..

یہ آج کچھ شاپنگ کی تھی میں نے آپ سامان چیک کر لیں اگر اور کچھ چاہیے تو ہم

جاتے ہوئے لے لیں گے..

مروہ نے بُجھے ہوئے دل سے وہ بیگ کھولا جسے دیکھ کر ایک اور جھٹکا لگا...

مجھ جو پسند آیا وہ میں نے لے لیا یہ سب آپ پر بہت اچھا لگے گا....

پر ابراہیم یہ... یہ سب تو ریشمی سے کپڑے ہیں میں یہ نہیں پہنتی تم جا ہی رہے تھے تو مجھ سے پوچھ لیتے اور کوئی کارٹن لینن یا... یا پھر لان کہ کپڑے لے آتے..

تم نئی نویلی دُلہن ہو اور دُلہنیں ایسے ہی کپڑے پہنتی ہیں...

پر ان کہ کلرز بھی بہت ڈارک ہیں مجھے ڈارک کلر بالکل پسند نہیں ہے...

یہ کپڑے دیکھ کر مروہ کو مزید رونا آنے لگا تھا .

Heyyy zra relax now you are my wife...

اور آپکو وہی پہننا ہے جو مجھے پسند ہو اور مجھے ڈارک کلرز پسند ہیں..

اسطرح کریں کہ آپ یہ میرون والا ڈریس پہن لیں..ابراہیم نے میرون ویلویٹ کا ڈریس جس کہ گلے اور بازوؤں پہ ہیوی گولڈن دبکے کا کام بنا ہوا تھا..

جسے دیکھ کر ہی مروہ کو اپنا دم گُھٹتا محسوس ہو رہا تھا..

پر ابراہیم...

No arguments...

اچھی بیویاں ضد نہیں کرتیں جلدی جاو میں سب سامان سمیٹ لوں...

مروہ بے دلی سے کپڑے اُٹھائے مڑی تو کانوں میں عُذیر کی آواز گونجی..

عُذیر میں پہلے بتادوں میں شادی کہ بعد بھی ہیوی اور ڈارک کلر ڈریسز نہیں پہنو نگی اوکے؟؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوکے میری جان ویسے بھی تم جو پہنو گی حسین لگو گی...

Go quick zra...

ابراہیم کی آواز پہ وہ حال میں آتے ہڑ بڑاتی ہوئ باتھروم کی طرف بڑھ گئ...

******

بس کر دو صفا اور کتنا رو و گی...

اب تو رونا ہی میرا مقدر ہے آپا...

ایسا کیوں سوچتی ہو تم انشاللہ سب اچھا ہو گا..

جھوٹی تسلیاں مت دیں مجھے...

تبھی دروازہ کھولے کھانے کی ٹرے لئیے مہرین اندر آئی..

مجھے بہت ہمدردی ہے صفا تم سے تم تو بہت ہی بد قسمت ہو...

یہ کیا کہہ رہی ہو مہرین عمیر انے دانت پیستے اُسے ٹوکا...

صحیح تو کہہ رہی ہوں..

کیا تمہیں نہیں پتہ کہ عُذیر تب سے کہاں ہے؟؟

کہاں ہے وہ..

وہ لاہور کہ راستے میں ہے.. کیا وہ چلا گیا؟؟ پر کیوں اور کیسے کل تو... کل تو بارات کا فنکشن تھا...

تھا ہی سمجھو اب تو... نکاح ہوتے ہی وہ نکل گیا تھا اور اب کچھ دیر پہلے احمر کو میسیج آیا ہے

اُسکا کہ میں مزید وہاں نہیں رُک سکتا تھا میں گھر جا رہا ہوں تاستے میں ہوں...

اب تک تو وہ پُہنچنے والا ہو گا...

صفا کو اور شدت سے اپنے نصیب پہ رونا آنے لگا تھا..

کہ تبھی شگفتہ عجلت میں اندر آئیں..

چلو عمیر اصفا کو لو اور نیچے آو....

نیچے کیوں امی؟؟؟

وہ شبیر بھائی لوگ اب نکل رہے ہیں..

پر امی ابھی کیوں اور کل کہ لئیے لوگوں کو کیا کہیں گے ہم...

میں کیا کروں عمیر اشبیر بھائی کہہ رہے ہیں کہ عُذیر جس سیچویشن میں ہے ہم اُسے اکیلا نہیں چھوڑ سکتے اس لئیے احمر نے گاڑی بھی بُک کروا دی ہے...

تو کیا یوں اور ایسے ہو گی میری رُخصتی وہ بھی دُلہے کے بغیر واہ اماں واہ مجھے تو لگ رہا ہے کہ میں تو شاید آپکی سگی بیٹی ہوں ہی نہیں ایسے...ایسے تو کوئی اُس جانور سے بھی جان نہیں چُھڑواتا جسے اُس نے پالا ہو اور آپ غُصہ سے سب کی طرف دیکھتے صفا خود ہی باہر

نکل گئ اور سب اُسکے پیچھے لپکے...

****

حسن ہاوس کہ لان میں گاڑی کھڑی تھی جہاں سب مہمان سوار ہو رہے تھے..

جبکہ صفا سر جُھکائے ایک سائیڈ پہ کھڑی تھی...

)نامائے نا بھیج مجھے میں نئ جاناپر دیس...

نامائے نا بھیج مجھے میں نئ جاناپر دیس(...

صفا نے ایک نظر پیچھے کھڑے اپنے گھر پر ڈالی گھر سے بھی اس وقت مروہ کو اُداسی ٹپکتی محسوس ہوئ...

یہ وہ گھر تھا جہاں اُس نے آنکھ کھولی تھی.. جہاں ہمیشہ اُسکی اور مروہ کی ہنسی گونجا کرتی تھی...

)جس رانجھے سنگ سانس جُڑی وہ رانجھا ہے اس دیس رے...

میں نئ جانا کھیڑیاں دے نال(

اس گھر میں رہتے کبھی یہ خیال بھی چھو کر نہیں گزرا تھا کہ ایسے ایک دن اس گھر سے جانا ہو گا...

بنا کسی غلطی کہ کسی اور کی سزا یوں بُھگتنی ہو گی..

)لوگ کہیں اُسے رانجھا جو گی مجھ کو تو رب کا جمال...

جانے نا جانے لوگ نا جانے وہ جانے میرا حال(

سب مہمانوں کہ بیٹھتے حسن صاحب ایک کونے میں چُپ چاپ کھڑی صفا کہ پاس پُہنچے..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے معاف کر دو صفا تم شاید ابھی نا سمجھ پاو پر مجھے اُمید ہے ایک دن آئیگا جب تمہیں یہ فیصلہ بہترین لگے گا میرے بچے..

صفا آنسو لیئے آنکھوں میں یونہی سر جُھکائے لب چُبا رہی تھی صفا کو یوں خاموش کھڑا دیکھ وہ اُسکے سر پہ ہاتھ رکھتے بوجھل دل سے شبیر صاحب کی طرف بڑھ گ ئے...

)نا بھیج نامائے مجھ کو نئ جانا میں نئ جانا نئ جانا میں نئ جانا نئ جانا میں نئ جانا پردیس(..

شگفتہ بیگم اب صفا کو خود سے لپٹائے آنسو بہا رہی تھیں پر صفا کسی بت کی طرح یونہی

کھڑی ہوئی تھی...

شگفتہ کہ ہٹتے اب عمیر اصفا سے لپٹے کھڑی تھی..

خیال رکھنا صفا ہم آتے رہیں گے ویسے بھی لاہور کونسا دور ہے ..

پر... میں نہیں چاہتی آپ سب سے کوئی بھی تعلق رکھنا آج سے آپ سب میرے اور میں آپ کہ لئیے مر گئی امی.. آپ... آپ یوں سمجھیں مجھے رُخصت نہیں کیا بلکہ دفن کر دیا ہے ..

اپنے الفاظ مکمل کرتے آنسو بہاتی صفا بس میں سوار ہو گئی ....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عمیر اور شگفتہ صفا کہ الفاظ پر منجمند کھڑے تھے اور گاڑی دروازے سے باہر نکلتی آنکھوں سے دور جا رہی تھی

)بند آنکھوں سے راکھ دکھے نا رانجھا ہے وہ جوت...

رانجھا میرا دین دھرم وارانجھا ہے کل خدائی..

نا بھیج نامائے مجھ کوئی جانا میں نئی جانا ئی جانا میں نئی جانا (...

****

رات دس کا وقت تھا باہر برستی بارش نے حبس کو دھوڈالا تھا...ہر چیز کو دھوڈالا تھا جیسے آنسو دل کا غُبار دھوڈالتے ہیں..

عُذیر بھیگتا ہوا اپنے قدم گھسیٹتا گھر میں داخل ہو..

جتنی سُستی سے وہ گھر میں داخل ہوا تھا اب بھاگتا ہوا اپنے کمرے کی جانب بڑھا ہاتھ بڑھا کہ لائٹ کھولنے پہ کمرہ روشنی میں نہا گیا تھا ..

گُلاب اور موتیے کی کلیوں سے سجی سیج اور فرش پہ بچھی گُلاب کی پتیاں..

عُذیر مجھے فریش گُلاب اور موتیے کی سیج چاہیے اور اور جب میں کمرے میں اینٹر ہوں تو میرے قدموں کہ نیچے فرش یا کارپٹ نہیں پھولوں کی پتیاں ہونی چاہیں...

کانوں میں پڑتی مروہ کی آواز پر عُذیر نے کانوں پہ ہاتھ دھر لیئے...

عُذیر مجھے گرمی برداشت نہیں ہے میرے لیئے اے سی لگوانا...

ایک بار پھر عُذیر کہ کانوں میں مروہ کی چہکتی آواز گونجی..

Uzairrr i love u deeply and madly..

....shut up...

چُپ ہو جاو میں تمھاری آواز بھی سُننا نہیں چاہتا...چُپ ہو جاو کانوں پہ ہاتھ رکھتا عُذیر نیچے بیٹھ گیا جہاں جابجا پھولوں کی پتیاں بچھائی گئی تھیں...

عُذیر تمہیں پتہ ہے نا تم سے بات نا کروں تو دن نہیں گزرتا...

آآآآ...جھوٹ سب جھوٹ تم جھوٹی تمھارا پیار جھوٹا...سب جھوٹ سب جھوٹ...

عُذیر میرے لئیے روپیہ پیسہ کچھ امپورٹنٹ نہیں ہے صرف تم امپورٹنٹ ہو...

مروہ کی باتیں ہر طرف گونج رہی تھیں کانوں پہ ہاتھ رکھے روتے ہوئے عُذیر اب وہیں زمین پہ لیٹ گیا تھا...

اگر اس وقت اتنے جوان جہان مرد کو یوں بلکتا ہوا کوئی دیکھ لیتا تو یقیناً اُسکا دل کٹ کر رہ جاتا...

تمہیں ترس نہیں آیا مجھ پر کیوں کیوں مجھے چھوڑ دیا تم نے ...

مسلسل روتے ہوئے اب اُسکی آواز گلے میں اٹکنے لگی تھی...اور آنکھیں بوجھل ہوتیں کُھلنے سے انکاری تھیں...

واپس آجاو ...

مروہ مجھے سمیٹ لو...

واپس آجاو...

****

فی الوقت مری کا موسم کافی حبس زدہ ہو رہا تھا ایسے لگتا تھا کہ جیسے یہ بارش سے پہلے کی حبس ہے اور عنقریب بڑا چھم کہ مینا برسنے والا ہے...

حسن ہاوس کہ گھر کا گھڑیال اس وقت رات کہ بارہ بجا رہا تھا..

سب گھر والے اور چند قریبی مہمان جو اس لمحے گھر پہ تھے سب مختلف کمروں میں آرام کی غرض سے جا چُکے تھے...

ساتھ ہی احمر سب کو کال کر کہ کل کی بارات کہ کینسل ہونے کا بھی بتا چُکا تھا..(اور یہ تو وہ ہی جانتا تھا یا پھر خدا کہ کیسے معنی خیز جملوں کا سامنا اُسے کرنا پڑا تھا)

وہ ایک ایسا بھائی تھا جس نے ہمیشہ اپنی بہنوں سے محبت کی تھی اُنکا سائبان بنا تھا پر آج اُسی بہن نے پیروں تلے زمین کھینچ کر منہ کہ بل گرا دیا تھا...

اور پھر بڑے بوڑھے ایسے ہی تو نہیں کہتے کہ جب گھر کی لڑکی لڑکھڑاتی ہے تو سب کی عزتیں داو پہ لگ جاتی ہیں..

شگفتہ اس وقت عمیرا کہ ساتھ صفا کہ کمرے میں موجود آنسو بہانے میں مصروف تھیں...

امی بس بھی کریں کتنا روئیں گی...

تم نے دیکھا عمیرا صفا جاتے جاتے کیسے میرا دل چیر گئی ہے..

امی وہ نا سمجھ ہے اور اس وقت پریشان بھی ہے ابھی کچھ وقت لگے گا تو سنبھل جائے گی...

اور مروہ وہ کہاں ہو گی اللہ جانے اُسکے ساتھ کیا ہوا کیسی ماں ہوں میں میری دونوں بیٹیوں کی زندگی داو پر لگی ہوئی ہے اور میں...کچھ...کچھ بھی نہیں کر سکتی...اپنی بات مکمل کرتے وہ پھر سے زار و زار رونے لگی تھیں..

اللہ سب خیر کرے گا امی آپ خود کو مت تھکائیں اور چلیں اُٹھیں اپنے کمرے میں جائیں کل سے ہلکان ہو رہی ہیں اور ابا اُنہیں بھی تو ضرورت ہو گی آپکی..

حسن صاحب کا نام سُنتے وہ پھر سے رونے لگی تھیں وہ ایک مشرقی بیوی تھیں اور اپنے سر کہ سائیں کی پگھڑی رُلتے دیکھنا اُنکے لیئے مشکل تھا..

ہاں میں جا رہی ہوں آنسو پونچھتے وہ اُٹھ کھڑی ہوئیں...

****

صفا اس وقت مہمانوں سے بھری بس میں موجود تھی بس مری کہ احاطہ سے نکلتی آگے بڑھ رہی تھی..

چپ چاپ بیٹھی صفا کھڑکی سے سر ٹکائے باہر دیکھنے میں مصروف تھی کہ تبھی صفا کہ ساتھ بیٹھی عُذیر کی کسی محلے کی خالہ نے بنا تمہید باندھے سوال داغا..

ایک بات تو بتاو لڑکی..

یہ تمھاری بہن بھاگی کیوں؟؟

صفا اُنکے سوال پہ سر جُھکا گئی ویسے بھی کوئی جواب ہوتا تو وہ دیتی) صفا کو خاموش پاتے اُنہوں نے مزید کہا..

ارے ہم نے تو عالیہ سے ہمیشہ یہی سُنا کہ دونوں ایک دوسرے کو چاہتے ہیں اور یہ ایک

محبت کی شادی ہے پھر ایسی کیا بات ہوئی کہ لڑکی بھاگ گئی...

مجھ...مجھے نہیں پتا...

آئے اب ایسی چُغنی بھی نہیں ہو تم زمانہ دیکھا ہے ہم نے اور خوب جانتے ہیں کہ یہ چھوٹی بہنیں کیسے مدد کرتی ہیں پیار کی پینگیں بڑھانے میں...(تب ہی کچھ یاد آنے پہ وہ اپنی اُنگلی گال پہ ٹکاتے گویا ہوئیں)

اور ہاں کہیں تم نے تو عذیر کہ لئیے اُسے کہیں غائب تو نہیں کر دیا..

یہ..یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں..میں نے ایک فلم میں دیکھا تھا لڑکی کی بہن نے ایسے ہی کیا تھا دل آگیا تھا اُسکا اپنے ہی ہونے والے بہنوئی پہ..

وہ عورت نا جانے کیا کیا کہے جا رہی تھی کہ تبھی عالیہ وہاں پُہنچیں..

جس پہ صفا نے سُکھ کا سانس لیا...

خالہ آپکی بہو بُلا رہی ہے آپکو آگے آپ وہاں چلی جائیں..آئے ہائے (ہر بات پر آئے ہائے کہنا شاید اُنکا تکیہ کلام تھا)....یہ بھی کیا زمانہ ہے بہوئیں آرڈر کرتی ہیں وہ گھٹنوں پہ ہاتھ رکھتے بولتی آگے چل دیں..

اُن کے جاتے صفا نے دُکھ اور بے بسی سے اپنا سر کھڑکی پہ ٹکا دیا..

ناجانے اور کیا کچھ سُننا ہے مجھے اور ابھی تو یہ شروعات ہے اور شروعات اتنی بھیانک ہے تو آگے کیا ہو گا...

صفا نے روتے ہوئے سوچا آنکھوں سے بہتا دریا خشک ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا...

کاش تم میری بہن نا ہوتی مروہ تو میں تمہیں بددُعا دیتی خُدا سے تمھارے بارے میں شکوہ کرتی...

پر شاید تم میں اور مجھ میں یہی فرق ہے کہ مجھے آج بھی اپنے اور اپنے سے جُڑے لوگوں کا لحاظ ہے..

تبھی.. تبھی قسمت نے مجھے یہاں لا کر کھڑا کر دیا ہے..اور آج میں ایسے شخص کہ نکاح میں ہوں جسے ہمیشہ اپنا بھائی کہا اور سمجھا اور وہ شخص میری ہی بہن کہ عشق میں غرق ہے...

یہ سب سوچتے صفا کہ گلے میں گرہیں پڑنے لگی تھیں پر ذہن تھا کہ ہر طرح کی سوچوں

سے بھرا پڑا تھا جہاں اپنوں کہ لئیے ہمدردی بھی تھی اور شکوہ بھی...

****

مروہ نہیں جانتی تھی کہ وہ کہاں جارہی ہے اُس نے تو آج تک مری اور اسلام آباد سے باہر کبھی سفر کیا ہی نہیں تھا اور اب انجان راستوں پہ چلتی گاڑی موٹے چُبھتے ہوئے کپڑے اور گاڑی میں بجتا بے ہنگم انگلش میوزک...

جب مزید مروہ سے برداشت نا ہوا تو غُصہ سے ہاتھ مارتے میوزک بند کر دیا..

کیا ہوا میوزک کیوں بند کر دیا؟؟

یہ کوئی میوزک ہے بندہ کچھ سوفٹ سا لگاتا ہے اس سے تو میرا دماغ ہل گیا ہے...

اوکے آپ بتاو کیا پسند ہے وہ لگا دیتا ہوں..

نہیں کچھ نہیں سُننا مجھے مروہ نے منہ بناتے ہوئے کہا..

کیا ہوا آپکا موڈ کیوں آف ہے؟؟

آف نہیں ہو تو کیا ہوا ایک تو یہ راستہ ختم نہیں ہو رہا اُوپر سے یہ کپڑے مجھے چُبھ رہے ہیں..اور...اور مجھے نیند آرہی ہے اور یہ شور...

بولتے بولتے مروہ رونے لگی تھی اور اُسے حیرت سے دیکھتا ابراہیم کچھ سمجھ ہی نہیں پایا کہ ایسا بھی آخر کیا ہو گیا..

تمھارا تو دل بہت ہی چھوٹا ہے مروہ کچھ تو strongly behave کرو..

میں ایسی ہی ہوں مروہ نے روتے ہوئے اُسکی معلومات میں اضافہ کیا..

پر میرے خیال میں لڑکیوں کو ہر طرح کہ حالات کا سامنا کرنے کہ لئیے خود کو تیار رکھنا چاہیے...(اپنے گھر کہ حالات اور مروہ کہ نازک پن کو دیکھتے اُسے تشویش ہوئ تھی)

پر تم محبت کرتے ہو مجھ سے اور تمہیں میرے لئیے آسانیاں پیدا کرنا چاہییں نا کہ اپنی مرضی تھوپنی چاہیے...

کیا مرضی تھوپی ہے میں نے بیویاں تو شوہروں کہ لئیے کیا سے کیا کر جاتی ہیں اور آپ ایک سوٹ کہ پہننے پر یوں شکوہ کر رہی ہیں او کے آئندہ میں آپکو کچھ بھی اپنی پسند کا کرنے کو نہیں کہونگا..

مجھے عادت نہیں ہے اتنے پینڈو کپڑے پہننے کی اور عُذیر وہ تو کبھی اپنی نہیں کہتا تھا ہمیشہ مجھے اہمیت دیتا تھا تم مجھ سے اُس جتنی محبت نہیں کرتے...(وہ بنا سوچے سمجھے کچھ دیر

بنے رشتے کو نظر انداز کیئے اپنی ہی کہنے میں مصروف تھی اور نہیں جانتی تھی کہ عُذیر کا نام لے کر کافی بڑا بلنڈر کر چکی ہے)

کچھ دیر کی معنی خیز خاموشی کہ بعد ابراہیم اپنا ٹیمپر لوز کرتا غلصہ سے لال ہوتا چلانے لگا..

آپکی وجہ سے میں نے اپنے پورے خاندان کی ناراضگی

مول لی ابھی سب کہ نا جانے کتنے سوالوں کہ جواب دینے ہیں مجھے اور آپ میری پسند کا جوڑا پہننے پہ آنسو بہا رہی ہیں...اور عُذیر آج تو نام لے لیا ہے اُسکا آئندہ اگر اُسکا نام بھی آپکی زبان پہ آیا تو مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہو گا..

اگر میں آپکو پیار سے ہینڈل کر رہا ہوں تو مجھے کرنے دیں سختی پہ مجبور مت کریں سمجھیں ...

ابراہیم کہ چلانے پہ مروہ گاڑی کہ دروازے سے چپکی آنسو بہانے لگی تھی ابراہیم کا یہ روپ اُسکے لئیے ہضم کرنا مشکل تھا...

ایک بات یاد رکھیں مروہ ابراہیم نے لب بھینچتے ہوئے کہنا شروع کیا...

میں مانتا ہوں میں بہت محبت کرتا ہوں اور کرتا تھا پر آگے بھی آپ سے محبت کرو نگا یہ آپ پر منحصر ہے...

شہزاد تم...

آپ سو جائیں اب میوزک آن نہیں ہو گا..

مروہ نے ایک نظر ابراہیم پہ ڈالی اور پھر سر جھٹکتے ہوئے دل میں کہا.. ہمم بیوی میں ہوں اور ناراض یہ ہو رہا ایسا بھی کیا کہہ دیا میں نے.. دل کی بھڑاس دل میں ہی نکالتے وہ روتے ہوئے سونے کی کوشش کرنے لگی...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

شگفتہ نے جس وقت اپنے کمرے میں قدم رکھا تو پورا کمرہ ہی تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا..

اتنا اندھیرا تھا کہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دے رہا تھا..

پر جونہی اُنہوں نے دیوار پہ ہاتھ مارتے بٹن ٹٹولنا چاہا حسن صاحب کی آواز گونجی روشنی مت کرو شگفتہ اور یہاں آو...

پر بہت اندھیرا ہے حسن..

یہ اندھیرا اُس اندھیرے سے بہت کم ہے جو میرے اعمالوں کا ہے...

حسن کی آواز میں ایسا کچھ ضرور تھا جسے محسوس کرتے وہ اندازے سے آگے بڑھنے لگیں..

شگفتہ کہ بیٹھتے وہ کہنے لگے...

میں ناتو اچھا شوہر بن پایا اور ناہی اچھا باپ...

ایسا مت کہیں...

نہیں شگفتہ آج کہنے دو آج مت روکو..

میں اچھا باپ اور شوہر کیا شاید اچھا انسان بھی نہیں ہوں...

حسن...

یہ اُن دنوں کی بات ہے جب میں کالج سے ڈگری لینے کہ بعد چُھٹیاں گزارنے کہ لئیے آزاد کشمیر اپنے آبائی گاوں گیا تھا...

وہ آنکھیں بند کیئے کُرسی پہ ہلکا ہلکا جھولتے ماضی میں کھونے لگے...

میرے دادا کہ محلے میں بلکہ... بلکہ ساتھ والے گھر میں ایک لڑکی تھی.. صبیحہ نام تھا اُسکا بہت حسین تھی وہ بے حد حسین...

اُسکا حُسن بیان کرنا مشکل ہے وہ اتنی سفید تھی کہ ہاتھ لگاو تو میلی ہو جائے اُسکی بڑی بڑی شہد رنگ آنکھیں تھیں... سُرخ سیب جیسے گال اور...اور بال.. بال تو گھٹنوں سے بھی نیچے تک آتے تھے...

میری پہلی نظر اُس پہ جب پڑی تو میں سب بھول گیا میری راتوں کی نیند اور دن کا سکون سب کھو گیا مجھے پہلی ہی نظر میں محبت ہو گئ...

اور پھر ایک دن ہمت کر کہ میں نے اُسکا راستہ روکا اور اُس سے پوچھا کہ کیا وہ مجھ سے شادی کرے گی میرے سوال پہ وہ اقرار میں گردن ہلاتے شرماتی ہوئ آگے بڑھ گئ...

اُسکے اقرار پہ تو میں ہواوں میں اُڑنے لگا تھا...

پر پھر.. پھر ایسا ہوا کہ میں واپس مری آ گیا..

میرا ارادہ ایک اچھی نوکری کی تلاش کہ بعد اُسکے گھر رشتہ بھیجنے کا تھا... مجھے لگا تھا کہ وہ میرا انتظار کرے گی.. پر پھر ایک دن مجھ تک اُسکی شادی کی خبر پُہنچی...

اور اُس خبر نے مجھے اندر باہر سے ہلا کر رکھ دیا وہ تو میری تھی مجھ سے شادی کو تیار تھی پھر کیسے کیسے وہ کسی اور سے شادی کر سکتی تھی.. اُس نے بے وفائی کی تھی مجھ سے میں بہت غُصہ میں گاوں پُہنچا پر میں اُس کی شادی نہیں روک سکا اور وہ کسی اور کی ڈولی میں کسی اور کہ نام کی مہندی لگائے چلی گئ...

اور میں خالی ہاتھ اور خالی دل رہ گیا...

پر پھر میں نے سوچ لیا مجھے برباد کر کہ بھلا وہ کیسے سکون سے رہ سکتی ہے تب.. تب میں اُسکی شادی کہ ہفتے بعد ساتھ کہ گاوں میں اُسکے شوہر کو ڈھونڈتا اُس تک جا پہنچا اور اُسکے کردار کہ بخیے ادھیڑ دیئے وہ لڑکی جس نے کبھی مجھ سے بات تک نہیں کی اُسکے کردار کو مشکوک بنا ڈالا اور پھر اُسکے شوہر نے میری باتوں میں آتے اُسے طلاق دے ڈالی... اور ساتھ ہی وہ جان گی کہ اُسے میں نے برباد کیا ہے...

اُنکی باتوں پر خاموش بیٹھے سُنتی شگفتہ منہ پہ ہاتھ دھرے خموشی سے اب سُنتی گئیں...

اور پھر.. پھر وہ گھر آ گی اُسکا باپ اُسکی حالت پہ دُنیا چھوڑ گیا ماں نیم پاگل ہو گی اور وہ اپنے ماں باپ کی عزت کی خاطر ڈولی چڑھنے والی پورے گاوں میں بدکردار مشہور

ہو گئ ..

پر بات یہاں ختم نہیں ہوئ میں نے ایک اور بڑی غلطی کر ڈالی...

اور پھر... پھر اُسکی عدت کہ ختم ہونے کہ بعد ایک دن میں نے اُسے ملنے کو بُلایا...

(اُنکی آواز میں گُھلتی نمی سے اُنکی آواز رندھنے لگی تھی پر وہ پھر بھی بولتے رہے) میں نہیں جانتا تھا کہ وہ سبب جانتی ہو گی کہ میں نے ہی.. اُسے اس حال میں پُہنچایا ہے..

اُس نے مجھے کہا کہ میرا کیا میری اولاد کہ آگے آئے گا میں رسوا ہو نگا جیسے اُسکے ماں باپ کسی کو منہ دکھانے کہ قابل نہیں رہے ویسے میں بھی منہ چُھپاتا پھرونگا اور جب ..جب وہ سب کہتے جانے کو مڑی اُسکے بھائ نے ہمیں دیکھ لیا..

اُسکے بھائ کو اُس پر شک تھا کہ وہ واقعی بد کردار ہے اور اپنے عاشق سے ملنے ضرور جائے گی اور وہی شک اُسے وہاں لے آیا..

صابر کو اپنی جانب بڑھتا دیکھ میں ڈر کر بھاگ گیا اور وہ.. وہ بے قصور ہوتے ہوئے بھی غیرت کہ ہاتھوں جان کی بازی ہار گئ...

آخری الفاظ ادا کرتے وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے...

میں نے برباد کر دیا سب میں نے بہتان لگایا میں نے میں نے ایک بے قصور کی جان لے لی شگفتہ...

کُرسی سے خود کو گھسیٹ کر نیچے اُتارتے وہ شگفتہ کی گود میں سر رکھے بلکنے لگے تھے..

اُسکی بددعا لگ گئی مجھے میرے گھر کو میری اولاد کو اُسکی بددعا کھا گئی..

ہوش کریں حسن صاحب ..

میں کسی سے نظر ملانے کہ قابل نہیں رہا لوگ لوگ تو چھوٹی چھوٹی باتوں پہ دل ہار جاتے ہیں اور مر جاتے ہیں میں اتنا کچھ ہوتے دیکھ بھی زندہ ہوں پر شاید... شاید اللہ بھی مجھے اپنے پاس بُلانا نہیں چاہتا...

آپ توبہ کر لیں معافی مانگ لیں اپنے گناہوں کی...

ہاں... وقت آگیا ہے وقت آگیا ہے کفارے کا اس سب سے جان چُھڑوانے کا تم جاو...

پر حسن میں کیسے آپکو اس حالت میں چھوڑ جاوں..

نہیں تم جاو میں ٹھیک ہوں میں ٹھیک ہوں تم جاو اکیلا چھوڑ دو مجھے پر حسن..

میں نے کہا جاو..

اچھا میں جا رہی ہوں پلیز آپ سنبھالیں خود کو...

شگفتہ اُنکی حالت پہ روتے باہر جانے لگیں کہ تبھی اُنہوں نے آواز دے کر روکا..

شگفتہ...

جی...جی حسن..

اگر کبھی مرد واپس آئے تو...اُسے...معاف کر دینا شگفتہ وہ غلط نہیں ہے بس میرے اعمالوں تلے آ گئی ہے...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پر حسن...

جاو شگفتہ میں اکیلا رہنا چاہتا ہوں..

****

عُذیر نے رات وہیں پھولوں کہ فرش پہ سوئے سوئے بِتادی تھی کہ تبھی فجر کی اذان سے اُسکی آواز کُھلی..

کچھ دیر آنکھیں کھولے وہ خود کو یقین دلاتا رہا کہ وہ ہے کہاں..

اپنے سجے ہوئے کمرے کو دیکھتے اُسے سب یاد آنے لگا تھا تبھی آگے بڑھتے کسی پاگل کی طرح وہ پھول نوچ نوچ کہ پھینکنے لگا..

اور پھر بنا کچھ سوچے دروازے کُھلے چھوڑتا باہر نکل گیا اب اُسکا رُخ مسجد میں بنے باباجی کہ ہُجرے کی طرف تھا..

عُذیر جب ہُجرے میں داخل ہوا تو وہ ایک چوکی پہ بیٹھے وضو کرنے میں مصروف تھے..

عُذیر چُپ چاپ آکر اُنکی چارپائی پہ بیٹھ گیا...

وضو سے فارغ ہوتے عُذیر کو حیرانگی سے دیکھتے وہ آگے بڑھے..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا ہوا بچے تم یہاں کیسے آج تو تمھاری بارات تھی تم یہاں کیا کر رہے ہو..

باباجی کی آواز پہ ضبط کھوتے وہ اُٹھا اور اُنکے گلے لگتے بلکنے لگا..

میرے ساتھ ایسا کیوں ہوا کیوں ہوا میرے ساتھ ایسا؟؟

پر ہوا کیا؟؟

وہ..وہ مجھے چھوڑ گئی وہ اپنا گھر چھوڑ کر کسی اور کہ ساتھ چلی گئی..اُس نے..اُس نے میری محبت کو اور مجھے ٹھُکرا دیا...

ادھر آو آرام سے بیٹھو عُذیر کو بٹھاتے گھڑے سے پانی نکالتے وہ عُذیر تک پُہنچے پانی پیو..

نہیں پینا...

پانی پی لو بچے پھر بات کرتے ہیں...

اُنکے کہنے پہ مٹی کہ پیالے کو عُذیر نے منہ سے لگالیا..

تم کہہ رہے ہو وہ گھر سے کسی اور کہ ساتھ نکل گئ؟؟

ہاں وہ چلی گئ..

پر کیوں وہ تو چاہتی تھی نا تمہیں..

میں نے..میں نے کیا سب سب میری وجہ سے ہوا میں نے اُسے ایسا کرنے پہ مجبور کیا..

تم نے تم نے کیسے؟؟

میں نے اس سے بات نہیں کی اُس پہ غُصہ کیا..

اور اتنی سی بات پہ وہ اپنے ماں باپ کی عزت اور تمھاری محبت سب پیروں تلے روند

گئ..

اُسے تم سے محبت ہی نہیں تھی بچے...

نہ... نہیں اُس..اُسے تھی تھی محبت...

محبت ایسی نہیں ہوتی اتنی سی بات پر محبتیں ختم نہیں ہوتیں اور جن محبتوں میں انا آجائے وہاں محبت ہوتی ہی نہیں ہے..

پر میں..میں تو اُسے چاہتا تھا نا میں نے اُسے رب سے مانگا پھر کیوں وہ مجھے نہیں ملی...اور پھر سب نے اُسکی چھوٹی بہن سے میرا نکاح کروادیا یہ بھی زیادتی میرے ہی ساتھ کیوں؟؟

بابا جی نے عُذیر کہ کندھے پہ ہاتھ پھیلاتے کہنا شروع کیا...

کبھی کبھی ایسے بھی تو ہوتا ہے نا کہ ہم لوگ بہترین کی چاہ میں بہتر کی طرف دیکھ ہی نہیں پاتے ہیں۔۔!

کیا پتہ خُدا کو تمھارے لئیے وہ نہیں اُسکی بہن موضوع لگی ہو..

پر ایسے کیوں؟؟

یہ فیصلہ تمھارے رب کا ہے اور یہی فیصلہ تمھارے لئیے بہترین ہو گا..

پر ہم انسان اُس کے فیصلوں کو بے وقُعت کر دیتے ہیں حالانکہ انسان اُس رب کے ہر فیصلے میں حکمت نہیں ڈھونڈ سکتا کیوں کہ اُس کے فیصلوں کی حکمت وہی جانتا ہے۔۔!

دیکھو وہ حدیثِ قدسی تو سُنی ہو گی نا کہ "ایک میری چاہت ہے اور ایک تیری چاہت ہے

پس فقط اگر تو نے سپرد کر دیا خود کو جو میری چاہت ہے

تو میں تجھے وہ بھی دیدوں گا جو تیری چاہت ہے

اور اگر تُو نے رو گردانی کی اس سے جو میری چاہت ہے تو میں چھین لوں گا تجھ سے جو تیری چاہت ہے

پھر ہو گا وہی جو میری چاہت ہے"

کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اُس کی رضا میں راضی ہونا سیکھو تو اُس کے لئے تو کچھ بھی نا ممکن نہیں ہے نا وہ تو فقط "کن" کہتا ہے اور "فیکون" ہو جاتا ہے...

تو کیا آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ خُدا نے میرے لئیے میرے لئیے صفا کو چُنا ہے؟؟

بالکل ایسا ہی ہے ..

عُذیر کہ دل میں ایک عجیب سی چُبھن ہوئ تھی اور اس چُبھن کہ بعد اُسے ہر طرف سناٹا پھیلتا محسوس ہوا..

****

آہستہ آہستہ صُبح کا اُجالا ہر چیز کو اپنی لپیٹ میں لے رہا تھا.. راستہ خراب ہونے اور اندھیرے کہ باعث ابراہیم کافی سلو ڈرائیو کرتا یہاں تک پُہنچا تھا..

میانوالی کراس ہوتے اب لکی مروت کا علاقہ شروع ہو گیا تھا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گاڑی کو جھٹکا لگنے پہ مروہ کا سر ونڈو سے لگا جس پہ وہ اپنا سر ملتے آنکھیں کھولے حیرت سے ارد گرد دیکھنے لگی...

یہ یہ کونسی جگہ ہے...

Good morning zra..

)ابراہیم کا غُصہ اب ختم ہو چُکا تھا اور اب وہ پہلے والا ابراہیم تھا(...

یہ بس گاوں شروع ہو گیا ہے...

تم نے تو کوئی لکی مروت بتایا تھا پر یہ... یہ تو کوئی صحرا ٹائپ جگہ ہے...

ہاں یہ علاقہ ایسا ہی ہے..

یہ تو بہت عجیب جگہ ہے میں یہاں نہیں رہو نگی...

اٹس او کے جان... ہم یہاں صرف ایک ہفتہ رہیں گے اور پھر کراچی چلے جائیں گے

وہاں میری ہاوس جاب سٹارٹ ہونے والی ہے...

تم سچ کہہ رہے ہو ہم یہاں نہیں رہیں گے نا ارد گرد خوفزدہ نظروں سے گھورتے مروہ نے تصدیق چاہی...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

dont worry love..

میں تمہیں ہمیشہ اپنے ساتھ اپنے قریب رکھوں گا مروہ کا ہاتھ تھامتے ابراہیم نے تسلی دینا چاہی..

تمھارا گھر کب آئے گا..

بس پانچ منٹ اور وہ سامنے دیکھ رہی ہو ..

وہ حویلی وہی میرا گھر ہے اور ہم وہاں جا رہے ہیں..

شان سے کھڑی عمارت کو دیکھتے مروہ کچھ مرعوب ہوئی تھی..

گاڑی اب ایک بڑا سا لوہے کا گیٹ کراس کرتے اندر داخل ہو رہی تھی وہاں کا ڈرائیو وے کافی بڑا تھا...

مروہ چادر ٹھیک کر لو اپنی..

ابراہیم کی تنبیہ پہ وہ چادر صحیح کرنے لگی..

گاڑی سے اُترتے ہی دو خوفناک شکل کہ کتے دوڑتے ہوئے ابراہیم تک آئے جنہیں دیکھتے چلاتے ہوئے مروہ ابراہیم کی اوٹ میں چھپنے لگی...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ریلیکس مروہ... کتوں کو بھیجتے وہ اُسکی جانب مڑا...

تبھی کتوں کہ خوف سے نکلتے مروہ نے اب تفصیلی نظر حویلی پہ ڈالی ...

یہ گھر اتنا سجا ہوا کیوں ہے مجھے تو لگا تھا یہاں ناراض ہونگے سب پر یہاں تو کافی اچھی استقبال کی تیاری ہے...

مروہ کی بات پہ مُسکراتے اُسکا بیگ گھسیٹتے ہوئے وہ اندر بڑھنے لگا...

) جسے وہ اپنے استقبال کی تیاری سمجھ رہی تھی وہ ابراہیم کی دوسری شادی کی تیاریاں

تھیں(...

****

یہ لکی مروت کہ چھوٹے سے گاوں کا منظر تھا جہاں دور دور بنے کچے پکے مکانات تھے اور تاحد نگاہ کھڑے ریت کہ ٹیلے..

ہر طرف اُڑتی ریت سانس کہ ساتھ اندر گُھستی معلوم ہوتی تھی..اکتوبر ختم ہونے والا تھا لیکین دور دور تک سردیوں کہ آثار نمودار ہوتے دیکھائ نہیں دے رہے تھے...

وہیں اس غربت سے اٹے ماحول میں کھڑی خوبصورت حویلی تھی جو شوکت خان کہ سب سے چھوٹے بیٹے کی شادی کی خوشی میں کسی دُلہن کی طرح سجائ گئ تھی..

اور اسی سجاوٹ کو دیکھتے مروہ کا دل جو پہلے بے حد بے چین تھا اُس میں سکون کی لہر دوڑ گئ تھی وہ نہیں جانتی تھی کہ یہاں اسطرح سے اتنا شاندار ویلکم ہو گا...

ابراہیم کہ ساتھ مختلف راہداریوں سے اندر داخل ہوتے اشتیاق سے ہر چیز کو دیکھتے مروہ کی نظر سامنے ہی تخت پوش پہ ذرا فربہی مائل سُرخ و سفید عورت پر پڑی جن کہ چہرے پہ پھیلی سختی کو دیکھتے مسکراتی ہوئ مروہ کہ لب سُکڑے تھے...

خوش آمدید نئی دُلہن تشریف لائی ہیں (مروہ کو سخت نظروں سے گھورتے پشتو میں ابراہیم سے کہا گیا)..

وہ سر سے پیر تک مروہ کو گھورنے میں مصروف تھیں جو میرون کلر کہ کپڑوں میں کافی خوبصورت لگ رہی تھی..

اور اُنکی نظر میں یہ سب سے بڑی خرابی تھی مروہ کی..

مروہ سر جُھکائے کھڑی تھی اور اب ان چُبھتی نگاہوں سے بچنے کو کھسکتی ہوئی ابراہیم کی اُوٹ میں چُھپنے کی ناکام کوشش کرنے لگی..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اپنی ماں کی طرف سے بڑھتی خاموشی دیکھ ابراہیم نے ہی کچھ کہنے کو لب وا کیئے..

مورے..

ابراہیم کو بالکل اگنور کرتے اُنہوں نے اپنی بہو کو آواز لگائی...

نگینہ.. نگینہ....

وہ اُونچی آواز میں کسی کو بُلانے لگی تھیں تبھی بھاگتی ہوئی ایک عورت اُن تک پُہنچی...

خامورے...

اسکو اندر کمرے میں لے جاو...

جی...اپنی ساس کو دیکھتے ابراہیم کہ پاس پڑا بیگ اُٹھاتے وہ مروہ کو لئیے اندر چل دی...

)ایک بار پھر ابراہیم نے اُنہیں پُکارا(

مورے...

بوت نااُمید کیا ہے تم نے ہمیں لاکا ...

میری مجبوری تھی مورے مجھے ایسا کرنا پڑا ورنہ میں اپنا وعدہ ضرور نبھاتا اگر...اگر میں اسے وہاں سے نالاتا تو اسکے ماں باپ اسکو کہیں اور بیاہ دیتے..

تو اچا تھا ہمارا تو جان چُوٹ جاتا...

مورے محبت ہے وہ میری...

جاولاکا جاوا مارا دماغ خراب نا کرو ویسے بی ابی کُچ دیر میں تمارا سُسرال سے کچھ لوگ آنے والا ہے ابھی تم اپنا شادی پہ توجہ دو اس مروہ نامہ سے بعد میں نبٹ لیگا...

وہ محفل برخاست کرتیں اپنے شوہر کہ کمرے کی طرف بڑھ گئیں..

****

راستے میں عُذیر کی خالہ کو اُنکے گھر چھوڑتے اور کچھ پل وہاں رُکنے کہ بعد صفا آخر کار اپنے سسرال پُہنچ چُکی تھی..

عالیہ اندر بڑھتے لائٹس آن کر رہی تھیں..اور صفا وہیں دروازے میں گُم سُم کھڑی تھی..

آو بیٹا اندر آو بلکہ چلو میں تمہیں اُوپر تمھارے کمرے میں چھوڑ آوں..

کمرے کہ ذکر پہ صفا بدکی تھی اور اُسکا یوں بدکنا عالیہ سے چُھپا نا رہ پایا تھا...

کیا ہوا بیٹا...

ممانی آپ..آپ مجھے گیسٹ روم میں لے جائیں..

صفا کا ڈر فطری تھا جسے وہ سمجھ سکتی تھیں..اچھا ادھر آو ادھر بیٹھو آرام سے میں چائے لاتی ہوں تمھارے لئیے تھکاوٹ بھی کم ہو جائے گی اسطرح..

نن..نہیں ممانی بس پانی لادیں شدید طلب کہ باوجود وہ منع کر گئ تھی..

مروہ کہ پانی پیتے ہی وہ گویا ہوئیں..

میں جانتی ہوں بیٹا میرا اور تمھارا رشتہ بدل گیا ہے پر اگر تم مجھے ہمیشہ کی طرح اب بھی مما نی ہی سمجھو تو اچھا ہو گا..

چہرے پہ نرم سی مسکراہٹ سجائے وہ اُسے سمجھا رہی تھیں..

میں یہ نہیں کہوں گی میرا بیٹا کوئی فرشتہ ہے وہ انسان ہے اور انسانوں سے غلطیاں ہو جاتی ہیں تو اگر وہ کچھ کہے تو اُسے انسان ہونے کا مارجن دینا..

تم تو اچھے سے اُسکی مروہ کہ لئیے محبت سے آگاہ ہو بیٹا اس لئے اُسے سنبھلنے کا موقع دو..

وہ میرا بیٹا ہے اور اتنا تو میں جانتی ہوں وہ تمہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچائے گا..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور رہی بات اس وقت کسی دوسرے کمرے کی تو بیٹا جو چیز کل فیس کرنی ہی ہے وہ آج کیوں نہیں..

تو چلو میں تمہیں اُوپر چھوڑ آوں..اُنکی باتوں کی لاج رکھتے صفا مرے مرے قدم اُٹھاتی آگے بڑھنے لگی تھی..

پر جیسے ہی کمرے کا دروازہ کھلا تو دونوں کا منہ کُھلے کا کھلا رہ گیا کمرے کی حالت حد سے زیادہ ابتر تھی پھولوں سے بھری سیج نیچے گری پڑی تھی اور بیڈ شیٹ اور تکیوں کہ

ساتھ ساتھ میٹرس بھی اپنی جگہ سے کھسکا ہوا تھا..

اگر اس کمرے کی حالت یہ تھی تو اُنکا بیٹا کس ذہنی اذیت کا شکار ہو گا یہ سوچتے اُنہیں مزید تفتیش ہونے لگی...

بیٹا تم ساتھ والے کمرے میں چلی جاو فی الحال وہ مروہ کی طرف بنا دیکھے بولیں اور عُذیر کا نمبر ایک بار پھر سے ملانے لگیں...

****

عمیرا فجر کی نماز کہ لیئے اُٹھی تو لاونج کہ صوفے پہ بیٹھی ہوئی شگفتہ کو صوفہ پہ ہی سویا ہوا پایا..

اماں...

اماں..

ہاں ہاں کیا ہوا..

آپ یہاں کیا کر رہی ہیں؟؟ کمرے میں کیوں نہیں گئیں؟؟

نہیں بیٹا میں گئی تھی. کمرے میں پر وہ تمھارے ابا اکیلا رہنا چاہتے تھے تو اس لیئے...

تو میرے کمرے میں آجاتیں آپ..

عمیر اُنکی حالت ایسی نہیں تھی کہ میں اُنہیں اکیلا چھوڑ دیتی پوری رات اُنکے کمرے کہ چکر لگاتے ہوئے گزر گئ..

کیا ہوا وہ ٹھیک ہیں..

بہت پریشان ہیں اور خیر یہ پریشانی تو فطری ہے..

اچھا پھر آپ اوپر چلیں ریسٹ کر لیں..

ہاں تم چلو میں نماز پڑھ کر اور ایک نظر تمھارے ابا کو دیکھ کر آتی ہوں...

****

مروہ کمرے میں پُہنچتے کمرے کا جائزہ لینے لگی تھی جہاں ایک سنگل بیڈ الماری اور دو کُرسیوں کہ علاوہ اور کسی قسم کا کوئ فرنیچر نہیں تھا..اور وہ کمرہ بہت چھوٹا تھا..

کمرے میں پُہنچتے مروہ نے سب سے پہلے کمرے کی دیواروں کو دیکھا جہاں A-c لگا نا دیکھ اُسے بے حد افسوس ہوا..

تبھی سامان رکھ کہ مڑتی نگینہ سے کہا ..

یہ ابراہیم کا کمرہ ہے؟؟

نہیں تمارا ہے..

کیا مطلب ابراہیم یہاں نہیں رہے گا؟؟

نہیں وہ اپنے کمرے میں رہے گا..

تو تم مجھے یہاں کیوں لائی ہو ابراہیم کہ بیڈ روم میں لے جاو مجھے..

مروہ کو سر سے پاوں تک دیکھتے وہ تلخی سے گویا ہوئی...

یہ شہر نہیں گاوں ہے اور یہاں شرم وحیاء کا بوت خیال رکھا جاتا ہے..

کیا مطلب تم کہنا کیا چاہ رہی ہو اپنے سامنے کھڑی رنگ اُڑے سستے سے کپڑے پہنے معمولی سے شکل کی عورت جسے مروہ ملازمہ سمجھی تھی نخوت سے کہا..

یہاں شوہروں اور بیویوں کہ کمرے علیحدہ ہوتے ہیں اور جب تک شوہر خود نا بُلائے بیوی اپنے ہی شوہر کہ کمرے میں نہیں جا سکتی..

کیاا؟؟ یہ گھر ہے یا کسی ترکی کہ سلطان کا محل حد ہو گئ..

جاو جا کر ابراہیم کو بُلاو..

اور کیا تم میری ساس کی کوئی خاص ملازمہ ہو.. مروہ نے گھورتے ہوئے پوچھا

میں ملازمہ نہیں ابراہیم کہ سب سے بڑے بھائی کی بیوی ہوں..

کیا..اس بات پر تو مروہ کا سر ہی گھوم گیا تھا.. جسے کب سے وہ ملازمہ سمجھ کر جھڑکتی جا رہی تھی وہ اُسکی بھابھی تھی اور اتنے بڑی حویلی میں رہنے والوں کی بہو کا حُلیہ تو ملازمہ سے بھی بدتر تھا...

نگینہ مروہ کہ سر پہ بم پھوڑتے جا چکی تھی اور وہ سب سمجھنے کی کوشش میں وہیں بیڈ پر ڈھے سی گئی...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

خان جی..ابراہیم آگیا ہے اُس لڑکی کو لیکر...

اوہ اچھا ..

آپ نے دیکھا اُس نے ہماری بات کا مان تک نی رکھا..

خیر ہے کوئی نہیں ابی جوان خون ہے اور اُسکو تو تم جانتی ہو ایک بار جو پسند آجائے وہ

حاصل کر کہ ہی رہتا ہے...

پرام چاتا تھا کہ امارا بھانجی پہلی بیوی ہو...

تم نے اپنے بھائی کو بتادیا شادی کا ابراہیم کی...

ہاں بتادیا ہے اور وہ آ بھی گ ئے ہیں نیچے ابراہیم سے بات کرنے..

ہاں تو چلو اور زیادہ پریشان نا ہو ابراہیم کو تو جانتی ہی ہو جتنی جلدی کوئی چیز اُسکے دل پہ چڑھتی ہے اتنی ہی جلدی اُتر بھی جاتی ہے...

کمرے سے باہر نکلتے اُن دونوں نے ابراہیم کو ڈسکس کرتے کہا...

جیسی محبت میں نے اُسکا آنکھوں میں اُس لڑکی کہ لئیے دیکھا ہے نا یہ اتنا آسان لگتا نہیں ہے پر خیر میں سب سنبھال لونگی...

حویلی کہ مہمان خانے میں اس وقت ابراہیم کہ ماموں اور ممانی موجود تھے..

ابراہیم کو بھی وہیں بُلوالیا گیا تھا...

تم نے تو کہا تھا ہمارا بیٹی پہلا بیوی ہو گا وہ کچھ ناخوش دیکھائی دیتے تھے..

وہاں بیٹھے لوگوں کہ لئیے یہ شادی کوئ بڑی بات نہیں تھی..

جوان خون ہے ہو جاتا ہے ایسا جوانی میں تم فکر نا کرو ویسے بھی گل لالہ ہمارا خاندان کا ہے اُسکی عزت ہمیشہ اُس لڑکی سے بُلند رہے گا...

ابراہیم سر جُھکائے اُن سب کو سُن رہا تھا وہ مروہ سے ملنا چاہتا تھا پر ابھی تک موقع نہیں مل سکا تھا..

تبھی ابراہیم کہ ماموں نے مطمئن ہوتے زمین کہ کاغذات ابراہیم کی جانب بڑھائے...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آج سے تم ہمارا داماد نہیں بیٹا ہے اور ہمارا سب تمھارا..

اپنی بات مکمل کرتے اور اپنے خدشات دور کرتے وہ وہاں سے جا چُکے تھے...

****

عُذیر فجر کہ بعد سے اب تک وہیں مسجد میں موجود تھا..

باباجی کی کہی بات کہ اُسے تمھارے رب نے تمھارے لئیے چُنا ہے ان الفاظ نے عُذیر کو بالکل سُن کر دیا تھا...

وہ کچھ بھی کہنے کہ لائق نہیں رہا تھا..پر ایک سکون تھا جو وہ اب اپنے دماغ میں محسوس کر رہا تھا پر دل..دل ابھی بھی مروہ کہ نام کہ ورد میں مصروف تھا..

نماز کہ بعد کب سے خالی ذہن بیٹھے عُذیر نے دُعا کہ لیئے ہاتھ اُٹھائے..

یااللہ میں ایک ادنٰی سا گُنہگار انسان ہوں میں آپکی مصلحت کو نہیں سمجھتا اور نا ہی شاید کبھی جان پاوں..میں نے ہمیشہ آپ سے مروہ کو مانگا پر آپ..آپ نے صفا کو میرا نصیب بناڈالا..

مجھے کوئی گلہ نہیں ہے آپ سے کیوں کہ آپ جو کرتے ہیں بہتر کرتے ہیں ..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میری آپ سے بس اب یہی دعا ہے کہ عُذیر نے اپنے آنسوؤں سے تر چہرے کو اپنی ہتھیلیوں سے ڈھانپتے ہوئے مزید کہا...

اگر..اگر میرا نصیب صفا ہی ہے تو میرا دل اُس کی طرف موڑ دے..مجھے اُسکے حق میں بہتر ثابت کر...

اللہ میرے...میرے دل سے مروہ کا خیال نکال دے...

آخری لفظ ادا کرتے عُذیر کا دل سُکڑ کر پھیلا تھا...

****

دن کہ بارہ بج رہے تھے اور سب اپنے اپنے ناشتے میں مصروف تھے کہ تبھی شاکرہ (نورالحسن کی بہن) نے شگفتہ سے کہا...

شگفتہ میں کچھ دیر تک نکلنے والی ہوں تم حسن کو جگادو...

آپا کچھ دن رُک جاتیں آپ.. نہیں شگفتہ اتنے دن اپنا گھر چھوڑ کر میں یہاں نہیں رُک سکتی..

چلیں جیسے آپکی مرضی میں حسن کو دیکھ آوں.. پوری رات وہ دروازہ کی ہلکی سی درز سے اُنہیں دیکھتی رہیں تھی اور اب بھی وہ اُنہیں پہلے کی طرح بیڈ پہ چت لیٹے دکھے..

حسن صاحب اُٹھ جائیں..

شاکرہ آپا جارہی ہیں اُن سے مل لیں...

اُنکی آواز پر بھی اُن میں کوئ حرکت نہیں ہوئ تھی تب وہ اُنکے پاوں کہ پاس سے چلتی اُنکی طرف آئیں..

اُنہیں ہاتھ لگانے پر وہ کافی سرد محسوس ہوئے اور منہ سے نکل کر جمی ہوئ سفید جھاگ

دیکھتے وہ چیختے ہوئے احمر کو بُلانے لگیں...

****

مروہ کمرے میں آتے ہی روتے ہوئے سو گئ تھی اور اب دو بجے اُسکی آواز کمرے میں کھانا لاتی کسی لڑکی کو دیکھ کر کُھلی...

کھانا دیکھتے ہی مروہ کی بھوک چمک گئ..پر دوسرے ہی لمحے ٹرے میں پڑی اُبلے چاولوں کی پلیٹ کہ ساتھ اُبلی ہوئ یخنی جس میں سے دُنبے کی گوشت کی ہمک آرہی تھی..مروہ کا تو جی اُلٹنے لگا تھا...اتنی دیر سے بھوکے رہتے اب کھانے میں یہ دیکھ اُسے رونا آنے لگا..

ابرااہیم کہاں ہے؟؟

وہ اپنے دوستوں کہ ساتھ باہر گیا ہے...

اور آپ کون ہیں اس بار مروہ نے احتیاط سے کام لیا..

میں ابراہیم کی بہن شبنم..اوہ اچھا...

کھانا کھا کر نیچے آجاو..

وہ مروہ کو آرڈر کرتی باہر نکل گئی..

اور مروہ کو کھانا دیکھتے پھر سے غُصہ آنے لگا...

پہلے تو محبت محبت کر رہا تھا اور اب یہاں لا کر تو جیسے بھول ہی گیا ہے..

مروہ نے روتے ہوے غُصہ سے اُبلے چاول ہی کھانے شروع کر دیئے وہ چاول اتنے روکھے تھے کہ مروہ ایک نوالے کہ بعد پانی سے اُسے نیچے اُتارنے لگی..

تم مجھے ملوا براہیم پھر میں تمھاری یاداشت واپس لاتی ہوں روتے ہوئے وہ پھر سے کھانا کھانے لگی..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

عُزیر نے مسجد سے نکلتے فون آن کیا جہاں آن کرتے ہی احمر کی کال آنے لگی...

اور جو خبر عُذیر کو ملی اُس خبر نے عُذیر کو ہلا کر رکھ دیا..

کال سُنتے اب وہ تقریباً بھاگتا ہوا گھر کی طرف بڑھنے لگا...

گھر میں داخل ہوتے سامنے ہی اپنے پیرنٹس کو دیکھتا وہ اُن تک پُہنچا...

وہ ابو احمر... کی کال...

ہاں ہمیں بھی آچکی ہے..

صفا کہاں ہے اُسے بتایا..

ہم یہی سوچ رہے ہیں اُس بچی کو کیسے بتائیں...

کہاں ہے وہ...

اُوپر ..

عالیہ کی بات سُنتے ہی وہ اُوپر کی جانب بڑھا..

کمرے کا دروازہ نوک کرتے جو نہی کھولا اپنے بال سکھاتی صفا اُسے دیکھ کر ٹھٹھکی..

کیسی ہو صفا...

میں ٹھیک عُذیر بھا..

اپنے الفاظ مکمل کرتی شرمندہ سی صفا نظریں جُھکا گئی..

نا جانے کیوں اس پل عُذیر کو صفا پہ بے تحاشا ترس آیا..

ادھر آو یہاں بیٹھو...

عُذیر نے کاوچ پہ بیٹھتے اپنے سامنے صفا کو بیڈ پہ بیٹھنے کا اشارہ کیا...

اہمم... میں... میں جانتا ہوں کہ جس آکورڈ سیچوئیشن میں میں ہوں اُسی میں تم بھی ہو..

تو کیا ہم اچھے دوستوں کی طرح ایک دوسرے کو اس سے نکلنے میں ہیلپ نہیں کر سکتے ؟؟

صفا کو کم از کم عُذیر سے اتنے نارمل behaviour کی توقع نہیں تھی.. تبھی شاکڈ ہوتی آنسو بھری آنکھوں سے عُذیر کو تکنے لگی...

ایسے کیا دیکھ رہی ہو ..

عُذیر کہ سوال پہ صفا نفی میں سر ہلاتے اپنا سر جُھکا گئ...(صفا کو گھورتے عُذیر اپنے مطلب کی بات پر آیا جو وہ کہنے آیا تھا)

اوکے اُٹھو تمہیں مری لے جاوں سب سے مل کر اچھا فیل کرو گی...

نہیں میں وہاں نہیں جاونگی..

پر کیوں ..

بس میرا اب اُس گھر اور اُن لوگوں سے کوئ تعلق نہیں ہے..

وہ تمھاری فیملی ہے صفا..

فیملی ایسی ہوتی ہے کیا اگر وہ میری فیملی ہوتی تو ان سب حالات کو سنبھالتی نا کہ مجھے قُربانی کا بکرا بناتی..

میں سمجھ سکتا ہوں صفا..

نہیں کوئ نہیں سمجھ سکتا کوئ نہیں..

عُزیر کا مقصد صفا کو بنا کچھ بتائے مری لے جانے کا تھا پر صفا کو یوں اُکھڑتا دیکھ اُس نے بتانے کا فیصلہ کرتے ہوئے کہا...

Phopha is not well safa...

کیا... کیا ہوا اُنہیں؟؟ وہ ٹھیک ہیں؟؟

ٹھیک نہیں ہیں ہمیں وہاں جانا ہو گا...

آنسو بھری آنکھوں سے عُذیر کو دیکھتے وہ اُس سے بھی پہلے باہر نکل گئ...

****

شام کہ چار بج رہے تھے اور مروہ لاونج میں بچھی چادر پہ بیٹھی ارد گرد کا جائزہ لے رہی تھی جہاں شوخ شوخ سے کپڑے پہنے عجیب سا میک آپ کیئے عورتیں پشتو میں کچھ گانے میں مصروف تھیں..

ساتھ ہی مروہ کو دیکھتے وقفہ وقفہ سے کانوں میں کچھ کہنا نہیں بھولتی تھیں...

مروہ کہ لئیے یہ سب صورتحال کافی عجیب تھی..

وہ یہاں بیٹھی خود کو دُلہن تصور کر رہی تھی پر کوئ نہیں تھا جو اُسکے پاس آکر اُس سے بات کرتا..

چھ بجتے ہی کھانا کھل چُکا تھا اور اب سب عورتیں کھانے پہ ٹوٹ پڑی تھیں..

کھانے میں کابلی پُلاو تھا ساتھ کوئ یخنی ٹائپ سالن اور سلاد...

پلاو دیکھتے مروہ کی بھوک چمک گئ تھی..

تبھی مروہ نے بھی اپنے لئیے پلیٹ میں چاول نکالے پر اُن میں ڈلے دُنبے کی خوشبو صفا

کو اپنے دماغ میں گُھستی محسوس ہوئی..

ایک بار پھر وہ کھانا نہیں کھا پائی تھی غُصہ اور بے بسی سے سب کو گھورتے وہ وہاں سے اُٹھتی اپنے کمرے میں آ گئی..

اور یونہی چت لیٹے لیٹے اُسکی آنکھ لگ گئی اور جب آنکھ دوبارہ کُھلی تو اُسے اپنا آپ پسینے میں بھیگا محسوس ہوا..

کمرے کا پنکھا بند تھا لائٹ جا چُکی تھی.. یہ کمرہ اتنا گرم تھا کہ مروہ کو اپنا دم گُھٹتا محسوس ہوا..(سرد علاقہ سے آئی مروہ کہ لئیے یہ گرمی نا قابل برداشت تھی) گرمی سے گھبراتے سانس لینے کو جب وہ باہر نکلی پوری حویلی میں خاموشی تھی سب سو چُکے تھے..

ہلکی ہلکی روشنی ساری طرف پھیلی تھی لائٹ صرف مروہ کہ کمرے کی گئی تھی پر کیوں؟؟

گرمی اور اندھیرے سے گھبراتے وہ ابراہیم کو ڈھونڈنے اُس جانب بڑھی جہاں کا شام میں کسی نے اشارے سے اُسے بتایا تھا..

تھوڑی دیر وہیں کھڑے اُس نے ہلکے سے دروازہ نوک کیا..

ایک بار دوسری بار تیسری بار میں جونہی ابراہیم نے دروازکھولا اُسے وہاں کھڑا دیکھ اُسکا سر گھوم گیا..ابراہیم نے ادھر اُدھر دیکھتے اطمینان کرتے ہوئے مروہ کو اندر کھینچا..

آپ یہاں کیا کر رہی ہیں کوئی دیکھ لیتا تو..

ابراہیم کا سوال مروہ کو کسی چابک کی طرح منہ پر آلگا تھا..جیسے وہ اپنے شوہر کہ بجائے کسی غیر کہ کمرے میں آکھڑی ہوئی ہو...

ابراہیم کہ سوال پہ وہ غصہ سے سُلگتی صوفے پہ بیٹھتی دھاڑیں مار مار کر رونے لگی تھی...

کیا ہوا مروہ آہستہ یار کوئی سُن لے گا...

مروہ کیا ہوا کچھ بولو تو...

مجھ...مجھے یہاں نہیں رہنا مجھے واپس چھوڑ آو...

****

جھے یہاں نہیں رہنا مجھے اپنے گھر جانا ہے روتے ہوئے مروہ بار بار یہی الفاظ دُہرانے

میں مصروف تھی..

جبکہ سامنے بیٹھا ابراہیم حیرانگی سے اپنی نئی نویلی دُلہن کو دیکھ رہا تھا جو اس وقت اُسے دو سال کی بچی لگی تھی....

اچھا یار پلیز ایسے رو تو مت (ابراہیم نے صوفے پہ مروہ کہ ساتھ بیٹھتے اُسکے کندھے پر ہاتھ پھیلائے اُسے بہلانا چاہا)..

پر مروہ نے فوراً سے ابراہیم کا ہاتھ جھٹکتے بنا یہ جانے کہ اُسکا یہ فعل ابراہیم کو غُصہ دلا گیا ہے اُونچی آواز میں کہا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہوا کیا تم پوچھ رہے ہو ہوا کیا؟؟

خود تو یہاں مزے سے بیٹھے ہو اور مجھے گرمی میں مار رہے ہو (ہچکیوں میں بات مکمل کی گئی)..

پہلے تو پلیز اپنی آواز ہلکی رکھو یہ رواج نہیں ہے یہاں کا کہ عورت کی آواز کمرے سے باہر جائے..(یہ اُسکے اندر کا پٹھان تھا جو اکثر جاگ جاتا تھا)..اور کیا مطلب کہ گرمی میں مار رہے ہو؟؟لائٹ بیشک گئی ہے پر جنریٹر آن ہے..(ابراہیم کا غُصہ سے رنگ

سُرخ پڑتا دیکھ مروہ سہم گئی تھی اور پھر منمناتے ہوئے بولی)

جنریٹر یہاں آن ہے اُس کمرے میں تو نہیں ہے...

)مروہ کو خود سے یوں سہمتا دیکھ ابراہیم نے خود کو کوسا اور پھر اپنی آواز میں نرمی لاتے کہا(

How is this possible zargia...

تو جاو جا کر دیکھ آو اگر میری بات پر یقین نہیں ہے تو...

نہیں میری جان i believe u آپ کہہ رہی ہیں تو ایسا ہی ہو گا..

کچھ دیر قبل غُصہ کرتے ابراہیم کو دیکھ مروہ سہم گئی تھی پر اب ابراہیم کی محبت اور توجہ پاتے مروہ کو رونے کہ ساتھ مزید شکوے یاد آنے لگے تھے..

اور..اور یہ کہاں کا رول ہے کہ میں تمھارے ساتھ اس کمرے میں نہیں رہ سکتی؟؟

تو آپ میرے ساتھ اس کمرے میں رہنا چاہتی ہیں (پیار سے تکتے ابراہیم نے مروہ کہ چوٹی سے نکلے بال کان کہ پیچھے اڑسے وہ رائل بلو کلر کہ شیفون کہ سوٹ میں اچھی لگ رہی تھی)...

اپنی ہی بات کا ایسا جواب ملنے پر مروہ سٹپٹا گئی تھی پر پھر خود کو نارمل کرتے ہوئے بولی..

جی نہیں اب ایسا بھی نہیں کہا میں نے...

بلش کرتی مروہ ابراہیم کا وعدہ خراب کرنے لگی تھی جو اُس نے اپنی ماں سے کر رکھا تھا پر ایک لمبی سانس کھینچتے ابراہیم نے پیار سے سمجھاتے ہوئے کہا..

دیکھو مروہ یہ اس حویلی کا رول ہے جو ہمیشہ سے ایسا ہی ہے اور اسے ہم بدل نہیں سکتے..

اور ہم نے کونسا یہاں رہنا ہے ایک ہفتے کی تو بات ہے جیسے تیسے گزار لو پھر ہم یہاں سے چلے جائیں گے پھر آپ اپنے گھر میں جیسے چاہے رہنا..

بعد کا تو پتہ نہیں پر یہ کمرہ اچھا ہے مجھے یہاں ہی رہنا ہے کمرے میں مروہ نے لاڈ سے فرمائش کی جیسے جانتی ہو وہ ٹال نہیں پائیگا..(ابراہیم کی نظریں خود پہ جمی دیکھ مروہ نے مزید کہا)

اس لئیے تم ایسا کرو کہ روز مجھے اپنے کمرے میں بُلوالو جب تک ہم یہاں ہیں تب تک

مروہ نے خوش ہوتے نئی تجویز پیش کی...

آہ.... یار اب آپ میرا صبر آزما رہی ہیں.. مروہ کی آنکھوں میں دیکھ کر کہتے ابراہیم نے آگے ہوتے مروہ کو لاڈ سے بانہوں میں بھرتے ہوئے کہا...

وہ اُسکی محبت تھی جسے بہت مشکل سے پایا تھا اور تب سے اب تک ایک بار بھی اپنی دسترس میں ہوتے ہوئے بھی چھونا نصیب نہیں ہوا تھا..

ابراہیم مروہ کو خود سے لگائے محسوس کرنے لگا تھا..

اور وہ گُم سُم سی اس لمحے کو سمجھنے کی کوشش کرنے لگی یہ پہلی بار تھا کہ وہ یوں اُسکے اتنا قریب تھی اُسکے باڈی سپرے کی خوشبو اور ابراہیم کہ بازوؤں کی سختی اُسکا سانس روکنے لگی تھی...

پر تبھی ابراہیم ایک جھٹکے سے دور ہوا آپ یہاں بیٹھو میں باہر جا کر دیکھتا ہوں کہ کیا مسئلہ ہے آپکے کمرے کا اوکے...

اس سے پہلے کہ وہ جذبات میں بہتا مروہ کو انفارم کرتے فوراً سے باہر چل دیا...

****

صفا عُذیر اور ماموں ممانی کہ ساتھ شام چار بجے گھر سے نکلی تھی..

پر جیسے ہی بہارہ کہو سٹارٹ ہوا وہاں سے ہی روڈ پہ اتنارش تھا ویکینڈ کی وجہ سے کہ گاڑی رینگتی ہوئی یہاں تک پُہنچی تھی...

جب ہاسپٹل کو پیچھے چھوڑتے گاڑی آگے بڑھی تب صفا نے گاڑی سے باہر جھانکتے ہوئے کہا ..

ماموں ہم گھر کی طرف کیوں جا رہے ہیں ہاسپٹل چلتے ہیں ڈائریکٹ ...

نہیں بیٹا وہ...احمر بتا رہا تھا کہ بھائی صاحب کو گھر لے آئے ہیں...

کیا پر ممانی نے تو کہا تھا کہ وہ...(صفا بس اتنا ہی کہہ پائی...اور پھر دل میں سوچا یہ سب نے مجھے یہاں لانے کہ لئیے ڈرامہ کیا ہے..کاش میں اتنی ایموشنل ہو کر یہاں نا آتی (..

صفا اپنی سوچ میں گُم باہر دیکھنے لگی تھی پر جیسے ہی گاڑی گلی میں اینٹر ہوئی پوری گلی میں قطار سے گاڑیوں کی لائن لگی تھی اور گھر کا گیٹ کھلا دیکھ کر صفا کہ دل کو کچھ ہوا تھا..

یہ..اتنا رش کیوں ہے ماموں؟؟سب..سب ٹھیک تو ہے پتہ نہیں کیوں صفا کا دل بیٹھنے لگا تھا وہ گلی میں ہی گاڑی سے اُتری اور اندر کو بھاگی..

لاونج میں پُہنچتے ہی جیسے اُسکے پیروں کو بریک لگا تھا..

پورا لاونج فرنیچر سے خالی تھا فرش پہ سفید چادریں بچھی تھیں اور اُنہی چادروں پہ ایک اور سامنے جنازے کی چارپائی پڑی تھی..

اس سب منظر کو دیکھتے دل پہ ہاتھ رکھے لرزتے ہوئے قدم اُٹھاتی صفا آگے بڑھنے لگی تھی..

اماں اور عمیرا بھی نڈھال سی وہیں تھیں تو اس چارپائی میں کون تھا...

ابا... نہیں وہ نہیں ہو سکتے تو پھر کیا

احمر... نہیں یہ بھی ناممکن ہے..

یا... یا پھر مروہ...(مروہ کی طرف سے کوئی بھی خبر ملنے کہ لئیے سب بے چین تھے)

صفا کہ پیچھے پیچھے عالیہ بھی اندر داخل ہو رہی تھیں..

کہ تبھی ماہین یکدم سے صفا کہ گلے لگتے رونے لگی...

صفا... صفا دیکھو ابا چلے گ ئے... ابا ابا نہیں رہے وہ چھوڑ گ ئے ہمیں..

کیاابا...

ابا کیسے ؟؟... کیاہواوہ تو... بالکل ٹھیک تھے..(صفا کو تو یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ ابا کو بھی کچھ ہو سکتا ہے)

ابانے خود کشی کرلی صفا..

کیا؟؟

ہاں مروہ کھا گئ تمھارے نصیب اور ابا کو مہرین کہ الفاظ صفا کو اُسکے پیروں پہ مزید کھڑا نار کھ پائے تھے ...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

ابراہیم آدھے گھنٹے بعد مروہ کہ کمرے کہ مسائل حل کرتے اپنے کمرے میں داخل ہوا تھا جہاں صوفہ پہ ہی بیٹھے بیٹھے مروہ سو چُکی تھی...

سوئ ہوئ مروہ کو دیکھتے ابراہیم اپنے قدم اُسکی جانب بڑھنے سے نا روک پایا تھا..

وہ پاوں کہ بل وہاں بیٹھتا مروہ کہ چہرے کہ نقوش کو غور سے دیکھنے لگا..

رونے سے اُسکی ناک سُرخ اور آنکھوں کہ پپوٹے سوجے ہوئے تھے جب سے مروہ

اُسکے ساتھ تھی اتنا تو وہ جان گیا تھا کہ وہ بہت چھوٹے دل کی نرم و نازک سی لڑکی تھی جسکے آنسو ہر وقت پلکوں پہ پڑے رہتے تھے...

مر وہ کہ ماتھے سے بال ہٹاتے ابراہیم نے اپنی محبت کی پہلی مہر ثبت کی ...

کیا میں اُسے اُٹھا دوں اور دوسرے کمرے میں چھوڑ آوں...

ابھی ابراہیم اپنی ہی سوچ میں گُم تھا کہ فون کی بیل بجی ...

ہیلو فہام ...

پر دوسری جانب جو فہام نے اطلاع دی وہ اُس کو ہلا کہ رہ گئ تھی...

******

)تین دن بعد(

حسن ہاوس کی عمارت سوگ میں ڈوبی ہوئ تھی فجر کہ بعد نو بجے حسن صاحب کی تجہیز و تکفین کی جاچکی تھی..

اور آج اُنکا تیسرا تھا..

دُعا کہ بعد عمیرا اور ماہین مہمانوں کی آو بھگت میں لگی ہوئ تھیں..

جبکہ ہاتھ میں تسبیح پہ کچھ پڑھتے صفا وہیں ایک کونے میں بیٹھی تھی..

کہ تبھی اُن خواتین کی باتوں کی جانب اُسکی توجہ مبذول ہوئ..

ویسے یہ حسن صاحب کو اچانک سے ہوا کیا وہ تو بالکل بھلے چنگے تھے...

کچھ نہیں ہوا تھا تم نے سُنا نہیں اُس دن اُنکی بہو کیا کہہ رہی تھی حرام موت مرے ہیں خودکشی کی تھی خودکشی...

کیا واقعی (دانتوں میں اُنگلی دابتے حیرانگی کا اظہار کیا گیا)

اور نہیں تو کیا بیٹی نے کونسا کہیں منہ دیکھانے جوگا چھوڑا تھا اُنہیں...

ہاں بھئ صحیح کہہ رہی ہو تم..

اس سے پہلے وہ عورتیں مزید گُلفشانی کرتیں...

مروہ دلبرداشتہ سی اندر کمرے کی جانب بڑھ گئ..

اندر پلنگ پہ نڈھال سی شگفتہ بیٹھی تھیں جنکی گود میں سر رکھے صفا نے روتے ہوئے

پوچھا..اماں ایسا کیا ہوا تھا کہ ابا نے اسطرح سے اپنی جان لے لی؟؟

)مروہ کہ سوال پہ شگفتہ خاموش ہو گئ تھیں وہ نہیں چاہتی تھیں کہ اپنے مرحوم شوہر کا کردار اُنہی کی اولاد کہ سامنے مشکوک بنائیں(

بتائیں نااماں...

بس بیٹا تمھارے ابا شاید ہمیشہ اپنے سر اُونچا کیئے جینا چاہتے تھے..اور جب یہ سب ناممکن لگنے لگا تو..بس چھوڑو بیٹا جیسے نصیب میں ہو..

تم بتاو ٹھیک ہو عُذیر نے کچھ کہا تو نہیں تمہیں؟؟

نہیں تو وہ کیا کہے گا..

اچھا اماں وہ میں آتی ہوں آپا کو دیکھ کر مزید سوالوں سے بچنے کہ لیئے صفا وہاں سے اُٹھ آئ تھی...

آج تیسرا کروا کر عُذیر اور ماموں ممانی جانے والے تھے جبکہ صفا کا ارادہ مری میں ہی رُکنے کا تھا...

****

مروہ آجکل کچھ ریلیکس تھی.. کیونکہ رات میں اب وہ ابراہیم کہ ہی کمرے میں رہنے لگی تھی...

مورے نے کافی شور ڈالا تھا اس بات پر لیکین ابراہیم نے اپنی ہی زبان میں نا جانے کیا کہتے بات سنبھال لی تھی..

باقی وہاں مروہ سے کوئ بات نہیں کرتا تھا اور نا ہی اس بات کی مروہ کو کوئ پرواہ تھی وہ تو بس یہاں سے نکلنے کہ دن گن رہی تھی...

اور آج صُبح کی گہما گہمی کہ بعد سے حویلی میں کافی خاموشی تھی...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس خاموشی کی وجہ مروہ جاننا چاہتی تھی پر پھر سب کا رویہ دیکھتے چُپ چاپ ابراہیم کا انتظار کرنے لگی جو کب سے غائب تھا..

اکیلے کمرے میں کھڑکی کہ سامنے کھڑی مروہ حویلی سے باہر دور تک نظر آتے ریت کہ ٹیلوں کو دیکھتے اپنے گھر والوں کہ متعلق سوچ میں غرق کھڑی تھی کہ..

اچانک سے بہت سی گاڑیاں آتی دکھیں اس سے پہلے کہ وہ گاڑیاں گیٹ سے اندر داخل ہوتیں فائرنگ کا لمبا دور چل نکلا تھا ہر طرف گولیوں کی تڑتڑاتی آواز پہ مروہ کانوں پہ

ہاتھ دھرے اشتیاق میں وہیں کھڑی تھی کہ ایسی بھی کیا خوشی ہے انہیں...

ابراہیم کہ سب بھائ بھی وہاں موجود تھے جن سے اُسکی ملاقات کل ہو چکی تھی..

اُن سب کو دیکھنے کہ بعد اُنکی بیویوں سے اُنکا موازنہ کرتے مروہ کو دُکھ اور حیرانگی ہوئ تھی...

وہ اپنی ہی دُھن میں مگن کھڑی تھی کہ تبھی..

تبھی ایک بلیک لینڈ کروزر کا دروازہ کھلا جسکی فرنٹ سیٹ سے ابراہیم اُترا سفید شیروانی اور گلے میں ڈلے ہار چیخ چیخ کر مروہ سے کچھ کہہ رہے تھے.. جس پہ اُس نے سر جھٹکا تھا.. کیونکہ وہ جانتی تھی اُسکا شوہر اُسکا عاشق تھا پر جیسے ہی پچھلا دروازہ کھولے مورے کہ ساتھ لہنگے میں گھونگٹ اُوڑھے دُلہن باہر نکلی تب مروہ کو صحیح معنوں میں آسمان سر پہ گرتا محسوس ہوا...

****

کھڑکی میں کھڑے نیچے دیکھتے ہوئے مروہ کو یقین نہیں آیا تھا کہ یہ سب واقعی میں ہو رہا ہے.. یہ سب منظر دیکھتے وہ بنا حرکت کیئے ایک ہی جگہ جم کہ کھڑے تھی..

میرون اور گولڈن کلر کہ عجیب سے ڈریس میں گھونگھٹ نکالے دُلہن کو اُسکی ساس اور نندیں پکڑے آگے بڑھ رہی تھیں..

تبھی کسی نے دُلہا دُلہن کا ہاتھ لگواتے کالا بکرا اُن کہ سامنے ذبح کیا جس کہ خون پر پیر رکھتے وہ دونوں آگے بڑھنے لگے تھے..اس سے آگے مروہ کی ہمت جواب دے گئ تھی اُسکے لئیے یہ یقین کرنا مشکل تھا کہ کل تک جو اُسکے لئیے مر رہا تھا وہ فقط شادی کہ چند دن بعد دوسری بیوی بیاہ لایا تھا..

وہ ابراہیم کی دیوانگی ان چند دنوں میں اُسکے کمرے میں رہتے ہوئے محسوس کر چکی تھی اور اب یہ سب کچھ بالکل سمجھ سے باہر تھا...

بس بہت ہوا چہرے پہ پھسلتے آنسو صاف کرتی مروہ نے صبر کا پیالہ ہاتھ سے چھوڑا تھا..

اور وہ بھاگتی ہوئ کمرے سے باہر نکلی تھی..

جبکہ نیچے گھر کہ دروازے پہ ابراہیم کی بہنیں اُنکا راستہ روکے کھڑی رسموں میں مصروف تھیں..

دونوں کہ سر پہ سے سفید کبوتر گزارتے ہوا میں آزاد کر دیئے گئے تھے..

تبھی ابراہیم کی نگاہ مروہ پہ اُٹھی جو ننگے پاوں اور ننگے سر کھڑی تھی گردن میں ڈلا ڈوپٹہ پیروں میں جھول رہا تھا اور چہرہ آنسوؤں سے بھرا تھا..

وہاں موجود سب خواتین نے مروہ کو دیکھتے شرم سے منہ چُھپا لیا تھا..

اور ابراہیم وہ تو آنکھیں تک جھپکا نہیں سکا تھا..

کہ تبھی شوکت خان نے ابراہیم کہ قریب ہوتے ہوئے کہا..

جاو اپنی شاہری بیوی کو تھوڑی شرم سیکھاو ..

اُن کی آواز پہ ہوش میں آتا ابراہیم تیزی سے مروہ کی طرف لپکا تھا اور اُسے بازو سے پکڑتے گھسیٹتے ہوئے کمرے کی طرف لے جانے لگا..

اور مروہ کٹی پتنگ کی طرح ابراہیم کہ ساتھ ہولی..

****

صفا تم نے تو کہا تھا بہن کی شادی ہے اور یہاں چوری چُھپے خود ہی شادی کر لی ہمیں بتایا بھی نہیں بد تمیز..

صفا کی بیسٹ فرینڈ مناہل نے صفا کی بازو پہ چُٹکی کاٹتے ہوئے کہا...

صفا کہ گروپ کی چاروں فرینڈز حسن صاحب کہ افسوس کہ لئیے آئ تھیں..

اور یہاں صفا کی شادی کا سُنتے اب اُسکے سر پہ کھڑی شور مچا رہی تھیں..

مجھے خود نہیں پتہ تھا کہ یہ شادی میری بہن کی نہیں میری ہو رہی ہے...

ہیں یہ کیا بات ہوئ بھلا..

اُنکے بے جا اصرار پہ صفا نے من و عن ساری روداد کہہ ڈالی تھی..

کیاااا...اتنا کچھ ہو گیا اور ہمیں پتہ ہی نہیں چلا..

تبھی اُن میں بیٹھی مہروز نے لقمہ دیا..

میں نے کسی سے سُنا تھا کہ یہ سب ہوا ہے پر مجھے لگا جب تک کنفرم نا ہو جائے میں یہ بات خود تک ہی رکھوں...

اور یار میں نے تو سُنا ہے کہ تمھاری بہن کا... مطلب تمھارا ہز بینڈ کسی اسلامی جماعت سے منسلک ہے یار ایسے لوگ بہت سخت ہوتے ہیں انہیں ہر بات میں مسئلہ ہوتا ہے ...

یہاں کیوں گئ...

اُس سے کیوں ملی...

یہ کیوں پہنا...

میں بہت پریشان ہوں تمھارے لئیے پتہ نہیں کیا بنے گا تمھارا مناہل نے ہمدردی جتائی ...

ہاں صفا دیکھو مناہل کہہ صحیح رہی ہے کچھ تو ایسا تھا کہ تمھاری بہن اپنی پسند سے کی گئ منگنی کو توڑ کر یوں بھاگ گئ..

سٹاپ اٹ ...یار میں پہلے ہی اپنی زندگی میں آئے اس طوفان کو لیکر بہت پریشان ہوں مجھے مزید مت ڈراو..

صفا کہ رونے پہ وہ سب سیدھی ہو بیٹھی تھیں..

ہاں..ہاں صفا صحیح کہہ رہی ہے پانچوں اُنگلیاں برابر تھوڑی نا ہوتی ہیں عائلہ نے سب کو آنکھیں دکھاتے چُپ کروایا اور پھر صفا کو خود سے لگائے ہمت بندھوانے لگی...

****

تم میں کوئ شرم وحیا ہے بھی کہ نہیں..

ابراہیم نے مروہ کو بیڈ پہ دھکیلتے غُصہ سے کہا...

اور مروہ بازو کہ سہارے بیٹھے حیرت سے اُسے دیکھنے لگی..

نیچے میرا پورا خاندان میرا باپ اور بھائی سب موجود ہیں اور تم (آج وہ ساری تمیز بھی بھول گیا تھا) یوں ایسے...اُف..اُف...

You really really disappointed me marwah...

پر مروہ نے تو شاید کچھ سُنا ہی نہیں تھا وہ ابھی بھی وہیں اٹکی ہوئی تھی... شہزاد... تم... تم نے دوسری..(مروہ نے بمشکل حلق تر کرتے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے مزید کہا)..شادی کرلی..

ہاں کرلی اور ہمارے ہاں یونہی کر لیتے ہیں شادی اس میں کوئی بڑی بات نہیں ہے

ابراہیم نے نظریں چُراتے نخوت سے کہا..

پر تمہیں.... تمہیں تو محبت تھی نا مجھ سے تو پھر...

آنسو تھے کہ بہے جا رہے تھے جبکہ حلق سوکھتا جا رہا تھا..اور یقین..یقین تھا کہ آ کہ ہی نہیں دے رہا تھا...

دیکھو مروہ...

)آرام سے بات کرنے کا سوچتے ابراہیم نے مروہ کہ پاس آتے ہوئے کہا..(

میں تم سے بے پناہ محبت کرتا ہوں میرے دل میں جو تمھارا مقام ہے وہ میں چاہے جتنی بھی شادیاں کرلوں وہ مقام کوئ نہیں لے سکتا ..

اور ویسے بھی یہ شادی میری مجبوری تھی.. گل لالہ میرے ماموں کی بیٹی اور بچپن کی منگیتر ہے اُس سے شادی ضروری تھی...

مروہ آنکھیں پھاڑے ابراہیم کو سُن رہی تھی ناجانے کونسے رموز واو قاف تھے محبت کے جن سے وہ واقف کروانا چاہ رہا تھا...

پر مروہ نے بھی ایک جھٹکے سے کھڑے ہوتے اپنا ہاتھ چُھڑوایا..

یہ تمھاری بھول ہے مسٹر ابراہیم خان کہ میں یہاں بیٹھ کر تمھاری دوسری شادی پر تالیاں پیٹو نگی..

سمجھے تم میں.. میں مروہ حسن ہوں... مروہ حسن میں ایک پل بھی اس عجائب خانے میں نہیں گزاروں گی سُنا تم نے...

چیخ چیخ کر اپنے گلے میں خراشیں ڈالتے ہوئے مروہ دروازے کی جانب لپکی تھی پر راستہ میں ہی ابراہیم نے اُسے بازو سے پکڑ کر روکتے ہوئے بے دردی سے دیوار کہ ساتھ اُسکی پشت کو لگایا...

اور خونخوار نظروں سے مروہ کو گھورتے ہوئے کہنا شروع کیا...

ہم پٹھان ہیں مسز ابراہیم (اُسکی یاد ہانی کہ لئیے یہ لفظ ٹھہر ٹھہر کہ ادا کیئے گ ئے تا کہ وہ یاد کر سکے کہ وہ مروہ حسن نہیں مروہ ابراہیم ہے)اور ایک بار جسکو اپنے نکاح میں لے لیں تو اُسکو آزادی صرف روح پرواز کرنے پہ ہی ملتی ہے سمجھی..

غُصہ میں سُرخ پڑتا ابراہیم دانت بھینچے مروہ کہ کانوں میں صور پھونک رہا تھا..

سو آئندہ یہاں سے جانے کی بات تو کیا ایسا خیال بھی ذہن میں نالانا ...

اور ہاں مجھے اپنا وہ دو ٹکے کا منگیتر سمجھنے کی غلطی مت کرنا..

جو اتنا کچھ ہونے پہ بھی ہاتھ ملتا رہا ..

خُدا کی قسم مروہ اگر اُسکی جگہ میں ہوتا تو تمھیں ایسی موت دیتا کہ اگلے کئیں سالوں تک تم لوگوں کہ لئیے عبرت کا نشان ہوتیں..

مروہ کی تو اس وقت ایسی حالت تھی کہ جیسے ابھی جان نکلی سو نکلی اُسکا ہر عضو جیسے کان بن گیا تھا..

اور ہاں مسز ابراہیم آج آخری بار سمجھا رہا ہوں آئندہ آواز اتنی بلند نا ہو سمجھی..

پپ..پرشہ..شہزاد..تم نے شادی...

اس سے پہلے کہ مروہ ٹوٹے پھوٹے لفظ کہتے بات مکمل کرتی ابراہیم مروہ پہ جُھکا تھا..

مروہ کہ نین اس وقت کسی دریا کی طرح بہنے میں مصروف تھے اس وقت وہ خود کو اتنا بے بس محسوس کر رہی تھی کہ اُسے خود سے دور بھی نا کر پائی اور وہ بنا رحم کیئے اُسکے لبوں کو خون آلود کرتا اُلٹے قدم لیتا دروازے تک پُہنچا..

Hey zra i love u.

اپنے الفاظ سختی سے ادا کرتے وہ دروازہ لاک کیئے جا چُکا تھا ..

اور مروہ نے زمین پہ گرتے ایک ہی لفظ زبان سے کہا...

امی ..

)غلطیوں پہ اپنی مجھ کو رونا پڑا ہے ربا...

سوچتی ہوں خود میں ہی تھی کمی(

****

حویلی میں نیچے سب خواتین لاونج میں بیٹھی ابراہیم کہ انتظار میں مصروف تھیں اور سب مرد حضرات مردانے میں تھے..

گل لالہ سر جُھکائے اور گھونگٹ گرائے وہیں موجود تھی...

کہ تبھی مورے نے مروہ کو رگیدتے ہوئے کہا...

یہ شاہری لڑکیاں ایسا ہی ہوتا ہے بے شرم بے حیاء توبہ توبہ کوئی لحاظ ہی نہیں...

مجھے تو یہ سمجھ نہیں آتا مورے آپ نے ابراہیم کو اُس سے شادی کا اجازت دیا ہی کیوں

یہ ابراہیم کی بہن شبنم کہ الفاظ تھے..

سارا افسوس ہی اس بات کا ہے کہ کاش اُس نے ہم سے اجازت مانگا ہوتا..

کتنا کہا تا پہلے گل لالہ سے شادی منا لے پر نہیں بھگا کہ لے آیا اس آفت کو..

بھائی بہت غُصہ میں لے گ ئے ہیں لگتا ہے صحیح ٹُھکائی لگنے والی ہے اُس میم کی..

دُعا کر وٹکائی ہی لگائے ہاتھ ناجوڑے..

کیا مطلب مورے...

اس سے پہلے کہ وہ مطلب سمجھا تیں دھڑا دھڑ سیڑھیاں اُترتا ابراہیم سب کو اگنور کرتا غُصہ سے باہر نکل گیا تھا...

دیکھا دیکھا اسے ناجانے اُس بگوڑی نے کونسا پٹیاں پڑھایا ہے کہ ماں کی آواز پہ بھی نہیں رُکا..

اور نئی نویلی دلہن کو یوں چھوڑ گیا...وہ سر پہ ہاتھ رکھے مروہ کو کوسنے لگی تھیں...

لو بھئی گل لالہ تمہیں تو بہت محنت کرنی ہو گی اُس چڑیل کا سایہ اُتارنے کہ لیئے...

یہ سب وہاں بیٹھی نندوں کی مشترکہ نصیحت تھی..

****

نگینہ بھابھی...

کیا ہوا روشن کب سے بول رہی ہو تم باتیں مت بناو ہاتھ چلاو کسی نے دیکھ لیا تو اچا نہیں ہو گا..

اوہو بات تو سُنیں نگینہ بھابھی پتہ ہے ابراہیم لالہ کہ ناوی (بیوی) سے میں بوت خوش ہوں....

صرف تم ہی خوش ہو... مورے کا تو بس نہیں چلتا کہ اُسے دھکے مار کر باہر کر دیں..

مورے کو تو ایسا لگنا ہی ہے اُنہیں مروہ سے خطرہ جو اے..

کیسا خطرہ؟؟

وہ لڑکی ہاتھ آنے والا نہی ہے وہ خوبصورت..پڑھا لکھا..اور اپنا شوہر کا محبوب بیوی ہے اور اُنہیں اُس سے اپنا بیٹے کہ چِن (چھن) جانے کا خوف ہے...

پر ابراہیم نے دوسرا شادی تو بنالیا ہے مورے کہ کہنے پر..

شادی منانے سے کیا ہوتا ہے جیسے اُسکے بائیوں نے ہم سب کو رکھا ہے ویسے وہ گل لالہ کو رک لے گا...

نہیں روشن ہمارا بات اور ہے گل لالہ بانجی ہے مورے کا اوپر سے پیسہ والا الگ ابراہیم اُس کہ ساتھ کچھ غلط نہیں کر سکے گا...

خیر اب یہ تو وقت بتائے گا...

****

کیاہوااماں آپ ابھی تو لیٹی تھیں پھر اُٹھ گئیں.. عمیرا...

کیاہوارو کیوں رہی ہیں.. میں نے خواب میں مروہ کو دیکھاہے وہ ٹھیک نہیں ہے میں نے.. دیکھاکہ وہ رو رہی تھی..

امی آپ کاخواب ہے یہ صرف وہ ٹھیک ہو گی..

نہیں عمیرا یہ ایک ماں کادل ہے اور میرا دل خطرے کی گھنٹی بجارہاہے.. کچھ ہے جو غلط ہے.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تواماں اب ہم بھلا کیا کر سکتے ہیں صرف دُعاکہ علاوہ..

سُنو عمیرا میرے فون میں اُس لڑکے کا نمبر تھاناتم اُس پہ کال کرو پتہ تو کرو وہ ہے کہاں وہ اُس تک پُہنچی بھی ہے کہ نہیں..

ہم سب یہاں آرام سے یہ سوچ کر بیٹھ گ ئے ہیں کہ وہ اُسکے پاس ہو گی اگر.. اگر ایسانا ہواہو تو ..

اچھاامی کچھ کرتے ہیں آپ ریلیکس کریں نہیں تو بی پی ہائی ہو جائیگا ..

نہیں تم میرا فون لاو میں خود نمبر ملاتی ہوں..

فون پکڑتے شگفتہ نے نمبر ملایا پر فون بند جا رہا تھا کیا ہوا اماں؟؟

نمبر بند مل رہا ہے..

خیر ہے اماں آپ فکر نا کریں پھر ملا لیں گے...

عمیرا اُنہیں تسلی دیتے وہیں بیٹھ گئ..

****

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry

رات کہ دو بج رہے تھے..

کمرے میں تاریکی کا راج تھا.. آج موسم بھی کافی بہتر تھا باہر بجلی چمک رہی تھی.. شاید بارش ہونے والی تھی...

باہر کا موسم تو اچھا تھا پر مروہ کہ دل کا موسم کافی بُرا تھا..

پر دونوں موسموں میں ایک بات کامن تھی بارش دونوں طرف ہو رہی تھی..

مروہ مسلسل کئ گھنٹوں سے اُسی پوزیشن میں اُسی جگہ موجود آنسو بہا رہی تھی..

لبوں کہ کنارے پہ خون جم چُکا تھا اور ساتھ ہی واضح سوجن بھی تھی..

شام میں ایک بار مروہ کی نندیں اور ساس مروہ سے ابراہیم کہ متعلق بازگشت کرنے آئی تھیں..

مروہ کی حالت دیکھ اُنہیں بے حد خوشی ہوئی تھی پر اس کے باوجود وہ اپنے اندر کہ کھولن اُس پہ اُلٹ کر گئی تھیں..

اُنکی باتیں ابھی بھی مروہ کہ کانوں میں گونج رہی تھیں کہ تبھی دروازہ کھلنے کی آواز پر بے ساختہ مروہ نے دروازے کی جانب دیکھا..

جہاں سے ابراہیم کو اندر آتا دیکھ وہ سہم گئی تھی...

اپنے سارے ڈر و خوف کہ باوجود صدا کی انا پرست مروہ نے اُسے دیکھتے غُصہ سے منہ موڑ لیا تھا.....

******

پر صدا کی انا پرست مروہ نے ابراہیم کو دیکھتے ہی غُصہ سے منہ موڑ لیا تھا..

اب situation کچھ یوں تھی کہ مروہ نیچے بیٹھی ہوئی تھی جبکہ ابراہیم اُسکی بیک

پہ کھڑا تھا..

اُنگلیاں چٹخاتے مروہ انتظار کرنے لگی کہ وہ اپنے کمرے میں چلا جائے..

ویسے بھی آج سہاگ رات تھی اُس کی یا پھر شاید سہاگ رات منانے کہ بعد اُسے مروہ کا خیال آیا تھا..

اُففف... یہ سب سوچتے مروہ کا دماغ ایک بار پھر سے اُبلنے لگا تھا تبھی وہ فوراً سے اُٹھتی واشروم میں گھس گئی اور خود کو اندر سے لاک کر لیا...

بلاوجہ واشروم میں کھڑے مروہ کی نظر آئینہ پہ پڑی تھی جہاں وہ خود کو دیکھتے رُک گئی تھی..

چوٹی سے نکلے بال اُلجھے ہوئے تھے.. آنکھیں سُرخ اور سوجی ہوئی تھیں..

پر اپنے سوجے ہوئے زخمی لبوں پہ ہاتھ پھیرتے وہ پھر سے سسکنے لگی تھی..

باہر ہوتی بارش میں بھی شدت آگئی تھی.. مروہ کو اس وقت آسمان بھی اپنے دُکھ میں برابر کا شریک محسوس ہوا...

مسلسل آدھا گھنٹہ وہیں کھڑے آنسو بہانے پہ مروہ کو گرمی اور حبس محسوس ہونے لگی

تھی...

چاہے وہ جتنی بھی دُکھی تھی پر ہر چیز پر سبقت اس بار بھی گرمی لے گئی تھی..

مروہ دل میں سوچتے ہوئے کہ وہ جا چُکا ہو گا واشروم سے باہر نکلی..

پر سامنے ہی بیڈ پر ہاتھوں پہ سر گرائے ابراہیم کو بیٹھا دیکھ پل بھر کو وہ ٹھٹھکی تھی پر پھر خود کو نارمل ظاہر کرتی وہ بیڈ کی دوسری سائیڈ پر منہ موڑے لیٹ گئی...

اور اب اُسے ابراہیم کہ باہر جانے کا انتظار تھا...

پر کچھ دیر یونہی بیٹھے رہنے کہ بعد ابراہیم بھی بیڈ پر مروہ کہ ساتھ چت لیٹ گیا تھا..

مروہ کی سانسیں بوجھل ہونے لگی تھیں وہ فی الحال ابراہیم سے بات نہیں کرنا چاہتی تھی..

پر کچھ دیر کہ توقف کہ بعد ابراہیم کی آواز گونجی..

I am sorry zra..

میں نے آپ پہ غُصہ کیا اور... آپکو تکلیف دی میں.. میں یہ سب کرنا نہیں چاہتا تھا پر پتہ نہیں کیوں میں ہر بار... ہر بار اپنا ٹیمپر لوز کر دیتا ہوں..

)مروہ اب بھی یونہی کروٹ لیئے آنکھیں موندے ہوئے تھی(...

میں جانتا ہوں آپ میری شادی کی وجہ سے بے حد دُکھی ہو..

بٹ آئی سوئیر کہ اُسکی مجھ سے شادی ہمارے رشتہ پہ کبھی اثرانداز نہیں ہو گی..

آپ سُن رہی ہیں...

)ہمممم آپ سُن رہی ہیں کبھی تم کبھی آپ دوغلا انسان(

مروہ کی طرف سے چھائی خاموشی پہ ابراہیم کا دل کٹا تھا..

میں معافی مانگ رہا ہوں آپ سے ابراہیم نے مروہ کی طرف کروٹ پہ لیٹے اُسکی پُشت کو گھورتے ہوئے کہا...

)جب غُصہ آتا ہے تب دو کوڑی کا کر دیتا ہے ایسی معافی کو میں چاٹوں کیا؟؟(

زاتا سر اڈیر امینا کوم...

)نہیں چاہیے خالی خولی کا پیار(

مروہ کا اب بھی بات کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا..

تب ہی ابراہیم نے آخری ترپ کا پتہ پھینکا...

ہم کل کراچی جارہے ہیں..

مروہ جو دل ہی دل میں ہر جواب دے رہی تھی ان الفاظ کو سُنتے ہی پٹ سے آنکھیں کھولیں اور ابراہیم کیطرف حیرت سے دیکھتے اُٹھ بیٹھی...

مروہ کی اس ساری کاروائی پہ ابراہیم نے اپنی مسکراہٹ بمشکل چھپائی...

کیا ہم واقعی جارہے ہیں یہاں سے؟؟

مروہ کہ سوال پہ حامی بھرتے ابراہیم نے اپنا سر مروہ کی گود میں دھرا...

پر ہم وہاں جائیں گے کہاں؟؟رہینگے کہاں؟؟ایک اور فکر لاحق ہوئی..

میرے ایک دوست نے سب انتظام کر دیا ہے..اس بار جواب دیتے ابراہیم نے مروہ کا ہاتھ تھاما..

کیا ہم اکیلے جائیں گے؟؟

ہاں صرف ہم..

اُسکی اُنگلیاں مروہ کہ بریسلٹ کہ ڈیزائن پہ پھسلنے لگی تھیں..

اور...وہ تمھارا گُلدستہ وہ نہیں جائے گا؟؟

گُلدستہ...کون گُلدستہ؟؟

تمھاری دوسری بیوی مروہ نے دانت کچکچاتے ہوئے کہا..

ہاہاہا..گُلدستہ نائس نیم...وہ گُلدستہ یہیں رہے گی..

سچ میں..

ہاں بالکل..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
.com

اب وہ کافی حد تک پُرسکون ہو گئ تھی پر پھر بھی اُسکی زبان سے شکوہ پھسلا ...

تمہیں شادی نہیں کرنی چاہیے تھی مجھے بہت دُکھ ہوا ہے...آخر دل کی بات زبان پر آ ہی گئ تھی..

دیکھو یار اب تو آپکو غُصہ نہیں ہونا چاہیے اپنی نئ نویلی دُلہن کو اپنے کمرے میں چھوڑ کر آپکے پاس آپکے پہلو میں بیٹھا ہوں ابھی بھی کسی قسم کا ثبوت چاہیے؟؟

ہاں یہ بھی ہے مروہ نے منہ بسورتے ہوئے حامی بھری..پر پھر بھی ہے تو وہ وائف ہی نا...

اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کب سے سمجھا رہا ہوں..ویسے بہت کم عقل ہو آپ ہر بات دیر سے سمجھ آتی ہے...

جی نہیں اب ایسی بھی بات نہیں ہے..

مروہ کی طرف سے اطمینان ملتے ابراہیم نے اُسکے لبوں کو چھوتے پھر سے معافی مانگی...

ابراہیم...

جی ابراہیم کی جان...

دیکھو میں نے اپنا گھر بار اور گھر والے سب چھوڑ دیئے تمھارلئیے (نہیں صرف اپنے لئیے یہ بات وہ دل میں ہی کہہ سکتی تھی)..

میرے ابا کی بہت عزت ہے ہمارے علاقہ میں میں نے وہ بھی روند دی تمھارے لئیے..(حسن صاحب کہ ذکر پہ ابراہیم نے پہلو بدلا تھا کیونکہ وہ ابھی تک مروہ کو اُنکی ڈیتھ کا بتا نہیں پایا تھا)..اب پلیز تم مجھے مت چھوڑ دینا تم نہیں جانتے تمھاری یہ بیوی

میرے لئیے کتنا بڑا خطرہ ہے اور دوسرا تمھاری فیملی خاص کر تمھاری مورے اور بہنیں مجھے بالکل پسند نہیں کرتیں آج بھی تمھاری وجہ سے اُنہوں نے مجھے بہت باتیں سُنائیں..

اوکے..آئی نو کہ وہ تمہیں پسند نہیں کرتیں پر تمھارے لئیے صرف میں اور میری پسند معانی رکھنی چاہیے...

ایک بار پھر سے سب یاد کرتے ہوئے مروہ کا چہرہ بھیگنے لگا تھا..

میری ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا اگر تم نے مجھے چھوڑ دیا تو میرے پاس واپسی کا کوئی راستہ نہیں ہے سوائے موت کہ...

مروہ کو سُنتے ہوئے اُسکی بات ختم ہونے پر ابراہیم نے اُسی کی طرح بیڈ پر چوکڑی مار کر بیٹھتے ہوئے کہنا شروع کیا...

میں نہیں جانتا کہ تمہیں مجھ پر اور میری محبت پر یقین کیوں نہیں ہے پر میں کوشش کرونگا کہ تم مجھ پر ٹرسٹ کرنے لگو..اور رہی بات چھوڑنے کی وہ میں صرف تمہیں مر کر ہی چھوڑونگا اور یہ ایک پٹھان کا وعدہ ہے تم سے...

مروہ کو یقین دلاتے ابراہیم نے اُسکے سر کا بوسہ لیتے خود سے قریب کیا تھا...

باہر برستی بارش اب تھمنے لگی تھی اور چودھویں کا چاند اُن دونوں کہ خوبصورت لمحات کا گواہ تھا..

وہ دن جو بہت مشکل لیئے مروہ کہ لیئے طلوع ہوا تھا جلد ہی مروہ کہ لیئے ایک خوبصورت آسانی میں ڈھل گیا تھا..

پر ان دونوں کہ بیچ ایک تیسرا وجود تھا جو ابراہیم کہ انتظار میں اب بھی ٹہل رہا تھا...

****

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صبح ہو گئی تھی اور آج کی صُبح کافی حسین تھی.. بارش کہ بعد ہر شہ دُھل کر گرد سے صاف ہو چُکی تھی اور ہر طرف موسم سرما کہ آثار دکھنے لگے تھے.. وہیں حویلی پہ پھیلے بادل اُسے اور خوشنما بنا رہے تھے...

شبنم اور نغمانہ گل لالہ کو جگانے کہ لیئے اُسکے کمرے کا دروازہ کھٹکٹاتے اندر داخل ہوئیں..

رواج کہ مطابق گل لالہ کو اب اپنے ہی کمرے میں موجود ہونا چاہیے تھا پر وہ وہاں نہیں

تھی..

یہ گل کہاں گئی؟؟

کیا پتہ ابراہیم کہ کمرے میں ہو..

پر اُسے یہاں آنا چاہیے تھا وہ تو اسی خاندان کی ہے سب جانتی ہے..

چلو مورے کو بتائیں...

ساری بات مورے کہ گوش گزار کرتیں وہ دونوں اُنہی کہ ساتھ ابراہیم کہ کمرے کی جانب بڑھیں...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جہاں کاوچ پہ بکھری ہوئی گل سو رہی تھی..

جگاوا سے اور پوچھو ابراہیم کہاں ہے اور یہ یہاں ایسے کیوں پڑا ہوا ہے...

تبھی شبنم نے آگے ہوتے گل کو جگایا ..

جس پہ وہ آنکھیں ملتی سیدھی ہو بیٹھی...

بے تحاشا زیور پہنے چہرے پہ مٹے مٹے میک آپ کہ نشانات اور آنکھوں سے بہتا کاجل

بھی اُسکی خوبصورتی کو ماند نہیں کر پایا تھا..اُسکی سبز آنکھوں میں اُنہیں دیکھتے ہی شکوہ اُمڈ آیا تھا...

گل لالہ کیا تم امار ارواج سے واقف نہیں.؟؟

میں جانتی ہوں مورے میں سب جانتی ہوں پر شاید آپ نے ابراہیم کو بتایا نہیں کہ میں اُسکا یہاں انتظار کر رہی ہوں...

کیا مطلب وہ یہاں نہیں آیا..؟

نہیں وہ نہیں آیا...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اپنا جواب دیتے لہنگا سنبھالتی ہوئی گل باہر بڑھ گئی وہ بھی اُنہی کی بھتیجی تھی جسکا دور دور تک اُن سے دبنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا...

مورے نے غُصہ میں نغمانہ سے کہا تم سب کو بیٹھک میں اکٹھا کرو میں تمارے باپ کو بُلاتی ہوں (سب سے مراد اُن کی بیٹے, بیٹیوں, اور اپنے شوہر سے تھی)

******

ابراہیم اور مروہ محو خواب تھے جب دروازہ دھڑ دھڑانے کی آواز آئی زنانے میں

دروازہ لاک کی اجازت نہیں تھی اور اس وقت مروہ کہ کمرے کا لاک چیخ چیخ کہ ابراہیم کی اندر موجودگی کی گواہی دے رہا تھا..

مروہ نے ابراہیم کی بازو سے سر ہٹاتے خود کو اُس سے دور کیا پلیز ابراہیم دروازے پہ دیکھو کون ہے میرے سر میں پہلے ہی بہت درد ہے اپنی بات مکمل کرتے وہ کانوں پہ ہاتھ رکھتے پھر سے سونے لگی..

اوکے میں دیکھتا ہوں آپ لیٹی رہو...

جمائیاں لیتے اور اپنی شرٹ پہنتے ابراہیم نے دروازہ کھولا ...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دروازہ کُھلنے پہ شبنم نے سائیڈ سے اندر جھانکا... جہاں کا منظر اُسکے شک کی تصدیق کر رہا تھا..

کیا دیکھ رہیں ہیں آپا بو...

بیٹک میں سب تمھارا انتظار کر رہا ہے جلدی آو..

شبنم ابراہیم کو گھورتی واپس چلی گئ ..

جبکہ ابراہیم نے اندر سے لاک کا بٹن پریس کرتے مروہ کا دروازہ لاک کیا تاکہ پھر سے

کوئی تنگ نا کرے..

جبکہ خود فریش ہونے اپنے کمرے میں چلا گیا...

****

چاکلیٹ براون کلر کی شلوار قمیض میں کھیڑی پہنے بال سلیقے سے بنائے ابراہیم اندر داخل ہوا...

ابراہیم... یہ تمھارا ماں کیا کیا کہہ رہا ہے؟؟

کیا کہہ رہی ہیں مورے؟؟ابراہیم نے پُر سکون لہجے میں بیٹھتے ہوئے پوچھا...

تم زنانے میں اپنی شاہری بیوی کہ پاس تھا کیوں؟؟

کیا تم جانتا نہیں یہ ہماری شان کہ خلاف ہے کہ مرد اپنی بیوی کہ پاس جائے... آہستہ آہستہ اُنکی آواز بُلند ہو رہی تھی...

اور کل تو تمھارا شادی ہوا ہے گل لالہ کو ہونا چاہیے تھا تمھارے ساتھ...

مروہ کافی ڈسٹرب تھی اُسے ضرورت تھی میری...

اتنے کُھلے عام سب کہ سامنے بولنے پہ اُسکے بھائی اُسے دیکھتے عش عش کر اُٹھے تھے...

یہ کیا بیہودگی ہے اب کہ مورے نے لتاڑا ...

اس میں بیہودگی کی کیا بات ہے مورے اُسے میری شادی کا نہیں پتہ تھا وہ پریشان تھی...

اتنی ہی پریشان تھی تو اُسے حوصلہ دینے کہ بعد کیوں نہیں گئے گل کہ پاس وہاں کیوں رُکے...

میرا دل نہیں چاہا...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابراہیم تم حد سے بڑھ رہے ہو بابا سے بات کرتے تمیز کا دامن مت چھوڑو...

کیا تمیز سے بولوں بھائی کیا آپ سب نہیں جانتے کہ یہ شادی زبردستی کا سودا ہے...

تو وہ تو ہم سب کا ایسے ہی زبردستی کا سودا ہے پر ہم بھی تو نباہ رہے ہیں...

ہاں تو میں بھی آپ سب کی طرح ہی نبھالونگا...

اور ویسے بھی میں مروہ کو لیکر جارہا ہوں آج کراچی اور اب سے ہم وہی رہیں گے...

کیاااا... تم پاگل ہے کیا یا دماغ گھاس چرنے گیا ہے تمھارا..

ابھی دوپہر میں ولیمہ ہے تمھارا میرے سیاست دان دوست اور بہت معزز لوگ بھی شامل ہونگے اور تم جانے کا بول رہا ہے...

نہیں فکر مت کریں ہم شام تک جائینگے..اور اگر آپکی بات مکمل ہو گئ ہے تو میں جاوں...

وہ اپنی بات مکمل کرتے وہاں ٹھہرا نہیں تھا..

خان جی آپ دیک رہے ہیں اسے یہ لڑکا بالکل ہاتوں سے نکل گیا ہے...

مجھے تو لگا تھا اُسے حاصل کرنے کہ بعد محبت کا بھوت اُتر جائے گا پر یہاں تو سب اُلٹ ہو رہا ہے..

گل نے اگر بائ کو کچ کہہ دیا تو امارا کتنا عزت خراب ہو گا آپ اسے سمجھاتے کیوں نہیں..

اسے فی الحال اسکے حال پہ چوڑ دو ہم آرام سے سب دیک لے گا..

****

As usual ولیمہ کافی

شاندار رہا تھا..اور پانچ بجے تک اس سب سے فارغ ہوتے وہ مروہ کہ پاس آیا تھا جو کھڑکی میں کھڑے مہمانوں کو جاتا دیکھ رہی تھی...

ابراہیم...

جی میری جان...

ہمارا ولیمہ کب ہو گا..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بہت جلد..

نہیں میں چاہتی ہوں ہمارا ولیمہ تب ہو جب تم میری فیملی کو راضی کر لو..

او کے جیسے آپ کہو..

اور سامان سمیٹ لیا..میری ہیلپ تو نہیں چاہیے وہ آرام سے مروہ کو کھڑکی سے ہٹا لایا تھا..وہ جانتا تھا کہ وہ ڈپریس ہو رہی ہے..

کیا آپ میرے کمرے میں جا کر میرا سامان پیک کر لو گی جب تک میں بابا سے مل کر آتا ہوں..

یہ صرف مروہ کا دھیان ہٹانے کی کوشش تھی ..

کر لیں گی نا؟؟

ہمم میں کر لونگی مروہ کہ مُسکرا کر کہنے پہ وہ باہر نکل آیا...

****

زنانے میں ابراہیم کو دیکھ گل لالہ نے اُسے روکا تھا.. وہ کل کی بیاہی دُلہن تھی جس پر ابھی تک اُسکے شوہر کی نظر بھی نہیں پڑی تھی..

گل لالہ جب پیدا ہوئی تھی تب سے ابراہیم کا نام اپنے نام سے جُڑا سُن رہی تھی..

اور آہستہ آہستہ وہ اُس مغرور انسان سے محبت کرنے لگی تھی جو ایک کہ بعد دوسری نظر اُس پہ ڈالنے کا روادار نہیں تھا...

ابراہیم حیرت سے گل لالہ کو دیکھتا اُسکے کمرے کی طرف بڑھا...

خان آپ جا رہے ہیں...

ہاں ...

اور میں میرا کیا سوچا ہے آپ نے؟؟

تمھارا کیا سوچنا ہے تم یہاں رہو...

مجھے بھی ساتھ لے جاو خان...

گل کی بات پہ ابراہیم نے حیرت سے اُس کی چلتی زبان کو دیکھا..

نہیں ایسا نہیں ہو سکتا...

اور کیوں نہیں ہو سکتا؟؟

گل نے تو عدالت ہی لگالی تھی...

تمھارے کیوں کا جواب دینے کا پابند نہیں ہوں میں...

اس سے پہلے کہ ابراہیم باہر نکلتا گل نے سامنے آتے راستہ روکا...

میں آپ سے محبت کرتی ہوں خان اور آپ کہ ساتھ رہنا چاہتی ہوں...

پر یہ ممکن نہیں ہے تمھاری موجودگی مروہ کہ لئیے تکلیف دہ ہو گی اور اُسے تکلیف نہیں دے سکتا میں...

پر میں میں بیوی ہوں آپکی جیسے وہ ہے میرا بھی حق ہے آپ پر..

میرا دماغ مت خراب کرو ایسا نہیں ہو سکتا...

ابراہیم اُسے دھکیلتا باہر نکل گیا جبکہ گل لالہ غُصہ سے بل کھاتی مروہ کہ کمرے کی طرف بڑھی...

****

میں کچھ دیر تک نکل رہا ہوں بابا...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابراہیم نے اطلاع دی..

لاکا تم نے مجھے بہت مایوس کیا ہے..

آپ پہلے سے جانتے تھے بابا کہ میں مروہ کو نہیں چھوڑونگا...

تبھی غُصہ سے ابراہیم کو دیکھتے مورے نے اندر آتے ہوئے کہا...

ایسا بھی کیا ہے اُس لڑکی میں کہ تم سارا تمیز بول گیا ہے...

محبت کرتا ہوں اُس سے..

خالی محبت سے پیٹ نہیں بھرتا..ہے تو وہ گھر سے باگا ہوا لڑکی ہی نا...

اور جو اپنے ماں باپ کی محبت چوڑ آئی اے وہ تمیں بی یو نہی چوڑ جائے گی..

مورے...ابراہیم نے اُنہیں شاکی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا ....

ایسا لڑکی کبی کسی کا نی ہوتا ایک دن آئیگا کہ تم اپنے فیصلہ پہ پچتائے گا...

آگے تمارا مرضی وہ جیسے آئی تھیں ویسے ہی واپس چل دیں...

اور ابراہیم حیرت سے اُنکے دل میں مروہ کہ لئیے نفرت دیکھتا چُپ چاپ وہاں سے نکل گیا...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

اپنے سامنے پڑے ٹرالی بیگ میں الماری سے کپڑے نکالتے مروہ اُس میں رکھ رہی تھی..

کہ تبھی دھاڑ سے دروازہ کھولتی گل لالہ اندر داخل ہوئی...

مروہ نے اپنے سامنے سُرخ و سفید سی ہری آنکھوں والی سترہ سالہ لڑکی کو دیکھا...

جسے وہ آج یہاں پہلی بار دیکھ رہی تھی..

گل نے آگے بڑھتے مروہ سے شرٹ کھینچتے دور پھینکی..

اوہ ہیلو یہ کیا بد تمیزی ہے اور تم ہو کون مروہ اُسکی اس حرکت پہ تلملا گئی تھی....

تم مجھے نہیں جانتی؟؟ پر میں تمہیں جانتی ہوں تم گھر سے بھاگ کہ آئی ہو ایک لڑکی ہو جس کی یہاں کوئی عزت نہیں ہے...

گل کہ الفاظ کسی چابک کی طرح مروہ کہ منہ پہ لگے تھے...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

How dare you...

مروہ نے غُراتے ہوئے اُسے دیکھا..

مجھے دیکھو میں ہوں ابراہیم کی اصلی خاندانی اور نسلی بیوی جو بہت شان سے یہاں لائی گئی ہے.. تمھاری طرح منہ کالا کر کہ نہیں آئی میں...

پہلی بار آج کوئی مروہ کو آئینہ دیکھا رہا تھا جس میں اُسکا عکس کافی بھیانک تھا..

تم... تم چُپ ہو جاو مروہ نے اپنے آنسو پیتے بمشکل کہا...

یہ محبت وغیرہ سب عارضی ہوتا ہے مرد کو ہمیشہ باوفا اور باعزت عورت ہی چاہیے ہوتی ہے..

اور تم اگر... خیر یہ عزت وغیرہ کی باتیں تم کہاں سمجھو گی گل کہ لہجے میں مروہ کہ لئیے بے حد حقارت تھی...

مروہ کی قریب آتے گل لالہ نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا...

وہ صرف ابھی کہ لئیے تمھارا ہے بہت جلد میں اُسے تم سے چھین لونگی اور تب وہ تمھاری اس شکل پہ تھوکے گا بھی نہیں...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گل لالہ بات مکمل کرتے جاچکی تھی اور پیچھے کھڑی مروہ میں ہلنے کی بھی سکت نہیں رہی تھی...

****

)ایک مہینے بعد...(

دسمبر کی آمد آمد تھی شام کا وقت تھا کلفٹن میں ساحل سمندر کہ پار بنی بلڈنگ میں ایک نفوس جھولے پہ بیٹھا مونگ پھلی کہ دانے منہ میں ڈالتے جھولا جُھول رہا تھا..

اُسی جھولے کہ پیچھے اگر دیکھیں تو شیشے کا بنا دروازہ تھا جسے پار کرتے چھوٹا سا ویل فرنشڈ لاونج تھا ساتھ میں اُوپن کچن تھا جس میں کُل وقتی ملازمہ مریم کھڑی تھی.. کچن کہ دائیں اور بائیں تین رومز تھے جس میں سے ایک ڈرائنگ روم ایک گیسٹ روم جبکہ دوسرا بیڈ روم تھا..

بیڈ روم کہ اندر اینٹر ہوتے ہی بیڈ کہ اُوپر لگی تصویر پہ نظر پڑتی تھی اور وہ تصویر اتنی حسین اور مکمل تھی کہ کچھ پل کہ لئیے تو اگلے کی توجہ چھین ہی لیتی تھی..

اس کمرے کی دیواریں بالکل سفید تھیں جن پر سلور کلر کہ مور کہ پنکھ سا پیٹرن بنا ہوا تھا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سامنے ہی ایک عدد دیوان رکھا گیا تھا اور باقی ڈریسنگ اور کبرڈ بیڈ کہ ہم رنگ چاکلیٹ براون کلر کی ووڈ کا تھا...

باہر لاونج میں بھی ایک پکچر وال تھی جس پر جا بجا مروہ اور ابراہیم کہ خوبصورت پل آویزاں تھے..

پر اس پہ لگے تین فریمز میں نور الحسن صاحب, احمر, اور شگفتہ کی پکچرز تھیں جو مروہ

نے احمر کی فیس بک سے لیکر ڈیویلپ کروائی تھیں...

یہ ایک مکمل اور حسین فلیٹ تھا جس کہ کونے کونے سے اس گھر میں رہنے والوں کی محبت ٹپکتی تھی...

****

اماں...

اماں...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا آفت آ گئی ہے صفا؟؟

امی جلدی باہر آئیں فون بج رہا ہے...

تو تم اُٹھا لو میں نہا رہی ہوں...

اماں عُذ... عُذیر کی کال ہے نا پلیز جلدی آئیں...

تو تم اُٹھا لو تمھارا اُس سے کونسا پردہ ہے...

صفا تذبذب کہ عالم میں فون پکڑے کھڑی تھی کہ تبھی فون بج بج کر بند ہو گیا...

کتنی بُری بات ہے صفا وہ کیا سوچ رہا ہو گا اُٹھا ہی لیتی کال..

واشروم سے باہر نکلتی شگفتہ نے صفا کو لتاڑا تھا...

پر ایک بار پھر سے فون بجنے لگا تھا..

السلام وعلیکم... پھوپھو کیسی ہیں آپ...

اللہ کا شکر ہے بیٹا تم سُناو آج کیسے یاد کر لیا آج تو سنڈے نہیں ہے (عُذیر ڈیلی ہر سنڈے کو اُنہیں کال کرتا تھا جسکا وہ ابھی حوالہ دے رہی تھیں)

وہ اصل میں پھوپھو مجھے بتانا تھا کہ رات تک ہم بس سے مری پُہنچ جائیں گے چالیسویں کہ لئیے..

اوہ اچھا مجھے لگا تم لوگ نہیں آپاو گے ..

نہیں پھوپھو کیوں نہیں آئینگے میں تو درمیان کہ دنوں میں بھی آنا چاہتا تھا پر وقت نہیں مل سکا.. اچھا عُذیر میں احمر کو بھیج دو نگی اڈے پر اور میری نماز کا وقت ہو رہا ہے ابھی تو میری طرف سے اللہ حافظ ..

یہ لو جب تک تم صفا سے بات کرو...

صفا جو سر جُھکائے اُنکی باتوں سے صورتحال کا اندازہ لگا رہی تھی فوراً سے نہیں میں سر ہلاتے اُٹھ کھڑی ہوئی..

صفا...یہ لو بات کرو...

شگفتہ کہ آنکھیں نکال کر غصہ کرنے پہ صفا موبائل لیتے کان سے لگانے لگی...

جہاں عُذیر کی آواز گونجی..

کیسی ہو مر...صفا...

پہلے ہی جملہ پہ صفا کا منہ تک کڑوا ہو گیا تھا اور وہ فون بند کرتے بھیگی آنکھوں سے شگفتہ کو رکوع میں جاتا دیکھتی باہر نکل گئی...

****

مروہ ہمیشہ کی طرح بالکنی میں جھولے پہ بیٹھی سمندر سے آتی ہواوں کو انجوائے کرتی کانوں میں ہینڈ فری ٹھونسے بیٹھی تھی..

کہ تبھی ابراہیم نے اچانک پیچھے سے آکر مروہ کا کندھا ہلایا اور وہ اس افتاد پہ اُچھلتی ہوئی چیخ مارتی پیچھے مڑی جہاں ابراہیم کو کھڑا دیکھ مروہ نے اُسکے کندھے پہ دھموکا جڑا

بد تمیز.. گدھے میرا دل نکال دیا تم نے...

واہ واہ کیا طرز تخاطب ہے آپکی خواخے (ساس) سُن لے نا تو وہیں بے ہوش ہو جائیں..

تو اور کیا کہوں تمھاری حرکتیں ہی بندروں والی ہیں تم خود یاد کر کہ بتاو کہ جب سے ہم اس گھر میں آئے ہیں کب تم آرام سے آئے ہو ہمیشہ ہی مجھے ڈرا کر میرے دل گردے باہر نکال دیتے ہو..

تو اس میں میرا کیا قصور ہے دل گردے نکالنا ہی تو میرا کام ہے ابراہیم نے مروہ سے مونگ پھلی لیتے آنکھ دُباتے ہوئے کہا..

جس پہ مروہ مزید تپ گئ..

او کے موڈ آف مت کرو صرف دس منٹ ہیں گو اینڈ گیٹ ریڈی زر گیا...

کیوں کہاں جانا ہے ..

مروہ نے اشتیاق سے پوچھا کیونکہ بہت کم ہی ابراہیم کو ٹائم ملتا تھا..

پہلے مووی اور پھر ڈنر..

واو میں ابھی آئ..

مروہ اُچھلتی ہوئی اندر بھاگ گئی تھی...

جبکہ ابراہیم اُسکے بچپنے پہ مُسکراتا دور ٹھاٹھے مارتے سمندر کو دیکھنے لگا..

****

حسن ہاوس کا بڑا سا سی گرین کلر کا گیٹ کھلا ہوا تھا جہاں پورچ سے لیکر باہر تک لمبی قطار گاڑیوں کی لگی ہوئی تھی..

لان میں مردوں کہ بیٹھنے کا انتظام تھا جبکہ اندر لاونج میں عورتوں کا جمِ غفیر تھا..

جن میں سے کچھ سپارے پکڑے ہوئی تھیں جبکہ کچھ عورتوں کی باتوں کا ٹاپک مروہ کا بھاگنا اور حسن صاحب کا خودکشی کرنا تھا..

جبکہ صفاسب کی باتوں پہ بنا دھیان دیئے اپنی ہی سوچوں میں گُم تھی..

اُسے کل لاہور کہ لیئے نکلنا تھا جہاں جا کر اُسے اپنی زندگی کا آغاز کرنا تھا پر اُس زندگی کہ شروع ہونے سے پہلے بہت سے خدشات تھے..

جبکہ دوسری طرف باہر عذیر کو احمر کہ ساتھ ہر کام میں آگے آگے ہوتا دیکھ شاہمیر کافی ناخوش تھا وہ عُذیر کو ہمیشہ کہ لیئے تڑپتے دیکھنا چاہتا تھا پر یہاں اُسکے چہرے کا سکون دیکھ

شاہمیر کا سکون رُخصت ہو رہا تھا..

تبھی وہ سالن سے بھری بڑی سی تھال اُٹھائے مہرین تک پُہنچا...

شاہمیر یہ تم کیوں لے آئے پتہ ہے نا اندر خواتین ہیں کوئی اور مرد آرہا ہے کیا؟؟

پر نہیں تم نے تو ہر جگہ اپنے یہ ڈولے دیکھانے آجاتے ہو...

مہرین نے بلیزر میں پھنسے شاہمیر کہ بازووں کو نشانہ بناتے ہوئے کہا..

کیا یار آپا ...

اچھا سب چھوڑیں مجھے ایک بات پوچھنی تھی آپ سے ...

ہاں پوچھو مہرین نے کچن میں برتن صاف کرتے ہوئے مصروف سے انداز میں پوچھا..

مروہ کا کچھ پتہ چلا..

شاہمیر تم جانتے ہو نا اس گھر میں اُسکا نام بھی کوئی نہیں لیتا...

او کے تو مت لیں پر بتائیں تو وہ ہے کہاں؟؟

جہاں بھی ہے تمھیں کیا ہے؟؟

ایک تو آپا آپ ہر وقت شک کرتی ہیں میں تو بس ایسے ہی پوچھ رہا تھا..

میری بات سُنو شاہمیر ہاتھ میں پکڑا کپڑا پٹختے ہوئے مہرین نے شاہمیر کو گھورتے ہوئے کہا...

تمھارے لئیے یہی اچھا ہے کہ تم آگے بڑھو اور ایسے ہی بھی مت پوچھو سمجھے مہرین غُصہ سے کہتے باہر نکل گئ..

جبکہ شاہمیر اب احمر سے پوچھنے چل دیا کیونکہ یہ تو جاننا ہی تھا کہ وہ ہے کہاں...

****

چلئیے بیگم صاحبہ اب واپسی کہ لیئے آپ ڈرائیو کریں آخر ہمیں بھی تو پتہ چلے ڈرائیونگ سکول میں پیسے حلال بھی کیئے ہیں آپ نے کہ نہیں..

ابراہیم نے یہاں آتے ہی مروہ کا ایڈمیشن ایک ڈرائیونگ سکول میں کروادیا تھا ویسے بھی وہ اپنی وائف کہ طور پر مروہ کو اینڈیپنڈنٹ دیکھنا چاہتا تھا..

پر ابراہیم یہ تو اتنی بڑی گاڑی ہے اور میرے پاس تو کلٹکس ہے یہ مجھے نہیں آئیگی چلانے...

آپ بیٹھو تو یہ بھی چل جائے گی..

ابراہیم نے اپنی پراڈو کا دروازہ کھولے ہوئے کہا..

پرا گر یہ کہیں لگ گی تو؟؟

لگ گی تو لگ گی اب آ بھی جاو یار..

مروہ نے خوف اور ایکسائٹمنٹ کہ ملے جُلے جذبات لئیے گاڑی سٹارٹ کی اور تقریباً رینگتے ہوئے گاڑی آگے بڑھنے لگی...

کچھ دیر تک یہی سپیڈ دیکھتے ابراہیم نے کہا..اگر اس سپیڈ میں گاڑی چلی تو انشاللہ ہم کل ہی گھر پُہنچیں گے...

پلیز میں آگے ہی بہت کنفیوز ہوں ابھی کچھ مت کہو...

اوکے پر تھوڑی تو سپیڈ بڑھاو ویسے بھی اس روڈ پہ رش نہیں ہوتا...

مروہ نے دس منٹ بعد ہی گاڑی سمندر کہ پار روک دی...

یہاں کیوں روک دی آگے چلو...

مجھے یہاں کچھ ٹائم گزارنا ہے...

مروہ ابراہیم کو کہتے بھاگتے ہوئے ریت پر اپنے قدموں کہ نشان بنانے لگی جن پہ ابراہیم قدم رکھتا آگے بڑھنے لگا...

****

رات کہ گیارہ بج رہے تھے..

تقریباً سب ہی مہمان جا چُکے تھے...

احمر شاہمیر..عُذیر اور احمر کی پھوپھو کا بیٹا ماہر لان میں ٹھر ٹھرا دینے والی سردی میں بیٹھے کافی پی رہے تھے کہ کب سے مچلتا سوال شاہمیر نے پوچھ ہی ڈالا...

احمر بھائی کچھ پتہ چلا مروہ کا ...

مروہ کہ ذکر پہ جہاں احمر کی پیشانی پہ بل پڑے تھے وہیں عُذیر اپنے ہاتھ میں پکڑے کپ کو گھورنے لگا تھا..

تم کیوں پوچھ رہے ہو..

ایسے ہی احمر بھائی وہ...اتنے دن ہو گئے تو مجھے لگا کہ شاید آپ نے پتہ کروالیا ہو..

ہمممم...پتہ تو خیر کروالیا ہے...

احمر کی بات پہ شاہمیر کا ہر عُضو جیسے کان بن گیا تھا...

اچھا تو کہاں ہے کس کہ ساتھ ہے...

اُسی کہ ساتھ ہے جس کے ساتھ ہونے کا اماں کو شک تھا...

اچھا ہے کون وہ شخص...

اس سے پہلے کہ احمر مزید کچھ بولتا عُذیر ایکسکیوز کرتا اندر بڑھ گیا ..

تمہیں عُذیر کہ سامنے کم از کم مروہ کا ذکر نہیں کرنا چاہیے تھا شاہمیر...

کیوں اُسکی تو اب شادی ہو گئی ہے اب مروہ سے یا اُسکے ذکر سے اسے فرق نہیں پڑنا چاہیے...

پر پھر بھی شاہمیر چھوڑیں اُسے آپ یہ بتائیں اگر آپ جان ہی گئے تھے تو اُسے واپس کیوں نہیں لائے...

کیا مطلب واپس کس منہ سے واپس لاتا وہ اپنی مرضی سے گئی ہے اُوپر سے بہت سٹرانگ پالیٹیکل بیک گراونڈ ہے اُس لڑکے کا اتنی آسانی سے ہاتھ نہیں ڈال سکتے...

ہمم تو وہ سیاست دان ہے .

نہیں اُسکا باپ سیاستدان ہے خود تو ہاوس جاب کر رہا ہے کراچی میں ..

تو وہ کراچی میں ہے اور مروہ وہ... وہ کہاں...

وہ بھی اُسکے ساتھ ہے احمر اپنی بات مکمل کرتے اپنا کپ اُٹھائے اندر چلا گیا تھا اُسے عُذیر کی بھی فکر تھی..

جبکہ پیچھے شاہمیر کو اپنی ہی سوچ میں گم دیکھ کندھے پہ ہاتھ رکھتے ماہر نے پوچھا...

اور شہزادے کس سلسلے میں اتنی پوچھ گچھ ہو رہی ہے؟؟

ہاہاہاہا.... کوئی نہیں یار بس دیکھنا چاہتا ہوں آخر وہ چیز کیا ہے جسکی خاطر وہ یوں سب کو چھوڑ گئی...

****

اندھیرے میں صرف چودھویں کا چاند تھا جو اپنی روشنی بکھیر رہا تھا..

ٹھنڈی ٹھنڈی ریت اور سمندر کا شور یہ سب بہت بھلا لگ رہا تھا...

ننگے پاوں چلتے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے مروہ اور ابراہیم سمندر کہ پانی میں پیر ڈالے کھڑے تھے...

ابراہیم کتنا اچھا لگ رہا ہے نا یہ سب...

ہمم پر مجھے تو اس وقت بھی صرف آپ ہی اچھی لگ رہی ہیں...

ہاہاہا.. تم ہمیشہ کہیں نا کہیں سے رومینس بیچ میں گھسیٹ ہی لاتے ہو...

جب اتنا حسین ساتھ ہو تو رومینس تو نکل ہی آتا ہے ..

تو میں تمہیں حسین لگتی ہوں؟؟

ہاں بہت...

ابراہیم کہ الفاظ پر وہ آج بھی سُن سی ہو جاتی تھی.. کچھ دیر یونہی کھڑے رہنے کہ بعد ابراہیم نے سوال کیا..

تمہیں مجھ سے کتنی محبت ہے مروہ...

پتہ نہیں..(یہ وہ سوال تھا جس سے ہمیشہ وہ کترا جاتی تھی..)

کیا تمہیں مجھ سے محبت ہے؟؟

تمہیں تو ہے نا وہی کافی ہے...

مطلب تمہیں نہیں ہے...

اب ایسا تو نہیں کہا میں نے..

تو پھر ویسا بھی تو نہیں کہہ رہی...

تم عجیب سوال کرتے ہو..

مروہ نے واپسی کہ لئیے قدم بڑھاتے ہوئے کہا...

اپنی بیوی سے یہ پوچھنا کہ اُسے محبت ہے یا نہیں میرے نزدیک کافی مناسب سوال ہے..

پر لڑکیاں اظہار نہیں کرتیں ہاں پر اظہار کی خواہشمند ہوتی ہیں ہمیشہ..

تو تم چاہتی ہو میں ہی اظہار کرتا رہوں...

جی بالکل...

پر یہ چیٹنگ ہے..

چھوڑو سب تمہیں تو محبت ہے نا ...

یمیشہ کی طرح یہ نوک جھوک یونہی ختم ہو گئی تھی...

****

سامان باندھ لیا صفا...

عمیر انے کمرے میں داخل ہوتے صفا سے پوچھا جسکا بے حد بے دلی سے جواب آیا.. ہمم کر لیا ہے ..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا ہوا منہ کیوں لٹکا ہوا ہے کیا اب بھی خفا ہو ہم سے صفا...

نہیں میں کسی سے خفا نہیں ہوں صرف خود سے خفا ہوں..

تم سب بھول کر آگے کیوں نہیں بڑھ جاتی...

کیا یہ سب اتنا آسان ہے آپا...

آسان تو کچھ نہیں ہوتا صفا...

ایک بات بتائیں آپ...

کیا یہ بات آپکے مائنڈ میں نہیں آتی کہ ایسا کیا ہوا تھا کہ مروہ نے اتنا بڑا قدم اُٹھایا..

کہنا کیا چاہتی ہو صفا کھل کہ کہو...

دیکھیں نا آپا یہ دونوں محبت کرتے تھے ایک دوسرے سے جو کہ سب جانتے ہیں پھر

ایسا کیا بدلا ایسا کیا ہوا کہ...

تم خود کو فضول باتوں میں مت اُلجھاو صفا...

یہ فضول باتیں نہیں ہیں آپا عُذیر کہ اسطرح مذہبی ہونے سے پہلے تک سب صحیح تھا

may be اُس...نے مروہ پہ بے جا روک ٹوک کی ہو تب ہی یہ سب...

اچھا مطلب اگر وہ ڈاڑھی نا رکھتا یا یوں مذہبی نا ہوتا تو سب مختلف ہوتا؟؟

ہاں شاید..

اچھا تو اسطرح تو پھر میرے اور شہرام کہ بیچ بھی پھر سب ٹھیک ہونا چاہیے تھا وہ نا تو

مذہبی تھا اور نا ہی اُسکی ڈاڑھی تھی..

میرا یہ مطلب نہیں تھا آپا..

تمھارا جو بھی مطلب تھا صفا پلیز اس سب کو نصیب کا لکھا مان لو تو ہی بہتر ہے...

پر آپا وہ اب بھی اکثر مجھے مروہ کہہ دیتا ہے...

اُف تمھارا کوئی علاج نہیں ہے لڑکی تم تو مجھے سمجھدار لگتی تھی پر شاید مردوں کہ معاملے میں عورتوں کا دماغ ایک ہی طرح چلتا ہے...

****

ابراہیم سیڑھیوں سے چلتے ہیں.. لفٹ کی طرف بڑھتے ابراہیم کو مروہ نے روکا جو اس وقت مروہ کہ جوتے اُٹھائے ہوا تھا جنہیں مروہ نے گندے ہو جائینگے کہتے پہننے سے انکار کر دیا تھا..

تم کیوں چاہتی ہو کہ پوری بلڈنگ مجھے جورو کا غلام سمجھے..

سیڑھیوں کی طرف بڑھتے ابراہیم نے مسکراتے ہوئے کہا...

جو جیسا ہوتا ہے سب اُسے ویسا ہی سمجھتے ہیں اور کیا تم غلام نہیں ہو میرے... مروہ نے مُسکراتے ہوئے بڑے مان سے کہا...

جی جی بالکل کیوں نہیں.. اپنی ہی باتوں پہ ہنستے مسکراتے جیسے ہی 6 فلور پہ مروہ اور

ابراہیم پُہنچے تھے ساتھ کہ فلیٹ سے ایک لڑکی باہر آئی...

مروہ تم کہاں تھی بہت دیر لگادی آنے میں..

ہاں وہ بس کیوں آپکو کوئی کام تھا ..

ہاں وہ تمھاری کوئی گیسٹ پچھلے تین گھنٹے سے ہمارے گھر پہ تمھارا انتظار کر رہی ہے...

ہیں کون گیسٹ...

مروہ کہ پوچھتے ہی دروازے میں جسے اُس نے دیکھا...

اُسے دیکھنے کہ بعد چراغوں میں روشنی نہیں رہی تھی...

****

اپنے سامنے کھڑی گل لالہ کو دیکھ مروہ کو صحیح معنوں میں جھٹکا لگا تھا..وہ کبھی ایسے اس دروازے پر بھی آسکتی ہے یہ تو وہم و گُمان میں بھی نہیں تھا...

ابراہیم بھی لاک کھولتے ٹھٹھکا تھا پر اب نا جانے وہ دونوں پشتو میں ایک دوسرے سے کیا کہہ رہے تھے..

مروہ اُن دونوں کو اسطرح سے بولتا دیکھ کہ درمیان سے ہوتی اندر کی طرف بڑھ گئ تھی...

جبکہ وہ اب بھی کسی بحث میں مصروف تھے..

مروہ نے اپنے کمرے میں آتے غُصہ سے اپنا بیگ دیوار پہ دے مارا تھا..

گل لالہ کی اُس دن کہی گئ باتیں ایک بار پھر سے اُسے کسی ناگ کی طرح ڈسنے لگی تھیں...

وہ ابھی بھی ایسے ہی حیرت اور شاک کی حالت میں کھڑی تھی کہ تبھی ابراہیم نے اندر داخل ہوتے ہوئے پُکارا..

مروہ...

اپنے نام کی پُکار پہ وہ غُصہ سے اُسکی جانب لپکی.. کیا تمہیں پتا تھا کہ یہ آرہی ہے (ابراہیم کہ بولنے سے پہلے ہی مروہ نے سوال داغ دیا تھا)..

نہیں مجھے نہیں پتہ تھا پر میری بات ہوئی ہے اُس سے وہ بابا کہ ساتھ آئی ہے وہ اِسے بلڈنگ کہ باہر اُتار کر کسی کام سے چلے گئے ہیں..

تو اسے کیوں یہاں چھوڑ گئے ہیں؟؟اور یہ اتنا بڑا بیگ کیوں لیکر آئی ہے؟؟پلیز اب یہ مت کہنا یہ یہاں رہے گی...

ہاں آئی تو اسی لئیے ہی ہے ابراہیم نے سر کُھجاتے ایک اور بم پھوڑا..

نہیں... نہیں ابراہیم اسے نکالو یہ یہاں نہیں رہے گی... مروہ نے آگے بڑھتے ابراہیم کو بازو سے پکڑتے ہوئے کہا..

دیکھو مروہ بہت رات ہے میں اسے کہیں نہیں بھیج سکتا فی الحال..

کل بابا آئیں گے تب ہم بات کر لیں گے اُن سے..

وہ واپس لے جائینگے اسے تب تک آپ ریلیکس رہیں...

میں اُسے ایک منٹ بھی یہاں برداشت نہیں کرونگی ابراہیم یہ میرا گھر ہے وہ... وہ نہیں رہے گی یہاں تم سُن رہے ہو؟؟

مروہ میری جان یہ گھر اس گھر کی ہر چیز اور میں سب صرف اور صرف آپکا ہے..

ابراہیم مروہ کا چہرہ اپنے ہاتھوں کہ پیالے میں تھامے اُسے یقین دلا رہا تھا..

ابراہیم کہ ہاتھوں سے اپنا چہرہ چُھڑاتے مروہ نے رُخ موڑتے بس اتنا کہا ..

صرف آج کی رات ابراہیم کل کی رات یہ مجھے یہاں نا دکھے ..

اوکے جیسے آپ کہو گی ویسا ہی ہو گا اور پلیز اتنا ٹینس مت ہو...

پر اُسے یہ بتا دو یہ میرا گھر ہے اور یہ مجھے یہاں نہیں چاہیے سُن رہے ہو نا..(مروہ کی آواز فی الحال اتنی بُلند تھی کہ باہر بیٹھی گل آسانی سے سُن سکتی تھی..)

غُصہ اور بے بسی سے اب مروہ کھڑے کھڑے رونے لگی تھی..

ابراہیم جو کھڑا کب سے سمجھا رہا تھا آگے بڑھتے اُسے خود میں سمیٹنے لگا..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

Hey zra plx calm down...

وہ اُسکی پیٹھ تھپکتے اُسے ریلیکس کرنے لگا...

چُپ نا یار پلیز کہہ تو رہا ہوں کل بھیج دونگا اسے..

سچ کہہ رہے ہو نا؟؟

ہاں بالکل سچ...

مروہ کو آخر کار ہزاروں تاویلوں کہ بعد اب کچھ تسلی ہوئی تھی سو آنسو صاف کرتی بیڈ پر

بیٹھ گئ...

مروہ کو آرام سے بیٹھتا دیکھ ابراہیم نے کہا اوکے آپ بیٹھو zra وہ کب سے لاونج میں ہے میں اُسے کمرہ دیکھا دوں..

ابراہیم کی بات مکمل ہوتے ہی وہ پھر سے اُٹھ کھڑی ہوئ تھی اور اس سے پہلے کہ وہ دروازے کی جانب بڑھتا مروہ نے بند دروازے کی کنڈی لگائ..

مروہ یہ کیا کر رہی ہو...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم باہر نہیں جاوگے...

پر یار...

کہانا نہیں جاوگے وہ خود ہی کسی بھی کمرے میں چلی جائے گی پر تم یہاں ہی بیٹھو میں تمہیں اُسکے ارد گرد بھی برداشت نہیں کروں گی سمجھے تم...

اوہ تو آپ جیلیس ہو رہی ہیں...

کچھ بھی سمجھو پر تم باہر نہیں جاوگے...

اوکے...ابراہیم کو مروہ کا یوں روکنا اچھا لگا تھا اُسے اپنے لئیے پہلی دفعہ یہ

possessive attitude کافی بھایا تھا...

اس سے پہلے کہ ابراہیم محبت کہ نشے میں چور آگے بڑھتا باہر سے دروازہ بجایا گیا...

اوکے اب کیا کریں گی آپ محترمہ ابراہیم مروہ کی حالت سے کافی لُطف اندوز ہو رہا تھا..

میں اُس گُلدستے سے خود نمٹ لوں گی تم واشروم میں جاو اور چینج کرو...

اوکے ملکہ عالیہ... مروہ کہ آگے کورنش بجالاتے ابراہیم واشروم کی جانب بڑھ گیا تھا..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُسکے جاتے ہی مروہ نے ایک لمبی سانس کھینچتے خود کو اُسکا سامنا کرنے کہ لئیے تیار کیا اور پھر ایک جھٹکے سے دروازہ کھول ڈالا...

جہاں گل لالہ پیلے لڈو جیسے رنگ کی گھیر دار فراک پہنے جس پر سُرخ کڑھائی اور شیشے لگے ہوئے تھے ساتھ ہی سر پہ سُرخ رنگ کا ڈوپٹہ اُوڑھے کھڑے تھی...

مروہ نے اُسکے کپڑوں پہ تنقیدی نگاہ ڈالتے جُھرجھری لی تھی...

ابراہیم کہاں ہے؟؟

وہ واشروم میں ہے..

مروہ کی طرف سے کافی روکھا سا جواب دیا گیا...

مجھے کھانا چاہیے چہرے کہ زاویے بگاڑے گل نے حکم نامہ جاری کیا؟؟

تو؟؟

تو یہ کہ تم مجھے کھانے کو کچھ دے دو...

میں تمھاری ملازمہ نہیں ہوں جاو فریج میں دیکھو جو ملے کھالو اور جہاں جگہ ملے وہاں سو جاو اور دوبارہ ہمیں ڈسٹرب مت کرنا سمجھی..

اپنی بات مکمل کرتے مروہ نے اُسکے منہ پہ دروازہ بند کر ڈالا تھا...(اصل میں یہ اُن باتوں کا بدلا تھا جو گل نے کہیں تھیں ورنہ شاید وہ یہ سب نا کہتی)

اپنی اتنی بے عزتی پہ گل غُصہ سے بل کھاتی واپس مڑ گئی...

****

اگلے دن صُبح...

ابراہیم نے صُبح کہ سات بجے کروٹ لیتے سائیڈ ٹیبل پہ رکھے موبائل کاالارم بند کیا...

الارم بند کرتے اپنے ساتھ خالی جگہ دیکھتے وہ حیرانگی سے اُٹھ بیٹھا تھا...

اُس کہ لئیے مروہ کا اتنی صُبح جاگنا ایک شاک ہی تھا...

ابراہیم کہ اُٹھ کہ بیٹھنے پر مروہ نے دیوان سے اُٹھتے جمائ لیتے گُڈ مارننگ کہا...

آپ اور وہ بھی اتنی جلدی طبیعت تو ٹھیک ہے نا مروہ؟؟

ہاں میں بالکل ٹھیک ہوں بس ایسے ہی میں نے سوچا آج ہم ساتھ ناشتہ کر لیں..

مروہ کی بات پر اُسے ایک اور جھٹکا لگا تھا...

اوکے...اور یہ خیال کیسے آیا آپکو؟؟؟

بس آگیا نا پلیز جلدی سے فریش ہو کر آو صُبح جلدی اٹھنے کہ چکر میں صحیح سے سو بھی نہیں پائ اب تمہیں بھیج کر آرام سے سوونگی...

Hmmm nice change my lovely wife...

مروہ کی چھوٹی سی ناک کو چومتا وہ فریش ہونے چل دیا...

اور جیسے ہی باہر آیا مروہ کو صوفہ پہ پڑا اونگھتا پایا...

ابراہیم نے مروہ کو دیکھتے آرام سے ٹاول سے سر رگڑا وہ مروہ کو ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتا تھا پر اتنی احتیاط کہ باوجود بھی وہ یہ کہتے اُٹھ بیٹھی تھی کہ وہ سو تو نہیں رہی تھی..

اوکے تو چلو پھر باہر..

اس سے پہلے کہ ابراہیم باہر نکلتا مروہ نے اُسکو بازو سے تھاما..

ہاں اب چلو..

)آج اتنے دنوں میں یہ پہلی بار ہوا تھا کہ مروہ نے ابراہیم کہ قریب آنے کی خود کوشش کی تھی اور یہ سب گل لالہ کی وجہ سے تھا وہ اُسے دیکھانا چاہتی تھی کہ یہاں اُسکے لئیے کچھ نہیں ہے اور اُسے واپس جانا چلے جانا چاہیے(...

وہ دونوں جیسے ہی باہر آئے سامنے ہی گل لالہ ناشتہ ٹیبل پہ رکھ رہی تھی..

ابراہیم کو آتا دیکھ گل نے جھٹ سلام جھاڑا..

سامنے ٹیبل پہ انواع واقسام کی چیزیں دیکھتے اور گل کو اگنور کرتے مروہ نے مریم سے پوچھا جو ہمیشہ کی طرح صُبح ہی صُبح کام پر آچکی تھی.. مریم یہ کیا بنالیا تم نے پتہ ہے نا

ابراہیم اتنا ہیوی نہیں کھاتے ..

وہ میڈم یہ نئی والی میڈم نے کہا کہ وہ خود سے اپنے شوہر کہ لئیے ناشتہ بنائیں گی...

لفظ شوہر نے مروہ کی آنکھوں میں مرچیں بھر دی تھیں..

جبکہ ٹیبل پہ پڑا خاص دیسی ناشتہ عین ابراہیم کی پسند کا تھا پر وہ اس ناشتے کو کھا کر مروہ کو ہرٹ نہیں کر سکتا تھا..

تبھی ایک حسرت بھری نگاہ میز پہ ڈالتے کہا..

تم نے خوامخواہ زحمت کی گل میں اتنا ہیوی ناشتہ نہیں کرتا...

اپنی بات مکمل کرتے ہمیشہ کی طرح مروہ کہ سر کا بوسہ لیتے وہ باہر نکل گیا تھا...

جبکہ ابراہیم کہ آگے بڑھتے گل اُسکے پیچھے لپکی تھی..

اور مروہ کو یہ ماننے میں کوئی عار نہیں تھی کہ اچھی بیوی کی وہ الف,ب سے بھی ناواقف تھی...

****

آسمان بالکل نیلا ہو رہا تھا ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی پینٹنگ ہو جس میں نفاست سے آسمانی رنگ بھر دیا گیا ہو..

پچھلے دو دن کی طرح آج بھی سورج نہیں نکلا تھا..

ہلکی ہلکی روئی کہ گالوں کی طرح برف پڑ رہی تھی جو اپنے نیچے ہر شے کو خوبصورتی سے ڈھکتی جا رہی تھی...

برف باری کی وجہ سے مری کی سردی میں دن بادن اضافہ ہوتا جا رہا تھا برف کی تنی خوبصورت چادر نے ہر شے کو خوبصورتی سے ڈھک دیا تھا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حسن ہاؤس کہ پورچ میں صُبح کہ دس بجے سب گھر والے سردی سے بے نیاز صفا کو رُخصت کرنے کھڑے تھے..

جو احمر کہ ڈرائیور کہ ساتھ ایک بار پھر سے لاہور روانہ ہو رہی تھی..

صفا اس وقت عمیرا کہ گلے لگی ہوئی تھی جو اُسے ہولے ہولے تھپکتی نصیحتیں کر رہی تھی جسے وہ آنسو صاف کرتے ان سُنا کر رہی تھی..

جبکہ دوسری جانب کھڑے عُذیر نے سر پہ ہاتھ پھیرواتے کہ لئیے سر کو جھکایا..

عُذیر کو پیار دیتیں وہ اُسے صفا کا خیال رکھنے کی ہدایت کرنے لگی تھیں اور وہ ہر بات پر سر ہلاتے جی جی بولے جا رہا تھا...

سب سے ملتے ملاتے وہ گاڑی میں بیٹھ چُکے تھے اور گاڑی میں بیٹھتے ہی گاڑی باہر کی طرف بڑھنے لگی تھی...

شاہمیر نے یہ سارا منظر دیکھتے ایک آہ بھری جو اتنی سردی میں دھویں کی صورت خارج ہوئی...

اندر بڑھتے احمر کو دیکھتے شاہمیر پیچھے لپکا..

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

احمر بھائی آپ نے یہ تو بتایا ہی نہیں کہ آپکو یہ انفارمیشن کس نے دی کہ مروہ کراچی میں ہے...

تم اتنا انٹرسٹ کیوں لے رہے ہو سب ٹھیک تو ہے...

احمر کہ یوں رُک کر تفتیشی انداز میں دیکھنے پر شاہمیر گڑبڑایا تھا...

نہیں...بھائی وہ میرا ایک دوست ہے اُسے کسی مسئلے کہ لئیے انویسٹیگیٹر کی ضرورت ہے تو میں نے سوچا...آپ سے پوچھ لوں...

پر مجھے تو یہ سب میرے دوست نے بتایا تھا جو مروہ سے کسی پارٹی میں ملا تھا اور وہ لڑکا اُسکے ہاسپٹل میں ہی ہاوس جاب کر رہا ہے...

کس ہاسپٹل میں...

احمر کہ منہ سے ہاسپٹل کا نام سُنتے ہی احمر نے کراچی کہ لیئے نکلنے کی سب پلاننگ کر ڈالی تھی...

****

دوپہر کہ بارہ بجے مروہ کی آنکھ کسی پشتو گانے کی آواز پہ کُھلی تھی...

پہلے تو اُسے سمجھ نہیں آیا پر گل کی موجودگی کا یاد آتے مروہ سر پکڑے پھر سے لیٹ گئ..

جو بھی تھا پر مروہ کو گل سے خوف آتا تھا وہ اُسے جلد از جلد بھیج دینا چاہتی تھی..

مریم سے کمرے میں ہی ناشتہ منگوا کر کرنے کہ بعد وہ ساتھ والے فلیٹ کی طرف چل دی جہاں اُسکا کافی آنا جانا تھا..

اور جہاں کل گل لالہ آئ تھی..

اس وقت خالہ جی کہ گھر پر کوئ نہیں تھا اور وہ اُن کہ ساتھ بیٹھ کر مٹر چھیل رہی تھی ..

مروہ اپنی ہی سوچوں میں گُم تھی کہ تبھی خالہ جی نے پوچھا..

کیا ہوا بچے ٹھیک ہو؟؟

جی خالہ جی میں ٹھیک ہوں پر بیٹا تمھاری آنکھوں سے تو ایسا نہیں لگ رہا..

ہاں رات کو دیر سے سوئ تھی شاید اس لئیے آپکو ایسا لگ رہا ہے...

نہیں بیٹا تمھاری آنکھیں تو کچھ اور ہی کہہ رہی ہیں..

کیا مطلب؟؟

خیر سے کتنا عرصہ ہوا ہے شادی کو تمھاری...

ڈیڑھ ماہ کہ قریب شاید...

تمھارا تو میاں بھی ڈاکٹر ہے اُسے تمھاری آنکھیں کچھ عجیب نہیں لگتیں..

آپ کہنا کیا چاہ رہی ہیں خالہ جی کھل کر کہیں..

میں یہ کہہ رہی ہوں میری کملی دھی کسی ڈاکٹر کو دکھا خوشخبری ہے خوشخبری...

خوشخبری مروہ کہ تو سر سے گزر گیا تھا کہ یہ بول کیا رہی ہیں..

پر جب سمجھ آیا تو حیرت سے اُنہیں تکنے لگی. نہیں خالہ جی ایسا کچھ نہیں ہے مجھے بالکل اُلٹی چکر نہیں آتے...

ہاہاہا تو جسے یہ سب نا ہو تو وہ ماں نہیں بنتی کیا...

پر ڈراموں میں تو ایسے ہی دیکھاتے ہیں...

تم بہت معصوم ہو مروہ اور یہ دُنیا معصوموں کی نہیں ہے اُنہیں فوراً سے مروہ کی فکر ہوئی...

ابھی مروہ اُنہیں کچھ کہنے کو منہ کھولنے ہی والی تھی کہ خالہ جی کی بہو جو کل دروازے پر بھی آئی تھیں اپنے بیٹے کی انگلی پکڑے گھر میں داخل ہوئیں..

اور مروہ کو دیکھتے ہی حیرانگی سے پوچھنے لگی .

مروہ تم نے کبھی بتایا ہی نہیں کہ ابراہیم کی ایک اور بیوی بھی ہے...

ہیں یہ کیا کہہ رہی ہو بہو...

صحیح کہہ رہی ہوں اماں جی کل اُس لڑکی نے کھانا کھاتے ہوئے خود بتایا تھا کہ وہ ابراہیم کی خاندانی بیوی ہے...

اور مروہ وہ تو یہ بھی کہہ رہی تھی کہ تم نے بھاگ کر شادی کی ہے ابراہیم سے کیا یہ بات صحیح ہے...

اپنی بہو کی بات پر تو خالہ جی نے اپنی اُنگلیاں ہی داب لی تھیں...

نہیں فرزانہ باجی ایسا...ایسا تو نہیں ہے...

ہاں بالکل بہو یہ تو اتنی ادب لحاظ والی بچی ہے ایسی گری ہوئی حرکت نہیں کر سکتی...

مروہ کو تو اس وقت اپنا سانس گھٹتا محسوس ہونے لگا تھا..

ہاں میں نے بھی یقین نہیں کیا تھا پر مروہ ایسا بھی کیا ہوا کہ تمھارے پہ مر مٹنے والے شوہر نے شادی کہ چند دن بعد ہی دوسری شادی کر لی؟؟

اور کیا وہ واقعی ابراہیم کی بیوی ہے؟؟

وہ...وہ اصل میں وہ واقعی ابراہیم کی دوسری بیوی ہے..

پر مروہ ابھی تو ایک ماہ ہوا ہے پھر ابراہیم نے دوسری شادی کیوں کی اور وہ تو جان لُٹاتا

ہے تم پر پھر....(اب کی بار خالہ جی نے پوچھا)

وہ اصل میں خالہ جی ابراہیم کی مجھ سے پسند کی شادی ہے اور گل میری.. ساس کی سگی بھتیجی ہے بس اس وقت جو سمجھ میں آرہا تھا وہ بولے جارہی تھی..

اور تمھارے ماں باپ؟؟

وہ مج.. مجھ سے ناراض ہیں فی الحال پر سب ٹھیک ہو جائے گا بہت جلد..

تو تم نے واقعی بھاگ کہ شادی کی ہے...

نہیں... نہیں بھاگ کہ نہیں کی میرے پیرنٹس نے خود کروائی ہے..

مروہ کا بوکھلانا اُنہیں شکوک و شُبہات میں ڈال رہا تھا جو کچھ دیر قبل اُسے معصوم کہہ رہے تھے اُنکی نظریں بدلنے لگی تھی...

خالہ وہ ایسا.. نہیں ہے جیسا آپ سمجھ رہی ہیں..

تو کیا وہ صحیح کہہ رہی تھی کہ تم آجکل کی ایک آوارہ لڑکی ہو جس نے اُس سے اُسکا بچپن کا منگیتر چھین لیا...

اُنکی باتوں نے مروہ کو بغلیں جھانکنے پر مجبور کر دیا تھا..

دیکھا اماں جی میں کہتی تھی نا کوئی نا کوئی مسئلہ ہے تبھی تو کبھی کوئی انکے گھر ملنے نہیں آتا..

فرزانہ باجی اس وقت سب بُھلائے گل کی زبان بول رہی تھیں..

اور جب مروہ کی برداشت سے باہر ہوا وہ فوراً سے وہاں سے نکلی اور اپنے گھر پُہنچی جہاں لاونج میں گل لالہ فون کا کریڈل کان پہ لگائے مروہ کو حیرت سے دیکھنے لگی جسکا چہرہ اس وقت اتنا سُرخ تھا کہ جیسے ابھی خون چھلکنے لگے گا...

گل لالہ کو سختی سے گھورتے گاڑی کی چابیاں اُٹھاتی زور سے دروازہ مارتی وہ باہر نکل گئ تھی...

جبکہ گل ایک بار پھر سے اپنے فون کہ طرف متوجہ ہو گئ...

****

گل دھاڑ سے دروازہ بند کر کہ جاتی ہوئ مروہ کو حیرت سے تک رہی تھی۔۔جو دروازہ اتنی زور سے بند کر کہ گئ تھی کہ پل بھر کو تو گل کہ کان بھی سائیں سائیں کرنے لگے تھے۔۔

ہیلو۔۔۔اوہ گلے ہیلو۔۔۔(دوسری طرف سے فون کان پہ لگائے گل کی ماں نے اُسے فون پہ پُکارا)..

خامورے؟(اپنی حیرت سے نکلتے ایک بار پھر سے وہ اپنی ماں کہ ساتھ پشتو میں شروع ہو چُکی تھیں(

ہاں تو پھر کیا سوچا ہے تم نے ابراہیم تو تمہیں بڑے خان جی کہ ساتھ واپس بھیجنے کا ارادہ رکھتا ہے۔۔

مورے آپ فکر نا کرو میں نے سب سنبھال لیا ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا پر کیسے۔۔؟؟

میری بابا سے بات ہو گئی ہے وہ ابراہیم کو فون کر کہ کہہ دیں گے کہ وہ آج نہیں آ سکتے اور پھر بعد میں اسی طرح خاموشی سے واپسی کہ لیئے روانہ ہو جائیں گے اور جب ابراہیم اُن سے مل ہی نہیں سکے گا تو پھر مجھے واپس کیسے بھیجے گا۔۔

اور اگر ابراہیم تمہیں خود واپس چھوڑنے آ گیا تو؟؟

نہیں آئیگا اُسکی ملازمہ سے ساری معلومات لے چُکی ہوں میں اُس کے پاس بالکل وقت

نہیں ہے کبھی کبھی تو دو دو دن تک وہ گھر نہیں آتا۔۔(گل نے ڈسٹنگ کرتی مریم کو کن اکھیوں سے تکتے اپنی ماں کی معلومات میں اضافہ کیا)

اور وہ اُسکی بیوی تمہیں یہاں رہنے دے دے گی(وہ اپنے سارے خدشے اپنی بیٹی کہ سامنے بیان کر رہی تھیں(

وہ اب کچھ نہیں کر پائے گی اُس نے جو کرنا تھا کر لیا اب میری باری ہے اور مجھے ہر حال میں اپنی محبت واپس چاہیے۔۔

چاہے اُسکے لئے مجھے کوئی بھی قیمت ادا کیوں نا کرنی پڑے۔۔اور ویسے بھی مورے جو لوگ درمیان میں آتے ہیں اُنہیں جانا ہی ہوتا ہے اور ہمارے درمیان وہ آئی ہے۔۔۔

اپنی بات کہتے گل لالہ اپنی ماں سے آگے کی پلاننگز کرنے میں مصروف ہو گئی تھی۔۔

جبکہ مریم حیرانگی سے اپنی نئی مالکن کو دیکھ رہی تھی جس نے آتے ہی ہر شے پر قبضہ جمانا شروع کر دیا تھا۔۔

اور اس وقت نا جانے کس سے بات کرتے دس سے زیادہ بار مروہ اور ابراہیم کا نام لے چکی تھی۔۔

پر خیر جو بھی تھا وہ ایک ملازمہ تھی اور اس سے زیادہ وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی سو گل لالہ کو خشمگیں نگاہوں سے دیکھتے وہ اندر کچن کی طرف بڑھ گئ۔۔۔۔

****

شام کہ پانچ بج رہے تھے۔۔لاہور میں ہمیشہ کی طرح سردی کہ ساتھ ساتھ اس بار بھی شدید دُھند تھی۔۔دور کہیں سے آتی مغرب کی آواز نے لاونج میں بیٹھے عُذیر کو اُٹھنے پہ مجبور کیا تو وہ اُٹھتا وضو کہ لئیے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

پر کمرے کا دروازہ کھولتے ہی سامنے بیڈ پہ بیٹھی صفا پہ نظر پڑی جو گھٹنوں پہ چہرہ ٹکائے خالی نظروں سے دیوار کو گھور رہی تھی۔۔

عُذیر چُپ چاپ واشروم کی طرف بڑھ جانے کا ارادہ رکھتا تھا پر صفا کی اُداسی دیکھ وہ خراماں خراماں قدم اُٹھاتا صفا کہ سامنے آ بیٹھا۔۔۔

کیا ہوا صفا تم ٹھیک ہو؟؟

جی۔۔۔

ایسے اُداس اور اکیلے کیوں بیٹھی ہو باہر آ جاتیں۔۔

بس وہ ایسے ہی دل نہیں چاہا۔۔صفا کہ چہرے پہ چھائی مردنی آواز میں بھی چھلکنے لگی تھی۔۔۔

)صفا کو اسطرح سے دیکھ عُذیر نے بات کرنے کی ٹھانی)صفا کچھ باتیں ہیں جو میں ابھی کلئیر کر دینا چاہتا ہوں۔۔

عُذیر کی آواز پہ صفا کا سارا دھیان اُسکی جانب ہو گیا تھا۔۔

اور وہ اس انتظار میں تھی کہ ابھی عُذیر نصیحتوں اور ہدایتوں کا پنڈار کھول لے گا جس میں وہ سب کام ہونگے جو اُسے کرنے یا پھر نا کرنے کی اجازت ہو گی ویسے بھی جو زیادہ مذہبی ہوں اُنہیں اپنے علاوہ سب عام سے مسلمان ہی لگتے ہیں۔۔

میں جانتا ہوں صفا کہ ہماری شادی کوئی نارمل حالات میں نہیں ہوئی اور یہ بھی کہ یہ کوئی عام شادی نہیں ہے۔۔

میں یہ بھی مانتا ہوں کہ ہم نے کبھی ایک دوسرے کہ متعلق نہیں سوچا پر پھر بھی ہم ساتھ ہیں۔۔

ایک پلاننگ انسان کرتا ہے اور وہ اپنے پلانز بناتے ہوئے سب سے بڑے پلانر کہ متعلق

بھول جاتا ہے۔۔وہ بھول جاتا ہے کہ وہ چاہے جو بھی سوچ لے ہو گا وہی جو اُس رب کی مرضی ہو گی۔۔(عُذیر نے اپنے ہاتھ کہ انگوٹھے سے ہتھیلی کی لکیروں کو مسلتے ہوے کہا اس وقت صفا کہ کان اور نظریں صرف عُذیر کی جانب متوجہ تھیں)۔۔

سو پلیز اس سب کو اللہ کی ہمارے لئیے پلاننگ سمجھو اور ایسے الگ تھلگ رہ کر خود کو تکلیف مت دو آگے بڑھو خوش رہو۔۔

بلکہ تم یوں سمجھو ہم پُرانے وقتوں میں رہنے والے ہیں جہاں کسی کو بھی دیکھے بنا شادی کر لی جاتی تھی(اب کی بار عُذیر مسکرایا تھا اور صفا نے دل سے اقرار کیا تھا کہ اس شخص کہ چہرے میں سب سے حسین چیز اُسکی ڈاڑھی ہے)۔۔

اور تمھاری اُداسی ختم کرنے کہ لئیے ایک اور چیز بھی ہے میرے پاس عُذیر صفا کہ پاس سے اُٹھتا ڈریسنگ کی جانب بڑھا اور پھر وہاں کہ دراز سے ایک باکس نکالتا واپس اُسی جگہ پہ پُہنچا پر اب کی بار وہ بیٹھا نہیں تھا۔۔

یہ لو یہ میرا فون تھا پر صرف دو ماہ ہی یوز کیا ہے میں نے(فون دیکھتے صفا کو خوشی اور حیرت دونوں نے آن گھیرا تھا اُسے بالکل اُمید نہیں تھی کہ وہ اُسے فون بھی دے سکتا ہے)یہ اپنی منگنی کہ وقت لیا تھا میں نے اچھے لمحات کو قید کرنے کہ لئیے پر اب تم رکھ

لو تمہیں ضرورت ہو گی سب سے بات کرنے کی وہ صفا کو باکس پکڑاتے واشروم کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

جبکہ صفا اتنے لیکچر کہ بعد بس اتنا ہی کہہ پائی میرا دل جلانا تو ضروری ہے نا کیا جاتا اگر یہ پوری ڈیٹیل بتائے بنا فون دے دیتا ہمم۔۔

****

شام کہ ساڑھے پانچ بج رہے تھے۔۔۔

مریم کچن میں شام کی چائے کا اہتمام کر رہی تھی۔۔

جبکہ لاونج میں بیٹھی گل سیب کھاتے کوئی پشتو فلم دیکھ رہی تھی۔۔۔

بیل کی آواز پہ ہاتھ پونچھتی مریم باہر کی جانب بڑھنے ہی والی تھی کہ گل لالہ اُسے منع کرتی خود دروازے تک پُہنچی۔۔۔

اور دروازے پہ کھڑے ابراہیم کو فوراً سے سلام جھاڑتی وہ پانی لینے کچن کی جانب دوڑی جبکہ ابراہیم مروہ کی تلاش میں نظریں دوڑاتا کمرے کی جانب بڑھا پر کمرے میں سوائے سناٹے کہ کچھ نہیں تھا۔۔

دیوان پہ بیٹھے اپنے شوز اُتارتے ابراہیم کی نظر اندر آتی گل پہ پڑی۔۔

تم یہاں کیوں آرہی ہو مروہ کہاں ہے۔۔۔

وہ خان میں تو پانی لائی تھی۔۔۔

مجھے چاہیے ہو گا تو میں مریم سے کہہ دو نگا مروہ کہاں ہے۔۔

مجھے کیا پتہ وہ تو کئیں گھنٹوں سے غائب ہے۔۔۔

کیا مطلب غائب ہے ابراہیم حیرت سے ایک پاوں کا موزا اُتارے اور دوسرے کا پہنے یونہی کھڑا ہو گیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں پوچھ رہا ہوں مروہ کہاں ہے؟؟؟

مریم۔۔۔مریم۔۔۔(مریم نے جب سے اس گھر میں کام شروع کیا تھا آج پہلی بار اپنے صاحب کی اتنی اُونچی آواز سُنی تھی تبھی فوراً سے حاضر ہوئی۔۔)

جی۔۔۔جی صاحب۔۔

مروہ کہاں ہے۔۔

پتہ نہیں جی پہلے تو ناشتہ کر کہ ساتھ والی خالہ جی کہ گھر گئیں تھیں پر وہاں سے جلد ہی واپس آ گئی تھیں جی۔۔۔

تو پھر۔۔۔ پھر کہاں گئ۔۔

جی وہ بہت غُصہ میں واپس آئ تھیں اور گاڑی کی چابیاں لیکر بہت تیزی میں باہر نکل گئ تھیں جی اب تو پانچ گھنٹے ہو گ ئے ہیں اُنہیں گ ئے ہوئے۔۔

کیا پانچ گھنٹے تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا اور وہ کبھی اسطرح نہیں جاتی اور ابھی تو ڈرائیونگ بھی صحیح نہیں آتی اتنی دیر ہو گئ ہے اُسے نکلے ابراہیم بوکھلاہٹ میں بولتے ہوئے پھر سے جوتے پہننے لگا۔۔

ابراہیم کہ اس وقت چھکے چھوٹ گ ئے تھے جوتوں سے فارغ ہوتے اب وہ کانپتے ہاتھوں سے مروہ کا نمبر ملانے لگا۔۔

پر یہ کیا اُسکا تو فون ہی سائیڈ ٹیبل پہ رکھا ہوا تھا۔۔

مروہ کہ فون کو حیرت سے دیکھتے ابراہیم وہیں بیٹھ گیا۔۔۔

آپ اتنا پریشان نا ہوں وہ آ جائیگی اور ویسے بھی ان شہری لڑکیوں کہ یہی طور طریقے

ہوتے ہیں۔۔۔

شٹ آپ جسٹ شٹ آپ ایک لفظ بھی نہیں سُنو نگا(ابراہیم کو چلاتا دیکھ مریم کمرے سے باہر نکل گئی) میں اپنی بیوی کہ متعلق ابراہیم لال بھبھوکا چہرہ لئے گل پہ چڑھ دوڑا تھا۔۔

تم بتاو کیا کیا ہے تم نے جو وہ یوں چلی گئی بولو کیا کیا ہے میری بیوی کہ ساتھ ابراہیم نے گل کو بالوں سے پکڑتے اُسکی گردن کو پیچھے کی طرف کھینچا۔۔

چھوڑیں مجھے کچھ نہیں کیا میں نے گل نے پوری طاقت سے خود کو چھڑوایا۔۔

اور یہ کیا بیوی بیوی لگایا ہوا ہے وہ بیوی ہے تو میں کون ہوں ہاں۔۔۔اتنے دنوں سے تمھارے نکاح میں ہوں پھر بھی کسی کنواری کی طرح رہ رہی ہوں میرا خیال کیوں نہیں آتا تمہیں گل نے ابراہیم کی شرٹ کو پکڑتے اُسے جھنجھوڑا۔۔۔

پیچھے رہو مجھ سے اور خبردار آئندہ میرے گریبان پہ ہاتھ مت ڈالنا ابھی تو میں جا رہا ہوں اُسے ڈھونڈنے پر اگر وہ مجھے نا ملی یا پھر اس سب کہ پیچھے تم ہوئی نا گل تو تمھارا اور میرا یہ صرف نام کا تعلق بھی ختم سمجھی گل کو سائیڈ پہ دھکیلتا وہ باہر نکل گیا۔۔۔

****

پچھلے کئی گھنٹوں سے مروہ یونہی بے مقصد گاڑی دوڑا رہی تھی۔۔

اور کراچی کی اُن اُن جگہوں سے پھر آئی تھی جن کا کبھی نام بھی نہیں سُنا تھا۔۔

پر اس وقت وہ کسی مصروف شاہراہ پہ شدید ٹریفک جام میں پچھلے ایک گھنٹے سے پھنسی کھڑی تھی۔۔۔

سٹیرنگ پہ سر ٹکائے وہ ارگرد سے بالکل بے خبر تھی اور اس وقت کانوں میں گونجتی فرزانہ باجی کی آواز کہ سوا کچھ سُنائی نہیں دے رہا تھا۔۔

ابراہیم سے شادی کہ بعد آج پہلی بار وہ اپنے اُٹھائے گئے قدم پہ شرمندہ تھی۔۔

اور یہ احساس کافی شدید تھا۔۔

تبھی مروہ نے جیسے ہی اپنی بہتی ناک صاف کرنے کہ لیے ٹشو باکس کی جانب ہاتھ بڑھایا اُسے سائیڈ سے گزرتی عورت پہ شگفتہ کا گُمان ہوا۔۔

مروہ کا بڑھایا ہاتھ وہیں رُک گیا تھا۔۔وہ عورت ہو بہو شگفتہ بیگم جیسا جوڑا زیب تن کیئے ہاتھ میں کچھ شاپرز لئے آگے بڑھ رہی تھی کچھ دیر تلک یونہی دیکھتے رہنے کہ بعد

مروہ یونہی گاڑی میں چابی لگے چھوڑ باہر نکلی۔۔۔

)اووو جینا جینا جینا جی اُڑا گُلال مائی تیری چُنریا لہرائی۔۔۔ جینا جینا جنیارے اُڑا گُلال مائی تیری چُنریا لہرائی(

مروہ اپنے ارد گرد کھڑی گاڑیوں کو دیوانہ وار عبور کرتی آگے بڑھتی جاری تھی۔۔

)رنگ تیری ریت کا رنگ تیری پریت کا رنگ تیری جیت کا کاہے لائی لائی۔۔۔رنگ تیری ریت کا رنگ تیری پریت کا مائی تیری چُنریا لہرائی(

اب وہ ڈوپٹہ وہ عورت کہیں دیکھائی نہیں دے رہی تھی پر تبھی ایک خیال آتے مروہ ہر گاڑی کہ اندر جھانکتے ڈھونڈنے لگی تھی۔۔۔

)جب جب مجھ پہ ہے اُٹھا سوال مائی تیری چُنریا لہرائی۔۔ جینا جینا رے اُڑا گُلال مائی تیری چُنریا لہرائی(

مروہ پاگلوں کی طرح روتے ہوئے آگے بڑھ رہی تھی کب سے رُکا اشارہ کُھلنے لگا تھا گاڑیاں حرکت میں آنے لگی تھیں۔۔۔

)ماااااااا۔۔۔ماااائی وے۔۔۔جگ سے ہارا نہیں میں خود سے ہار گیا ہوں ماں

۔۔ایک دن چمکوں گا لیکن تیرا ستارا ہوں ماں۔۔(

چلتی گاڑیوں کہ آگے سے گزرتی مروہ دیکھنے والوں کو کوئی پاگل معلوم ہو رہی تھی جو اسطرح بنا کسی خوف کہ کسی اور ہی دُھن میں لگ رہی تھی۔۔۔

)مائی رے۔۔۔مائی رے۔۔۔۔ تیرے بن میں تو ادھورا رہا۔۔مائی رے۔۔۔مائی رے۔۔۔ مجھ سے ہی روٹھی میری پرچھائی(

اس سے پہلے کہ مروہ کسی گاڑی کہ نیچے کُچلی جاتی کسی ٹریفک کانسٹیبل نے مروہ کو بازو سے پکڑتے پیچھے دھکیلا۔۔کیا کر رہی ہو بیٹا کیوں مرنا چاہتی ہو۔۔۔

اماں می۔۔۔میری اماں۔۔گلے میں چُبھتے کانٹوں سے بمشکل وہ اتنا ہی کہہ پائی تھی۔۔

)میری پرچھائی تیرا خیال مائی تیری چُنریا لہرائی جینا جینا رے اُڑا گُلال مائی تیری چُنریا لہرائی۔۔۔(

کیا تم اپنی امی کہ ساتھ تھی کہاں ہیں وہ مجھے بتاو میں ڈھونڈتا ہوں۔۔۔

اماں۔۔۔وہ۔۔وہ کھو گئی مجھ سے میں نے کھو دیا اُنہیں وہیں سڑک پہ بیٹھے مروہ دھاڑیں مارے رونے لگی تھی اور گزرتے ہوے لوگ ایک خوبصورت کم عمر لڑکی جو حلیے سے

ہی کافی ٹھیک ٹھاک لگ رہی تھی ہمدردی سے دیکھتے گزرنے لگے۔۔۔

****

ابراہیم پچھلے آدھے گھنٹے سے مروہ کی تلاش میں مارا مارا پھر رہا تھا۔۔

پر وہ تو جیسے کہیں جا کہ چُھپ گئ تھی جو ملنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔ تبھی اُسکے فون کی بیل بجی تھی جسے فوراً سے اُس نے اُٹھایا پر آگے سے جو خبر ملی وہ ابراہیم کی گاڑی کا بیلنس وقتی طور پہ ہلا گئ تھی۔۔۔

****

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اماں آپ یہاں کیا کر رہی ہیں رات کہ اس وقت لان میں ٹہلتی شگفتہ بیگم کو دیکھتے احمر باہر آگیا تھا۔۔

شگفتہ اپنا سینہ مسلتے ٹہل رہی تھیں۔۔۔

بس ایسے ہی بیٹا اندر دم گُھٹ رہا ہے میرا۔۔

پر اماں بہت ٹھنڈ ہے یہاں آپ بیمار نا ہو جائیں۔۔

نہیں احمر مجھے یہیں رہنے دو مجھے لگتا ہے میں اندر رُکی تو میرا دل بند ہو جائے گا۔۔

ہوا کیا ہے اماں طبیعت خراب ہے تو چلیں ہاسپٹل لے جاتا ہوں۔۔

نہیں میرا علاج ڈاکٹر کہ پاس نہیں تمھارے پاس ہے۔۔۔

ہاہاہا میرے پاس میں کونسا ڈاکٹر ہوں اماں۔۔۔احمر اُنکی بات پہ حیران ہوتا ہنس دیا تھا۔۔

فی الوقت تم ہی میرے ڈاکٹر ہو جو یہ جانتا ہے کہ میری بیٹی کہاں ہے۔۔۔

بیٹی کہ ذکر پہ احمر ٹھٹھکا تھا۔۔۔کونسی بیٹی۔۔۔

مروہ۔۔۔مجھے مروہ سے ملوادو نہیں تو اُسکی فکر مجھے مار ڈالے گی احمر مجھے میری بچی سے ملوادو بیٹا۔۔۔

شگفتہ کی کہی گئی بات احمر کو خاموش کروا گئی تھی۔۔۔

****

ابراہیم کو مروہ کی اطلاع ایک تھانے سے ملی تھی پر وہ تھانہ جس جگہ پہ تھا وہ حب کہ قریب کی جگہ تھی جو کلفٹن سے کافی دور تھی۔۔

پر اس کے باوجود ابراہیم گاڑی بھگاتا گھنٹے میں وہاں موجود تھا۔۔

گاڑی باہر کھڑی کرتا وہ بھاگتا ہوا اندر بڑھا۔۔پر جیسے ہی تھانے میں اینٹر ہوا وہاں سامنے ہی روتی ہوئی مروہ بیٹھی تھی جسکے بال بکھرے ہوئے تھے اور کپڑے کافی گرد آلود تھے۔۔

مروہ کو دیکھتے ابراہیم نے کھل کہ سانس لی تھی۔۔

مروہ میری جان ابراہیم تیزی سے اُس تک آیا تھا پر مروہ اس وقت جس ٹراما میں تھی اُس نے ابراہیم کی طرف دیکھا تک نہیں تھا۔۔۔

تبھی وہ کانسٹیبل بھی وہاں پُہنچا جو مروہ کو لایا تھا۔۔

جی تو آپ کیا لگتے ہیں ان خاتون کہ۔۔۔

بیوی ہے میری۔۔۔

لفظ بیوی پہ وہاں موجود لوگوں نے پہلے اُس خوبرو ویل ڈریسڈ لڑکے کو اور پھر بکھرے حال میں بیٹھی مروہ کو دیکھا۔۔۔

یہ ٹھیک ہیں مطلب انکا دماغی توازن وغیرہ؟؟

جی یہ بلکل ٹھیک ہیں آپ ایسا سوال کیوں کر رہے ہیں۔۔

وہ اصل میں جس حال میں یہ ہمیں ملیں ہمیں لگا کہ شاید۔۔۔

نہیں یہ بالکل ٹھیک ہے بس کچھ ایمو شنل ہے اور بس۔۔ابراہیم جلد سے جلد اس جگہ سے مروہ کو نکالنا چاہتا تھا تبھی معاملہ ختم کرنے کو بولا آپ سب کا بہت شکریہ ہماری اتنی مدد کا ورنہ شاید میں تو اندازہ بھی نا کر سکتا کہ یہ یہاں بھی آسکتی ہے۔۔۔

نہیں جی ہمارا تو کام ہی یہی ہے۔۔۔

ابراہیم اُن کا شکریہ کرتا مروہ کو بازو سے تھامے باہر لایا۔۔

اور پھر گاڑی میں بٹھاتے اُس پہ پھٹ پڑا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابراہیم کا غُصہ جو کئی دنوں سے سو رہا تھا مروہ نے ایک بار پھر سے جگا دیا تھا۔۔۔

یہ کیا حرکت ہے مروہ تم یہاں کیوں اور کیسے آئی اور اپنا حال دیکھو واقعی میں پاگل لگ رہی ہو۔۔

ابراہیم کو ان سُنا کرتی مروہ باہر دیکھنے لگی تھی۔۔

کچھ بولو گی بھی یا میں ایسے ہی بکواس کر رہا ہوں۔۔

پر مروہ نے تو شاید چُپ کا روزہ ہی رکھ لیا تھا۔۔

مروہ بولو جواب دو کیوں نکلی گھر سے بنا مجھے بتائے جانتی بھی ہو کیسے پاگلوں کی طرح ڈھونڈتا رہا ہوں تمہیں یہ نئی جگہ ہے تمھارے لئیے اور تم ایسے منہ اُٹھائے یہاں نکل آئی۔۔

تم۔۔تم ہمیشہ میری نرمی کا ناجائز فائدہ اُٹھاتی ہو ابراہیم نے اس پل سٹئیرنگ اتنی مضبوطی سے تھاما ہوا تھا کہ اُسکے بازو کی رگیں تک تنی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں

۔۔۔

مجھے جواب چاہیے مروہ کچھ ہوا ہے کسی نے کچھ کہا ہے کچھ تو بولو تم کیوں اپنی اس خاموشی سے مارنا چاہتی ہو مجھے۔۔۔

"مجھے نہیں رہنا تمھارے ساتھ۔۔۔"

اپنی بات مکمل کرتے پھر سے چہرہ موڑے مروہ باہر دیکھنے لگی۔۔۔

****

احمر شگفتہ بیگم کی بات پر ہل بھی نہیں پایا تھا۔۔پر کچھ دیر یونہی کھڑے رہنے کہ بعد جو الفاظ اُسکے منہ سے نکلے اُنکے ساتھ نکلتا دھواں بھی اُداسی اُوڑھے معلوم ہوا۔۔

اماں میں نے ہمیشہ ایک اچھا بیٹا اور ایک اچھا بھائی بننے کی سر توڑ کوشش کی ہے۔۔

پر آپ نے۔۔ ہمیشہ مجھے نگلیکٹ کیا ہے۔۔(احمر اپنے جوتے سے لان کی مٹی کُریدتے ہوئے سر جُھکائے کہہ رہا تھا شاید سر اُٹھانے کی ہمت نہیں تھی۔۔(

نہیں بیٹا ایسا۔۔

پلیز اماں مجھے کہنے دیں۔۔

آپ نے واقعی میں میرا کبھی نہیں سوچا اگر۔۔۔اگر سوچا ہوتا تو اس بات کو کرنے سے پہلے آپ یہ ضرور سوچتیں کہ میں اپنی اُس بہن کو جو اپنی شادی سے ایک روز قبل ہمارے منہ پہ کالک پوت کر چلی گئی کیسے لے آوں؟؟

اور اگر لے بھی آوں تو یہ دُنیا کیا کیا باتیں نہیں سُنائے گی مجھے یہ سوچا ہے آپ نے؟؟

اور آج جو لوگ پیٹھ پیچھے کہتے ہیں کہ یہ ہے وہ جسکی بہن بھاگ گئی تب۔۔۔تب میرے کیمنہ پر کہینگے یہ ہے وہ بیغیرت جو اپنی مٹی پلید کروانے کہ بعد بھی اُسی بہن کو خود سے جوڑے ہوئے ہے۔۔

)شگفتہ حیرت سے اپنے بیٹے کا درد سُن رہی تھیں جو اب تک مضبوط کھڑا تھا پر اندر سے

بکھر چُکا تھا۔۔(

اور اور کیا آپکی وہ بیٹی واپس آنا بھی چاہے گی؟؟

پر بیٹا جو بھی ہو وہ بہن ہے تمھاری اور اللہ جانے کن حالات سے گزر رہی ہے۔۔مجھے بہت بُرے بُرے خیال آتے ہیں بیٹا اُس کے لئیے۔۔۔

ہاں بہن ہے میری بالکل ہے اور وہ بہن ہے جو جاتے جاتے میرے باپ کو حرام موت دے گی آپکو بیوگی کی چادر اوڑھا گئی اور آپ ہیں کہ ابھی بھی اُسکی وکالت کر رہی ہیں۔۔

احمر بیٹے میں بہت پریشان ہوں اُسکے لئیے اُس سے ملنا چاہتی ہوں اُسے دیکھ کر اپنی تسلی کرنا چاہتی ہوں۔۔

I am sorry amma...

میں آپکی یہ بات نہیں مان سکتا اپنی بات مکمل کرتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہ اندر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

وہ اب بھی وہی بات کر رہی تھیں شاید احمر صحیح تھا اُنہیں اب بھی اُسی کی پرواہ تھی جو بھاگ گئی تھی۔۔

****

لاہور میں اس وقت رات کہ دس ہو رہے تھے۔کچھ دیر قبل کافی اچھے ماحول میں رات کا کھانا کھایا گیا تھا۔۔

کھانے کہ بعد عُذیر اپنے کسی دوست کی طرف نکل گیا تھا جبکہ صفا کمرے میں آچکی تھی۔۔۔

اور اب سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ کیا کرے عُذیر کا انتظار کرے یا پھر سو جائے۔۔

اپنی ہی سوچوں میں گُم بور ہوتے ہوئے صفا نے کمرے کا جائزہ کم تلاشی لینا شروع کی ۔۔

یہ کمرہ کہنے کو تو اب اُسکا بھی تھا پر ابھی تک اس کمرے میں پڑی چیزوں پہ دھیان دینے یا اُنہیں دیکھنے کا خیال صفا کو نہیں آیا تھا۔۔

بیڈ پہ بیٹھے بیٹھے ہی صفا نے سائیڈ ٹیبل کا دوسرا والا دراز کھولا جس میں ڈائری نُما کوئی چیز تھی۔۔ تجسُس کہ مارے کانپتے ہاتھوں سے صفا نے اُس ڈائری کو نکالا کہنے کو تو یہ ایک غیر اخلاقی حرکت تھی پر خیر کونسا کوئی دیکھ رہا ہے۔۔

ڈائری کھولتے ہی پہلے صفحہ پہ نظر گئی جہاں لکھا تھا۔۔۔

My lovely and darling wife marwah❤

وائف کہ الفاظ پہ صفا کا دل عجیب طرح سے دھڑکا تھا۔۔

)یہ وہ ڈائری تھی جو عُزیر نے شادی کہ بعد مروہ کو گفٹ کرنی تھی تبھی یہ الفاظ لکھے گئے تھے۔۔(

پہلے ہی الفاظ پہ صفا کا دل کافی بُرا ہوا تھا اب وہ اس سوچ میں تھی کہ آگے دیکھے یا نہیں پر خود ہی اپنے بدل پہ پیر دھرتے وہ صفحہ پلٹنے لگی۔۔

جہاں مروہ کی کافی پکچرز لگی ہوئی تھیں بچپن سے لیکر اب تک کی۔۔

ہر پکچر کہ ساتھ ریڈ مارکر سے دل بنائے گئے تھے۔۔

اور جب سے عُذیر کہ دل نے مروہ کہ لیئے دھڑکنا شروع کیا تھا تب سے سے لیکر منگنی تک کی سوچی جانے والی تمام فیلنگز اور اپنی محبت کا اظہار کافی بولڈ انداز میں لکھا گیا تھا

۔۔

جنھیں پڑھتے صفا کو مروہ سے ایک بار پھر سے شدید نفرت محسوس ہونے لگی تھی بھلا

کوئی کیسے اتنی محبت ٹھکرا سکتا ہے۔۔

غُصہ سے ڈائری بند کرتے صفا کی نظر ایک باکس پہ پڑی جو ڈائری کہ ساتھ ہی شاید رکھا گیا تھا۔۔

ریڈ ویلویٹ باکس کو صفا نے جب کھولا تو اندر ایک نازک سا گولڈ بریسلٹ تھا جس میں alphabets لٹک رہے تھے۔۔ m کہ اور u

بریسلٹ دیکھتے صفا کہ کانوں میں مروہ کہ الفاظ گونجے تھے جب ایک بار مروہ نے اُسے بتایا تھا کہ "میں تو عُذیر کو بتا چکی ہوں کہ مجھے ٹیپکل سی رِنگ والی منہ دیکھائی نہیں چاہیے میرے لئیے اچھا سا بریسلٹ لینا۔۔۔"

عُذیر نے اب تک صفا کو کوئی گفٹ نہیں دیا تھا اور وہ گفٹ دیتا بھی کیسے اُس نے تو ساری تیاری مروہ کہ لئیے کی تھی اور وہ کہاں جانتا تھا کہ نصیب میں صفا کا ساتھ لکھا ہے۔۔۔

اب آخر اتنا سب کچھ جانتے صفا عُذیر کی طرف کیسے اپنے قدم بڑھا سکتی تھی؟؟

****

مجھے نہیں رہنا تمھارے ساتھ۔۔

اپنے الفاظ ادا کرتے مروہ باہر دیکھنے لگی تھی۔۔

اگر وہ ابراہیم کہ چہرے کا بدلتا رنگ دیکھ لیتی اُس وقت تو شاید اپنے لفظ فوراً واپس لے لیتی۔۔

کیا کہا ذرا دوبارہ کہنا۔۔

ابراہیم نے کافی غُصہ میں اور اُونچی آواز میں کہا۔۔

ابراہیم کی آواز پہ مروہ اپنی جگہ پہ ذرا سا اُچھلی تھی پر پھر اگنور کرتے باہر دیکھنے لگی۔۔

میں کہہ رہا ہوں کہ یہ جو ابھی بکواس کی ہے تم نے ذرا دوبارہ کہنا۔۔۔

مجھے نہیں رہنا تمھارے ساتھ اور اُس گھر اور اُس بلڈنگ کہ تو پاس سے بھی نہیں گزروں گی میں سمجھے تم۔۔

مروہ نے بھی دوبدو جواب دیا(ویسے بھی وہ کہاں ڈرنے والی تھی اور غُصہ میں تو ویسے بھی اُسے سمجھ نہیں آتا تھا کچھ)۔۔

کیوں۔۔کیوں نہیں رہنا میرے ساتھ آخر کیا کیا ہے میں نے؟؟تم ہمیشہ میرے ساتھ ایسے ہی کرتی ہو میں اپنے پورے خاندان کو ناراض کیئے تمہیں یہاں لیئے بیٹھا ہوں اور

تم کہہ رہی ہو کہ تمہیں میرے ساتھ ہی نہیں رہنا آخر تم ہر بار مجھے ہی تکلیف کیوں دیتی ہو مروہ تمہیں میری محبت میری فیلنگز کی بالکل بھی قدر نہیں ہے؟؟(اس وقت ابراہیم جتنی آواز اُونچی رکھ سکتا تھا رکھے ہوئے تھا ساتھ ہی خود کو کسی بھی غلط قدم سے روکنے کہ لئیے مُٹھیاں بھینچے ہوئے تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ کچھ ایسا کرے جسکا بعد میں اُسے پچھتاوا ہو۔۔)

ابراہیم کی بات تحمل سے سُنتے مروہ نے دھیمی آواز میں سر جُھکاتے ہوئے کہا تم نے کچھ نہیں کیا بلکہ کسی نے بھی کچھ نہیں کیا میں نے خود ہی تمہارے ساتھ آکر اپنے پیر پہ کُلہاڑا مارا ہے۔۔

اب تمہیں میرے ساتھ شادی بھی غلطی لگ رہی ہے؟؟ابراہیم کی آواز صدمے سے چور تھی۔۔

ہاں بالکل لگ رہی ہے۔۔۔

اپنی بات مکمل کرتے مروہ نے اُونچا اُونچا رونا شروع کر دیا تھا۔۔۔

جبکہ ابراہیم سختی سے لب بھینچے اُسکے اُترتے چڑھتے رویہ کو حیرت سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

تمھاری۔۔۔ تمھاری اُس گُلدستہ نے پوری بلڈنگ میں سب کو بتادیا ہے کہ ۔۔۔میں تمھارے ساتھ بھاگ کہ آئی ہوں (ہچکیوں میں بات کرتے پھر سے رونا سٹارٹ ہوا)

اور۔۔۔اور اُس نے کہا کہ میں آوارہ ہوں اور تمہیں پھنسایا ہے میں نے (آآآآآآآآ۔۔۔۔۔۔۔)

اس سب مسئلہ کی وجہ آخر تھیلے میں سے بلی کی طرح باہر آہی گئی تھی ابراہیم نے بالکل بھی مروہ کو چُپ کروانے کی کوشش نہیں کی تھی کیونکہ وہ چاہتا تھا کہ وہ جو بھی سوچ رہی ہے سب کہہ دے۔۔۔

اپنے ہاتھ کی اُلٹی پُشت سے ناک رگڑتے مروہ نے سوجی ہوئی آنکھوں سے ابراہیم کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

تمھارے پاس ابھی کتنے پیسے ہیں ابراہیم؟؟

مروہ کی بات پہ ابراہیم نے ایک لمبی سانس خارج کی کیوں تمہیں کتنے چاہیں۔۔مجھے اسلام آباد کا ٹکٹ لے دو مجھے میرے گھر واپس جانا ہے۔۔۔

اور میں میرا کیا ہوگا تم کبھی میرے بارے میں نہیں سوچتی مروہ کبھی کبھی تو مجھے لگتا

ہے تمہیں مجھ سے کبھی محبت تھی ہی نہیں۔۔

ابراہیم کی بات نے مروہ کو نگاہیں چُرانے پہ مجبور کر دیا تھا۔۔

تم اپنی فیملی اور اپنی دوسری بیوی کہ ساتھ خوش رہو اور۔۔مجھے۔۔مجھے طلاق دے دو میں قابل ہی نہیں ہوں تمھارے اور نا تمہاری محبت کہ۔۔۔

اب ابراہیم کہ صبر کی حد ہوئ تھی۔۔اور اُسکا اُٹھا ہاتھ مروہ کہ چہرے پہ نقش چھوڑ گیا تھا۔۔۔

ابراہیم کہ اس قدم پہ مروہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے چہرے پہ ہاتھ رکھے اُسے دیکھنے لگی تھی ابراہیم کا ہاتھ اتنا بھاری تھا کہ مروہ کہ کان تک سے سیٹی نکل گئ تھی۔۔

اور وہ یونہی بیٹھے بیٹھے ایک طرف لڑھک گئ تھی۔۔۔

****

رات کہ بارہ بج رہے تھے مروہ کو اندر ابراہیم کی کوئ کولیگ چیک کر رہی تھی پر کچھ ٹیسٹس کہ بعد جو خوشخبری ابراہیم کو دی گئ وہ بھی اس وقت اُسے کوئ خوشی نا دے پائ۔۔

ابراہیم پرائیویٹ روم کہ باہر کھڑا مروہ کو دیکھ رہا تھا پر اُسکے کانوں میں اس وقت ایک ہی لفظ کی بازگشت تھی کہ مجھے طلاق دے دو۔۔۔

ابراہیم مروہ کو اور اُسکے بچپنے کو کافی حد تک جانتا تھا پر یہ سب اُسکی برداشت سے باہر تھا۔۔۔

کمرے سے نکلتی ڈاکٹر ابراہیم کی طرف آئی تھی۔۔

آپکی مسز اب بہت بہتر ہیں۔۔ تھوڑا سا بی پی کا ایشو تھا پر وہ بھی سب سیٹ ہے اب۔۔ اور اس سے قبل وہ مینٹلی سٹیبل بھی نہیں تھیں آپ تو خود ایک ڈاکٹر ہیں بہتر سمجھ سکتے ہیں موڈ سوینگز وغیرہ۔۔۔

جی۔۔ میں بہت خیال رکھونگا ابراہیم نے بنا کوئی خوشی ظاہر کیئے سپاٹ چہرہ لیئے کہا۔۔

ہاسپٹل رُکنے کی کوئی ضرورت تو نہیں ہے نا؟؟

نہیں نہیں بس یہ ڈرپ ختم ہو تو آپ لے جا سکتے ہیں انہیں اور ایک بار پھر سے بہت بہت مبارک۔۔

ڈاکٹر کہ جاتے ہی ابراہیم تھکے ہوئے قدم اُٹھاتا مروہ تک پُہنچا تھا جو اُسکا چین لوٹے

مزے سے سو رہی تھی۔۔

ابراہیم وہیں کھڑے مروہ کہ چہرے کو کھوج رہا تھا نا جانے اس چہرے میں ایسا کیا تھا کہ جب سے دیکھا تھا تب سے ہی محبت کی شدت بڑھتی جا رہی تھی۔۔وہ بہت سی باتوں پہ سختی یا غُصہ کرنا چاہتا تھا پر اس چہرے کو سامنے دیکھتے صرف ایک ہی کام یاد رہتا تھا اس چہرے کو دیکھنا اور محبت کرنا بس۔۔۔

ابراہیم نے جُھکتے ہوے اپنے لب اُسکی پیشانی پر ٹکائے تھے اور تب اُسکی نظر اُسکے گال پہ پڑے اپنے ہاتھ کہ نشان پہ گئی۔۔جس پہ اسے بالکل افسوس نہیں تھا کم سے کم میرا دل اپنی ٹھوکروں میں رکھنے کی کوئی تو سزا بنتی تھی نا۔۔

مروہ نے کسمساتے ہوئے اپنی آنکھیں کھولی تھیں پر ابراہیم کو دیکھتے وہ غُصہ سے چہرہ موڑتی بس اتنا ہی کہہ پائی "تم نے مجھے مارا "

****

مروہ کسی بھی قیمت پہ گھر آنے کو تیار نہیں تھی سو رات کہ تین بجے اُسے ہاسپٹل میں چھوڑتا وہ گھر پہُنچا تھا۔۔

اپنے پاس موجود ایکسٹرا چابی سے دروازہ کھولتے وہ اب گل لالہ کہ سر پہ کھڑا تھا جو لاونج میں پڑے صوفے پہ سو رہی تھی۔۔۔

سامنے کہ صوفے پہ بیٹھتے ہوئے شیشے کہ ٹیبل پہ پھینکتے کہ سے انداز میں ابراہیم نے چابیاں پٹخیں جن پہ ہڑ بڑاتے ہوئے گل اُٹھ بیٹھی۔۔

آپ۔۔آپ کب آئے خان جی؟؟

اور مروہ ملی؟؟

تمہیں اُسکے متعلق کسی سے بھی کچھ بھی کہنے کی ضرورت نہیں تھی گل۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ممم۔۔میں نے کسی سے کچھ نہیں کہا میں تو گھر سے بھی نکلی وہ۔۔۔وہ الزام لگا رہی ہے مجھ پہ۔۔

تحمل سے گل کی بات سُنتا ابراہیم فوراً سے اُسکی طرف لپکا اور اُسکی نازک سی گردن کو اپنے ہاتھ میں جکڑا۔۔

اگر میں تمہیں مار دوں تو تم جانتی ہو نا کہ کوئی مجھے سے سوال تک نہیں کرے گا۔۔

غغ۔۔غلطی ہو گئی غُصہ میں بول دیا معاف کر دو۔۔۔

وہ تمھاری وجہ سے نکلی گھر سے۔۔ تمھاری وجہ سے روئی تمھاری وجہ سے اذیت سے گزری۔۔۔اور اگر اس سب میں اُسے کچھ ہو جاتا تو ابراہیم ہلکے ہلکے غُراتا ہوا اُسکے کان میں اپنی وحشت اُنڈیل رہا تھا۔۔

اب بولو کیا سزا دوں؟؟

مع۔۔۔معاف کر دو۔۔۔معاف کر دو مجھے۔۔

اگر معافی چاہیے تو تم اُنکے سامنے مروہ کی پوزیشن کلئیر کرو گی جہاں جہاں تم نے زہر اُنڈیلا ہے اور آج سے تم کسی ملازمہ کی طرح مروہ کہ ساتھ رہو گی اور اُسکا اور ہماری آنے والی محبت کی نشانی کا خیال رکھو گی سمجھی اور ہاں غلطی کی بالکل گنجائش نہیں ہے۔۔اپنی بات مکمل کرتا وہ پھر سے ہاسپٹل کہ لئیے نکل گیا۔۔

جبکہ گل کہ دل میں مروہ کہ لئیے نفرت دُگنی ہو گئی تھی۔۔۔

****

)کچھ دن بعد..(

عُذیر بچے تم کیوں روزانہ اتنی تکلیف کرتے ہو۔۔

باباجی نے پیڑھی پہ وضو کہ لئیے بیٹھتے ہمیشہ کہ کہے الفاظ پھر سے دُہرائے۔۔

کیسی باتیں کرتے ہیں آپ باباجی یہ تو میرا فرض ہے کہ اُس انسان کو کچھ آسانی پُہنچانے کی کوشش کروں جس نے میری دُنیا بدل دی عُذیر نے نرمی سے اپنی بات اُن تک پُہنچاتے لوٹے سے گرم پانی اُنکے ہاتھوں پہ ڈالنا شروع کیا۔۔

وضو سے فارغ ہوتے باجماعت فجر کی نماز ادا کی گئی باباجی کی طبیعت اچھی نا ہونے کہ باعث وہ جلد ہی اپنے حُجرے کی طرف واپس آگئے تھے۔۔

اندر لا کر عُذیر نے اُنہیں اُنکی چارپائی پر لیٹنے میں مدد دی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسی دوران وہ عُذیر کا ہاتھ تھامے کہنے لگے۔۔

صفا بیٹیا کیسی ہے؟؟

ٹھیک ہے باباجی۔۔

تم سے خوش تو ہے نا وہ؟؟

یہ تو مجھے نہیں پتہ آپ خود ہی پوچھ لیجئیے گا اُس سے عُذیر نے سر جُھکائے دھیمی مُسکان ہونٹوں پہ سجائے کہا۔۔۔

ایک پتے کی بات بتاوں تمھیں۔۔۔

جی ضرور۔۔

یہ جو عورت ذات ہے نا یہ بہت ٹیڑھی مخلوق ہے۔۔مرد کی پسلی سے جو بنی ہے آخر۔۔ اس لئیے اسے کبھی بھی سیدھا کرنے کی کوشش مت کرنا یہ ٹوٹ جائے گی پر سیدھی نہیں ہو گی لیکین اگر اُسے پیار سے سمجھا کر کچھ کہو گے تو وہ تمھارے لئیے جان بھی دے دے گی۔۔

مطلب آپ یہ کہہ رہیں ہیں کہ غُصہ اور سختی نہیں کرنی چاہیے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بالکل ویسے بھی عورت نازک اور کمزور مخلوق ہے اور کمزور پر طاقت دیکھانا کمینگی ہے۔۔عُذیر کو سر جُھکائے محویت سے سُنتے دیکھ مزید کہا۔۔

یہ جو عورت ہے نا بچے اگر کہیں ضدی اور ہٹ دھرم ہے تو دوسری طرف نادان اور کم عقل بھی ہے۔۔جو محبت میں ہو تو اپنا سب کچھ دان کرنے پہ تیار ہو جاتی ہے۔۔پر اگر نفرت یا ضد میں آجائے نا تو خود ہی اپنا آپ تباہ کرنے میں دیر نہیں لگاتی۔۔

یہ بات مجھ سے زیادہ کون جان سکتا ہے باباجی میں نے بھی تو اُسے ضد دلوا کر خود ہی

سے دور کر دیا۔۔۔

کس کی بات کر رہے ہو؟؟

مروہ کی۔۔۔

تمہیں اب اُسکی بات نہیں کرنی چاہیے برخوردار۔۔

وہ محبت تھی میری باباجی اور میری بہت کوشش کہ باوجود بھی وہ نہیں نکلتی دل سے میں کیا کروں عُذیر نے اپنا سر دونوں ہاتھوں پہ گراتے بے بسی سے کہا۔۔

میں جانتا ہوں بچے وہ تمھاری محبت تھی پر اب وہ تمھاری بیوی کی بہن ہے اود یادر کھو دو بہنوں سے بیک وقت تعلق نہیں رکھ سکتے تم۔۔اور اب وہ تمھارے لئیے تمھاری بہن ہے جیسے صفا کی۔۔۔

باباجی کی بات پر عُذیر نے اپنی سُرخ آنکھیں اُٹھائے اُنکی جانب دیکھا جس میں صرف تکلیف تھی۔۔

تم بہت صابر ہو میرے بچے اب بس یہ یادر کھو کہ تم ایک عورت کہ کفیل بنا دیئے گ ئے ہو اور یہ بہت سخت معاملہ ہے خُدا کی پکڑ سے بچو اور اُسکے ساتھ نیکی کا معاملہ

رکھو۔۔

میں تمھارے دل کہ پلٹنے کہ لئیے دُعا گو رہو نگا میرے بچے۔۔

****

اماں یہ ہو کیا گیا ہے آپکو آخر کس بات کی ٹینشن ہے جو روز بروز بلڈ پریشر بڑھتا ہی جا رہا ہے۔۔

صبح ہی صُبح بیڈ پہ نڈھال لیٹی شگفتہ کو عمیر نے افسوس سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

مجھے تو مر جانا چاہیے تھا پر دیکھو کتنی ڈھیٹ ہوں صرف بلڈ پریشر ہی بڑھ رہا ہے۔۔

کیا ہو گیا ہے امی کیوں ایسی باتیں کر رہی ہیں کیا مسئلہ ہے مجھے بتائیں۔۔

جس ماں کی ایک بیٹی کو طلاق ہو چکی ہو دوسری بھاگ گئی ہو اور تیسری۔۔۔ تیسری اپنی بقاء کی جنگ لڑ رہی ہو اور بیٹا وہ روز بروز بدزن ہو رہا ہو اُسے اور بھی کوئی مسئلہ ہو سکتا ہے کیا؟؟

باقی تو سب چھوڑیں احمر کا کیا مسئلہ ہے کچھ کہا ہے اُس نے؟؟

نہیں کچھ کہتا ہی تو نہیں ہے۔۔

تو پھر آپکو ایسا کیوں لگا اماں۔۔

مجھے نہیں لگا بلکہ وہ خود کہتا ہے۔۔وہ کہتا ہے کہ مجھے اُسکی نہیں صرف اپنی بیٹیوں کی پرواہ ہے۔۔

وہ بھی حد کرتا ہے میں بات کرونگی اُس سے آپ ٹینشن نا لیں۔۔

اُنکی بات مکمل ہوتے مہرین کمرے میں داخل ہوئی۔۔

یہ لیں اماں چائے۔۔آپا آپ کی بھی یہیں لے آوں۔۔

نہیں میں بعد میں لے لونگی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عمیرا نے کچھ پل خاموش رہنے کہ بعد مہرین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔ویسے مہرین یہ شاہمیر نہیں آیا کافی روز سے ٹھیک تو ہے نا؟؟؟

ہاں بالکل ٹھیک ہے آپا اوہ میں تو بتانا ہی بھول گئی(مہرین نے اپنے ماتھے پہ ہاتھ مارتے ہوئے کہا)بالکل ذہن میں ہی نہیں رہا میرے شاہمیر کو نوکری مل گئی ہے آپا۔۔

اچھا بہت بہت مُبارک ہو کہاں ملی نوکری پرائیویٹ کہ سرکاری۔۔

سرکاری کہاں ملتی ہے اماں پرائیویٹ ہی ہے پر بڑی اچھی نوکری ہے کہہ رہا تھا کہ بہت

بہترین آفس ہے پر ایک مسئلہ ہے۔۔

کیسا مسئلہ؟؟

اُسے نوکری کراچی میں ملی ہے اب دیکھیں کراچی ہے بھی تو کتنا دور۔۔

کراچی کہ نام پہ شگفتہ اگلا گھونٹ نہیں بھر پائی تھیں چائے کا۔۔

اور اب اُنہیں یقین ہونے لگا تھا کہ اُنکا دل بے وجہ ہی نہیں خدشات ظاہر کر رہا تھا۔۔۔

****

ابراہیم کی دی گئی وارننگ پہ گل نے اپنا پھیلایا گند کافی حد تک سمیٹ لیا تھا۔۔خالہ جی کہ گھر بھی یہ کہہ دیا تھا کہ اُس نے وہ سب رقابت میں کہا۔۔

جس پہ اگلے دن خالہ جی صُبح ہی صُبح مروہ سے معافی کہ لئیے ہسپتال بھی گئی تھیں۔۔

کیونکہ بقول گل کہ اُس نے اُنکی کہی باتوں کو دل پہ لے لیا تھا۔۔

پر مروہ وہ سب بھول نہیں پائی تھی اور گل لالہ کا جینا مشکل کیئے ہوئے تھی جبکہ گل ابراہیم کہ آگے بے بس تھی پر دل میں پکتی نفرت اور گہری ہوتی جا رہی تھی۔۔۔

****

Hello zra i am coming just wait baby..

)دو دن کی مسلسل ڈیوٹی کہ بعد ابراہیم آج شام واپس گھر کہ لئیے نکل رہا تھا پر گھر پُہنچنے سے پہلے اُس نے وہ سب چیزیں خریدی تھیں جن کا میسیج مروہ نے کیا تھا (

ابراہیم۔۔مروہ نے منہ بناتے لاڈ سے ابراہیم کو پُکارا جیسے آج کل وہ ہر کام نکالنے کہ لئیے کرتی تھی۔۔

جی میری جان اور کیا چاہیے آپکو ابھی بتا دو راستے میں ہوں لے آونگا۔۔

مجھے آم چاہیے۔۔

کیا چاہیے؟؟

آم mango...mangoوالا آم جو پیلا سا میٹھا سا ہوتا ہے۔۔

I knowمیری جان کہ وہ پیلا سا میٹھا سا ہوتا ہے۔۔

پر اس وقت کہاں سے لاوں دسمبر میں آم نہیں ہوتے۔۔

مجھے نہیں پتا بس تم لاو۔۔

گاڑی چلاتے ہوئے ابراہیم کا دل چاہا کہ کہیں ٹھوک دے آجکل وہ وہی چیزیں مانگتی تھی جو یا تو ملنا مشکل ہوتی تھیں یا پھر کہیں دور سے ملتی تھیں۔۔

آم نہیں ملتے یار اگر آپ کہو تو مینگو جوس یا مینگو آئسکریم لے آوں؟؟

نہیں تم ایسا کرو کہ۔۔۔(ایک۔لمبا پاز لیا گیا) مینگو فلیور کی کینڈیز لے لو۔۔

اوکے ڈن بس میں پُہنچ رہا ہوں اس سے پہلے کہ مروہ کو کچھ اور یاد آتا ابراہیم نے کال کاٹ دی پر اسی اثناء میں سامنے سے آتا شخص گاڑی سے ٹکرا گیا تھا۔۔

Ohhh shitt...

ابراہیم گاڑی سے نکل کر فوراً اُس زخمی تک پُہنچا۔۔ہیلو تم ٹھیک ہو ابراہیم نے اُس شخص کو سیدھا کرتے ہوئے پوچھا۔۔

ہاں میں ٹھیک ہوں۔۔

سوری یار غلطی سے ہو گیا چلو تمہیں ہاسپٹل لے چلوں۔۔

نہیں میں ٹھیک ہوں اُس لڑکے نے لنگڑا کر اُٹھتے ہوئے کہا جس کے سر اور بازو سے

خون بہہ رہا تھا۔۔

دیکھو میں ڈاکٹر ہوں میں تمھاری ہیلپ کر دونگا چلو میں لے چلتا ہوں تمہیں۔۔

نہیں میں ہاسپٹل نہیں جا سکتا مجھے ہسپتالوں سے خوف آتا ہے۔۔

اتنے بڑے جوان مرد کہ منہ سے یہ بات کافی عجیب لگی تھی اُسے۔۔

اوکے تو پھر چلو میرے ساتھ میں تمہیں گھر لے جا کر کچھ مرہم پٹی کر دیتا ہوں۔۔۔

آپکے گھر؟؟

ہاں میرے گھر یہیں قریب میں ہی ہے۔۔

اوکے چلیں۔۔

ابراہیم اُس زخمی کو گاڑی میں بٹھاتا گھر کی سمت ہو لیا۔۔

****

شام کا وقت تھا لاہور کی دُھند اور سردی بڑھتی جا رہی تھی۔۔

صفا لاونج میں عالیہ کہ ساتھ بیٹھی کپڑے تہہ لگا رہی تھی۔۔

تبھی سلام کرتا عُذیر اندر آیا سفید شلوار قمیض پہنے سر پہ سفید ہی ٹوپی جمائے وہ آتا ہوا وہیں صوفہ پہ بیٹھ گیا تھا۔۔

جاو صفا پانی لے آو۔۔

عالیہ کہ کہنے پہ وہ کپڑے سائیڈ پہ کرتے کچن کی طرف بڑھ گئ۔۔(یہ چھوٹے چھوٹے کام بھی وہ ہمیشہ اُنکے یاد دلانے پہ ہی کرتی تھی)

صفا نے کانچ کہ گلاس میں پانی ڈالے عُذیر کی جانب بڑھایا۔۔

جبکہ عالیہ اپنے کپڑے اُٹھائے اندر الماری میں رکھنے کو بڑھ گئ تھیں۔۔

کیسی ہو صفا؟؟ لاونج سے نکلنے کہ لئیے قدم اُٹھاتی صفا اُسکے سوال پہ رُک گئ۔۔

میں ٹھیک۔۔

کیسا گزرا دن مطلب پورے دن کیا کیا تم نے؟؟

میں نے۔۔کچھ خاص نہیں صفا نے وہیں بیٹھتے اپنے پیروں کی جانب تکتے ہوئے جواب دیا۔۔

وہ مسلسل اضطرابی کیفیت میں اپنے ہاتھ مل رہی تھی کچھ دیر تک یونہی دیکھتے رہنے کہ

بعد عُذیر نے آخر کار پوچھ ہی لیا۔۔کوئی بات کرنا چاہتی ہو؟؟

جی۔۔۔مجھے ایک بات کرنی تھی۔۔

ہاں تو کہو گلاس سائیڈ پہ رکھتے عُذیر نے صفا کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔۔

میں پورا دن بہت بور ہوتی ہوں تو کیا۔۔۔کیا میں سوشل سائیٹس مطلب۔۔۔

ہمم مطلب۔۔عُذیر نے بات سُنتے بیچ میں ٹکڑا لگایا۔۔

میں واٹس ایپ انسٹا اور فیس بُک پر اپنی آئی ڈی بنالوں میری فرینڈز سے بھی میرا رابطہ ہو جائے گا یوں۔۔

بوریت تو اور بھی بہت چیزوں سے دور کی جاسکتی ہے اور یہ سوشل سائیٹس ایسی ہیں کہ وہ بندے کو جکڑ لیتی ہیں اور بندہ اُس مصنوعی دُنیا میں کھو جاتا ہے تم سمجھ رہی ہو نا۔۔۔

عُذیر نے صفا کو سمجھانا چاہا پر اُسکے ذہن میں تو صرف اپنی دوستوں کی باتیں گونج رہی تھیں جنکا کہنا تھا کہ "پوچھنے کی کیا ضرورت ہے بنالو..آئی ڈی ہی تو بنانی ہے کونسا کوئی میکے رہنے جانا ہے کہ اجازتیں لیتی رہو گی"

جبکہ مناہل نے تو یہ تک کہہ ڈالا تھا کہ "لکھوالو مجھ سے وہ کبھی اجازت نہیں دے گا یہ

مولوی ٹائپ لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں اور ان سب چیزوں کو تو گناہ سمجھتے ہیں گناہ"

ہاں وہ سب صحیح کہتی ہیں یہ مجھے یونہی سب سے الگ کر دیگا بیک ورڈ انسان صفا کہ دل میں بدگمانیوں کہ بادل مزید گہرے ہوئے تھے۔۔

جبکہ صفا کو یوں چُپ دیکھ عُذیر نے بس اتنا کہا۔۔

او کے خفا مت ہو جیسے تمھاری خوشی ہو ویسا کر لو۔۔۔

اور یہ لفظ ہمیشہ کی طرح عُذیر کہ متعلق بنائے گئے صفا کی سوچ کو مسترد کر گئے تھے ۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

ابراہیم نے گھر میں داخل ہوتے ہوئے کچن میں کھڑی گل کو منع کیا کہ کوئی مہمان ہے میرے ساتھ اس لئیے کچھ دیر تک باہر مت آنا۔۔

گل کو تنبیہہ کرتا وہ اُس زخمی کو اندر لاونج تک لے آیا تم یہاں بیٹھو میں فرسٹ ایڈ باکس لے آوں۔۔

ابراہیم نے کمرے میں مروہ کو تلاشنا چاہا پر واشروم سے پانی گرنے کی آواز پہ وہ باکس

اُٹھاتا باہر نکل گیا۔۔

اپنی سلیو(آستین)فولڈ کرو میں زخم صاف کر کہ پٹی کر دوں۔۔

کاٹن کو سپرٹ میں ڈبوتے ابراہیم نے اُسکا ماتھا صاف کرتے ہوئے کہا جس پہ خون جم چُکا تھا۔۔

وہ سلیو فولڈ کر ہی رہا تھا کہ مروہ لاونج میں اینٹر ہوئی۔۔

ابراہیم تم میری سب چیزیں لے۔۔(ابھی الفاظ مروہ کہ منہ میں ہی تھے کہ اُسکی نظر سامنے بیٹھے شخص پر پڑی)

شا۔۔شاہمیر مروہ حیرت سے تکتے آگے بڑھنے لگی۔۔

جبکہ شاہمیر مروہ کو اتنے عرصہ بعد دیکھتے ٹھٹھکا(آخر کو اُسکا پلان کامیاب رہا تھا ابراہیم کہ گھر تک پُہنچنے کہ لئیے وہ خود کا ہی جان بوجھ کر ایکسیڈینٹ کروا گیا تھا۔۔)اور اب سامنے کھڑی بلیک اینڈ گرے کنٹراسٹ میں کاٹن کا سٹائلش ساڈریس پہنے ڈوپٹہ سائیڈ پہ ڈالے وہ ہمیشہ کی طرح حسین لگ رہی تھی۔۔۔

مروہ تم یہاں کیسے۔۔

شاہمیر یہ تمہیں کیا ہوا مروہ ایک ٹرانس میں بڑھتی شاہمیر تک آئی تھی جبکہ ابراہیم حیرت سے اُن دونوں کو دیکھ رہا تھا پر پھر اپنی حیرت سمیٹتا اُٹھ کھڑا ہوا۔۔

یہ سب کیا ہے تم کون ہو اور کیسے جانتے ہو میری بیوی کو۔۔

اس سے پہلے کہ مروہ مزید آگے بڑھتی ابراہیم نے اُسکا ہاتھ پکڑتے اپنی اوٹ میں کیا۔۔

ابراہیم یہ میرا کزن ہے شاہمیر۔۔

اوہ تو یہ تمھارا کزن ہے۔۔تو وہ تم ہو جو چند دنوں سے میرا پیچھا کر رہے تھے؟؟اور آج بھی تم میری گاڑی کہ سامنے جان بوجھ کر آئے ہو ہے نا؟؟

تو تمہیں کیا لگا کہ تم اسے ایسے چُھپا کر رکھو گے اور ہمیں علم تک نہیں ہو گا۔۔

میں نے کسی کو چُھپا کر نہیں رکھا ہم نے شادی کی ہے سمجھے۔۔

اور مروہ تم اندر جاو میں بات کرتا ہوں اس سے۔۔۔

نہیں میں نہیں جاونگی مجھے بات کرنے ہے اپنی فیملی کہ متعلق پوچھنا ہے۔۔

کمرے میں جاو مروہ۔۔

نہیں مجھے۔۔۔

کمرے میں جاو سمجھ نہیں آرہی تمہیں۔۔

تم ایسا کیوں کر رہے ہو مجھے بات کرنے دو اس سے میں اپنی فیملی کہ متعلق جاننا چاہتی ہوں

مروہ پر اپنی کسی بات کا اثر نا ہوتے دیکھ ابراہیم شاہمیر کی جانب بڑھا ابھی کہ ابھی نکلو میرے گھر سے نہیں تو میں نیچے سے گارڈ بُلوالونگا۔۔

ابراہیم ایسا مت کرو مروہ نے ابراہیم کی بازو تھامے اُسے روکنا چاہا۔۔

نکلو میرے گھر سے آوٹ۔۔

اتنی انسلٹ پہ شاہمیر ابراہیم کو گھورتا باہر کی طرف بڑھا جبکہ اُسکے پیچھے لپکتی مروہ کو سختی سے تھامے وہ بیڈ روم کی جانب بڑھا۔۔۔

****

ابھی شاہمیر دروازے تک پُہنچا ہی تھا کہ گل اُسکے پیچھے لپکی۔۔

بات سُنو۔۔

اپنے پیچھے سے آتی

نسوانی آواز پہ شاہمیر ٹھہرا۔۔

اگر تم چاہو تو اپنا نمبر مجھے دے دو میں مروہ کو دے دونگی۔۔

پر تم ہو کون؟؟

میں جو بھی ہوں اس سے تمہیں مطلب نہیں ہونا چاہیے اگر نمبر دینا ہے تو دو ورنہ

جاو۔۔

اپنے سامنے کھڑی لڑکی کو سر تا پیر گھورتے وہ یہی اندازہ قائم کر پایا تھا کہ شاید کوئ

ملازمہ ہے۔۔

تبھی کچھ سوچتے شاہمیر نے اپنا نمبر پکڑایا اور باہر نکل گیا۔۔۔

گل نے نمبر کی پرچی لیتے مضبوطی سے اپنے پلو سے باندھتے ہوئے کہا۔۔

"اپنے دن گننے شروع کر دو بی بی"

****

یہ کیا بد تمیزی تھی ابراہیم مجھے بات کرنے کیوں نہیں دی تم نے۔۔

میں؟؟ میں نے کی بد تمیزی۔۔ کہ آپ نے کی جب بکواس کر رہا تھا کہ اندر جاو تو کیوں کھڑی تھی وہاں؟؟

)وہ دونوں آمنے سامنے کھڑے چلا رہے تھے۔۔(

وہ میرا کزن ہے مجھے بات کرنی تھی اُس سے۔۔۔

اچھا وہ جو کزن تھا اُسکی آنکھوں سے ٹپکتی حیوانیت نظر نہیں آئی آپکو کیسے گھور رہا تھا وہ ۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپکو تو شکر کرنا چاہیے کہ وہ اپنے پیروں پہ گیا ہے اگر کوئی اور یوں میرے ہی گھر میں کھڑے میری ہی بیوی کو گھورتا تو میں کبھی اُسے اُسی کہ پیروں پہ روانہ نا کرتا۔۔

تم غلط سوچ رہے ہو ابراہیم۔۔

ہاں میں تو ہمیشہ غلط ہی لگتا ہوں کبھی تو میری بھی بات مان لیا کرو میری بھی سُن لیا کرو کہ کیا کہہ رہا ہوں میں۔۔

مروہ نے ابراہیم کی بات ان سُنی کرتے اپنی ہی ہانکتے ہوئے کہا۔۔

تم نے بالکل اچھا نہیں کیا اب پتہ نہیں وہ دوبارہ آئے گا کہ نہیں۔۔

افسوس سے کہتے وہ بیڈ پہ بیٹھنے ہی لگی تھی کہ ابراہیم نے اُسے بازو سے پکڑتے پھر سے کھڑا کیا۔۔

میری بات کان کھول کر سُن لو زر گیا(دل)اگر وہ مجھے آپکے یہ اس گھر کہ آس پاس بھی نظر آیا نا تو میں بھول جاونگا کہ آپ میری محبوب بیوی ہیں سمجھیں۔۔

اپنی غُراہٹ اُسکے کانوں میں گُھسیڑتا سختی سے خود میں بھینچتا وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اپنی پسلیوں کو چیک کرتے اور سلامت پاتے مروہ نے بس یہی کہا

"ہمم جنگلی نا ہو تو"۔۔

****

رات کہ آٹھ بج رہے تھے۔۔سردی تھی کہ بڑھتی ہی جا رہی تھی جبکہ دُھند باہر اتنی بڑھ گئی تھی کہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نا دیتا تھا۔۔لاہور کی گرمیاں اور سردیاں ہمیشہ ہی اتنی شدت لیئے ہوئے آتی تھیں۔۔

شبیر ہاوس میں اس وقت رات کہ کھانے میں کچھ دیر تھی تبھی صفا ایکسائیٹڈ سی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئ۔۔

صفا نے عُذیر سے اجازت ملتے ہی واٹس ایپ آئ ڈی بناتے ہوئے گروپ ویڈیو کال ملائ۔۔ جہاں اب وہ چاروں فرینڈز ایک دوسرے کی سُنے بنا اپنی اپنی ہی ہانکنے میں لگی ہوئ تھیں۔۔

ویسے صفا مجھے اُمید نہیں تھی کہ تمہیں یوں اتنی آسانی سے اجازت مل جائے گی۔۔

کیوں کیوں نا ملتی اجازت اب وہ ایسے بھی نہیں ہیں جیسا تم سمجھتی ہو۔۔

آئے ہائے ہائے۔۔۔ لڑکی تو فدا ہو رہی ہے لو گو دیکھو دیکھو۔۔

جی نہیں اب ایسا بھی نہیں ہے صفا نے اُنکی بات پہ ارد گرد نگاہ دوڑائ کہ کہیں کوئی سُن نا رہا ہو۔۔

ایسی بات نہیں ہے تو ٹماٹر کی طرح لال کیوں ہو رہی ہو بیٹا جی۔۔۔

عائلہ اب تم بھی اسکے ساتھ مل گئ ہو۔۔

تو کیا ہوا تمھارا سگا والے شوہر ہے یار ہم تمہیں چھیڑ سکتے ہیں ایسے۔۔ اور ویسے بھی ہم

سب میں تم ہی تو ہو شادی شُدہ۔۔

ہاہا سگے والا سوتیلا والا کونسا ہوتا ہے پھر عائلہ مناہل نے کِھلی اُڑاتے ہوئے پوچھا۔۔

اچھا اب سب سیریس ہو جاو مجھے ایک بات کرنی ہے کب سے خاموش بیٹھی دمسہ بھی بول پڑی تھی۔۔

تم بتاو صفا سب کیسا چل رہا ہے۔۔

بس صحیح۔۔

صرف صحیح کیوں اچھا کیوں نہیں؟؟

یار تمہیں پتا تو ہے وہ مروہ سے محبت کرتا ہے۔۔

کیا مطلب ہے تمھارا تم بیوی ہو اُسکی اب تمہیں چاہیے کہ تم اُسکی توجہ خود پہ دلواو اور اُسے خود سے محبت کرواو۔۔

یہ سب بولنا آسان ہے کرنا اتنا آسان نہیں ہے میں کیسے سب جانتے بوجھتے۔۔ نہیں مجھ سے نہیں ہو گا غُصہ سے اپنے ہی بال نوچتے صفا نے بے بسی سے کہا۔۔

تو تم کیا چاہتی ہو ساری زندگی ایسے ہی اجنبی بنے گزار دو گی۔۔

تو میں ہی پہل کیوں کروں وہ خود بھی تو۔۔خود بھی تو پچھلی باتیں بھول کر آگے بڑھ سکتا ہے نا تو پھر میں ہی کیوں وہ کیوں نہیں؟؟

کچھ دیر پہلے جہاں سب بولنے میں لگی ہوئی تھیں وہاں اب صرف دمسہ اور صفا کی آواز گونج رہی تھی اور باقی دونوں صفا کو یوں پریشان دیکھ دُکھی ہو رہی تھیں۔۔

پر صفا یار اب کیا کہوں میں۔۔

میں جس سیچویشن میں ہوں نا اُسکے متعلق کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا تمہیں پتہ ہے آج بھی اُسکی آنکھوں میں ہلکورے لیتے مروہ کہ عکس کو دیکھتے مجھے رشک آتا ہے اپنی بہن کی قسمت پر۔۔پر دوسری ہی طرف دُکھ بھی ہوتا ہے کہ اتنی پاک اور خالص محبت خود ہی ٹھُکرا دی اُس پاگل نے۔۔

پر خیر اپنی آنکھیں صاف کرتے مروہ نے مُسکرانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کہا۔۔چھوڑو دمسہ جو جیسا چل رہا ہے ویسے ہی چلنے دو شاید۔۔شاید قسمت میں یہی لکھا تھا۔۔

پلیز صفا بی بریو۔۔سب نے مل کر صفا کو حوصلہ دیتے ہوئے کہا پر صفا کہ پیچھے سے

دروازہ کُھلتے دیکھ سب کو چُپ لگ گئ۔۔

کیونکہ اُس بند دروازے سے نکلتا عُذیر سب کو چونکا گیا تھا۔۔

تم سب کو کیا ہوا ایسی شکلیں کیوں بنالی ہیں صفا نے اُن سب کو ایک ساتھ خاموش ہوتا دیکھ حیرت سے پوچھا۔۔

جبکہ عُذیر بڑھتا ہوا صفا کہ کندھے کی اوٹ سے موبائل سکرین پہ جُھکا۔۔

السلام وعلیکم میری بہنو آپکی اس دوست کو عقل کی بہت ضرورت ہے سو پلیز ان کی راہنمائ فرمائیں اپنی بات کرتا عُذیر باہر نکل گیا جبکہ سُن ہوئ مروہ سوچنے لگی کہ آخر اُس نے کیا کچھ سُنا ہو گا۔۔۔

****

رات کہ نو بج رہے تھے۔۔

گل دروازہ بجاتی اندر داخل ہوئ۔۔

مروہ آو کھانا کھالو۔۔

نہیں مجھے نہیں کھانا۔۔

مروہ نے منہ بناتے ہوئے انکار کیا۔۔ بھوک تو بہت تھی پر وہ چاہتی تھی کہ ابراہیم آئے اُس سے معافی مانگے اور پھر اپنے ہاتھ سے کھلائے۔۔

ٹھیک ہے جیسے تمھاری مرضی وہ کھانا کھاتی یا نا کھاتی اُسکی بلا سے وہ فارمیلیٹی پوری کرتی باہر کی جانب بڑھنے لگی پر کچھ یاد آتے واپس مڑی یہ لو۔۔۔

یہ کیا ہے اللہ جانے کیا ہے وہ شام کو جو لڑکا آیا تھا جاتے ہوئے دے گیا تھا تمھارے لئیے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مروہ حیرت سے گل کو دیکھتی ہاتھ بھی نہیں بڑھایا تھی پر گل سائیڈ ٹیبل پہ نمبر رکھتی جا چکی تھی۔۔

اب جو بھی کرنا تھا مروہ نے کرنا تھا گل نے تو بس فائدہ اُٹھانا تھا۔۔

****

ابراہیم مروہ پہ غُصہ ہوتا سامنے کہ کمرے میں آ چُکا تھا۔۔

پہلے تو وہ غُصے میں ٹہلتا رہا پر دو دن سے نیند نا لینے کہ باعث وہ لیٹتا ہی گہری نیند میں چلا

گیا تھا۔۔

گل کو کراچی آئے کافی وقت ہو چُکا تھا پر ابراہیم اس بات سے ناواقف تھا کہ جس کمرے میں وہ اس وقت موجود ہے وہ فی الوقت گل کہ زیر استعمال ہے ویسے بھی اُس نے کب گل پہ اتنی توجہ دی تھی کہ وہ یہ جان سکتا کہ وہ کہاں رہ رہی ہے۔۔

پر گل جانتی تھی کہ ابراہیم اُسکے کمرے میں موجود ہے سو وہ مروہ کی طرف سے تسلی کرتی دبے قدموں کمرے میں داخل ہوئی جہاں ابراہیم کمبل اُوڑھے ہلکے ہلکے خراٹے لے رہا تھا۔۔

پہلے تو کچھ دیر گل یونہی کھڑے ابراہیم کو دیکھتی رہی۔۔

شادی کہ بعد آج پہلی بار اتنی فرصت سے اپنے ہی شوہر کو دیکھنے کا موقع ملا تھا۔۔

پھر یونہی آہستگی سے وہ ابراہیم کہ برابر آلیٹی تھی۔۔

ابراہیم کہ اتنے قریب آتے گل کی سانسیں مدہم ہونے لگی تھیں وہ اُسکے قریب لیٹے اُسکے ایک ایک نقش کو ذہن میں محفوظ کرنے لگی تھی۔۔

یہ وہ شخص ہے جس پہ میں شرعی اور قانونی حق رکھتی ہوں پر یہ ظالم شخص اسے تو مروہ

کہ علاوہ کچھ دکھتا ہی نہیں ہے۔۔اور میں۔۔میں تو شاید اسکے لئیے کچھ ہوں ہی نہیں۔۔

ابراہیم پہ حسرت بھری نظریں جمائے وہ اپنی ہی سوچوں میں گُم تھی۔۔

میں اس شخص کو جھنجھوڑ دینا چاہتی ہوں اسے بتانا چاہتی ہوں کہ یہ میرے لئیے کیا ہے پر کیا یہ مجھے سُنے گا یا پھر دُھتکارتا ہوا باہر چل دے گا اپنی بے بسی پہ گل آنسو بہاتی دُھندلی نگاہوں سے اُسے تکتی رہی۔۔

پر شاید نیند میں بھی وہ گل کی نظریں خود پر برداشت نہیں کرنا چاہتا تھا تبھی کروٹ لیتا سائیڈ پہ ہوا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جبکہ گل ایک بار پھر حسرت سے دیکھتی خالی دامن ہی رہنے والی تھی کہ پھر ہمت کرتے گل لالہ نے ابراہیم کی پُشت سے قریب ہوتے اپنا بازو ابراہیم کہ گرد پھیلایا۔۔

جبکہ نیند میں ہچکولے لیتے ابراہیم کو لگا کہ شاید مروہ اُسے منانے آئی ہے تبھی بنا مڑے وہی ہاتھ اپنی بازو سے ہٹاتے اپنے دل پہ رکھتا سہلانے لگا۔۔

جبکہ ابراہیم کی اس حرکت پہ گل کی سانس اٹکنے لگی تھی اتنی خوشی شاید ہی اس سے پہلے کبھی محسوس کی ہو۔۔۔

****

صفا کو عُذیر سے اس وقت اتنی شرم محسوس ہو رہی تھی کہ وہ اب تک لاونج میں عالیہ بیگم کہ ساتھ بیٹھی خالی خالی نظروں سے ٹیلی ویژن کو گھور رہی تھی۔۔

چلو بیٹا بہت رات ہو گئ ہے اپنے کمرے میں جاو عُذیر کو صُبح کام پر بھی جانا ہو گا۔۔

جی ممانی میں جا ہی رہی تھی پھیکی سی مُسکان اُنکی جانب اُچھالتے مرے ہوئے قدموں سے وہ وہ اُوپر کی طرف بڑھ گئ۔۔

ابھی تک تو سو ہی گیا ہو گا اپنا ہی سوچتے بہت آہستگی سے صفا نے دروازہ کھولا۔۔

پر وہاں بیڈ پہ بیٹھا عُذیر شاید اُسی کہ انتظار میں تھا۔۔

اوہ تم آ گئ کب سے انتظار کر رہا تھا میں تمھارا۔۔

مم۔۔میرا انتظار پر کیوں۔۔

ادھر آو صفا۔۔

ایک بار تو صفا کا دل چاہا کہ بھاگ کھڑی ہو یہاں سے پر پھر مجبوراً آگے بڑھی۔۔میرا خیال ہے اب وقت آ گیا ہے کہ ہم اپنے اس رشتے کو آگے بڑھائیں۔۔

کک۔۔کیا کک۔۔کیسے۔۔عُذیر کو دیکھتے صفا کہ لفظ گھومنے لگے تھے جو اٹک اٹک کر زبان پر آرہے تھے۔۔

صفا نے عُذیر کہ پاس بیٹھنے کی ہمت بھی نہیں کی تھی۔۔

تبھی وہ قدم بڑھاتا صفا کہ قریب آنے لگا جبکہ صفا اُلٹے قدم لیتی دیوار کہ ساتھ لگتے رُک گئی۔۔

میں تمہیں وقت دے رہا تھا دور نہیں بھاگ رہا تھا میں بس۔۔بس اتنا چاہ رہا تھا کہ تم مجھے کُھلے دل سے قبول کرو۔۔پر شاید تم مزید بد گُمان ہونے لگی۔۔

عُذیر کہ سامنے کھڑی صفا آنکھوں میں خوف اور حیرت لیئے اُسے دیکھ رہی تھی۔۔

تبھی عُذیر نے ہاتھ بڑھاتے اُسکے بال ماتھے پر سے ہٹائے۔۔بہت اچھی لگ رہی ہو یہ کلر سوٹ کر رہا ہے تم پر میرون سوٹ پہ سکن شال اُوڑھے صفا واقعی اُسے اچھی لگی تھی۔۔

مروہ جتنی اچھی۔۔

مروہ کہ نام پہ عُذیر کی آنکھوں سے ایک عکس لہراتا ہوا گزرا تھا اور اُس کہ ساتھ ہی

آنکھوں میں مرچیں بھرنے لگی تھیں۔۔

دیکھو صفا تم سے کچھ چُھپا نہیں ہے تم سب جانتی ہو۔۔اپنے لفظ مکمل کرتا وہ پھٹ پڑا تھا۔۔

میں میں بہت چاہتا ہوں اُسے بہت کوشش کہ باوجور بھی وہ نہیں نکلتی نہیں نکلتی میرے دل سے۔۔

عُذیر کی آنکھوں میں چھلکتے آنسو دیکھ صفا جو اپنی غلطی کا شدت سے احساس ہوا۔۔

صفا مجھے تمھاری اور تمھاری مدد کی ضرورت ہے پلیز ہیلپ می مجھے بچالو مجھے نکال لو اس اذیت سے۔۔

عُذیر شدت جذبات سے صفا کہ گلے لگے رونے لگا تھا جبکہ صفا اُسکی اذیت اپنی پوروں پہ چُننے کو تیار تھی۔۔

****

سوئی ہوئی مروہ کو رات کہ وقت لگتی بھوک نے بے چین کیا تو وہ اُٹھ بیٹھی۔۔

ہائے ابراہیم تم کتنا بدل گئے ہو جانتے بھی ہو کہ کیا حالت ہے میری اور پھر بھی

کھانے کا نہیں پوچھا مجھے۔۔

مروہ کو اپنی حالت پہ رونا آنے لگا تھا پر پھر سب پس پُشت ڈالتے وہ اُٹھی اور کمرے سے باہر نکل آئی۔۔

مروہ کو لگا تھا کہ شاید ابراہیم لاونج میں ہو پر لاونج تو بالکل خالی تھا۔۔لاونج کو گھور کہ دیکھتے وہ ڈرائنگ روم کی جانب بڑھی پر وہ وہاں بھی نہیں تھا۔۔

اب گھر میں ایک ہی کمرہ باقی بچا تھا جو گل کا تھا۔۔

نہیں وہ وہاں نہیں جا سکتا بالکل نہیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابراہیم نے اس پل مروہ کی بھوک اور نیند دونوں اُڑا دی تھیں۔۔

****

اپنے دل پہ دھرا ہاتھ پیار سے مسلتے ابراہیم کا سویا ہوا وجود یکدم چونکا۔۔

اس ہاتھ کی اُنگلیوں میں دو رنگز تھیں جبکہ مروہ کبھی بھی گھر میں رنگز نہیں پہنتی تھی۔۔

پہلے تو ابراہیم رُکا تھا پر اب وہ ایک جھٹکے سے مڑا۔۔

تم۔۔۔تم یہاں کیا کر رہی ہو؟؟

یہ میرا کمرہ ہے ابراہیم چند لمحوں کا چھایا فسوں چھٹ چُکا تھا۔۔

اوہ ایم سوری مجھے دھیان نہیں رہا کہ یہ تمھارا کمرہ ہے اس سے پہلے کہ ابراہیم بستر سے نکلتا گل نے بنیان سے چھلکتے ابراہیم کہ کسرتی بازو پہ ہاتھ دھرتے ہوئے روکنا چاہا۔۔

مت جاوا براہیم میں بیوی ہوں تمھاری۔۔مجھے بھی ضرورت ہے تمھاری۔۔

اپنی حد میں رہو گل لالہ۔۔

میں حد میں ہی ہوں پر اب یہ دوری برداشت نہیں ہوتی مجھ سے اپنی بات مکمل کرتی وہ اپنا سر اُسکے کندھے پہ رکھنے لگی۔۔

ہوش میں آو گل نیند کہ خُمار سے بھری سُرخ آنکھوں میں غُصہ لئیے ابراہیم نے گل کو جھٹکا۔۔

ابراہیم صرف آج صرف آج کی رات رُک جاو میرے پاس میں کچھ نہیں مانگتی تم سے بس مجھے میرا حال دل کہنے دو ایک عورت ہوتے ہوئے اپنی عزت اور انا سائیڈ پہ کیئے وہ بھکارن لگ رہی تھی جو اپنے کاسے میں وقت کہ سکے چاہتی تھی۔۔

گل مجھے ہمدردی ہے تم سے پر جس چیز کی طلبگار تم ہو وہ کم سے کم میں تمہیں نہیں دے سکتا۔۔

میں بیوی ہوں تمھاری حلال رشتہ ہے ہمارا۔۔

میری بیوی صرف مروہ ہے اور اُسکے علاوہ میں کسی کو اپنی بیوی نہیں مانتا اور اگر تم سے یہ سب برداشت نہیں ہوتا تو بول دو آزاد کر دونگا تمہیں۔۔

اپنی بات مکمل کرتے اپنی بازو جھٹکتا وہ باہر نکل گیا۔۔

جبکہ دروازے کی اوٹ میں کھڑی مروہ منہ پہ ہاتھ دھرے اپنی آواز کا گلہ گھونٹتے بے آواز روتی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئ۔۔

******

مروہ دروازے سے ہٹتی اپنے کمرے میں واپس آ گئ تھی اور اپنے کمرے کا دروازہ بند کرتی دروازے کہ ساتھ ہی بیٹھتی چلی گئ تھی۔۔

ابراہیم کی بے تحاشا محبت اُسے آج کسی تھپڑ کی طرح اپنے چہرے پہ محسوس ہوئ تھی۔۔آنسو تھے کہ رُک ہی نہیں رہے تھے۔۔

کتنی ناشُکری ہوں نا میں کبھی بھی کسی کی بھی محبت کا مان نہیں رکھ پائی میں۔۔

تم کتنا چاہتے ہو مجھے اور میں میں تو شاید صحیح سے تم سے پیار تک نہیں کرتی۔۔۔بلکہ میں نے تو تمہیں صرف عُذیر سے رہائی حاصل کرنے کہ لئیے استعمال کیا۔۔

اور عُذیر اُسکی دھتکار مجھے اتنے زور سے لگی کہ میں پھر محبت کر ہی نہیں پائی نا ہی تمھاری محبت دیکھ پائی۔۔(روتے ہوئے مروہ کی ہچکی بندھنے لگی تھی)

میں اپنی محبت اور انا میں اس قدر اندھی ہو گی اُبراہیم کہ تمھاری محبت کو اپنے قریب تک آنے نہیں دیا۔۔

بلکہ شاید۔۔شاید میں عُذیر سے ٹھوکر کھانے کہ بعد اتنی بے حس ہو گی کہ کچھ دیکھ اور محسوس ہی نہیں کر سکی۔۔

پر اب اور نہیں اب اور دیر نہیں کرونگی میں اپنے گال سختی سے رگڑتے وہ زمین سے اُٹھتے تیزی سے باہر کی جانب بڑھی ڈرائنگ روم کا دروازہ کھلا دیکھ وہ بھاگتی ہوئی ابراہیم تک پُہنچی اور اُس سے لپٹ گئی۔۔

)مروہ کہ یوں رونے پہ ابراہیم بوکھلا گیا تھا اُسے لگا کہ شاید۔۔شاید مروہ نے اُسے اُس

کمرے میں دیکھ کر کوئی غلط اندازہ لگا لیا ہے تبھی رو رہی ہے(

Hey shhh zra dont cry please..

میں نے کچھ نہیں کیا مجھے نہیں پتہ تھا وہ روم اُسکا ہے قسم سے میں سچ بول رہا ہوں۔۔

مروہ نے ابراہیم کہ سینے میں چُھپا سر اُٹھایا اور اپنا ہاتھ اُسکے لبوں پہ دھرا کچھ مت کہو کچھ بھی نہیں صرف مجھے سُنو۔۔

ابراہیم۔۔(بات کرتے ہوئے مسلسل مروہ کہ لب کپکپا رہے تھے)آج تک کی کہی میری ہر بات کہ لیئے مجھے معاف کر دو ابراہیم۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا ہوا میری جان ایسے کیوں بول رہی ہو؟؟

میں جانتی ہوں میں بالکل بھی اچھی وائف نہیں ہوں۔۔

نہیں تم سب سے اچھی ہو۔۔

کہاں اچھی ہوں میں تمہیں آپ بھی نہیں کہتی تمھارا کوئی کام نہیں کرتی صرف نخرے دیکھاتی ہوں اور تنگ کرتی ہوں تمہیں۔۔

تم میری محبت میرا سب کچھ ہو تم کسی کام کرنے کہ لیئے نہیں ہو کیونکہ تم میرے دل

کی ملکہ ہو اور تمہیں تو سو خون معاف ہیں میری جان۔۔پر بس ہمیشہ میرے ساتھ میری بن کہ رہنا۔۔

ابراہیم کی بات پہ کھلکھلاتی ہوئی مروہ پھر سے اُسکے سینے میں پناہ تلاش کرنے لگی کیونکہ یہ واحد اور محفوظ پناہ گی تھی۔۔۔

جبکہ اپنے کمرے کہ دروازے میں کھڑی گل نے بے دردی سے اپنی آنکھیں رگڑیں۔۔

میں تم دونوں کو برباد کر دونگی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

جلدی کرو مروہ دیر ہو رہی ہے۔۔

ہاں بس آئی لپ اسٹک کا فائنل ٹچ دیتے مروہ نے وہیں سے ہانک لگائی۔۔

ہاں چلو چلیں بلکہ رُکو ادھر دیکھو ابراہیم کا بازو پکڑتے مروہ نے اپنی طرف گُھمایا۔۔

تم نے ٹائی نہیں پہنی ابراہیم۔۔

کیا ہو گیا ہے یار میں کونسا کسی آفیشل ڈنر پہ جا رہا ہوں۔۔

پر پھر بھی تم ٹائی پہنو گے تو زیادہ اچھے لگو گے۔۔

جینز کی پینٹ پہ بلیک شرٹ پہ بلیک ہی بلیزر پہنے وہ واقعی بہت حسین لگ رہا تھا۔مجھے چھوڑو یہ بتاو جانا کہاں ہے۔۔

وہیں دو دریا کہ پاس جو ریسٹورنٹ ہے تمہیں پتہ تو ہے وہ مجھے کتنا پسند ہے۔۔

اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ کہتے گل لالہ کی آواز گونجی۔۔

خان میں بھی چلوں؟؟

ابراہیم تو اُسے حیرت سے دیکھ کر اگنور کرتا باہر نکل گیا۔۔

جبکہ اُسکے اُترتے چہرے کو دیکھ۔۔

مروہ اُسے پانچ منٹ میں تیار ہو کر نیچے آنے کا کہتی باہر نکل گئ۔۔

پر گل نے تیار ہونے کہ بجائے صرف چادر اُوڑھی اور ایک میسیج کرتے باہر نکل آئ۔۔

****

گل لالہ اپنی چادر ٹھیک کرتے اور لاک لگاتے ہوئے باہر نکلی جہاں سامنے ہی لفٹ کہ

پاس مروہ اُسکے انتظار میں رُکی ہوئی تھی۔۔

)اُس دن کہ بعد سے مروہ کہ دل میں ایک سافٹ کارنر بن گیا تھا گل لالہ کہ لیئے کیونکہ وہ بھی اپنی محبت کہ ہاتھوں یونہی ٹُھکرائی گئی تھی۔۔اُسے عُذیر نے ٹُھکرایا تھا اور اسے ابراہیم ٹُھکرا رہا تھا(

یہ لو مروہ تمھارا موبائل تم اندر ہی بھول گئی تھی اسے۔۔

ہائے تم یہ کیوں لے آئی میں باہر جاتے ہوئے فون نہیں لیکر جاتی ویسے بھی کونسا میری کوئی کال آنی ہوتی ہے ایسے ہی خواہ مخواہ سنبھالنا پڑے گا اب۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایسا کرو تم اسے واپس رکھ آو۔۔مروہ کو کسی طور فون ساتھ نا لے جاتے دیکھ گل نے نئی تجویز دیتے ہوئے کہا۔۔

اب تو میں لے آئی ہوں میں پکڑ لونگی اگر تم کہو۔۔

اوکے ٹھیک ہے چلو نیچے ابراہیم کب سے ویٹ کر رہا ہے اپنے پیچھے گل لالہ کو آنے کا اشارہ کرتی وہ لفٹ میں گھس گئی۔۔

****

احمر اس وقت سٹڈی میں موجود تھا جہاں انگیٹھی میں آگ جل رہی تھی۔۔

اور وہ ایک سائیڈ پہ بیٹھا ز مینوں کا حساب کتاب دیکھ رہا تھا۔۔

تبھی دروازہ ناک کرتے شگفتہ اندر آئیں۔۔

آیئے اماں۔۔مجھے بُلوا لیتیں نہیں بیٹا بس ایسے ہی سوچا اپنے بیٹے کہ ساتھ کافی پیئیوں۔۔

واہ یہ آپ نے بنائی ہے؟؟

ہاں خود بنائی ہے میں نے۔۔

واو پھر تو مزہ آجائے گا میں ویسے بھی بہت مس کرتا ہوں آپکی کافی کو۔۔

تو بیٹا کہہ دیا کرو اتنا تو کر ہی سکتی ہوں اب میں۔۔

نہیں اماں پوری زندگی آپ ہی نے کیا ہے اب بس آرام کریں۔۔۔

ہاں پر پلیز مہرین کو کافی بنانا سیکھا دیں وہ تو بس کڑوا سا گرم پانی پلا دیتی ہے۔۔

نہیں بیٹا وہ بھی اچھی بناتی ہے پر پھر بھی میں سیکھا دونگی اُسے۔۔

بات مکمل ہوتے کافی کہ گھونٹ بھرتے احمر فائلز پر جُھک گیا تھا جبکہ احمر پہ نظریں

جمائے شگفتہ اپنی ہی سوچ میں گُم تھیں۔۔

پر پھر کچھ دیر کی خاموشی کہ بعد گویا ہوئیں۔۔

شاہمیر کو نوکری مل گئی ہے نا احمر۔۔

ہمم۔۔جی بتایا تھا مہرین نے۔۔

کراچی میں ملی ہے نا؟؟

جی وہیں پہ ہے۔۔

بیٹا کیا تم نے شاہمیر سے ذکر کیا تھا کہ مروہ کراچی میں ہے؟؟

شگفتہ کہ پوچھنے پہ اُس دن شاہمیر کا بار بار مروہ کا پوچھنا احمر کو یاد آیا تھا۔

جی وہ جانتا ہے۔۔

تمہیں اُسے مروہ کہ متعلق کچھ نہیں بتانا چاہیے تھا احمر۔۔

پر کیوں اماں۔۔

کیوں کو چھوڑو بس یہ دُعا کرو کہ میرا وہم غلط ثابت ہو اور اگر ہو سکے تو شاہمیر پہ نظر

رکھواواُس نکمے کو کس نے اتنی اچھی نوکری دے دی کراچی میں آخر۔۔

پر اماں آپ ایسا کیوں بول رہی ہیں؟؟

تم سے جتنا کہا ہے اُس پہ عمل کی کوشش کرو بیٹا۔۔اور ہاں میں ایک دو دن تک کراچی کہ لئیے نکل رہی ہوں۔۔

کیا پر کیوں؟؟

تم مروہ کو یہاں آنے نہیں دینا چاہتے نا آنے دو پر میں اپنی تسلی چاہتی ہوں بیٹا۔۔

پر اماں آپ تو عدت میں ہیں نا۔۔

مرے ہوئے کی عدت سے زیادہ بہتر ہے کہ میں کسی زندہ کی زندگی بچاوں۔۔

اماں آپ۔۔اوکے ٹھیک ہے میں عمیرا آپا کو لے جاتا ہوں کراچی وہ مل لیں گی اُس سے آپ یوں اپنی عدت چھوڑ کہ مت جائیں پلیز۔۔

وہ احمر کو منانے میں کامیاب رہی تھیں وہ ماں تھیں اور جانتی تھیں کہ اُسے کیسے رام کرنا ہے۔۔

تو پھر ٹھیک ہے کل ہی نکل جاو دونوں۔۔

کل نہیں اماں اب ایسے سب چھوڑ کہ بھی نہیں جا سکتا آپ مجھے دو دنوں کا وقت دیں۔۔

چلو ٹھیک ہے صرف دو دن ورنہ میں خود چلی جاونگی۔۔

احمر کو وارن کرتیں وہ اپنی بات مکمل کرتے باہر نکل گئیں۔۔

****

پورے راستے مروہ سانگز چینج کرتے اور ابراہیم سے ڈھیروں باتیں کرتے ہوئی آئی تھی اور وہ مغرور شخص اُسکی ہر فضول سے فضول بات پر بھی ہنستا مُسکراتا جواب دیتا رہا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گل کو تو ان دونوں کہ درمیان اپنا آپ صرف کباب میں ہڈی کا سا لگ رہا تھا۔۔

کچھ ہی دیر بعد وہ تینوں ریسٹورنٹ پُہنچ چُکے تھے۔۔

گل لالہ اتنا خوبصورت منظر دیکھ کر حیران ہی رہ گئی تھی۔۔

وہ پہلی بار سمندر کو یوں اتنے نزدیک سے دیکھ رہی تھی۔۔

ہٹ کی طرح کا بنا ریسٹورنٹ اور نیچے سے گزرتا شور کرتا سمندر کا پانی سب بے حد

حسین تھا۔۔

اپنے ارد گرد کی خوبصورتی کو دیکھتے گل نے ابراہیم پہ نظر ڈالی جو مروہ کی جانب مینیو کارڈ بڑھا رہا تھا۔۔

پر اُس نے وہ کارڈ بنا کھولے گل کو تھما دیا۔۔اور ابراہیم بھنویں اُچکاتا اُس کی اس کو دیکھتا رہ گیا۔۔

مجھے وہ کھانا ہے جو اُس ٹیبل پہ بیٹھے ہوئے وہ لوگ کھا رہے ہیں۔۔

اب مجھے کیا پتہ وہ کیا کھا رہے ہیں یار آپ مینیو دیکھو۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں ابراہیم وہ ویٹر میرے پاس سے پلیٹر لے کر گزرا ہے بہت مزے کی خوشبو آ رہی تھی اُس میں سے تم جاو اور اُن سے پوچھو کہ اُنہوں نے کیا آرڈر کیا ہے۔۔

گل لالہ ایک نظر اُن پہ ڈالتے اب مینیو دیکھنے لگی تھی ویسے بھی وہ دونوں تو اُسے یکسر نظر انداز کیئے ہوئے تھے۔۔

اوکے میں پوچھ کہ آتا ہوں۔۔

ابراہیم آخر ہار مانتا اُس ٹیبل کی جانب بڑھ گیا۔۔

تو پھر کیا چوز کیا ہے تم نے گل(پتہ نہیں یہ انگلش میں لکھا مینیو اسے پڑھنا بھی آتا ہو گا کہ نہیں)۔۔

میں فرائیڈ رائس لونگی مینچورین کہ ساتھ۔۔

پر جب گل نے مینیو میں سے ڈشز بتائیں وہ اُسے حیران کر گئی تھیں۔۔

اپنے سامنے بیٹھی ہری آنکھوں والی گُلابی سی لڑکی کو مروہ نے پہلی بار اتنی جائزہ لیتی نگاہوں سے دیکھا تھا وہ کافی حسین تھی اور شاید پڑھی لکھی بھی پر اُسکی ڈریسنگ کی وجہ سے اُسکی ساری شخصیت ہی دب جاتی تھی یہ انکشاف مروہ پہ آج ہوا تھا۔

تم کتنا پڑھی ہوئی ہو۔۔

میں۔۔میں ایف ایس سی کر رہی تھی پر پھر شادی ہو گئی۔۔

ایف ایس سی۔۔

ہاں میں شروع سے ہی ابراہیم سے کافی انسپائر تھی تو بس۔۔

ابراہیم کہ نام پہ گل کہ چہرے پہ بکھرتے رنگ اُسے اور بھی حسین بنا رہے تھے۔۔

تبھی ابراہیم کُرسی گھسیٹتا وہاں آ بیٹھا۔۔

اور مروہ بمشکل اپنی توجہ گل لالہ سے ہٹاتے ابراہیم کی جانب متوجہ ہوئی۔۔

ہاں تو کیا کھا رہے ہیں وہ۔۔

وہ سی فوڈ کھا رہے ہیں کہو تو منگوادوں ابراہیم نے مُسکراتے ہوئے پوچھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ فش نہیں کھاتی کُجا کہ پورا سی فوڈ پلیٹر منگوائے گی۔۔

نہیں نہیں مجھے یہ نہیں کھانا تم میرے لئیے bbq آرڈر کردو۔۔

ابراہیم آرڈر لکھواتا ابھی سیدھا ہی ہوا تھا کہ شاہمیر گل کہ ساتھ والی چوتھی خالی کُرسی کو گھسیٹتا اُس پہ بیٹھنے لگا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

I am so so sorry marwah...

مجھے دیر ہو گئی اصل میں میں جس ہوٹل میں رُکا ہوں وہ کافی دور ہے یہاں سے۔۔۔

شاہمیر اپنی ہی روداد سُنانے میں لگا ہوا تھا جبکہ ابراہیم اور مروہ حیرت سے اُسے بولتا سُن رہے تھے۔۔

اور گل۔۔ گل کی تو خوشی کا ٹھکانہ ہی نہیں تھا وہ تو اُنکے چہرے کہ رنگ دیکھ ایسے لطف اندوز ہو رہی تھی کہ جیسے سامنے کوئی من پسند فلم چل رہی ہو۔۔

میں نے۔۔۔میں نے تمہیں نہیں بُلایا۔۔

کیا یار تم ہی نے تو میسیج کیا تھا کہ ڈنر کرو ہمارے ساتھ۔۔

شاہمیر کی بات پر ابراہیم اپنے اندر کہ پٹھان کو سُلانے میں ناکام ہو رہا تھا تبھی جن نظروں سے اُس نے مروہ کو گھوراوہ اُسے ٹھنڈا یخ کر گئی تھیں۔۔

نہیں۔۔میں نے نہیں بُلایا ابراہیم پلیز میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔۔

کیا کہہ رہی ہو مروہ یہ دیکھو یہ تمھارا ہی میسیج ہے نیچے نام لکھا ہے تمھارا ورنہ میرے پاس کہاں نمبر تھا تمھارا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابراہیم نے شاہمیر کہ فون پہ چمکتا مروہ کا نمبر اور میسیج دونوں کافی ضبط سے دیکھے تھے۔۔

پر پھر اس ساری سیچویشن کو سنبھالتا گویا ہوا۔۔

ہاں میں نے ہی کہا تھا مروہ کو کہ تمہیں میسیج کر دے آفٹر آل تم مہمان ہو ہمارے۔۔

ابراہیم کہ کہے گئے الفاظ گل کہ لئیے کافی شاکنگ تھے۔۔اوہ او کے بہت شکریہ ڈنر پہ بُلانے کا اُس دن صحیح سے تعارف نہیں ہو پایا ہمارا شاہمیر نے اپنا ہاتھ بڑھاتے تعارف

کروانا شروع کیا۔۔

میں مروہ کہ چچا کا بیٹا ہوں اور میری بہن مروہ کی بھابھی بھی ہے۔۔۔

یہ وہ تعارف تھا جو ابراہیم پہلے ہی جانتا تھا پر شاہمیر کہ بڑھے ہاتھ کو جس سختی سے اُس نے تھاما تھا وہ شاہمیر کو اُسکی ناپسندیدگی ظاہر کرنے کہ لئیے کافی تھا۔۔۔

جبکہ مروہ کافی حیرت زدہ تھی اور خاموشی سے بیٹھے اس unexpected guest کو گھور رہی تھی۔۔

اور جب وہ اتنا بڑا الزام لگا ہی رہا تھا تو وہ کیوں کوئی کسر اُٹھا رکھتی سو پنجے جھاڑتے وہ شاہمیر پہ لفظوں کہ تیر چلانے لگی۔۔

تم کراچی میں کیا کر رہے ہو شاہمیر؟؟

تمہیں ڈھونڈتا ہوا آیا ہوں۔۔۔شاہمیر کی نظریں مروہ کو دیکھنے کہ بجائے با قاعدہ تاڑ رہی تھیں اور ابراہیم کا خون اُبل اُبل کہ پھٹنے کہ قریب تھا۔۔

تم مجھے کس خوشی میں ڈھونڈتے پھر رہے ہو اب یہ بھی بتا دو۔۔

ظاہری بات ہے میں دیکھنا چاہتا تھا کہ جس مروہ نے عُذیر کہ لئیے مجھے ٹُھکرایا آخر کو وہ

اپنی محبت کو کس کہ لئیے چھوڑ گی پر خیر تمھارا انتخاب کافی بہترین ہے اس بار ابراہیم کو دیکھتے اُسکی نظروں میں ستائش تھی۔۔

شاہمیر کہ کیئے گ ئے انکشاف پہ ابراہیم نے مروہ کو سخت نظروں سے گھورا جس پہ وہ نظریں چُرانے لگی۔۔اس سے پہلے کہ ابراہیم کچھ کہتا۔۔

کہ تبھی ویٹر کھانا سرو کرنے لگا۔۔

پر ایک پٹھان میزبان ہونے کہ ناطے اپنے جذبات کو قابو پاتے ابراہیم نے شاہمیر سے کہا۔۔تم دیکھ لو شاہمیر اگر کچھ اور آرڈر کرنا چاہو تو۔۔

نہیں نہیں میں بھی یہ bbq لونگا مجھے بھی مروہ کی طرح یہ بہت پسند ہیں اور ویسے بھی یہ بہت ہونگے اپنے سامنے پڑے ہر طرح کہ کبابوں کو دیکھتے شاہمیر نے اُسے آگاہ کیا۔۔

شاہمیر کی اس بات پر مروہ اُسے گھورے بنا نا رہ پائ تھی جس شخص سے کبھی اُسکی نا بن پائ تھی آج وہ یوں ظاہر کر رہا تھا جیسے اُنکے نا جانے کتنے گہرے تعلقات رہے ہوں۔۔

ابراہیم کہ لئیے شاہمیر کو برداشت کرنا مشکل سے مشکل تر ہوتا جا رہا تھا وہ اپنے لب سختی

سے بھینچے شاہمیر کی نظروں کا طواف اور اُسکا پلیٹر میں سے کھانا نکال نکال کر مروہ کی پلیٹ میں رکھنا کافی ضبط سے دیکھ رہا تھا۔۔

پر اب ابراہیم نے بھی زبان کہ وار چلاتے ہوئے کہا۔۔

مروہ تم نے اپنے بھائی کو بتایا نہیں کہ یہ ماموں بننے والا ہے۔۔۔

ابراہیم کی آواز پہ شاہمیر کو کھانا حلق میں اٹکتا ہوا محسوس ہوا جس پہ وہ ایکسکیوز کرتا پانی پینے لگا۔۔

بہت مبارک ہو تم دونوں کو۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مروہ کو تو آج کا دن ہی منحوس لگ رہا تھا وہ کبھی غُصے سے شاہمیر کو اور کبھی ڈرتے ہوئے ابراہیم کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

اور گل اُسکے اُڑے رنگ دیکھتی خوب انجوائے کر رہی تھی۔۔

مروہ کیا تم پوچھو گی نہیں کہ تمھارے جانے کہ بعد وہاں مری میں کیا ہوا؟؟

اور یہی وہ بات تھی جس سے فی الحال ابراہیم مروہ کو اس کنڈیشن میں بچانا چاہتا تھا۔۔۔

اب تم آہی گئے ہو تو یقیناً بتا کہ بھی رہو گے اس لئیے بتاو کیا ہوا وہاں۔۔۔

خود کو نارمل ظاہر کرتی مروہ نے سیخ کباب کا ٹکڑا کانٹے میں پھنساتے منہ میں رکھا۔۔۔

تمھارے جانے کہ بعد میں نے اور احمر نے پوری رات تمہیں پورے مری میں تلاشا پر تم نہیں ملی۔۔۔

کھانا مروہ کو حلق میں اٹکتا ہوا محسوس ہونے لگا تھا۔۔۔پر اُسے نگلتے ایک ہی لفظ کہا پھر؟؟

پھر اگلے دن تمھاری بارات آئی لاہور سے اور عُذیر۔۔۔عُذیر تو تمھارے بھاگنے کی خبر پہ یقین مانو پاگل ہی ہو گیا تھا بیچارا اُسے تو یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ سب سے لڑ کر اُس سے منگنی کرنے والی مروہ یوں اُسے چھوڑ کہ بھی جا سکتی ہے۔۔

شاہمیر کسی فلم کی سٹوری کی طرح مزے لے لیکر سُنا رہا تھا جبکہ ساتھ بیٹھے تینوں نفوس میں سے ایک ایکسائیٹڈ ہوتے دوسرا غُصے سے مٹھیاں بھینچے جبکہ مروہ دھڑکتے دل کہ ساتھ سب سُن رہی تھی۔۔

پر پھر کیا تھا تمھارے ابا نے اپنی عزت بچانے کہ لئیے عُذیر اور صفا کا نکاح پڑھوا دیا۔۔۔

کیا؟؟؟مروہ کہ ہاتھ سے کانٹا چھوٹا پلیٹ میں جا گرا۔۔کیا عُذیر۔۔۔عُذیر ایسا نہیں

کر سکتا۔۔وہ ایسے کیسے۔۔

ہاں وہ تو واقعی نہیں ایسا کر سکتا وہ تو مان بھی نہیں رہا تھا آخر کو محبت کرتا تھا تم سے پر اُس بیچارے کی کسی نے سُنی ہی نہیں۔۔۔

عُذیر کہ ذکر پہ مروہ کی بدلتی حالت ابراہیم کہ طیش کو اور ہوا دے رہی تھی پر وہ سب بُھلائے صرف عُذیر کہ بارے میں جاننے کو انٹریسٹڈ تھی۔۔

اور صفا۔۔صفا مان گئ تھی اس نکاح کہ لئیے؟؟

نہیں اُس نے بھی کافی شور کیا پر کسی نے سُنی ہی نہیں اب جو عزت تم اُتار گئ تھی اُسے کسی بھی طرح صحیح تو کرنا تھا۔۔شاہمیر نے بڑی دلجمعی سے اپنی پلیٹ صاف کی۔۔

ویسے مروہ تم اور عُذیر تو محبت کرتے تھے پھر یہ بندہ کہاں سے آ گیا اور ساری کہانی کیسے چینج ہوئ؟؟

مروہ عُذیر سے محبت نہیں کرتی تھی۔۔۔

ابراہیم کہ غُرا کر کہنے پہ شاہمیر نے مُسکراتے ہوئے سر جھٹکا۔۔

جیسے کہنا چاہتا ہو کہ تم واقعی میں کچھ نہیں جانتے۔۔

تم کیا جانو میں کتنا خوار ہوا اس کے پیچھے پر اسے تو عُذیر کہ سوا کچھ دکھتا ہی نہیں تھا۔۔

شٹ آپ۔۔۔جسٹ شٹ آپ۔۔ابراہیم نے ارد گرد کا لحاظ کیئے بنا کافی اُونچی آواز میں کہا۔۔

پر مروہ تو اس وقت عُذیر اور صفا کی شادی پر ہی اتنی شاکڈ تھی کہ کسی کی آواز ہی نہیں آرہی تھی۔۔

وہ تو چاہتی تھی کہ عُذیر روتا بلکتا رہے اُسکے لیئے پر اُس نے اُس نے تو اُسی کی بہن سے نکاح کر لیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مروہ کو پریشان ہوتا دیکھ اور ابراہیم کی غُصہ سے پھولی رگوں کو اگنور کرتا وہ مزے سے پلیٹ میں مزید کباب رکھتا کہنے لگا۔۔۔

تم تو اتنی سی ہی بات پر سُن ہو گئی ہو ابھی تو ایک اور دھماکہ کیا ہی نہیں میں نے۔۔۔

کک۔۔کیا اور کیا ہوا۔۔

تمھارے ابا نے تمھاری وجہ سے خود کشی کر لی مروہ۔۔

کیا؟؟؟

چچچچ۔۔۔گل کہ اتنے افسوس سے چچچ کرنے پہ سب کی نظریں اُسکی جانب گھومیں۔۔

ویسے تم ڈنر پہ اپنی میڈ کو بھی لائے ہو سٹرینج۔۔

شاہمیر کی بات کا جواب دینا کسی نے بھی ضروری نہیں سمجھا تھا۔۔

پر میڈ کہ لفظ پہ گل پہلو بدلتی پلیٹ پہ جُھکی۔۔

ابانے۔۔ابانے خودکشی کرلی۔۔

ابراہیم۔۔یہ۔۔یہ جھوٹ بول رہا ہے نا؟؟

مروہ کی اس وقت جو حالت ہو رہی تھی ابراہیم اُن سب باتوں کو جن کا جواب وہ مروہ سے چاہتا تھا بھولے اُسکی طرف مڑا۔۔

Relax calm down zra??

ابراہیم دیکھو دیکھو یہ کیا بکواس کر رہا ہے۔۔

تم جھوٹ بول رہے ہو ہے نا تم۔۔تم یہ سب مجھے پریشان کرنے کہ لئیے بول رہے ہو ایسا کچھ نہیں ہوا ہے نا؟؟

نہیں میں تو بالکل سچ بول رہا ہوں بیچارے کیسے فیس کرتے سب کو سو دُنیا ہی چھوڑ گ ئے۔۔

ابراہیم تم۔۔تم پتہ کرواو کہ یہ سچ بول ہے یا نہیں تمھارے لئیے تو مشکل نہیں ہے نا کچھ بھی؟؟

پلیز ابراہیم مروہ روتے ہوئے چلانے لگی تھی اور ارد گرد بیٹھے لوگ حیرت سے اُسے دیکھنے لگے تھے۔۔

مروہ سنبھالو خود کو یوں تماشا نا لگاو سب دیکھ رہے ہیں۔۔

میں۔۔میں کیسے سنبھالوں کیسے تم دیکھ نہیں رہے یہ۔۔یہ کیا کہہ رہا ہے؟؟

اسے چھوڑو اور اُٹھو گھر چلو۔۔

تم پتہ کرواو ابراہیم پلیز مجھے اس احساس جرم میں مبتلا مت ہونے دو مجھے نجات دلواو اس الزام سے۔۔

میں کہہ رہا ہوں نا اُٹھو۔۔

وہ زبردستی مروہ کو لئیے کھڑا ہوا جو اس وقت بالکل اُسکے سہارے پہ کھڑی تھی۔۔

اور تم بات سُنو میری جو گند پھیلانے آئے تھے پھیلا لیا تو دور رہو میری بیوی سے دوبارہ اسکے آس پاس بھی برداشت نہیں کرونگا میں تمہیں۔۔۔

مروہ کو لئیے شاہمیر کو وارن کرتا وہ آگے بڑھ گیا۔۔

جبکہ تب سے بیٹھی سکون سے کھانا کھاتی گل تیزی سے اُٹھی اُسے خود ہی پیچھے جانا تھا ویسے بھی وہ کہاں کسی کو یاد رہتی تھی۔۔

مروہ کا موبائل اُٹھاتے وہ اُٹھی پر شاہمیر کو باآور کروانا نہیں بھولی میں میڈ نہیں ہوں بیوی ہوں ابراہیم کی سمجھے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دو بم شاہمیر نے گرائے تھے جبکہ آخری بم گل نے اُس پہ گرایا تھا۔۔۔

اور وہ دور جاتی گل کو حیرت سے دیکھنے لگا یہ کیا کہانی ہے پر حو بھی ہے بالکل سمجھ سے باہر ہے۔۔۔

******

ابراہیم کہ ذہن میں بہت سے سوالات تھے جنکے جوابات وہ مروہ سے چاہتا تھا پر جن حالات میں مروہ گھر پُہنچی تھی وہ اُسے مزید پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا اس لئیے وہ مروہ

کو سکون آور دوا دے کر خود پوری رات جلے پیر کی بلی کی طرح پھرتا رہا تھا جبکہ گل کسی دھماکہ کا انتظار کرتے کرتے خود ہی سو گئی تھی۔۔

****

صُبح گیارہ بجے مروہ کی آنکھ کُھلی تھی۔۔

اُس نے جونہی اپنے ارد گرد نگاہ دوڑائی سامنے ہی ابراہیم کو بیٹھا دیکھ لیٹے لیٹے ہی گویا ہوئی۔۔

ابراہیم تم پتہ کرواو میرے ابا ٹھیک ہیں نا ویسے بھی تمھارے لئیے یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے تم تو میری اماں کا نمبر نکلوا سکتے ہو تو یہ۔۔یہ بھی کر لو۔۔

کیا تم عُذیر سے محبت کرتی تھی اپنی سُرخ جلتی ہوئی آنکھیں مروہ کہ وجود پہ ڈالتے اُسے ان سُنا کرتا وہ وہیں بیٹھے بیٹھے گویا ہوا۔۔

مروہ تو بھول ہی گئی تھی کہ ابھی یہ کھاتا بھی کُھلنا ہے۔۔

ابھی یہ سب ضروری نہیں ہے ابراہیم تم میرے ابا۔۔۔

)ترکِ تعلقات پہ رویا نا تو نا میں۔۔لیکین یہ کیا کہ چین سے سویا نا تو نا میں۔۔وہ ہمسفر

تھا۔۔(

ہاں یانامروہ۔۔۔ابراہیم کی آوازاس قدر بُلند تھی کہ مروہ اُٹھ بیٹھی تھی جبکہ شور کی آواز پہ گل باہر دروازے میں آ کھڑی ہوئ تھی۔۔

مروہ کو سر جُھکائے خاموش بیٹھا دیکھ پھر سے پوچھا گیا۔۔

ہاں یانامروہ۔۔

وہ میرا منگیتر تھا۔۔

یہ میں جانتا ہوں تمہیں اُس سے محبت تھی کہ نہیں یہ بتاو۔۔

یہ سب اب کوئ معانی نہیں رکھتا ابراہیم۔۔

)وہ ہمسفر تھا مگر اُس سے ہمنوائ نا تھی۔۔کہ دھوپ چھاوں کا۔۔کہ دھوپ چھاوں کا عالم رہا جُدائ نا تھی۔۔وہ ہمسفر تھا(

میری بات کا جواب دو ہاں کہ نا۔۔۔چلا کہ کہتے سائیڈ پہ رکھا واز دیوار پہ مارتا وہ غُصہ میں مروہ کہ قریب پُہنچا۔۔

ابراہیم کہ تیور دیکھ مروہ کی سانس سوکھنے لگی تھی۔۔

ہاں۔۔ہاں میں کرتی تھی اُس سے محبت پر۔۔

تو پھر مجھ سے نزدیکیاں کیوں بڑھائیں مجھ سے شادی کیوں کی تم نے۔۔

اس سوال کہ جواب کہ بجائے مروہ نے جُھکا سر مزید جُھکا لیا۔۔

مروہ کا جُھکا سر اپنی ہر بات کی تصدیق کرتا جا رہا تھا۔۔مروہ کہ جُھکے سر کو دیکھتے ابراہیم نے دل کڑا کرتے اٹکتے ہوئے وہ بتانا شروع کیا جو رات سے اُسکے ذہن میں گردش کر رہا تھا۔۔

تمہیں پتہ ہے جب۔۔جب تمھارے ساتھ میرا رابطہ نہیں ہو پا رہا تھا اور۔۔اور تمھاری فیملی نے تم سے فون لے لیا تھا تب تمھاری امی کو فون کرنے پہ تمھاری بہن نے۔۔بہن نے کہا تھا کہ تم پہلے اپنے منگیتر کو پسند کرتی تھی پر اب میری دولت سے انسپائر ہو گئی ہو۔۔

(عداوتیں تھی تغافل تھا رنجشیں تھی مگر۔۔ بچھڑنے والے میں سب کچھ تھا بے وفائی نا تھی۔۔کہ دھوپ چھاوں کا عالم رہا جدائی نا تھی)۔۔

کیا آپا نے ایسا۔۔ایسا کہا؟؟

تب اس بات پہ یقین نہیں کیا تھا میں نے پر اب وہ بات صحیح لگ رہی ہے مجھے۔۔

نہیں ایسا نہیں ہے ابراہیم مروہ نے آگے بڑھتے اُسے تھامنا چاہا۔۔

پر وہ پیچھے ہوتے پھر سے چلایا۔۔تو پھر کیسا ہے کیسا ہے پھر۔۔

ابراہیم نے آگے بڑھتے مروہ کو بالوں سے پکڑتے اُسکا چہرہ اُونچا کیا۔۔

تم نے آج تک مجھ سے محبت کا اعتراف نہیں کیا اور میں میں پاگلوں کی طرح تمہیں چاہتا رہا اور اب اب مجھے پتہ چل رہا ہے کہ تمھاری محبت تمھارا منگیتر تھا۔۔

)وہ ہمسفر تھا۔۔ہاں وہ ہمسفر تھا مگر اُس سے ہمنوائی نا تھی کہ دھوپ چھاوں۔۔۔کہ دھوپ چھاوں کا عالم رہا جُدائی نا تھی۔۔وہ ہمسفر تھا(

ابراہیم مجھے درد ہو رہا ہے چھوڑو۔۔۔

اتنا نہیں ہو رہا ہو گا جتنی تکلیف میں محسوس کر رہا ہوں میرا دل کرلا رہا ہے کرچی کرچی ہو گیا ہے بہت تکلیف میں ہوں بہت تکلیف میں ہوں میں۔۔

ابراہیم مجھے سُنو تو کچھ کہنے کق موقع تو دو۔۔

مجھے کچھ نہیں سُننا کچھ نہیں سُننا مجھے۔۔مجھے بس یہ بتاو تمھاری اُس محبت میں میرا کیا

کردار ہے۔۔

مروہ کی آنکھوں میں تکلیف سے اُبھرتے آنسو دیکھ وہ بال چھوڑتے پیچھے ہوا تھا۔۔

اُسے اب بھی اُسکے آنسوؤں کی پرواہ تھی۔۔

مجھے جواب دو مروہ میرے صبر کا امتحان مت لو بولو کچھ تو بولو۔۔

اپنے بال سختی سے پکڑتا اب وہ مروہ کہ سامنے کھڑا تھا۔۔

جبکہ مروہ اپنی جگہ سے اُٹھتے ابراہیم کہ قریب آئی۔۔

میں تمھاری بیوی ہوں تمھارے بچے کی ماں بننے والی ہوں تمھارے پاس ہوں بس اس سب پہ فوکس کرو باقی سب بھول جاو۔۔

)کاجل دار وگ کُرکُرا سُرمہ سہانا جائے۔۔جن نین میں پیپ سے دو جا کون سمائے۔۔وہ ہمسفر تھا(

ابراہیم کا چہرہ تھامے مروہ نے یقین دلانا چاہا۔۔

پر اُسکے ہاتھ جھٹکتا وہ اُس سے دور ہوا۔۔

پتہ ہے مجھے اب لگتا ہے میری مورے صحیح تھیں تم آج کل کی ایک آزاد لڑکی ہو جس کہ لئیے محبت کرنا بہت آسان ہے اور۔۔وہ یہ بھی صحیح کہتی ہیں کہ جو اپنے ماں باپ کی عزت نا رکھ سکی وہ میری عزت کیا رکھے گی۔۔

کب سے برداشت کرتی مروہ کی اب بس ہوئ تھی یہ وہ الفاظ تھے جو اُسکی روح چھلنی کر گ ئے تھے۔۔

کیا کہا تم نے ہاں کیا بکواس کی تم نے۔۔ابراہیم کہ بازو کو کھینچتے مروہ نے اپنی طرف کیا۔۔

سُننا چاہتے ہو نا تم کہ تمھارا کردار کیا تھا آو میں بتاتی ہوں تمہیں۔۔

مجھے تھی عُذیر سے محبت بے تحاشا محبت کی اُس سے میں نے پر جب اُس نے مجھے دُھتکارا تو اُسے سبق سیکھانے کہ لئیے میں نے تمھارا سہارا لیا۔۔

ہاں میں نے لیا تمھارا سہارا اور بس یہی کردار ہے تمھارا صرف ایک پلر۔۔ایک پلر کا کردار ہے تمھارا۔۔

ابراہیم کو پھٹی پھٹی آنکھوں سے اپنی جانب دیکھتے پا کر اُس نے مزید کہا۔۔اور سُنو۔۔

میں نے کوئ تمھارے لیئے گھر نہیں چھوڑا میں نے صرف اپنی انا کہ ہاتھوں اپنی محبت سے بچنے کو تمھارے ساتھ رات کہ اندھیرے میں اپنے گھر سے قدم نکالا۔۔میں مانتی ہوں مجھے ناہی تب تم سے محبت تھی اور ناہی تم پہ اعتبار تھا۔۔

ابراہیم کہ لیئے یہ انکشافات بے حد جان لیوا تھے۔۔تم نے صرف اُس سے بچنے کہ لیئے مجھے چُنا تمھارے دل میں میرے لیئے کوئ جذبات نہیں تھے۔۔

ہاں نہیں تھے نہیں تھے تب پر اب ہیں۔۔

میں تمھارا اعتبار کیوں کروں کیا پتہ اب کس بات سے بچنے کہ لیئے میرا سہارا لے رہی ہو تم۔۔

ابراہیم دیکھو میری بات سُنو۔۔

اے چُپ۔۔مروہ کہ منہ پہ ہاتھ رکھتے ابراہیم نے اُسے خونخوار نظروں سے دیکھا۔۔

تم اپنا اعتبار کھو چُکی ہو میں نے تم سے محبت کی اپنے ماں باپ اپنے رسم ورواج کہ خلاف کھڑا ہو گیا اور تم تم نے کیا کیا ہاں کیا کیا؟؟

ابراہیم۔۔

بس اب ایک لفظ اور نہیں چُپ چاپ اس کمرے سے نکل جاو میں نہیں چاہتا۔۔

میں نہیں چاہتا کہ تم پہ ہاتھ اُٹھا کہ اپنی محبت کی تذلیل کروں نکلو جاو یہاں سے۔۔

) بچھڑتے وقت اُن آنکھوں میں تھی ہماری غزل۔۔ بچھڑتے وقت اُن آنکھوں میں تھی ہماری غزل غزل بھی وہ جو کسی کو کبھی سُنائی نا تھی(

ابراہیم میری بات تو سُنو۔۔

Get lost ..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابرہیم تم صحیح نہیں کر رہے۔۔

دفعہ ہو جاو نکلو نکلو۔۔ابراہیم نے بازو سے پکڑتے مروہ کو باہر دھکیل دیا تھا۔۔۔

****

پورے دو گھنٹے مروہ وہیں دروازے کہ باہر بیٹھی رہی تھی۔۔ low پہ bp low ہوتا جا رہا تھا پر وہ روتے ہوئے وہیں رُکی رہی تھی اس انتظار میں کہ وہ نکلے گا اور ہمیشہ کی طرح معافی مانگے گا اپنے رویہ کی پر وہ یہ بھول گئی تھی کہ جو اعترافات اپنی زبان سے آج اُس نے کیے ہیں اُنہی اعتراضات کو ہتھیار بناتے وہ اپنی ہی حسین زندگی کا قتل کر

چکی ہے۔۔

دو گھنٹے بعد پورے دو گھنٹے بعد ابراہیم نے دروازہ کھولا۔۔

مروہ کو باہر یوں لٹا پٹا دیکھ کر اُس نے اپنا دل سخت کر لیا تھا۔۔

چلو اُٹھو میں تمہیں چھوڑ آوں۔۔

)کہ دھوپ چھاوں کا۔۔۔کہ دھوہ چھاوں کا عالم رہا جُدائی نا تھی۔۔وہ ہمسفر تھا۔۔وہ ہمسفر تھا(

ابراہیم میں کہیں نہیں جاونگی مجھے تمھارے ساتھ رہنا ہے پلیز۔۔

تمہیں جانا ہو گا۔۔

نہیں میں اپنے گھر نہیں جاونگی مجھے خود سے دور مت کرو۔۔ابراہیم تم تو جانتے ہو میں ۔۔میں غُصہ میں فضول بکواس کر دیتی ہوں۔۔

میں تمہیں تمھارے گھر بھیج بھی نہیں رہا۔۔مروہ کہ پاس وہیں پاوں کہ بل بیٹھتے ابراہیم نے کندہ چُھری کا وار کیا۔۔

تمھاری مجھ سے جان میرے مرنے کہ بعد ہی چُھٹ سکتی ہے میں تو تمہیں گاوں

چھوڑنے جارہاہوں اُس جگہ جو تمہیں کسی جہنم سے کم نہیں لگتی۔۔اور یہی تمھاری سزا ہے۔۔

مروہ حسن)آج اُس نے اپنانام بھی اُسکے نام کہ آگے سے ہٹالیا تھا(

وہ ہمسفر تھا۔۔

وہ ہمسفر تھا۔۔

****

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

(دو دن بعد)۔۔۔

صفا۔۔۔صفا۔۔بیڈ پہ بیٹھے سوکس پہنتے عُذیر نے صفا کو آواز دی جو کافی دیر سے واشروم میں تھی۔۔۔

جی آگئی گیلا چہرہ ٹشو سے تھپتھپاتے وہ باہر آئی۔۔

جلدی کرو یار دیر ہورہی ہے۔۔(وہ دونوں عُذیر کی کزن کی شادی میں جانے کہ لئیے تیار ہورہے تھے۔۔)

ہاں بس تھوڑی ہی دیر لگے گی۔۔

اوکے پر جلدی کرنا عُذیر جوتے پہنے کھڑا ہوا اور پھر بلیک کلر کا بلیزر اُٹھا کر پہننے لگا۔۔

صفا اپنے سب کام بُھلائے اپنے سامنے کھڑے عُذیر کو دیکھ رہی تھی۔۔

جسے دیکھ کر کہیں سے نہیں لگ رہا تھا کہ یہ کچھ سال پہلے کا عُذیر ہے۔۔

گرے ٹوپی سر پہ جمائے وائٹ کارٹن کی شلوار قمیض پہ بلیک بلیزر پہنے شلوار ٹخنوں سے اُونچے کیئے پیروں میں براون شوز پہنے آپنی داڑھی میں ہاتھ چلاتا وہ کھڑا تھا۔۔

صفا کو آج پہلی بار اُسکے حُلیے پہ اعتراض اُٹھا تھا۔۔

عُذیر آپ وہ براون والا سوٹ پہن لیتے جس کہ گلے پہ ہلکی سی کڑھائی تھی۔۔

کیوں یہ صحیح نہیں لگ رہا۔۔

نہیں میرا مطلب وہ نہیں تھا یہ بہت سادہ ہے کہیں سے لگ ہی نہیں رہا کہ آپ شادی میں جانے کہ لئیے تیار ہوئے ہیں۔۔

میں اس میں کمفرٹیبل ہوں صفا۔۔

پرر ر۔۔اچھا یہ پائنچے تو تھوڑے نیچے کر لیں ایسا لگ رہا ہے کہ باہر سیلاب آنے والا ہے۔۔

ہاہا۔۔ نہیں سیلاب نہیں یہ سُنت ہے۔۔اُس نے صفا کا اعتراض ہنسی میں اُڑا دیا تھا۔۔

پر عُذیر سب لوگ ہنسیں گے اچھا نہیں لگے گا۔

دیکھو صفا آستین کہ بٹن بند کرتا وہ صفا کی جانب بڑھا۔۔

لوگ کیا کہیں گے یہ مت سوچو یہ کام لوگوں کہ ہیں اُنہیں کرنے دو ویسے بھی وہ اپنے عمل کہ خود جواب دہ ہیں اور میں اپنے عمل کا۔۔

اور رہی بات پائینچے نیچے کرنے کی تو کیا تم جانتی ہو یہ سُنت ہے اور مردوں کو قیامت کہ بعد جن باتوں پہ سب سے زیادہ عذاب ہو گا یہ عمل اُن میں سے ایک ہے۔۔

کیا تم چاہتی ہو کہ ابھی لوگوں کو خوش کرنے کہ لئیے بعد میں میں اس معمولی سے عمل کی بڑی سزا بُھگتوں۔۔

عُذیر نے اپنی بات بہت نرمی سے صفا تک پُہنچائی تھی۔۔

اور صفا عُذیر کی اتنی دلیل سے کہی بات پر سر ہلا کہ رہ گئی تھی اب جب وہ سُنت کو بیچ میں لے آیا تھا تو وہ کون ہوتی تھی کچھ کہنے والی۔۔

صفا جلدی تیار ہو جاو ہمیں نکلنا ہے ایک بار پھر سے ہدایت دیتا وہ باہر چل دیا۔۔

****

دو دن ہو گ ئے تھے مر وہ کو ابراہیم کہ گاوں لکی مر وت آئے ہوئے پر ان دو دنوں میں نامر وہ اپنے کمرے سے نکلی تھی نا ہی ابراہیم سے اُسکا سامنا ہوا تھا۔۔

پر آج وہ ایک بار پھر سے خود کو مضبوط کرتی ابراہیم کہ سامنے جا کر اُسکی منت کرنے کہ لئیے تیار تھی۔۔

آج اُس نے وہی کپڑے پہنے تھے جو نکاح کہ بعد ابراہیم نے دلوائے تھے اور جنہیں وہ ناپسند کرتی صرف ایک دو سوٹ کہ بجائے باقی سب یہیں چھوڑ گئ تھی۔۔

اورنج کلر کہ شیفون کا سوٹ پہنے جس کے گلے اور آستینوں پہ گولڈن کام بنا ہوا تھا ساتھ ہی لئیر کٹ بال جو کھول کر سیٹ کئیے گ ئے تھے۔۔خود کو آئینے میں دیکھتے وہ ابراہیم کو روکنے کہ لئیے تمام کیل کانٹوں سے لیس ہوتی اُس کے کمرے کی طرف بڑھی۔۔

دروازے کی آواز پہ ابراہیم نے صرف پل بھر دروازے سے اندر آتی اپنی متاع حیات کو دیکھا اور پھر سے پیکنگ کرتا ہوا بیگ پر جُھک گیا۔۔

کچھ دیر یونہی کھڑے مروہ اُسے اپنے کپڑے اور کچھ ڈاکومنٹس جو فائلز میں تھے رکھتے دیکھتی رہی پر پھر دل بڑا کرتی تمام فاصلے طے کرتے ہوئے وہ ابراہیم کہ قریب آئی اور سختی سے اپنی بازوؤں کا حصار اُسکے گرد باندھتے اُسکے ساتھ لگے کھڑی ہو گئی۔۔

مروہ کہ اسطرح قریب آنے پہ ابراہیم کہ دل کی دھڑکنیں شور کرنے لگی تھیں اپنے ہاتھ میں شیونگ کٹ پکڑے وہ سُن سا کھڑا رہا پر پھر اپنے دل کو ڈپٹتے وہ مروہ کو خود سے دور کرتا پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔۔

ابراہیم کہ یوں دور ہونے پہ مروہ کی اُمید ٹوٹی تھی پر پھر خود کو مضبوط کرتے وہ بیڈ پہ اُسکے سامنے آ بیٹھی۔۔

کہیں جا رہے ہیں آپ (جو جو مروہ نے ابراہیم کو زیر کرنے کو سوچا تھا اب وہ اُس پہ عمل پیرا تھی)

مروہ کہ آپ پہ وہ پل بھر کو رُکا تھا پر پھر بیگ بند کرتے ہوئے بولا۔۔

ہمممم۔۔۔

کہاں؟؟

لندن۔۔۔

کیوں؟؟

پڑھنے کہ لیئے۔۔

پر میرا تو پاسپورٹ نہیں بنا ہوا۔۔

مروہ کہ اتنی معصومیت سے کہنے پہ وہ مُسکراہٹ روک نہیں پایا تھا۔۔

تم جا بھی نہیں رہی صرف میں جا رہا ہوں۔۔

پر تم۔۔۔آپ نے تو کہا تھا کہ میں ساتھ جاونگی۔۔

ہاں کہا تھا پر تب میں تمہیں جانتا نہیں تھا۔۔

ابراہیم مجھے ساتھ لے جاو میں کیا کروں گی یہاں تمھارے بغیر اور تم جانتے ہو مجھے اس حالت میں سب سے زیادہ تمہاری ضرورت ہے۔۔(بیڈ کہ سامنے پڑے کاوچ پہ وہ کروفر سے ٹانگ پہ ٹانگ رکھتا براجمان ہوا اور مروہ گھٹنوں کہ بل زمین پہ بیٹھے التجاء کرنے لگی)

یہی تو افسوس ہے تمہیں ہمیشہ ضرورت ہی رہی میری کبھی گھر سے نکلنے کہ لیئے اور

کبھی اپنی محبت کو بھولنے کہ لئیے۔۔

"میں میسر تھا اُسے ساتھ کھڑا تھا اُس کے

پھر اُس نے کس واسطے دربار پہ دھاگے باندھے"۔

وہ سب چھوڑو ابراہیم وہ سب تب کی باتیں تھیں پر اب میں۔۔میں محبت کرنے لگی ہوں تم سے۔۔

اور میں کیسے مان لوں کہ تم سچ کہہ رہی ہو؟؟(آگے جُھکتے اُسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ابراہیم نے نشتر چلاتے ہوئے کیا)یہ یاد رکھو اپنا اعتبار کھو دیا ہے تم نے۔۔

میں نے جو بھی کیا جیسے بھی کیا تم تو محبت کرتے ہو نا مجھ سے؟؟

ہاں کرتا تھا پر اب اُس محبت پہ میرا غُصہ اور انا غلبہ پا گئی ہے۔۔

مروہ نے ابراہیم کا ہاتھ تھامتے منت کرتے ہوئے کہا نہیں ابراہیم انا کو محبت کہ بیچ مت لاو یہ انا محبت سے جیت جاتی ہے۔۔

میں یہ سب نہیں جانتا ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ چُھڑاتا وہ اُٹھ کھڑا ہوا۔۔

کیا تم کبھی معاف نہیں کرو گے مجھے روتے ہوئے ایک اور سوال پوچھا گیا اچھا یہ تو بتا دو

یہ جُدائی کتنی طویل ہے۔۔

میں کچھ نہیں جانتا پر ہاں جس دن میری محبت ہر چیز پر غالب پا گئی اُس دن میں دیر نہیں لگاؤنگا تم تک پُہنچنے میں۔۔

ابراہیم کو بیگ اُٹھاتا دیکھ وہ اُسکے نزدیک آئی اس بچے کہ لئیے رُک جاو ابراہیم۔۔

تمہیں ایک بات بتاوں میں ابھی ہمارے بیچ کسی تیسرے کو نہیں لانا چاہتا تھا اپنی اولاد کو بھی نہیں پر میں تمھاری خوشی میں خوش تھا اور اب جب تم سے ہی کوئی واسطہ نہیں رکھنا تو یہ بچہ کیا ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابراہیم نے اپنا بیگ اُٹھائے آگے قدم بڑھائے۔۔

جبکہ مروہ نے اُسکے پیچھے لپکتے اُسکے پیر تھامے مت جاو ابراہیم پلیز یوں مت جاو۔۔

مجھے مت روکو مروہ میں یہاں نہیں رُک سکتا اگر میں یہاں رُکا تو مجھے تمہیں دیکھ کر سب یاد آتا رہے گا اور غُصہ میں میں تمہیں کوئی تکلیف دے کر اپنی محبت کو داغدار کرنا نہیں چاہتا۔۔

اپنا خیال رکھنا۔۔

ابراہیم اپنی بات مکمل کرتے آگے بڑھ گیا۔۔جبکہ روتی سسکتی مروہ پیچھے رہ گئ۔۔جو کسی کو اپنے عشق میں بلکتا دیکھنا چاہتی تھی وہ آج خود بلک رہی تھی۔۔

وقت کی اُلٹی گنتی شروع ہو گئ تھی۔۔

****

رات کہ آٹھ بج رہے تھے۔۔

صفا عُذیر اور ماموں ممانی سب وینیو پہ موجود تھے ہر طرف رنگ و بو کا سیلاب آیا ہوا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صفا کی عُذیر کہ ننھیال کہ تقریباً سب لوگوں سے یوں یہ پہلی ملاقات تھی۔۔

بلیک کلر کی گھیر دار فراک میں سر پہ ڈوپٹہ اٹکائے وہ کافی اچھی لگ رہی تھی۔۔

عالیہ سب سے صفا کو ملواتی پھر رہی تھیں پر پھر ایک جگہ جہاں عُذیر کی سب کزنز تھیں وہاں وہ رُک گئ تھی۔۔

گروپ میں کھڑی لڑکیاں سب پہ اپنے اپنے تبصرے دیتے قہقہے لگانے میں مصروف تھیں۔۔

صفا ویسے تم نے عُذیر بھائی سے پوچھا نہیں کہ وہ اتنا چینج کیسے ہو گئے ؟؟ ویسے تمہیں پتہ ہے پہلے تو وہ ان فنکشنز کی جان ہوتے تھے اور سب کزنز کہ ساتھ مل کر ایسا ڈانس کرتے تھے کہ سب کو انتظار رہتا تھا انکی پرفارمنس کا پر اب پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے بیچارے کو۔۔

صفا خاموشی سے سب کو سُن رہی تھی کوئی جواب تھا بھی نہیں دینے کو۔۔

تبھی ایک لڑکی بول اُٹھی ویسے صفا تم خود تو اتنے اچھے سے تیار ہوئی ہو تو اپنے شوہر کو بھی تیار کر دیتی ایسے لگ رہا ہے جیسے جمعہ پڑھ کر سیدھا یہیں آرہے ہیں۔۔اپنی بات مکمل کرتے وہ تالی مارتے ہنسنے لگی تھیں۔۔

جبکہ صفا کو عُذیر پہ غُصہ آنے لگا تھا ایسی بھی کیا سادگی مذاق بنوا دیا سب کہ سامنے۔۔

اس سے پہلے کہ کوئی مزید کچھ بولتا کب سے خاموش کھڑی بُشریٰ بول پڑی تھیں۔۔

ماہ جبین دوسروں کہ شوہروں پر بعد میں تبصرہ کر لینا پہلے اپنے شوہر کو دیکھ لو جو کب سے تمہیں ڈھونڈتے پھر رہے ہیں۔۔

اپنے شوہر کو ڈھونڈنے کہ لئیے نظر دوڑاتی وہ اُنکی جانب بڑھ گئی۔۔

آو صفا وہاں بیٹھتے ہیں۔۔سب کی باتوں سے بچانے کو وہ صفا کو لیئے آگے بڑھ گئیں۔۔

یہ بُشریٰ تھیں عُذیر کہ ماموں کی بہو جو اس ساری تقریب میں وہ واحد عورت تھیں جنہوں نے اچھے سے اپنا سر کور کیا ہوا تھا۔۔

صفا اُنکے ساتھ بڑھتے تنقیدی نظروں سے اُنکا جائزہ لیے رہی تھی۔۔(خود بھی کوئ عالمہ ہیں تبھی عُذیر کی سپورٹ میں یوں کھڑی ہوئیں..اُنکے گیٹ آپ سے اندازہ لگاتے صفا نے فوراً سے اُنکو ناپسندیدگی کی لسٹ میں ڈال دیا تھا ویسے بھی مذہبی لوگوں سے چڑنے لگی تھی وہ)

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آو یہاں بیٹھو۔۔

اور سُناو کیسی ہو؟؟

میں ٹھیک۔۔

اُنکی بات کا بُرا تو نہیں منایا تم نے وہ ابھی نادان ہیں سمجھتی نہیں ہیں تبھی یوں بول رہی تھیں۔۔

نہیں میں نے مائنڈ نہیں کیا۔۔

گُڈ یہ تو اچھی بات ہے پھر۔۔

میرا نام بُشریٰ ہے تم مجھے بُشریٰ بھا بھی کہہ سکتی ہو صفا۔۔

جی۔۔صفا اُنکی ہاں میں ہاں ملاتی ادھر اُدھر دیکھنے لگی وہ دیکھنے سے ہی کافی مذہبی لگ رہی تھیں اور کسی اتنی مذہبی عورت سے ملنے کا صفا کا یہ پہلا تجربہ تھا۔۔

صفا کو کوئی بات کرتا نا دیکھ وہ بھی خاموشی سے اپنی اُنگلی میں پہنے کاونٹر کو کچھ پڑھتے ہوئے دبانے لگیں۔۔

صفا کو اب اُلجھن ہونے لگی تھی۔۔بھلا اتنے شور میں اور یوں شادی میں کوئی اس طرح سے ذکر کر سکتا ہے۔۔

ایک بار پھر بے چینی سے تکتے صفا نے عُذیر کو ڈھونڈنے کہ لئیے نگاہ بڑھائی جو کسی بہت ہی ہینڈسم سے شخص کہ ساتھ کھڑا تھا جسے دیکھتے صفا کہ دل میں ہونک اُٹھی ہائے کاش عذیر بھی ایسے ڈریسنگ کرتے تو اس شخص سے زیادہ ہینڈسم لگتے۔۔

صفا کو یوں ٹکٹکی باندھے دیکھ بُشریٰ نے سوال کیا۔۔

ویسے صفا تمھارے نزدیک ایک اچھے شوہر میں کیا ہونا ضروری ہے؟؟صفا کی نظروں

کہ تعاقب میں دیکھتے یہ سوال پوچھا گیا تھا۔۔

جس پہ صفا نے بنا لگی لپٹی کہہ ڈالا۔۔

میری نانی کہتی تھیں چاہے روٹی چٹنی کہ ساتھ کھانی ہڑے پر شوہر ہو ناخوبصورت چاہیے تاکہ آپکے ساتھ چلتا ہوا اچھا لگے۔۔

صفا کی بات پر کوئی خاص حیرانگی نہیں ہوئی تھی بُشریٰ کو اُسکا جواب کافی کا من تھا جیسے آج کل کی ہر لڑکی کو خوبصورت شہزادہ چاہیے ویسے۔۔

اچھا تو تم ایگری کرتی ہو اپنی نانی سے۔۔

ہاں شاید۔۔

پر تمہیں پتہ ہے میرے نزدیک اچھے شوہر کی کوالٹی کیا ہے؟؟

کیا؟؟؟ صفا نے اپنی نظریں اُن پہ جماتے دلچسپی سے پوچھا وہ جانتی تھی کہ اُنکا جواب کیا ہو گا وہ کہیں گی عُذیر جیسا نمازی پرہیزگار پر جواب اُسکی سوچ کہ برعکس آیان تھا۔۔

اُسکی نظر میں حیا اور شرم ہو اور اُسکی نظریں صرف اپنی محرم پہ اُٹھیں اور اُن نظروں میں کسی دوسری عورت کہ لئیے صرف عزت اور احترام ہو اور وہ نظریں کسی کو سمٹنے پہ

مجبور نا کریں۔۔

یہ کیا بات ہوئی بھلا صفا کو جواب کچھ خاص پسند نہیں آیا تھا۔۔

تم بہت جلد یہ بات جان جاو گی کہ مرد کی نظر میں حیاء ہونا بیوی کہ لئیے کتنا ضروری ہوتا ہے وہ صفا کو مُسکرا کر دیکھتیں وہاں سے چل دیں۔۔

****

ابراہیم رات کو ہی جا چُکا تھا اور مروہ روتے ہوئے اُسی کہ کمرے میں زمین پہ پڑی سو رہی تھی جب دروازہ کھولتے نگینہ اندر داخل ہوئیں۔۔

اس وقت صُبح کہ چھ بجے رہے تھے۔۔مروہ۔۔مروہ اُٹھو۔۔مروہ جس کی آنکھ کچھ دیر قبل ہی لگی تھی آنکھیں مسلتی اُٹھ بیٹھی۔۔

اُٹھو مروہ تمہیں مورے نیچے بُلوا رہی ہیں۔۔

کیا؟؟ مگر کیوں ابھی تو صُبح بھی نہیں ہوئی۔۔

نہیں صُبح تو ہو گئی ہے اور ویسے بھی یہاں پر دن فجر ہوتے ہی شروع ہو جاتا ہے مروہ۔۔

پر میں سونا چاہتی ہوں بہت دیر سے آنکھ لگی تھی میری۔۔۔

میری بات سُنو مروہ ابراہیم جا چُکا ہے اور اب یہاں کوئی نہیں ہے تمھارا اس لئیے اگر سکون سے رہنا چاہتی ہو تو وہ کرو جو تمہیں کہا جائے مورے بُلا رہی ہیں اب چلو۔۔

بے آرام نیند لینے سے مروہ کا بدن شدید دُکھ رہا تھا پر بھابھی کی بات سُنتے وہ اُنکے پیچھے چل دی۔۔ویسے بھی ابھی کسی سے بھی بحث کرنے کی ہمت نہیں تھی۔۔

آیئے آیئے شہزادی صاحبہ (گل لالہ کہ بتانے پر اُنکے دل میں مروہ کہ لئیے نفرت اور بڑھ گئی تھی۔۔)

اُٹ گئی تم آج یہ آخری بار اے کہ ام کو یوں تمیں بُلانا پڑا اگلی بار سے خود ای فجر کی اذان کہ سات اُٹھ جانا اتنی صُبح کا سُنتے تو مروہ کو چکر آنے لگے۔۔

جاو نماز پڑو اور پر ناشتے کا تیاری کرو۔۔۔اُنکا آرڈر سُنتے من من بھر کہ قدم اُٹھاتے مروہ مڑ گئی۔۔

نماز کہ بعد مروہ نے لگے بندھے آٹا گوندھا اور پھر پیڑھے لیتی روشن بھابھی کہ ساتھ تندور تک آئی۔۔

گھر کی بیک پہ بنا تندور کافی بڑا تھا۔۔جہاں روشن اُسے روٹی لگانا سکھا رہی تھیں۔۔

یہ بہت مشکل ہے بھابھی میرا ہاتھ جل جائے گا ایسے تو میں۔۔میں توے پہ بنا دیتی ہوں روٹی آگ کو یوں دیکھ مروہ رونے لگی تھی۔۔

اچھا اچھا رومت میں لگا دیتی ہوں پر تم کہنا کہ تم نے لگائی ہیں۔۔

جی ٹھیک ہے مروہ جان چھوٹنے پہ خوش ہوتے وہیں پاس پڑے پتھر پہ بیٹھتے اپنی نیند پوری کرنے لگی تھی کہ جب گل وہاں پُہنچی۔۔

روشن بھابھی جب مورے نے اس کو کہا ہے تو آپ کیوں لگا رہی ہیں روٹیاں۔۔

وہ گل میں۔۔۔میں تو سیکھا رہی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا کسے جسے سیکھا رہی تھیں وہ تو مزے سے سو رہی ہے۔۔

گل نے نیچے جُھکتے مروہ کا کندھا اتنے زور سے ہلایا کہ وہ پتھر پہ بیٹھی ہوئی آگے جا کہ گری۔۔

اُٹھو شہزادی صاحبہ روٹی لگاو۔۔

یہ کیا بد تمیزی ہے گل یہ کوئی طریقہ ہے بھلا جگانے کا تم جانتی ہو کیا حالت ہے میری ابھی کچھ ہو جاتا تو۔۔

محترمہ نیچے آجاو نیچے چلا گیا وہ جو تمھارا خیال رکھتا تھا بلکہ چلا کیا گیا تم نے خود ہی کھو دیا اور ماں باپ تو خود چھوڑ دیئے تم نے اب تو کوئی ہے ہی نہیں تمہیں پوچھنے والا چچچ بیچاری مروہ۔۔(گل کی بات پہ مروہ کا دل سُکڑا تھا)۔۔مروہ کو چُپ دیکھ وہ مزید زہر اُگلنے لگی۔۔

پتہ نہیں کیا جادو کیا ہوا ہے تم نے تم پہ غُصہ ہونے کہ بعد بھی وہ میرے پاس آنے کہ بجائے ملک ہی چھوڑ گیا۔۔ابراہیم کہ اپنی طرف پلٹنے کہ خواب دیکھنے والی گل اب بھی خالی ہاتھ رہ گئی تھی۔۔اور اب اپنا اشتعال مروہ پہ نکالنے کو تیار تھی

چلو کام کرواپنا۔۔

گل کی بدتمیزی پہ مروہ نے بھی لڑنے کو آستینیں چڑھائیں۔۔بس بہت ہوا اگر میں کچھ کہہ نہیں رہی اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہر چھوٹا بڑا میرے سر پہ چڑھ کہ ناچے سمجھی اور تم ہوتی کون ہو ہاں۔۔

میں۔۔میں کون ہوں رُکو ابھی بتاتی ہوں تمہیں مورے۔۔مورے۔۔

اندر سے ہانپتی ہوئی روایتی گھیر دار فراک پہنے مورے باہر آئیں کیا ہو گیا گل۔۔

مورے اسکو دیکھیں یہ یہاں روٹی لگانے کہ بجائے پڑی سو رہی ہے اور کہہ رہی ہے میں کسی کی بات نہیں سُنوں گی۔۔

کیا تمارا اتنا جرات مورے نے آگے بڑھتے مروہ کہ چہرے پہ تھپڑ دے مارا۔۔

اُنکا ہاتھ اتنا بھاری تھا کہ مروہ کو اپنے ارد گرد چڑیا چہچہاتی ہوئ محسوس ہوئیں۔۔

یہ نخرے کسی اور کو دیکانا ویسے بی تم جیسیوں کہ پاس کوئی ایک تو ہوتا نہیں نخرے اُٹانے والا۔۔

ہٹو روشن آوبی بی چلو لگاو روٹی۔۔

میں۔۔مجھے نہیں آتا میرا ہاتھ جل جائے گا مروہ نے روتے ہوئے منت کی۔۔

تم نے سُنا نہیں کہ کیا کہہ رہا اے ام۔۔

اب مروہ کہ پاس کوئ اور راستہ نہیں تھا سو چار و ناچار وہ تندور کہ پاس آئ روٹی بیلتے ہوئے اُس گدی پہ لگائ۔۔

گدی پہ لگا تو لی تھی پر اب اندر کیسے لگائے۔۔جلدی کرو لڑکی امارے پاس اتنا وقت نئ اے کہ یہاں کڑا رہے۔۔

سب کی جانب آنسو بھری آنکھوں سے دیکھتے اُس نے کانپتے ہاتھوں سے گدی اُٹھاتے اندر کی پر اندر اتنی سیک تھی کہ گدی وہیں تندور میں گرائے وہ اپنے ہاتھ پہ پھونکیں مارنے لگی۔۔

اوخانہ خراب کا بچی یہ کیا کیا؟؟ وہ سر پہ ہاتھ رکھے اُسے کوسنے لگی تھیں۔۔

روشن اوہ روشن۔۔

جی۔۔جی مورے۔۔

اسے آج روٹی مت دینا جب تک یہ خود روٹی نہیں لگائے گا اسے روٹی نئ ملے گا۔۔وہ آرڈر دیتیں اندر چل دیں جبکہ مروہ اپنے جلے ہاتھ پہ پھونکیں مارتی وہیں بیٹھی رونے لگی۔۔۔

****

احمر اور عمیر اکراچی پُہنچتے ہی مروہ سے ملنے اُسکی بلڈنگ کی جانب آئے تھے۔۔

آپ جائیں آپا۔۔

پر احمر میں اکیلے کیسے اندر تک تو آو بیشک گھر کہ اندر مت جانا۔۔

اوکے چلیں پر پلیز مجھے اُس سے ملنے کہ لئیے فورس مت کرنا۔۔ٹھیک ہے چلو تو۔۔

وہ دونوں مرد کہ دروازے پہ کھڑے تھے۔۔

یہاں تو تالا لگا ہے۔۔

یہ ساتھ والے گھر سے پوچھو کہاں گئے ہیں احمر کہ کہنے پہ عمیر انے ساتھ والوں کا دروازہ بجایا جہاں سے ایک بُزرگ خاتون باہر آئیں۔۔

ہاں بیٹا۔۔

السلام وعلیکم آنٹی یہ ہمیں پوچھنا تھا کہ یہ ساتھ جو گھر ہے آپکے یہ لوگ کہاں گئے ہیں؟؟

یہ تو دو تین دن پہلے ہی گاوں چلے گئے۔۔

گاوں؟؟

ہاں ابراہیم کہ گاوں۔۔تم تم مرد کہ بھائی ہو نا۔۔

اُن آنٹی کہ پہچاننے پہ احمر حیران ہوا تھا۔۔

آپ کیسے جانتی ہیں مجھے؟؟

مروہ کہ گھر تصویر ہے تمھاری بیٹا وہاں دیکھا تھا۔۔

اور ہاں اگر اندر جانا چاہتے ہو تو بتاو میرے پاس چابی ہے لادوں۔۔

نہیں آنٹی ہم چلتے ہیں۔۔

رکو احمر آنٹی آپ چابی لادیں ہمیں۔۔اچھا میں لاتی ہوں۔۔

گھر جانے کی کیا ضرورت ہے آپا۔۔

اب آہی گئے ہیں تو دیکھ لیتے ہیں شاید اسی طرح اماں مطمئن ہو جائیں۔۔

چابی ملتے وہ دونوں اندر آگئے تھے سامنے لاونج میں پکچر وال پہ وہ دونوں رُک گئے تھے جہاں اماں ابا اور احمر کی تصویریں تھیں اور اُنکے ساتھ ابراہیم اور مروہ کی بے تحاشا پکچرز تھیں۔۔

دیکھ لو کتنے مزے میں ہیں بتا دینا اماں کو احمد کا خون کھولنے لگا تھا۔۔

چلو اچھا ہے کوئی تو خوش ہے اندر بیڈ روم میں لگی پکچر عمیرا نے اُتار لی تھی۔۔

یہ بیڈ مینرز ہیں آپا۔۔

خیر ہے ہماری بہن کا گھر ہے اور یہ والی سب سے اچھی ہے اماں کو یہی دیکھا لیں گے۔۔

اوکے جیسے آپکی مرضی۔۔

وہ دونوں ایک فریم لیتے باہر آگئے تھے۔۔۔

****

صُبح سے بھوکے پیٹ ڈھیروں کام نمٹاتے رات کہ دس بجے وہ مورے کہ کمرے میں بیٹھی جلے ہاتھ سے اُنکے پیر دبا رہی تھی۔۔

بھوک کہ مارے پیٹ کی انتڑیوں میں بل پڑنے لگے تھے۔۔

بے بسی کہ مارے صرف دو لفظ زبان پہ اُبھرتے تھے ابراہیم۔۔اور اللہ بس۔۔

پر یہاں ابراہیم نہیں تھا جو گھر پہ نا ہوتے ہوئے بھی بار بار فون پہ پوچھتا تھا کھانا کھایا دودھ لیا۔۔

یہاں وہ ان لوگوں کہ رحم و کرم پہ تھی جو اُس سے بے تحاشا نفرت کرتے تھے۔۔

اے لڑکی جاواب سونا ہے مجھے اپنے پیر کھینچتے آخر کار پورے گھنٹے بعد مروہ کو جانے کی اجازت ملی تھی۔۔

زمیں پہ سے اُٹھتے آنکھوں کہ آگے اندھیرا چھانے لگا تھا پر وہ ہمت کرتی دیوار پکڑتے ہوئے کچن کی جانب بڑھی۔۔

جہاں فریج کو تالا لگا ہوا دیکھ رونے میں شدت آنے لگی تھی۔۔

فریج پہ تالا لگا دیکھ وہ اب کیبنٹس ٹٹولنے لگی پر وہاں بھی کچھ کھانے کو نہیں تھا۔۔

اُف اللہ کچھ تو دے دے کچھ رو کھا سوکھا ہی سہی۔۔اللہ سے دُعا کرتے اُسکی نظر سامنے پڑے ہاٹ پاٹ پہ گئی جہاں روٹی کہ سوکھے ٹکڑے پڑے تھے جنہیں دیکھتے کچھ نا اُمیدی سی ہوی وہ ٹُکڑے کافی اکڑے ہوئے اور پُرانے تھے پر جب کچھ نا ملے تو مردار بھی حلال لگتا ہے۔۔

پر پھر وہ دل کڑا کرتے وہیں بیٹھے روتے ہوئے اُن ٹکڑوں کو کھانے لگی۔۔

تیرتی ہے۔

ڈوبتی ہے۔

کاغذی سی۔

زندگی ہے۔

ایک روگ سا لگا ہے۔

جانے کیوں۔

دل میں شور سا مچا ہے۔جانے کیوں۔

ربا میرے حال دا محرم۔

توں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

صُبح کہ پانچ بج رہے تھے۔۔ تھوڑی دیر میں فجر کی اذان بھی ہونے والی تھی۔۔مروہ اپنے کمرے میں گٹھڑی بنی سو رہی تھی۔۔آج کی رات بھی اُس نے آنتوں کی قُل سُنتے گزار دی تھی۔۔

جب سے ابراہیم نے اُسے بے آسرا کیا تھا تب سے نیند بھی نصیب نہیں ہو پا رہی تھی پوری رات یا تو بھوک یا پھر ابراہیم کی محسوس ہوتی کمی اُسے جگائے رکھتی تھی۔۔

آجکل وہ جس فیز سے گزر رہی تھی اُسے ابراہیم پہ بے تحاشا غُصہ تھا پہلے تو زبردستی زندگی میں گُھس آیا اب یوں بے یارومددگار چھوڑتا خود غائب ہو گیا تھا۔۔

مروہ۔۔۔مروہ۔۔

نگینہ بھابھی نے ہولے ہولے آواز دیتے مروہ کو ہلایا۔۔

جی۔۔۔جی بھابھی فجر ہو گی کیا؟؟وہ ڈر گئی تھی کہ شاید آج بھی دیر ہو گئی ہے اُٹھنے میں اور اب پھر کوئی سزا اُسکی منتظر ہے۔۔

ششش۔۔۔چُپ کر کہ میرے پیچھے آو۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پر بھابھی۔۔

میرے پیچھے آو بنا آواز کیئے۔۔

مروہ کو ہدایت جاری کرتیں وہ آگے بڑھ گئیں جبکہ مروہ اپنی گرم شال لپیٹتے اُنکے پیچھے چلنے لگی۔۔

یہ حویلی کی بیک پہ بنا کوئی سٹور نُما کمرہ تھا۔۔

یہ۔۔یہ کونسی جگہ ہے اتنے اندھیرے میں ٹوٹے پھوٹے سامان سے لدے ایک ٹارچ

جلتی کمرے میں دیکھ مروہ کو خوف آنے لگا تھا۔۔

ادھر آو ادھر بیٹھو نیچے پڑے کپڑے پہ بیٹھنے کا مروہ کو اشارہ کرتے وہ ایک ٹرے لے آئیں جس میں دیسی گھی میں بنے دو پراٹھے اور اُن پر پڑی ملائی مروہ کی بھوک کو اور چمکا گئی تھیں وہ بنا کوئی سوال کرتے کھانا کھانے لگی تھی۔۔

تبھی اُنہوں نے ایک چھوٹے سے تھرماس سے کپ میں چائے اُنڈیلی۔۔

اچھے سے کھالو ہو سکتا ہے وہ آج بھی تمہیں کھانا نا دیں۔۔

اُنکی بات پہ مروہ کا منہ لٹکا تھا۔۔

پر فکر مت کرو میں رات میں تمھارا کھانا یہیں لا کر چُھپا دونگی تم یہاں آکر کھا لینا اچھا

۔۔

آپ آپ میرے لئیے اتنا سب کیوں کر رہی ہیں بھابھی۔۔

میں تمھارے لئیے نہیں ابراہیم کہ لئیے کر رہی ہوں اُسکے بہت احسان ہیں مجھ پہ وہ بہت چھوٹا تھا جب میں اس گھر میں آئی پر جتنا ہو سکا اُس نے ہمیشہ مجھے سہارا دیا اور آج اُسکی بیوی۔۔اُسکی محبت کو ضرورت ہے میری۔۔

محبت کہ لفظ پہ نوالا اٹکا تھا مروہ کہ حلق میں۔۔

پر۔۔اب اب وہ محبت نہیں کرتا مجھ سے۔۔اپنی بات مکمل کرتے وہ پھوٹ پھوٹ کہ رونے لگی تھی۔۔

نہیں ایسا نہیں ہے وہ بس صرف ناراض ہے تم سے اور جلد ہی غُصہ ختم ہو جائیگا اُسکا۔۔۔ویسے بھی تم وارث لانے والی ہو اُسکا۔۔

آپکو کیسے پتہ لڑکا ہو گا آنسو پونچھتے مروہ نے مُسکراتے ہوئے پوچھا۔۔

اس حویلی میں شوکت خان کہ بیٹوں میں سے کسی کہ بیٹی نہیں ہوئی آج تک اس لئیے کہہ رہی ہوں تمھارا بھی بیٹا ہی ہو گا۔۔

پریشان مت ہو مروہ سب صحیح ہو جائیگا بس اپنا اور اس بچے کا خیال رکھو باقی اللہ مالک ہے۔۔

مروہ کھا چُکی تھی جبھی وہ ٹرے اُٹھائے کھڑی ہوئیں میرے جانے کہ بعد تم بھی کچن میں آجانا۔۔

****

احمر اور عمیرا کہ انتظار میں بنا اپنے ارد گرد پڑتی برف کی پرواہ کیئے وہ دروازے میں کھڑی تھیں۔۔

اور جیسے ہی گاڑی گیٹ سے اندر ہوی وہ بھاگتی ہوئیں اُن تک پُہنچیں۔۔

مروہ کیسی ہے عمیرا؟؟

اماں اندر چلیں باہر بہت ٹھنڈ ہے۔۔وہ اُنہیں ساتھ لگائے آگے بڑھنے لگی۔۔

اب تو اندر آگ ئے ہیں اب تو بتاو کیا ہوا وہ ملی تم سے کیسی تھی خوش تو تھی نا؟؟

اماں وہ۔۔وہ گھر پہ نہیں تھی۔۔

کیا پھر وہ کہاں تھی کیا وہ وہاں نہیں رہتی؟؟

وہیں رہتی ہے اماں پر فی الحال اپنے شوہر کہ گاوں گئ ہوئ ہے۔۔

اوہ۔۔وہ کافی اُداس ہوئ تھیں۔۔

پر اماں اُسکا گھر بہت پیارا تھا ہر چیز سے محبت ٹپکتی محسوس ہو رہی تھی اور آپکو پتہ ہے اُسکے گھر میں آپ کی ابا اور احمر کی پکچرز بھی تھیں۔۔

کیاا۔۔۔وہ سُنتے ہی رونے لگی تھیں۔۔

مہرین چُپ چاپ بیٹھے اُن دونوں کی گفتگو سُن رہی تھی۔۔

اور یہ دیکھیں میں کیا لائی ہوں۔۔احمر کہ ہاتھ سے فریم لیتے عمیرا نے اُنکی جانب بڑھایا۔۔

وہ اپنے ڈوپٹے کہ پلو سے اُس فرم پہ جمی نادیدہ گرد صاف کرنے لگی تھیں۔۔

کتنے پیارے لگ رہے ہیں نا دونوں۔۔احمر اُنکی باتوں کو مزید برداشت نا کرتا اندر بڑھ گیا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جبکہ مہرین دلچسپی سے اُس فریم کو دیکھنے لگی تھی۔۔

واہ کیا بندہ ہے ویسے اسے دیکھنے کہ بعد احساس ہوا اتنے شاندار شخص کہ لئیے تو کوئی بھی بھاگ سکتا ہے۔۔

مہرین کی بات کو اگنور کرتے وہ عمیرا کی طرف متوجہ ہوئیں۔۔

کراچی گئے ہی تھے تو شاہمیر سے بھی مل لیتے پتہ تو چلتا کیسی نوکری ہے کہاں رہ رہا ہے۔۔

اس سے پہلے کہ عمیر اکچھ کہتی مہرین بول پڑی۔۔

کیسی نوکری کہاں کی نوکری وہ گدھا تو کل ہی واپس آ گیا۔۔

کیا پر کیوں تم تو کہہ رہی تھی بہت اچھی نوکری تھی۔۔

نوکری تو اچھی تھی پر وہ کہتا ہے ہمارے بغیر دل نہیں لگا اُسکا اپنی بات مکمل کرتے مہرین احمر کو دیکھنے اُٹھ گئی جبکہ پیچھے بیٹھیں شگفتہ کو یہ بات ہضم نہیں ہوئی تھی۔۔

****

عُذیر عشاء کہ نوافل ادا کر رہا تھا جبکہ صفا بیڈ شیٹ بدلنے میں مصروف تھی کہ جب عُذیر جائے نماز فولڈ کرتا پوچھنے لگا۔۔

صفا تم بُشریٰ بھابھی سے ملی تھی اُس دن شادی میں۔۔

ہاں ملی تھی۔۔

کیسی لگی تمہیں۔۔

کافی عجیب بھلا شادیوں میں حجاب کون کرتا ہے اور آپ کو پتہ ہے پورے فنکشن میں عبایا بھی نہیں اُتارا اُنہوں نے۔۔

اس میں عجیب بات کیا ہے ہر انسان کی اپنی مرضی ہے۔۔

آپکو نہیں پتہ یہ سب صرف اٹینشن لینے کہ حربے ہیں۔۔

ہمم بُری بات صفاء۔۔

خیر آپکو تو بُرا لگے گا ہی آپکی لائن کی جو تھی وہ ویسے اُنکے شوہر کون تھے؟؟ تمہیں ملوایا تو تھا۔۔بیڈ پہ بیٹھتے عُذیر نے کہا۔۔

کون میں تو اتنے لوگوں سے ملی مجھے کیا پتہ کہ اُنکے ہز بینڈ کون تھے۔۔۔

اُنکے ہز بنڈ وہ تھے جن سے مل کر تمہیں سب سے زیادہ خوشی ہوئی تھی۔۔

ہیں کون؟؟

وہی جو تمہیں سب سے زیادہ شاندار لگے تھے وہاں۔۔

صفا تو سُنتے ہی ایسے اُچھلی تھی جیسے کوئی ڈنک لگ گیا ہو۔۔

کیا وہ۔۔وہ۔ہینڈ سم شخص اُنکا شوہر تھا اُس آدمی نے کیا دیکھا اس میں اُف اللہ بھی کیسے کیسے جوڑے بنا دیتا ہے۔۔

بُری بات ہے صفا میرے نزدیک تو وہ شخص لکی ہے جسے اتنی اچھی بیوی ملی ایسی بیوی جو اُسکی نسلوں کو سنوارنے والی ہے۔۔

ہمم سب باتیں ہیں یہ لوگ جتنے مذہبی ہوتے ہیں نا اُتنے ہی اندر باہر سے اور ہوتے ہیں ۔۔

تمھاری سوچ کافی نیگیٹو ہے صفا۔۔

اب اس میں ایسا بھی کیا کہہ دیا میں نے۔۔

آئی تھنک ہمیں سونا چاہیے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہمم سچ تو برداشت ہی نہیں ہے خود بھی تو ایسا ہی ہے اندر مروہ کو بسائے باہر مجھے خوش کرنے کی کوششیں کرتا ہے ہمم۔۔۔وہ دک ہی دل میں کہتے منہ بگاڑتے لیٹنے لگی۔۔۔

****

صُبح نو کا وقت تھا سب کمروں کی سیٹنگ کرتے اور روشن بھابھی کہ جھاڑو لگانے کہ بعد صفا کی پوچا لگانے کی باری تھی جو وہ بہت مشکل سے بیٹھ کر لگا رہی تھی۔۔

مورے کا کہنا تھا کہ یہاں کوئی ہسپتال نہیں ہے اور نارمل ڈیلیوری تب ہی ممکن ہے جب مروہ اچھے سے کام کرے۔۔

پوچا لگاتی وہ اب لاونج میں آئی تھی جہاں گل اور مورے مارننگ شو میں بزی تھیں۔۔

مروہ ایک گھنٹہ پہلے چائے کا بولا تھا اب تک نہیں لائی تم۔۔

کیا نہیں تم نے مجھے نہیں کہا تھا۔

میں نے کہا تھا تمہیں دیکھ لیں مورے یہ میری ہر بات کو ان سُنا کر دیتی ہے۔۔

اے لڑکی یہ کیا سُن رہی ہوں میں؟؟

یہ۔۔یہ جھوٹ بول رہی ہے اس نے مجھے۔۔

اس سے پہلے کہ مروہ اپنی صفائی دیتی اپنے قدموں کہ پاس پوچا لئیے بیٹھی مروہ کو مورے نے چوٹی سے پکڑا۔۔

آوارہ ہونے کہ سات سات تم جوتابی ہے۔۔

نہیں۔۔میں۔۔

خاموش بالکل چُپ تمارا وجہ سے میرا بیٹا چلا گیا اور جانے کہ بعد ام سے کوئ بات تک نئ رکھا تم نے چھین لیا اُسے اور اب میں تمارا زندگی حرام کرے گا مروہ کو چوٹی سے چھوڑتے اُنہوں نے ایک ٹھوکر رسید کی جس پہ وہ تڑپ کہ رہ گئ۔۔

اُٹھو چائے لاو فوراً۔۔

اُنکے آرڈر پہ وہ روتے ہوئے بمشکل اُٹھتی باہر نکل گئ۔۔۔

یہ وہ مروہ تھی جو کسی کی اُونچی آواز پہ بھی دہل جاتی تھی پر اب اب تو وہ ٹھوکروں پہ پڑی تھی۔۔اُسکی غلطی اُسکا گناہ بنادی گئ تھی جہاں پل پل اُسے آوارا اور بدکردار ہونے کہ طعنے ملتے تھے پر وہ سب آنسو اندر اُتارتے برداشت کرنے لگی تھی۔۔

****

دن گزرتے جارہے تھے اور مروہ کہ لئیے ہر روز مشکل سے مشکل تر ہوتا جارہا تھا۔۔

پانچواں مہینہ اُسکی پریگنینسی کا شروع ہو چُکا تھا۔۔

اور اُس حالت میں وہ کسی محنت کش کی طرح کام کرتے ہوئے پورا دن گزار دیتی تھی۔۔

اب تو لکی مروت میں بھی گرمیاں شروع ہو گئی تھیں اور یہاں کا تو مارچ ہی اتنا گرم تھا کہ الامان۔۔

اور ہمیشہ کی طرح گرمیاں تو اور بھی جان لیوا تھیں۔۔ مروہ کہ لئیے بڑھتے ہوئے وزن کہ ساتھ کام اور گرمی یہ سب اُسے ہلکان کیئے رکھتا تھا۔۔

پوری پوری رات جاگتے اور روتے گزرنے لگے تھے پر اب ایک فرق تھا وہ راتوں میں رونے کہ ساتھ ساتھ ابراہیم کہ نام خط لکھنے لگی تھی۔۔ جن میں پہلے پہل تو سارا قصور ابراہیم کا لکھا جاتا تھا۔۔ پر پھر کچھ ماہ بعد وہ خط غُصہ اور الزام تراشیوں کہ بعد معافی نامہ میں بدلنے لگے تھے۔۔ ہر خط کہ آخر میں صرف ایک ہی مطالبہ تھا واپس آجاو مجھ سے نہیں رہا جاتا تم بن۔۔۔

****

مروہ حویلی کی بیک سائیڈ پہ تپتے سورج کہ نیچے جارجٹ کی نیلی قمیض اور ہری ریشمی شلوار پہنے پسینہ پسینہ ہوتے مشین لگائے ہوئے تھی۔۔

اُسکے اپنے کپڑے تنگ ہو گئے تھے اور ہمیشہ ڈیزائنر کپڑے پہننے والی اس وقت اپنی

ساس کہ پُرانے ڈوپٹے کی بنی قمیض پہنے کام میں مصروف تھی۔۔

یہ لواور میرے کپڑے استری کرلاو۔۔۔

مجھے ابھی بہت کام ہے مروہ نے اگنور کرتے ہوئے مشین سے کپڑے نکال کر صاف پانی میں ڈالتے ہوئے کہا۔۔

تمھاری اتنی ہمت کہ تم مجھے جواب دو۔۔ گل طیش میں آگے بڑھی تھی اس سے پہلے کہ وہ اُسے مارتی مروہ پیچھے ہوئی۔۔

اپنی حد میں رہا کرو گل اور یہ مت بھولو کہ ابراہیم آئے گا ایک دن اور پھر سوچو جب میں اُسے تمھارے ڈھائے گئے ظموں کا بتاوں گی تو تب کیا بنے گا تمھارا۔۔۔

ہاہاہا۔۔ تمہیں اب بھی اُمید ہے کہ وہ تم جیسی عورت کہ پاس آئیگا نہیں ایسا نہیں ہو گا بلکہ مورے اور بابا بہت جلد اُسے میرے لئیے یہاں بُلوالیں گے اور تم تم یونہی اپنی ساری زندگی گزار دو گی سمجھی۔۔

تم جو بھی چالیں چل لو گل اُسکے دل سے مجھے نہیں نکال سکتی وہ محبت کرتا ہے مجھ سے اور میں۔۔ میں ماں بننے والی ہوں اُسکی اولاد کی۔۔

چچچچ بہت غرور ہے تمہیں ماں بننے پر۔۔ گل غُراتی ہوئی چلائی پر میری ایک بات یاد رکھو یہ بچہ میں اس دُنیا میں آنے نہیں دونگی سمجھی۔۔

وہ زہر اُنڈیلتی جاچکی تھی پر آج پہلی بار مروہ کو گل لالہ سے خوف آیا تھا اور وہ اپنے گرد چادر کو سختی سے لپیٹتی وہیں بیٹھ گئی۔۔

****

موسم بہت سرد تھا باہر برستی بارش ماحول کو اور بھی سرد بنا رہی تھی۔۔۔

پر رات کہ بارہ بجے بھی لندن کہ اس مشہور بار میں بے ہنگم میوزک پہ جھومتا وجود وہاں پہ موجود کافی لڑکیوں کی نگاہوں کا مرکز تھا۔۔

وہ ہینڈسم تو تھا ہی پر اُسکی ہر ہر چیز سے چھلکتی اُسکی امارت لڑکیوں کو اور بھی متوجہ کرنے کا باعث تھی۔۔

بے ہنگم انگلش میوزک پہ ناچنے کہ کچھ دیر بعد وہ لڑکھڑاتے قدم اُٹھاتا مزید ڈرنک لینے کہ لئیے سٹول پہ آبیٹھا۔۔

Hey i want full tray of shots..

آنکھیں بند ہو رہی تھیں چلنے کی ہمت نہیں تھی پر وہ اور پینا چاہتا تھا وہ جب سے لندن آیا تھا بنا کسی یونیورسٹی میں ایڈمیشن لئیے وہ اس جگہ کہ چپے چپے سے واقف ہو چُکا تھا خاص کر یہاں پہ بنے بارز۔۔

وہ کنپٹیوں کو دُباتا اپنے پھٹتے سر کو آرام پُہنچا رہا تھا اس سے پہلے اس حرام چیز کو کبھی منہ نہیں لگایا تھا پر اب اب یہی اُسکا علاج تھی۔۔

Hi i am jennefer..

اُسکے کہ ساتھ بیٹھتی لڑکی نے ہاتھ بڑھاتے اپنا تعارف کروایا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جسے کچھ دیر کہ توقف کہ بعد تھام لیا گیا۔۔

کیا میں تمھارا نام جان سکتی ہوں وہ منہ ٹیڑھا کرتے انگریزی میں پوچھنے لگی۔۔

ابراہیم۔۔

اوہ ابراہم نائس نیم۔۔

کیا تم یہیں کہ ہو۔۔

ابراہیم کی لُکس سے وہ اُسے کوئی انگریز ہی سمجھی تھی۔۔

نہیں میں پاکستانی ہوں۔۔

ویسے ماننا پڑے گا پاکستانیوں کہ پاس کچھ ہو یا نہیں خوبصورتی بہت ہوتی ہے اپنی بات کہ ساتھ ساتھ اُسکا ہاتھ ایک ادا سے ابراہیم کہ کندھے پہ پھسلنے لگا تھا۔۔

جبکہ وہ کڑوا مادہ اپنے اندر اُتارتا بالکل ہوش میں نہیں تھا۔۔

کیا تم میرے ساتھ کچھ کوالٹی ٹائم گزارنا چاہو گے ایک ادا سے کہتے وہ اُس پر جُھکی تھی۔۔

جینیفر کی اس بات پر ابراہیم نے اپنی نظریں تک اُسکی طرف نہیں موڑی تھیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہے تمہیں میری آواز آرہی ہے اُس نے بولتے ہوئے ابراہیم کا رُخ اپنی جانب کیا۔۔

اپنی بند ہوتی آنکھوں کو بمشکل کھولتے اُس نے اپنے سامنے بیٹھی لڑکی کو دیکھنا چاہا پر وہ اُسکی آنکھوں میں دیکھتا کھٹکا تھا اُسکی آنکھیں بالکل مردہ جیسی تھیں یا شاید اُسے لگی تھیں۔۔

وہ آنکھیں پھاڑے اُسے گھورنے لگا تھا پھر اچانک سے اُسکا چہرہ بدلتا ہوا مردہ کا چہرہ بن گیا۔۔

تم کیوں میری جان نہیں چھوڑ دیتی کیوں کیوں ہر جگہ آ جاتی ہو میں بُھلانا چاہتا ہوں تمہیں۔۔پر تم۔۔تم ہو کہ پیچھا ہی نہی۔۔نہیں چھوڑتی۔۔

Heyyh what are you saying..

ابراہیم کہ اُردو میں بولے گئے لفظوں کو نا سمجھتے وہ استفسار کرنے لگی۔۔

جاو میں نہیں دیکھنا چاہتا تمہیں میں دور جانا چاہتا ہوں تم سے جاو۔۔

اپنی بات مکمل کر تا لڑکھڑاتے قدم اُٹھاتا وہ باہر نکل گیا۔۔

جبکہ پیچھے بیٹھی جینیفر آوازیں دیتی ہی رہ گئی۔۔

"ہوا کہ دوش پہ اب تک دیکھائی دیتی ہے۔۔۔

پُرانی دستکیں اب تک سُنائی دیتی ہیں۔۔۔"

****

آج پھر مروہ کو کھانا نہیں دیا گیا تھا اب تو وہ تندور میں روٹی لگا لیتی تھی پر گل لالہ اُسے اذیت دینے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتی تھی۔۔

اور آج کا کھانا گل کہ کپڑے استری نا کرنے کی وجہ سے روک لیا گیا تھا۔۔

پر رات کہ اس وقت وہ دبے قدموں سٹور روم کی جانب بڑھ رہی تھی جب سامنے سے ابراہیم کا بھائی سلطان مروہ سے آ ٹکرایا۔۔

آپ ٹھیک ہیں بھابھی۔۔

جج۔۔جی میں میں ٹھیک۔۔آج پہلی بار ابراہیم کہ کسی بھائی سے یوں مُلاقات ہوئی تھی اُسکی۔۔

آپ اتنی رات میں اس طرف کہاں جا رہی ہیں؟؟

وہ وہ بس میرا دل گھبرا رہا تھا اس لئیے۔۔(وہ جس حد تک بات کو سنبھال سکتی تھی سنبھال رہی تھی)

آپ ٹھیک تو ہیں نا؟؟ میں جانتا ہوں مورے کا رویہ اچھا نہیں ہے آپ کے ساتھ پر وہ ایسی ہی ہیں ہم سب اُن کہ آگے بے بس ہیں پر آپ فکر مت کریں میں کل جا رہا ہوں ابراہیم سے ملنے میں آپ کہ متعلق بات کرونگا اُس سے۔۔

کیا سچ آپ ابراہیم سے ملنے جا رہے ہیں؟؟

ہاں میں جارہاہوں وہ بالکل ہی غائب ہے اس لئیے بابا چاہتے ہیں میں اُسے وہاں جا کر ڈھونڈوں۔

ابراہیم کہ ذکر پہ اُسکا دل بے ترتیبی سے دھڑکنے لگا تھا۔۔آپ پلیز ایک منٹ ٹھہریں۔۔

سلطان کو روکتے وہ بھاگتی ہوئی اپنے کمرے کی طرف آئی اور سارے خط اُٹھاتے واپس بھاگی۔۔

یہ پلیز آپ یہ ابراہیم کو دے دیں گے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوکے میں دے دونگا۔۔

مروہ سے خط لیتا وہ آگے بڑھ گیا جبکہ مروہ تو خوشی کہ مارے یہ بھی بھول گئی تھی کہ اُسے کھانا کھانا تھا آج بہت دنوں بعد کوئی اُمید کی ڈور ہاتھ آئی تھی۔۔

خوشی سے سرشار ابھی وہ دو قدم ہی آگے بڑھی تھی کہ مورے نے سختی سے اُسے بالوں سے پکڑتے دھکا دیا۔۔

آوارہ بد چلن پیلے میرا ایک بیٹا مجھ سے دور کیا اب دوسرے پہ ڈورے ڈالتا ہے تم

حرافہ۔۔

****

شور کی آواز پہ آگے بڑھتے سلطان نے تیزی سے اپنے قدم واپسی کی جانب اُٹھائے تھے جہاں مورے نیچے گری مروہ کو بُری طرح سے پیٹنے میں مصروف تھیں۔۔

مورے یہ آپ کیا کر رہی ہیں وہ حیرانگی سے کھڑے دیکھتے ہوئے چلایا۔۔

یہ ڈائن بد چلن لڑکی ہر بار نیا وار کرتا ہے آج ہم اسے چوڑے گا نئیں۔۔

پر مورے اس نے کیا کیا ہے؟؟

یہ۔۔یہ ابراہیم کہ بعد اب تم سے آشنائی بناتا ہے۔۔

کیاا؟؟ کچھ تو خُدا کا خوف کریں مورے یہ بھابھی ہے میری آپ اسے۔۔اس لئیے مار رہی ہیں۔۔

نیچے پڑی نڈھال سی مروہ میں اتنی بھی ہمت نہیں تھی کہ وہ اُٹھ کر اپنی صفائی دیتی مسلسل پڑنے والے تھپڑ گھونسے اُسے نڈھال کر گ ئے تھے پر خود کو پٹنے سے بچانے کہ بجائے وہ اپنے پیٹ کو بازوؤں سے کور کیئے اُوندھی پڑی تھی۔۔

روشن۔۔۔روشن۔۔۔

کچھ دیر بعد سُلطان کی پُکار پہ بھاگتی ہوئی روشن وہاں پُہنچی تھی۔۔

جی۔۔جی۔۔کچی نیند سے جاگی ہوئی روشن کہ ہوش اُڑے تھے مروہ کو یوں دیکھ کر۔۔

بھابھی کو اندر لے جاو اور دیکھو ہسپتال جانے کی ضرورت تو نہیں۔۔

اگر ضرورت ہے بی تو دایا کو بُلاو ہمارا عورتیں ہسپتال نہئ جاتا۔۔

روشن کہ ساتھ گھسٹتی ہوئی مروہ روتے ہوئے اندر بڑھنے لگی تھی۔۔جبکہ اُوپر کھڑی گل جس نے مورے کو یہاں بھیجا تھا سلطان کی اینٹری اُسے پسند نہیں آئی تھی۔۔اُسکے آنے پہ مروہ مار سے بچ گئی تھی کیا پتہ مورے کہ کچھ دیر تک اور مارنے سے یہ بچہ والی کہانی یہیں ختم ہو جاتی پر پتہ نہیں کتنا ڈھیٹ بچہ تھا جو اتنی مار اور بھوک پیاس کہ باوجود بھی اپنی ماں کی کوکھ میں محفوظ تھا۔۔

آپ نے یہ الزام لگا کر مجھے میری ہی نظروں میں گرا دیا ہے مورے کیا آپ چاہتی ہیں کہ اپنے باقی بھائیوں کی طرح میں بھی یہاں سے چلا جاوں۔۔

نا میرا بچے نا میں تم کو نہیں اُس آوارہ کو بول رہا تھا تم نئ جانتا یہ شاہری لڑکیاں بہت

چالاک ہوتا ہے۔۔

میں لندن جا رہا ہوں مورے کی بات کو بدلتے اپنا مدعا سلطان نے بیان کیا تھا(ویسے بھی وہ سمجھنے والی نہیں تھیں)اور بھا بھی یہاں مجھے ابراہیم کہ لئیے خط دے رہی تھیں

۔۔

کیا؟؟اُس نے خط دیا تمہیں تم۔۔تم یہ خط یہیں پھینک دو یہ خط ابراہیم کو مت دینا بلکہ اُسے کہو کہ وہ بدذات لڑکی اپنی ماں کہ گھر چلا گیا ہے۔۔

میں یہ جھوٹ نہیں کہہ سکتا ویسے بھی میں بابا کہ کہنے پہ جا رہا ہوں

بابا چاہتے ہیں کہ میں ابراہیم سے ملوں۔۔

ہاں تو ملو پر صرف گل لالہ کی بات کرو اس لڑکی کا نہیں ویسے بھی یہ اس بچہ کی پیدائش تک ہے یہاں پر بعد میں تو ام اپنا پوتا لیکر اسے چلتا کرے گا۔۔

مطلب ایک اور ظلم ہونا باقی ہے۔۔

کیا کہہ رہا ہے تم۔۔

کچھ نہیں اپنی بات مکمل کرتے وہ جا چُکا تھا اب اُسے اور بھی جلدی جانا تھا اس سے پہلے

کہ یہاں سب بگڑ جائے۔۔

****

مروہ اس وقت روشن کہ ساتھ اُسکے کمرے میں تھی۔۔

براون کلر کا جارجٹ کا کھلا سا سوٹ پہنے وہ نڈھال سی کُرسی پہ بیٹھی ہوئ تھی۔۔

بال سارے چوٹی سے نکل چُکے تھی کھینچے جانے کہ باعث جبکہ ناک اور منہ سے خون بہہ رہا تھا اور ماتھے پہ اُبھرا گومڑ اُسکی شکل ہی بگاڑ گیا تھا۔۔

تم ٹھیک ہو نا مرو؟؟

روشن بھابھی ایسا کچھ نہیں تھا جیسے مورے نے کہا میں اس بچے کی قسم کھاتی ہوں

روشن کا ہاتھ تھامے وہ التجاء کرنے لگی۔۔

کچھ مت کہو مروہ میں سب جانتی ہوں سلطان سے بات ہوی تھی اُس نے کہا تھا کہ وہ تمہیں اپنے جانے کا بتائے گا پر اگر مجھے پتہ ہوتا کہ ایسا کچھ ہو گا تو میں خود تم سے بات کر لیتی۔۔

شُکر ہے کہ آپکو مجھ پہ یقین ہے ورنہ مجھے تو بہت شرم آرہی تھی آپ سے۔۔

آرام سے بیٹھو مروہ میں سب جانتی ہوں تم خود کو مزید تکلیف مت دو۔۔

مروہ کا ہاتھ پیار سے تھپکتے روشن نے اُسے تسلی دی اور پھر زخم پہ مرہم لگانے لگی ۔۔اس سب سے فارغ ہوتے گرم دودھ کا گلاس اُسکی جانب بڑھاتے ہوئے کہا تم یہیں رُک جاو مروہ لائٹ چلی گئی ہے اور تمھارے کمرے میں تو جنریٹر کا کنکشن ہی نہیں ہے۔۔

خیر ہے بھابھی اب عادت ہو گئی ہے مجھے۔۔

تم بہت صابر ہو مروہ۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

روشن کی بات پہ ہنسی کہ ساتھ ساتھ مروہ کو رونا آیا تھا اور وہ رونے لگی تھی

یہ حالات ہیں بھابھی جو انسان کو مضبوط بناتے ہیں ورنہ میں تو بہت کم ہمت تھی اتنا صبر کرتے اگر مجھے میری ماں دیکھ لے تو شاید یقین ہی نا کر پائے۔۔

تم اپنے گھر چلی جاو مروہ یہ ماردیں گے تمہیں پانچواں مہینہ ہے تمھارا اور یہاں ڈاکٹر تو کیا کسی دایا نے بھی ابھی تک تمہیں نہیں دیکھا۔۔اپنی طرف دیکھو مروہ یہ جو تم اتنی زیادہ سوج رہی ہو یہ تمھارے پاوں روشن نے غُبارے کی طرح پھولے مروہ کہ

پیروں کی طرف اشارہ کیا یہ سب بی پی ہائی کی نشانی ہیں تمہیں علاج اور دوا کی ضرورت ہے اور یہاں تو تمہیں خوراک بھی صحیح نصیب نہیں ہوتی۔۔

نہیں بھابھی میں کہیں نہیں جاونگی میں یہیں رہ کر انتظار کرونگی ابراہیم کا اور ویسے بھی جو غلطی مجھ سے ہوئی ہے یہ سب اُسکی سزا ہے جو مجھے پوری کرنی ہے کیا پتہ اس سب تکلیف کہ بعد میرے حصے کی خوشیاں مجھے مل جائیں۔۔

اپنی بات مکمل کرتی وہ خود کو گھسیٹتی کھڑی ہوئی۔۔

آپ آرام کریں میری وجہ سے نیند خراب ہوئی آپکی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ روشن کو تسلی دیتی تاریکی میں ڈوبے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی جہاں کی حبس گرمی اور تنہائی ہی اب اُسکی ساتھی تھی۔۔

****

خود کو گھسیٹتی ہوئی مروہ اپنے کمرے تک آپہنچی تھی اور اب روتے ہوئے وضو کرنے کہ بعد جائے نماز پہ اپنے دُکھتے وجود کو لیئے بیٹھی اپنے رب کہ رُوبرو تھی۔۔

ہر انسان کی طرح اُسے بھی ہر جگہ سے ٹھوکر کھانے کہ بعد اب خُدا یاد آنے لگا تھا۔۔

پلیز اللہ جی مجھے معاف کر دیں۔۔میں۔۔میں جانتی ہوں میں نے غلطی کی ہے پر پلیز یا اللہ جی اب مزید برداشت نہیں ہوتا۔۔مجھ پر میری ہمت سے زیادہ بوجھ نا ڈالیں۔۔۔میں جانتی ہوں بلکہ شاید اب جان گئی ہوں کہ شروع سے اب تک میں ہی غلط تھی میری ہی غلطی تھی سب۔۔میں نے ہی عُذیر کو غُصہ دلایا میں نے ہی اُسے نہیں سمجھا اور اُس نے وہ۔۔وہ سب میرے ہی عمل کہ رد عمل میں کہا۔۔جسے بہانہ بناتے میں نے اپنے ماں باپ کی عزت روند ڈالی اور میرے ہی ہاتھوں میرے ابا قبر میں جا سوئے۔۔(ہچکیاں لیتے اور مسلسل روتے ہوئے وہ اپنی غلطی مانتے معافی کی طلبگار تھی۔۔)

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں نے ابراہیم کو دھوکے میں رکھا اُسے سب سچ نہیں بتایا اُسکی محبت کی قدر نہیں کی پر۔۔یا اللہ جی میں اب اب اُس سے ہی محبت کرتی ہوں میں اُسے دل سے اپنا ماننے لگی ہوں اللہ جی پلیز پلیز اُسکے دل میں میرے لئیے رحم ڈال دے۔۔

پلیز اللہ جی پلیز مر وہ روتے روتے سجدے میں چلی گئی تھی۔۔

"وہ قبول اُسکو بھی کرتا ہے۔۔

ناقبول جس کو یہ جہاں کرے۔۔"

****

شام کہ چھ بج رہے تھے۔لاہور کا موسم کافی سُہانا ہو رہا تھا۔۔عالیہ اپنی کسی عزیزہ کی طرف گئی ہوئی تھیں جبکہ صفا آئینہ کہ سامنے بیٹھی کانوں میں ہینڈ فری ڈالے مناہل کہ ساتھ بات کرتے اپنے میک آپ میں مصروف تھی۔۔(عُذیر کہ آتے ہی اُسے بُشریٰ بھابھی کہ گھر کھانے پہ جانا تھا)

تو یار اتنا منہ کیوں لٹکا ہے تمھارا وہاں جانے پر۔۔

تمہیں نہیں پتہ یار سیدھی سی بات یہ ہے کہ عُذیر چاہتا ہے کہ میں بھابھی سے تعلقات بڑھاوں اور اُن کہ رنگ میں رنگ جاوں ایک آنکھ بند کیئے لائنر لگاتے صفا نے جھنجھلا کر مُدعا بیان کیا۔۔

ہمم تو یہ بات ہے۔۔

اور نہیں تو کیا ہر وقت کہتے ہیں کہ عبایا کرو کبھی کیا تو کبھی کیا یار اب تم خود دیکھو اتنی بڑی قربانی تو دی ہے میں نے سب بُھلا کر زندگی اُنکے ساتھ شروع کی ہے پر اب اگر وہ یہ چاہتے ہیں کہ میں سر سے پیر تک خود کو اُنکی پسند میں ڈھال لوں تو اٹس نوٹ فئیر ہے

نا۔۔

پر یار یہ بھی تو دیکھو اُنہوں نے کبھی کسی بات کہ لیئے فورس نہیں کیا تمہیں۔۔

ہاں کرے تو صحیح اگلے ہی دن چھوڑ جاوں گی اب یہ کیا بات ہوئی بھلا۔۔آگے ہی مجھے ہر چیز پہ کمپرومائز کرنا پڑا ہے پر اب اور نہیں میں ایسی ہی ہوں اور ایسی ہی رہو نگی۔۔

صفا اپنے گلے شکووں میں مصروف تھی جب دروازے کہ پاس سے ایک سایہ ہٹتا دور جانے لگا۔۔۔

****

عُذیر اور صفا پورے سات بجے احسن اور بُشریٰ کہ گھر پُہنچ چُکے تھے۔۔

اُنکا گھر کافی بڑا اور نہایت سلیقہ سے سجا ہوا تھا۔۔صفا جو اولیو گرین کلر کا شارٹ فراک پہنے گولڈن فٹڈ پاجامہ کہ ساتھ بڑا سا گرین ہی ڈوپٹہ پھیلا کر لیئے ہوئے ہر چیز کو گھوم پھر کہ دیکھ رہی تھی اُسکے نزدیک بُشریٰ بھابھی ایک خوشقسمت عورت تھیں جنہیں حسین ہمسفر کہ ساتھ ساتھ دولت بھی خوب ملی تھی۔۔

آیئے نابھا بھی ادھر ہمارے ساتھ بیٹھیں عُذیر کہ ساتھ باتوں میں مصروف احسن نے

آدابِ میزبانی نبھاتے صفا کو بُلایا۔۔

جی بھائی بس آرہی ہوں۔۔

صفا آتے ہی عُذیر کہ ساتھ بیٹھے احسن کو دیکھنے لگی جو کالی شلوار قمیض پہنے کالی ہی چپل پیروں میں اڑسائے کافی حسین لگ رہا تھا۔۔احسن کو دیکھنے کہ بعد صفا کی نظر عذیر پہ اُٹھی تھی پر جلد ہی واپس پلٹ آئی تھی۔۔

پر کب سے دل میں کلبلاتی سوچیں گونجنے لگی تھیں۔۔"کتنی خواہش تھی میری کہ ایک ہینڈسم سا ہسبنڈ ملے جسکی صورت سے لیکر ڈریسنگ تک سب شاندار ہو پر یہاں تو ۔۔"

ابھی وہ مزید کچھ سوچتی کہ حجاب سٹائل میں ڈوپٹہ اُوڑھے بھابھی اندر آئیں کھانا لگ گیا ہے چلیں کھاتے ہیں۔۔اُنکے کہتے ہی سب اُٹھتے اُنکے پیچھے ڈائننگ ہال کی سمت بڑھ گئے۔۔

کھانے میں کافی تکلف کیا گیا تھا پر ہر چیز بہت لذیذ ہونے کہ ساتھ کافی نفاست سے سجی ہوئی تھی۔۔احسن بھای ہر چیز اُٹھا اُٹھا کر صفا کی جانب بڑھا رہے تھے اور مسلسل صفا

سے خوش گپیوں میں مصروف تھے۔۔ جبکہ عُذیر بچوں کہ ساتھ ہلکی پھلکی باتوں میں مصروف تھا۔۔

کہ تبھی احسن نے عُذیر کو اپنی طرف متوجہ کیا ویسے عُذیر بہت لکی ہو تم کہ اتنی حسین بیوی ملی تمہیں۔۔

صفا تو اپنی تعریف پہ خوش ہوئی تھی پر عُذیر کو یوں اُنکے منہ سے کہے گئے الفاظ کچھ خاص نہیں بھائے تھے۔۔

عُذیر کہ چہرے کہ تاثرات دیکھتے بُشریٰ نے بات کو بدلا اور عُذیر سے اُسکی مصروفیات کا پوچھنے لگیں۔۔

کھانا کھانے کہ بعد قہوہ پیتے ہی عُذیر اور صفا واپسی کہ لئیے اُٹھ گئے تھے۔۔

پرنیچے بائیک کہ پاس آتے صفا کو یاد آیا کہ اپنا فون تو وہ وہیں بھول گئی ہے۔۔

عُذیر میرا فون رہ گیا ہے آپ لے آئیں۔۔

اوہ یار اچھا جاو تم لے آو اور جلدی آنا میں یہیں ویٹ کر رہا ہوں تمھارا۔۔

صفا بھاگتی ہوئی واپس گئی تھی پر جونہی وہ لاونج میں پُہنچی اپنا موبائل اُٹھاتے اُوپر سے آتی

اُونچی آوازوں کی طرف متوجہ ہوتی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئ۔۔

آپکو کیا ضرورت تھی احسن عُذیر کہ سامنے اُس کی بیوی کی یوں تعریف کرنے کی۔۔

تمہیں کیوں اتنی تکلیف ہو رہی ہے تم تو جانتی ہی ہو میری نیچر ہی ایسی ہے اچھی چیز دکھے تو تعریف کرنا میں ضروری سمجھتا ہوں۔۔اور اگر اُسے اتنا ہی بُرا لگا ہے تو کیوں یوں اپنی بیوی کو سجا سنوار کر لئیے پھر رہا ہے اتنا ہی مولوی بنتا ہے تو پردے میں رکھے

۔۔

وہ اُسکی اور اُسکی بیوی کی چوائس ہے پر آپ تو کچھ اپنی عمر کا لحاظ کر لیا کریں اور دعوت پہ آئ تھی وہ مہمان تھی ہماری پر آپکی تو نظریں صرف عورت ڈھونڈتی ہیں۔۔

تم چُپ رہو جاہل عورت تمہیں کچھ پتہ نہیں ہے اور اُس لڑکی کو دیکھا تھا وہ تو پہلی ہی نظر میں لٹو ہو گئ تھی مجھ پر بلکہ وہ تو بہت خوش تھی میری تعریف پہ آفٹر آل ایک حسین مرد کی تعریف کسے بُری لگتی ہے بھلا۔۔

جو بھی تھا احسن پر میں تنگ آ گئ ہوں آپ کی ان حرکتوں سے کچھ تو خیال کریں ہماری بیٹی بڑی ہو رہی ہے۔۔

تم مجھے مت سیکھاو مرد تو ہے ہی بدنام مرد تو شروع سے ہی بُرا ہے عورت کو چاہیے خود کو سنبھال کر رکھے۔۔

اور آپ آپ اپنی نظروں کو کبھی لگام نہیں ڈالیں گے کیا؟؟احسن مجھے ڈر لگنے لگا ہے آپکے یہ روز روز کہ چکر ہر عورت کو کوئ چیز سمجھنا یہ سب میری بیٹی کہ آگے نا آجائے۔۔

چُپ خبردار جو میری بیٹی کا نام بھی لیا تو یہ میری بیٹی ہے سمجھی۔۔

کچھ دیر پہلے صفا جس مرد کی گرویدہ ہو رہی تھی اب اُسے یوں چلاتے اور اپنی بیوی کو پیٹتا سُن صفا نے قدم واپسی کہ لئیے موڑے۔۔

آج اُسے واقعی میں بُشریٰ باجی کہ الفاظ سمجھ آئے تھے کہ مرد کی نظر میں حیا ہونا کیوں ضروری ہے۔۔

واپسی کا سفر صفا کہ لئیے کافی تکلیف دہ تھا اُسکا ذرا سا ہنس کہ بات کرنے کو اُس شخص نے کتنے غلط انداز میں لیا تھا وہ شاندار سا شخص اندر سے ایک غلاظت کا ڈھیر تھا اور بس۔۔

اور عُذیر جسے وہ اُسکی لُکس کی وجہ سے اہمیت نا دے پا رہی تھی اُسکی سنگت پہ تو اُسے

نازاں ہونا چاہیے تھا جو اپنی محبت کو یاد کرنا بھی گناہ تصور کرتا تھا اور وہ یوں اُسکی ناقدری کر رہی تھی۔۔

دیر سے ہی سہی پر صفا کو عقل آ گئی تھی اور اب اُس نے سوچ لیا تھا کہ سب کیسے ہینڈل کرنا ہے۔۔

****

)دو ہفتے بعد..(

ابراہیم کو اس دیارِ غیر میں آئے کتنا وقت ہو گیا تھا اُس نے حساب رکھنا چھوڑ دیا تھا ویسے بھی وہ ہوش میں ہی کب رہتا تھا۔۔

ابھی بھی وہ رات کو کسی کلب سے نکلتے باہر روڈ پہ بنے بینچ پہ رات گزارتا اُٹھا تھا۔۔

اور اب یونہی جیبوں میں ہاتھ ڈالے بنا مقصد سڑکوں پہ گشت کرتے وہ گھر کی جانب بڑھنے لگا تھا۔۔

روز و شب یونہی بے مقصد گزرنے لگے تھے زخم تھا کہ منہدم ہونے کہ بجائے روزئ طرح سے تکلیف دینے لگتا تھا اور مروہ سے شکوے۔۔۔ شکوے ختم ہونے کہ بجائے

بڑھنے لگے تھے۔۔ کتنی راتیں محبت میں ٹھوکر کھانے کہ بعد نشے میں دُھت اور دن روتے بلکتے گزرے تھے۔۔

اور اب پھر جاگنے کہ بعد وہ پھر سے ذہن کہ پردے پہ اُمڈ آئی تھی۔۔

)خیریت پوچھو کبھی تو کیفیت پوچھو۔۔

تمھارے بن دیوانے کا کیا حال ہے۔۔

دل میرا دیکھو نا میری حیثیت پوچھو۔۔

تیرے بن اک دن جیسے سو سال ہے۔۔(

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابراہیم نے چلتے ہوئے فون نکالا کہ شاید شاید مروہ نے کوئی کال کی ہو یہ وہ نمبر تھا جو مروہ کہ علاوہ کسی کہ پاس نہیں تھا اپنا ہر نمبر بند کرنے کہ باوجود یہ نمبر وہ بند نہیں کر پایا تھا۔۔

وہ ہر روز دن میں ہزاروں بار فون چیک کرتا تھا کہ شاید وہ ایک بار پُکارے معافی مانگے آنے کو کہے پر نہیں اُسے محبت ہی کہاں تھی مجھ سے ہر بار یہی سوچتے وہ بے دلی سے فون رکھ دیتا تھا۔۔

)انجام ہے یہ میرا۔۔

تمہیں ہونا ہے میرا۔۔

جتنی بھی ہوں دوریاں فی الحال ہیں۔۔

یہ دوریاں فی الحال ہیں۔۔(

تم نے مجھ سے کبھی محبت کی ہی نہیں مروہ مجھے کبھی سمجھا ہی نہیں۔۔کیا کہا تھا تم نے ہاں پلر میں صرف ایک پلر ہوں اور تھا۔اور کچھ نہیں کچھ بھی نہیں مسلسل چلتے ہوئے تکلیف سے بہتے آنسوؤں کو چھپانے کہ لئیے ابراہیم نے اپنی آنکھوں پہ شیڈز لگاتے اُنہیں کور کیا۔۔

)خیریت پوچھو۔۔

کبھی تو کیفیت پوچھو۔۔

تمھارے بن دیوانے کا کیا حال ہے۔۔

دل میرا دیکھو۔۔

نا میری حیثیت پوچھو۔۔

تیرے بن ایک دن جیسے سو سال ہے۔۔(

میں نے تم سے محبت کی بے تحاشا بے انتہا۔۔ تم سے محبت کرتے صرف اور صرف میں نے وہ کیا جو محبت میں صحیح تھا پر تم۔۔ تم نے محبت نہیں سودا کیا تم نے صرف وہ کیا جو تمہیں صحیح لگا تم نے صرف یوز کیا مجھے۔۔

بنا آواز روتے ہوئے حلق میں کانٹے چُبھتے محسوس ہوئے تو وہ سٹور سے پانی کی بوتل لیتے منہ سے لگاتے پھر سے چلنے لگا پر پانی کہ بعد اب پھر سے ہاتھ میں فون تھا اور اُس فون میں سلائیڈ پہ چلتیں مروہ کی پکچرز۔۔

) تمھاری تصویر کہ سہارے موسم کی گزارے۔۔

موسمی نا سمجھو عشق کو ہمارے۔۔

نظروں کہ سامنے میں نہیں آتا تمھارے۔۔

مگر رہتے ہو ہر پل منظر میں تم ہمارے(

مروہ کی ہنستی مُسکراتی تصویریں دیکھتے زخم پھر سے اُدھڑتے محسوس ہوئے تھے کاش کاش تمہیں بھی مجھ سے محبت ہوتی۔۔ کیا تم مجھے یاد کرتی ہو گی؟؟ کیا میں۔۔ میں

تمہیں یاد آتا ہو نگا؟؟دیکھو مجھے میں تو تمہیں یاد بھی نہیں کر سکتا تم بھولتی ہی نہیں مجھے۔۔سسکاری بھرتے ابراہیم نے موبائل پاکٹ میں ڈالا۔۔

)اگر عشق سے ہے ملا۔۔

پھر درد سے کیا گلہ۔۔

اس درد میں زندگی خوشحال ہے۔۔

یہ دوریاں فی الحال ہیں۔۔(

اپنی مطلوبہ بلڈنگ میں پہنچتے ہی بلڈنگ کہ دروازے پہ سلطان کو بیٹھے دیکھ پہلے تو دل میں آیا کہ یہیں سے بھاگ جائے پر پھر زبردستی کی مُسکراہٹ سجاتے وہ سُلطان سے بغلگیر ہوا۔۔

کیا بھائی یہاں کیسے۔۔

بس سوچا کہ شاید تم چُھپن چُھپائی کھیلنا چاہتے ہو تبھی یہاں آکر چُھپے ہوئے ہو۔۔

فرسٹ فلور پہ موجود فلیٹ کا دروازہ کھولتے ابراہیم سلطان کو لئیے اندر داخل ہوا۔

پر فلیٹ میں موجود بدبو اور گندگی سلطان کہ لئیے ناقابل برداشت تھی۔۔یہاں یہاں

رہتے ہو تم اس گند میں۔۔

نہیں بھائی وہ پڑھائی میں اتنا بزی ہوتا ہوں کہ خیال نہیں رہا۔۔صوفے پہ پڑے میلے کپڑے ہٹاتے اُس نے شرمندگی سے وضاحت دی۔۔

ابراہیم کہ بات مکمل کرتے سلطان نے اُسے شرٹ سے کھینچتے اپنے سامنے کیا کونسی پڑھائی میں ساری انفارمیشن حاصل کر چُکا ہوں مجھے بیوقوف مت بناو سیدھی سیدھی بات کرو تم چاہتے کیا ہو جب پڑھنے آئے ہو تو پڑھو یہ سب کیا ہے ہاں اور شکل دیکھی ہے تم نے اپنی کیا حال کر لیا ہے اپنا ابراہیم کیوں کر رہے ہو ایسے میرے بھائی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایسا کچھ نہیں ہے۔۔

خبردار ایک لفظ بھی جھوٹ نہیں سُننا مجھے سمجھے۔۔

میرے پاس کچھ نہیں ہے آپکو بتانے کو۔۔

چلو میں ہی پوچھ لیتا ہوں پھر ویسے بھی میرے پاس بہت سوال ہیں۔۔تم محبت کرتے تھے اُس لڑکی سے بھگا کر لائے اُسے ماں باپ سے لڑ کر علیحدہ لیکر رہے اُسے تو اب کیا دورہ پڑا ہے تمہیں حویوں اس حالت میں اُسے وہاں مرنے کو چھوڑ آئے ہو۔۔

میں پڑھنے آیا ہوں یہاں اور اُسے کوئی سڑک پہ چھوڑ کہ نہیں آیا وہ سُسرال میں ہے اپنے اور عورتیں رہتی ہیں شوہروں کہ بغیر سُسرال میں اس میں اتنا نیا کیا ہے؟؟

اُن عورتوں کی عزت ہوتی ہے اُنکے سُسرالوں میں اور تمھاری بیوی کی کتے جتنی بھی عزت نہیں ہے وہاں گدھے کی طرح اُس حال میں مشقت کرتی ہے دن بھر اور پھر مار بھی کھاتی ہے۔۔

سلطان کی بات پر ابراہیم کا دل سُکڑ کہ پھیلا تھا۔۔

تو اس میں نیا کیا ہے آپ سب کی بیویوں کا بھی یہی حال رہ چُکا ہے۔

ہر بات پہ ہمیں خود سے کمپئیر کرنا بند کرو ہم سب کی بیویاں اُسی علاقے کی تھیں اور اس سے بھی بدتر حالات کا سامنا پہلے ہی کرتی رہی تھیں تمھاری بیوی میں کتنی ہمت ہے یہ تم مجھ سے زیادہ جانتے ہو۔۔

سُلطان کہ ایک کہ بعد ایک انکشاف پہ وہ سر پکڑتا وہیں زمین پہ بیٹھ گیا تھا۔۔

میرے ساتھ چلو ابراہیم اُسے ضرورت ہے تمھاری۔۔

میں ابھی نہیں آسکتا۔۔

کیوں؟؟

بس ابھی مجھے خود کو سنبھالنا ہے۔۔

میں نہیں جانتا تم کن مشکلات میں ہو اور کیوں ایسا کر رہے ہو پر یار تم مرد ہو مردوں کی طرح سب ہینڈل کرو۔۔

مرد ہوں تو کیا ہاں کیا مردوں کو تکلیف نہیں ہوتی کیا مرد انسان نہیں ہوتا یا مردوں کہ پاس دل نہیں ہوتا؟؟

تمھارا مسئلہ کیا ہے ابراہیم مجھے بتاو کیا پتہ میں مدد کر سکوں؟؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سُلطان کہ سوال کا جواب دینا جب ضروری نہیں سمجھا گیا تو اُس نے انجان بننے کہ بجائے دو ٹوک انداز میں کہا۔۔

کیا بھابھی نے چِیٹ کیا ہے تمہیں؟؟

سُلطان کہ سوال پہ ابراہیم نے اپنی سُرخ آنکھیں اُس پہ گاڑیں۔۔

کیا یہ ہی بات ہے؟

ہاں۔۔

کس حد تک تعلق ہے اُسکا اُس شخص سے کراچی میں ہوا تھا کیا یہ سب۔۔

یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ؟

وہی پوچھ رہا ہوں جو سمجھ پا رہا ہوں یہی ہوتا ہے نا چیٹ کرنا۔

اُس نے شادی کہ بعد چیٹ نہیں کیا بلکہ شادی سے پہلے اُسکا جو منگیتر تھا۔۔۔۔

)ابراہیم نے ساری بات من و عن کہہ ڈالی تھی(

میں تو تمہیں بہت عقل مند سمجھتا تھا ابراہیم یہ اتنی بڑی بات نہیں ہے وہ اُسکا منگیتر تھا اور اس سے دلی وابستگی ہونا کا من سی بات ہے۔۔

اتنی ہی اُس سے محبت تھی تو مجھے کیوں ڈالا اپنی محبت میں کیوں شادی نہیں کی اُس سے۔۔

اگر وہ کر لیتی اُس سے شادی تو تم ہونے دیتے بقول تمھارے تم تو پہلی نگاہ میں ہی دل ہار بیٹھے تھے نا؟

جواب دو مجھے کیا کرتے تب۔۔

میں اُسے گھر سے اُٹھوا لیتا۔۔

اور تب تو جیسے وہ تم سے محبت کر لیتی ہے نا۔۔

مجھے نہیں پتہ مجھے کچھ نہیں پتہ اُس نے اندھیرے میں رکھا مجھے دھوکہ دیا۔۔

لوگ صحیح کہتے ہیں پٹھان کو سمجھانا واقعی مشکل ہے تم اپنا ہی راگ الاپ رہے ہو کچھ سُننے سمجھنے کو تیار ہی نہیں ہو۔۔

ہاں آپ صحیح کہہ رہے ہیں۔یہ سب چھوڑیں یہ بتائیں کچھ کھانے کو منگواوں؟

نہیں میں اس کوڑے دان میں مزید نہیں رُک سکتا وہ اپنا کوٹ اُٹھاتے ہوئے اُٹھا اور چند کاغذ اُسکی طرف بڑھائے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ کیا ہے؟؟

Divorce papers..

کیاا۔۔

مذاق کر رہا ہوں یہ خط ہیں بھابھی نے بھیجے ہیں۔۔

ابراہیم کہ چہرے کی اُڑی رنگت دیکھتے تیزی سے باہر نکلا اس سے پہلے کہ وہ غُصہ میں کچھ اُٹھا کہ دے مارتا۔۔۔

****

سُلطان اپنی سی کوشش کرنے کہ بعد ہفتے بعد واپس آ چُکا تھا۔۔اور وہاں سے آ کر جو حال ابراہیم کا سُنایا اُس کہ بعد مروہ کی زندگی مزید تنگ ہو چُکی تھی۔۔

ابراہیم نے سُلطان سے وہ خطوط لینے کہ بعد ایسے ہی دراز میں ڈال دیئے تھے جو آج بھی اُسکی ایک نظرِ کرم کہ متمنی تھے۔۔

(دو ماہ بعد)۔۔

شوکت خان کہ بھائی کہ بیٹے کی شادی تھی جس پہ سارا گھر مدعو تھا ابراہیم کہ سب بھائی بھی آئے ہوئے تھے۔۔

دوپہر کہ وقت بارات تھی پر قریبی شادی ہونے کہ باعث صُبح دس کہ بعد ہی سب گاڑیوں میں سوار ہوتے نکل گئے تھے۔۔

اور اب گھر پہ پیچھے مروہ اور گل لالہ تھیں مروہ کو تو کسی نے ساتھ لے جانا ضروری نہیں سمجھا پر گل اپنے پاوں کی موچ کہ باعث شادی میں نا جا سکی۔۔

سب کہ گھر سے جاتے ہی اپنے کمرے سے گل لالہ بالکل ٹھیک چلتے ہوئے مروہ کہ

کمرے تک آئی جو سب کہ جاتے شُکر کا کلمہ پڑھتے ریسٹ کرنے اپنے کمرے میں موجود تھی آج صُبح سے ہی عجیب سا کمر میں درد تھا۔۔

مروہ اُٹھو مجھے ناشتہ بنادو۔۔

میری طبیعت صحیح نہیں ہے خود بنالو۔۔

تمھاری تو جب سُنو طبیعت خراب ہی ہوتی ہے تم نے تو پریگنینسی کو بیماری ہی سمجھ لیا ہے اُٹھو بی بی ناشتہ بناو میرا۔۔

تمہیں بڑا بہت پتہ ہے پریگنینسی کا کتنے بچے ہیں تمھارے۔۔

چاہے جو بھی حالات رہے ہوں گل کہ آگے جُھکنا تو اب بھی مروہ نے نہیں سیکھا تھا۔۔

مجھ پہ طنز کرنے کی ضرورت نہیں ہے سمجھی غُصہ سے رنگ بدلتی گل لیٹی ہوئی مروہ کہ سر پہ پُہنچی تھی۔۔

تو جاو پھر یہاں کیوں کھڑی ہو۔۔ تم ہی مجھے ناشتہ بنا کر دو گی اُٹھو فوراً۔۔

جاو گل تنگ نا کرو مجھ میں بالکل ہمت نہیں ہے تم سے سر کھپانے کی۔۔

بہت ہوا میرے سے سب کچھ چھین کہ تم میرے ہی منہ کو آو گی تو یہ بھول ہے تمھاری

مروہ کو بازو سے کھینچتے گل نے زمین پہ پٹخا تھا۔۔

نیچے گرتے ہی مروہ کا پورا بدن ٹیسوں سے جھنجھنا اُٹھا تھا۔۔

اُٹھو مروہ تمھارا تو باپ بھی اُٹھے گا۔۔

گل تم۔۔ تم کسی کو بُلاو میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔ مروہ کو سیونتھ منتھ میں ہی لیبر پینز سٹارٹ ہو گئی تھیں۔۔

مروہ کی چیخیں اور چہرے پہ تکلیف کہ آثار دیکھتے پہلے تو گل گھبرائی تھی پر پھر یہی موقع ہے جان چھُڑوانے کا سوچ وہ کمرے کی باہر سے کنڈی لگاتی باہر نکل گئی۔۔اب بس عنقریب سب میرے ہاتھ میں ہو گا اپنی کامیابی کہ انتظار میں خوش ہوتے گل باہر نکل گئی اور اب اُسے زنان خانے کہ باہر بیٹھ کر کسی کو بھی یہاں جانے سے روکنا تھا۔۔۔

****

لندن کا موسم معمول کی طرح بھیگا ہوا تھا ہر چیز کو دھو کر صاف کرنے کہ باوجود بھی یہ بارش ابراہیم کی زندگی میں چھائی غلط فہمی کو دھو نہیں پائی تھی۔۔

کچھ دیر قبل ہی ابراہیم دو دن کہ بعد گھر واپس آیا تھا اور اب سگریٹ کی ڈبی ڈھونڈتے

جو دراز اُس نے کھولا وہاں وہی خطوط دیکھائی دیئے جو مروہ نے لکھے تھے۔۔

دو ماہ سے یونہی رکھے رہنے کہ بعد آج وہ خطوط پڑھنے کہ لئیے ابراہیم نے نکالے تھے۔۔

ابراہیم نے وہ خطوط نکالے اور ترتیب سے ڈیٹ وائز پڑھنے شروع کیئے۔۔

اینک پین سے لکھے خط کہ حُروف جگہ جگہ سے آنسوؤں کہ باعث مٹے ہوئے تھے۔۔

ہر خط ایک مختلف ہی ٹون میں لکھا گیا تھا اور ہر خط پچھلے خط سے مختلف تھا۔۔اگر ایک خط میں شکووں کا پلندہ تھا دوسرے میں معافی کا اور تیسرے میں محبت کا اظہار ان خطوط میں وہ اظہار تھا اور وہ معافی تلافی تھی جو ابراہیم سُننا چاہتا تھا۔۔ان خطوط کو پڑھتے مروہ کی اُداسی اور تکلیف اُسے جھنجھوڑنے لگی تھی جو کچھ سُلطان نے اپنے گھر والوں کہ رویہ کی متعلق کہا اس میں ایسا کچھ نہیں تھا۔۔

اس میں اگر کسی سے شکوہ تھا تو صرف ابراہیم سے شکایت تھی تو بھی صرف اُس سے اور اگر کسی سے شرمندگی تھی تو بھی ابراہیم سے۔۔

سارے خطوط ایک طرف ڈالتے ابراہیم نے کاوچ پہ لیٹتے ہوئے دونوں بازوؤں کو اپنے

سر کہ نیچے رکھا۔۔

میں تم سے بہت محبت کرتا تھا اور کرتا ہوں تمھارے جھوٹوں کہ بعد اور تمھارے کڑوے سچ کہ بعد بھی میں تمہیں بُھلا نہیں پایا تم سے نفرت نہیں کر پایا میں تمہیں کبھی نہیں چھوڑ سکتا زر گیہ تم کل بھی میری محبت تھی اور آج بھی ہو۔۔

مروہ کہ خطوط کہ بعد اب وہ خود کو روک نہیں پایا تھا اُسکا مائنڈ ہر طرح سے کلیئر ہو گیا تھا اور اب وہ یہاں مزید رُک کہ خود کو اذیت نہیں دے سکتا تھا۔۔

اسی لئیے وہ تیزی سے اُٹھا اور باہر نکل گیا اب اُسے جلد سے جلد مروہ تک پُہنچنا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

مروہ کو اپنے ہی کمرے کہ فرش پہ گرے بہت دیر ہو گئ تھی۔۔

اُسکے ساتھ یہ کیا ہو رہا تھا یہ سب اُسکی سمجھ سے باہر تھا نا تو آج تک اُس نے کچھ ایسا کہیں دیکھا تھا اور نا ہی کبھی سُنا تھا یہ سب جو اُسکے ساتھ ہو رہا تھا اُس کے لئیے نیا تھا۔۔شروع کہ صرف دو ماہ ہی وہ کسی ڈاکٹر کہ پاس جا سکی تھی پھر اس کے بعد اُس نے بنا کسی کہ مشورے بنا کچھ جانے اس وجود کو اپنے خون سے سینچا تھا۔۔

اپنے وجود میں بڑھتی ٹیسیوں سے نڈھال ہوتے وہ خود کو دروازے تک گھسیٹنے لگی تھی۔۔درد اتنا تھا کہ وہ سیدھی تک نہیں ہو پا رہی تھی پر دروازہ لاک دیکھتے رہی سہی ہمت بھی جواب دینے لگی تھی۔۔

اور اس مشکل میں اُسکے منہ سے جو لفظ نکلا وہ اُسکی ماں کا تھا۔۔

اماااااااا۔۔۔۔

"تھوڑا سا تو شکوہ کرنے دے مائے۔۔

عرصہ ہوا تیری گود میں آئے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عرصہ ہوا تیری گود میں آئے۔۔

مجھے کوئی اور سمجھ بھی نا پائے۔۔"

امی۔۔۔اپنی ماں کو پُکارتے زمین پہ نڈھال پڑے وہ سسکنے لگی تھی۔۔مجھے بچا لیں مجھے معاف کر دیں یا اللہ۔۔۔اللہ میری تکلیف کم کر دے اُف۔۔۔امیییی۔۔

"مجھ کو کوئی اور سمجھ بھی نا پائے۔۔

ہائے یہ پیڑ مجھے کھانا جائے۔۔

ہائے یہ پیڑ مجھے کھانا جائے۔۔

تھوڑا سا تو شکوہ کرنے دے مائے۔۔"

درد کی شدت سے چلاتے وہ اپنی ماں کو پُکارتے سسکتے ہوئے دروازہ پہ ہاتھ مارنے لگی تھی۔۔پر جب اُسے اپنے نام کی پُکار کانوں میں پڑی تو وہ ہاتھ مارنا بھول گئی تھی ۔۔کیونکہ اُسے اپنے سامنے دو زانوں بیٹھتے اپنی ماں دکھنے لگی تھی۔۔

"مائے نی...مائے نی۔۔

مجھے کھل کہ رونے دے نا۔۔من کو۔۔۔من کو۔۔۔

ہلکا ہونے دینا۔۔۔

مجھے کھل کہ رونے دے نا۔۔"

اماں۔۔اماں مجھے معاف کر دیں میں نے۔۔میں نے بہت تکلیف دی ہے آپکو اپنے سامنے شگفتہ کو دیکھتے وہ ہاتھ جوڑے منت کرنے لگی۔۔میں نے تکلیف دی تبھی تبھی یہ سب کچھ ہو رہا ہے میرے ساتھ اگر۔۔اگر آپ مجھے معاف کر دیں گی تو میری تکلیف بھی کم ہو جائے گی۔۔

میں تکلیف میں ہوں اماں بہت تکلیف میں مجھے بچالیں۔۔شگفتہ کی گود میں سر رکھے مروہ روتے ہوئے چیخ رہی تھی۔۔

"مائے نی۔۔مائے نی۔۔

مجھے کھل کہ رونے دینا۔۔

مُجھ کو اپنی بانہوں میں سونے دینا۔۔

چاروں طرف میرے اپنے ہی سائے۔۔

اپنا مجھے کوئی نظر نا آئے۔۔"

میں بھول گئی تھی کہ میں اپنی ہی جنت کو ٹھوکر مار کر کبھی سکون نہیں حاصل کر پاونگی۔۔اماں آپ نے بھی تو اتنی تکلیف اُٹھای ہو گی مجھے اس دُنیا میں لاتے یوئے پر میں نے۔۔میں نے کیا کیا آپ کے ساتھ اپنی ہی جنت اپنے ہی۔۔ہاتھوں سے چھوڑ دی ۔۔امی۔۔مجھے معاف کر دیں نا میری روح پہ پڑا بوجھ ہلکا کر لینے دیں مجھے۔۔شگفتہ کا رینگتا ہوا ہاتھ مروہ کہ سر پہ تھا جو اُسے سکون بخش رہا تھا۔۔اُس ہاتھ کی ٹھنڈک اُسے اپنے اندر سرایت کرتی محسوس ہوئی تھی۔۔اور تبھی ایک دم سے ساری تکلیف ختم

ہوتی ہوئی محسوس ہوئی تھی اور جسم ٹھنڈا پڑنے لگا تھا۔۔

"دل گھبرا کر کس کو بُلائے۔۔

دل گھبرا کر کس کو بُلائے۔۔

ہر مشکل میں یاد تو آئے۔۔

ہر مشکل میں یاد تو آئے۔۔

مائے نی مائے نی۔۔

مجھے کھل کہ رونے دینا۔۔

من کو من کو ہلکا ہونے دینا۔۔۔

****

)دو دن بعد...(

صُبح کہ دس ہو رہے تھے اور آج موسم بھی بے حد گرم تھا۔ہوا میں موجود حبس سانس روکتی محسوس ہو رہی تھی۔۔ایک انجانی سی ان دیکھی اُداسی تھی جو ہر چیز کو سوگواری

میں لپیٹے ہوئے تھی۔۔

ایسے میں ایک پیلے رنگ کی ٹیکسی حویلی کہ سامنے آن رُکی تھی جس میں موجود شخص بیتے وقت کو بُھلائے نئی یادیں بنانے ایک بار پھر سے آن وادد ہوا تھا۔۔

ٹیکسی والے کو کرایہ دیتے وہ اپنا سفری بیگ گھسیٹتا آگے بڑھا۔۔ گیٹ پہ موجود چوکیدار نے جھٹ سے سلام جھاڑا اور گیٹ کھولتا سائیڈ پہ ہوا۔۔

ابراہیم کہ قدم زمین پہ پڑنے کہ بجائے ہواوں میں تیر رہے تھے وہ بھاگتا ہوا اندر جا کر مروہ کو خود میں سمو لینا چاہتا تھا اپنی پیاس بُجھاتے ہر تشنگی کو مٹا دینا چاہتا تھا۔۔اپنے قدموں کو کُھلے دل سے اُسکی جانب بڑھانا چاہتا تھا۔۔

وہ اپنی ہی خوشی میں آگے بڑھ رہا تھا کہ رن وے عبور کرتے مین دروازے تک پُہنچتے سامنے ہی لمبے لمبے سانس لیتی گل لالہ کھڑی تھی جیسے پتہ نہیں کہاں سے بھاگتی ہوئی آئی ہو۔۔ گل کو دیکھتے ابراہیم کہ قدم رُکے تھے "یہ بھی ہے اسکا تو خیال ہی نہیں آیا مجھے"۔۔

سلام خان جی۔۔

وعلیکم سلام سب کہاں ہیں؟

اندر۔۔اندر ہی ہیں۔۔

اچھا وہ اتنا ہی کہہ پایا تھا اور اب ابراہیم اس انتظار میں تھا کہ یہ محترمہ ہٹیں تو وہ اندر جائے پر یہ تو شاید یہیں جم گئی تھی۔۔

میں نے آپکو بہت یاد کیا خان ہر۔۔۔پل آپکو سوچا آپکی خیریت کہ لئیے دُعائیں کیں۔۔

"اُف یہ ہٹ کیوں نہیں رہی مروہ نے دیکھ لیا تو ایک اور بات مل جائے گی اُسے روٹھنے کو" دل میں کہتے ابراہیم نے سر ہلایا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں۔۔میں۔۔نے آپکا بہت بہت انتظار کیا میں۔۔

اندر آجاوں میں پہلے؟؟

ہاں وہ۔جی۔۔جی آئیں نا آگے سے ہٹتے بیگ تھامنے کو وہ آگے بڑھی میں خود کر لو نگا تم رہنے دو گل کو روکتے آگے بڑھتے ہی وہ سامنے کھڑی مورے سے جا لپٹا۔۔

میرا بچہ میری جان کتنا دُبلا ہو گیا تم کا نانی کا تاتا کیا؟؟

بس مورے آپ سب کی یاد بہت آئی تبھی اپنا خیال نہیں رکھ پایا۔۔

تو پیلے کیوں نئ آ گیا اور اب یوں اچانک کیسے ؟؟

بس سوچا سرپرائز دوں لالہ اور بابا کہاں ہیں ؟؟

یہیں کہیں ہونگے تم جاو اندر آرام کر لو توڑا اتنا لمبا سفر کیا ہے تم نے۔۔

نہیں میں ٹھیک ہوں وہ اُنہیں ٹالتا وہیں بیٹھے مروہ کا ویٹ کرنے لگا تھا۔۔اور گل
اٹھلاتے ہوئے اُسکے سامنے بیٹھے حسرت بھری نگاہوں سے اُسے تکنے لگی۔۔وقتاً فوقتاً
بھابھیاں بھی آ کہ سلام کر کے جا چکی تھیں پر ایک وہ دُشمن جان نا جانے کہاں چُھپ گئ
تھی جب کچھ دیر تک وہ دیکھائ نا دی تو وہ صبر کا پیمانہ چھلکائے پوچھ بیٹھا۔۔

مورے مروہ کہاں ہے نظر نہیں آ رہی ؟؟

تم تک گیا ہے مڑا جاو آرام کر لو ملنا ملانا ہوتا رہے گا جاولا کا۔۔

اُنکے بدلتے رنگ ابراہیم کا ماتھا ٹھنکا گ ئے تھے۔۔میں مل لوں پھر آرام ہوتا رہے
گا۔۔

اپنے نام کی پُکار اور اُنکے مسلسل روکنے کو نظر انداز کرتے وہ مروہ کہ کمرے کی جانب
بڑھا۔۔

پر کمرے کا دروازہ کھولتے ہی پورا کمرہ اُسے خالی دکھا اس سے پہلے کہ وہ اندر جاتا نگینہ بھابھی کی آواز پہ پلٹا۔۔

جی بھابھی۔۔

مروہ ادھر نہیں ہے ابراہیم۔۔

یہاں نہیں ہے تو پھر کہاں ہے؟؟(کہیں اپنے گھر تو نہیں چلی گئی)..

کہاں ہے مروہ بھابھی آپ چُپ کیوں کھڑی ہیں۔۔

وہ۔۔۔وہ پچھلے دو دن سے ہسپتال میں ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاس۔۔ہاسپٹل میں کیوں۔۔کیوں بھابھی؟؟ابھی تو کافی وقت تھا نا تو پھر؟؟

اس سے زیادہ میں کچھ نہیں کہہ سکتی ہوں ابراہیم میانوالی چلے جاو وہاں کہ کسی بڑے ہسپتال میں ہے بلکہ سُلطان کو فون کرو وہ وہیں ہے تمہیں بتادے گا۔۔

بھابھی کی بات سُنتے وہ فون کو کان سے لگاتے سر پہ پیر رکھے باہر کو دوڑ گیا۔۔

****

حسن منزل میں دوپہر کہ اس وقت سفید چاندنیاں بچھی ہوئی تھیں ہوا میں رچی اگربتیوں کی خوشبو کافی تیز تھی۔۔

سامنے رکھی سوالاکھ کھجور کی گٹھلیوں پہ پچھلے تین دنوں سے روز ایک سے پانچ تک آیت کریمہ پڑھا جارہا تھا جسے پڑھنے کو محلے کی ہی خواتین اور لڑکیاں آرہی تھیں۔۔

یہ اہتمام شگفتہ نے مروہ کو خواب میں دیکھنے کہ بعد سے کروایا تھا اُنکا دل بے سکون تھا اپنی اولاد کی وجہ سے اور اُسکے سکون اور آسانی کہ لئیے ہی وہ یہ سب کروا رہی تھیں۔۔

اور جوابھی بھی خاموشی سے ایک فلور کُشن پہ سر جُھکائے بیٹھے آیۃ کریمہ پڑھنے میں مصروف تھیں۔۔

****

ابراہیم پچھلے پانچ منٹ سے مسلسل سلطان کہ سر پہ کھڑے پشتو میں چلانے میں مصروف تھا۔۔

بس ابراہیم یہ ہاسپٹل ہے اور ہم icu کہ باہر ہیں سو آواز کو کنڑول میں رکھو۔۔

آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں کہ وہ اس حال میں ہے؟؟

اچھا تو تم ہی بتا دو کیسے بتاتے تمہیں ہاں کوئی فون نمبر کچھ تھا ہمارے پاس کیا؟؟اور اب آرہے ہیں ڈاکٹر صاحب مجنوں بن کر۔۔

سلطان کی بات کہ بعد ابراہیم کچھ پل کو چُپ ہو گیا تھا۔۔

پر اسے ہوا کیا ہے لالہ یہ۔۔یہ icu میں کیوں ہے کچھ تو بتائیں کیوں میری جان لینے پہ تُلے ہیں آپ۔۔

میں یہ دوائیاں لینے جا رہا ہوں جاو ڈاکٹر سے پوچھ لو جو بھی پوچھنا ہے تم نے۔۔

سُلطان کہ کچھ نا بتانے پہ وہ اب ڈاکٹر کہ سامنے بیٹھا تھا۔۔

میری بیوی کی طبیعت کیسی ہے ڈاکٹر۔۔

ویل آپ خود ایک ڈاکٹر ہیں سو آپ بہتر سمجھ سکیں گے۔۔

ایک تو یہ پری میچیور قبل از وقت ڈیلیوری ہے سیکینڈ آپ کی وائف بے حد ویک ہیں نا تو کوئی سپلیمینٹس لیئے گئے ہیں اس پوری پریگنینسی میں اور نا ہی بہتر خوراک اور تو اور اُنہوں نے اکیلے بنا کسی مِڈ وائف یا لیڈی ڈاکٹر کہ گھر پہ آپکی بیٹی کو ڈیلیور کیا ہے۔۔

بب۔۔بیٹی۔۔

جی آپکی بیٹی وہ بھی نرسری میں ہیں اس وقت اور افسوس سے بتانا پڑ رہا ہے مجھے کہ اُس بچی کی حالت بھی کوئی تسلی بخش نہیں ہے۔۔

ڈاکٹر سے ملنے کہ بعد وہ آنکھوں میں آنسو لیئے شیشے کہ اُس پار اپنی ننھی سی پری کو مختلف نلکیوں میں جکڑا دیکھ ضبط کا دامن چھوڑ بیٹھا تھا۔۔

I am sorry my lil angel i am so sorry..

بچی کو دیکھنے کہ بعد وہ ایک بار پھر سے سُلطان کہ سر ہوا۔۔ مروہ سے ملنے کی فی الوقت اجازت نہیں تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میری بیوی اور بیٹی اس حال میں کیوں ہیں لالہ۔۔

تمھاری وجہ سے ہیں اس حال میں تم ہو قصوروار وہ تمھاری وجہ سے موت کہ دروازے پہ ہیں سُنا تم نے سُلطان نے بلالحاظ ابراہیم کو آئینہ دیکھایا۔۔

میں مانتا ہوں میری غلطی ہے پر بھائی مجھے تسلی تھی کہ وہ میرے اپنوں کہ ساتھ ہیں پر۔۔

پلیز پلیز مجھے سب بتائیں یہ سب کیسے ہوا۔۔

****

)دو دن پہلے...(

سب اُس وقت شادی والے گھر میں موجود تھے جب سُلطان کہ فون پہ چوکیدار کی کال آئی۔۔

جس میں اُس نے پشتو میں سُلطان سے کہا کہ۔۔اندر سے مسلسل دروازہ بجانے اور چیخوں کی آوازیں آرہی ہیں میں دو سے تین بار اندر جا چُکا ہوں پر گل بھا بھی کہہ رہی ہیں کچھ نہیں ہے تم اپنے کام سے کام رکھو۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چوکیدار کی بات سُنتے ہی سُلطان نگینہ بھا بھی کو چُپکے سے اپنے ساتھ لیئے وہاں سے نکلتے حویلی واپس آیا جہاں زنان خانے کہ باہر ہی گل بیٹھی ٹی وی پہ کوئی پشتو گانا لگائے اخروٹ کھانے میں مصروف تھی جو سلطان اور نگینہ کو اس وقت آتا دیکھ کافی پریشان دیکھائی دینے لگی تھی۔۔

آپ۔۔اتنی جلدی آگ ئے لالہ؟؟

مروہ بھا بھی کہاں ہے؟؟

کیا؟؟

تمہیں سُنائی دینا بند ہو گیا ہے کیا؟؟ میں پوچھ رہا ہوں کہاں ہے وہ۔۔ سُلطان کہ چیخنے پہ گل کافی سہم گئی تھی۔۔

وہ۔۔اپنے کمرے میں ہی ہے صُبح سے۔۔

بھابھی آپ جائیں دیکھیں اُسے۔۔

سُلطان کہ کہنے پہ نگینہ تیزی سے مروہ کہ کمرے کی طرف بڑھیں۔۔

پر دروازہ کھولتے ہی اُنکا دل حلق میں اٹکا تھا۔۔

ایک ننگ دھڑنگ بچے کو خود سے چپکائے وہ بیٹھے بیٹھے ایک جانب لڑھکی ہوئی تھی۔۔

مروہ کو دیکھتے وہ چیختی ہوئی اُسکی طرف لپکیں مروہ اس وقت بے ہوش تھی اور اُس بچی میں بھی کوئی حرکت نہیں تھی الماری کی طرف بھاگتے اُنہوں نے تولیہ نکالا اور رُک رُک کہ سانس لیتی اُس ننھی جان کو اُس میں لپیٹا اُسے لپیٹنے کہ بعد اُنہوں نے تیزی سے مروہ کہ کپڑے تبدیل کروائے اور ایک بڑی کالی چادر سے اُسے ڈھکتے وہ فوراً باہر آئیں یہ سب اُنہوں نے کم سے کم وقت میں کیا تھا۔۔

سُلطان جلدی کرو کسی بڑے ہسپتال لے چلو وہ دونوں ٹھیک نہیں ہیں۔۔

دونوں۔۔دونوں کون بھابھی؟

ابراہیم کی بیوی اور بیٹی۔۔

****

ساری روداد سُنتے ابراہیم سکتے میں آیا تھا وہ مروہ جو کا کروچ کو دیکھتے شور مچاتی تھی وہ اس سب تکلیف سے بنا کسی مدد کہ کیسے گزری ہو گی۔۔

حوصلہ کرو ابراہیم اللہ سب بہتر کریگا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ میں سے کوئی ایک پیشنٹ سے مل سکتا ہے۔۔

اُسی وقت ایک نرس نے آتے پیغام دیا جس پہ سُلطان گویا ہوا۔۔

تم جاو ابراہیم مروہ کو دیکھ لو کچھ حوصلہ ہو گا تمہیں۔۔

نہیں بھائی میں پہلے اُسے تکلیف دینے والوں سے نمٹ لوں پھر ہی اُسکے سامنے جاونگا۔

اپنی بات کہتا وہ غُصہ سے باہر چل دیا۔۔

****

اس وقت گل لالہ مورے کہ کمرے میں موجود تھی۔۔مور۔۔۔مورے مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے اگر۔۔اگر ابراہیم کو اُس ڈائن نے سب بتا دیا تو۔۔تو میرا کیا ہو گا کہیں وہ مجھے چھوڑ نا دے مورے میں اُس کہ بغیر نہیں رہ سکتی وہ چاہے مجھے ملازمہ کی طرح رکھے پر میں ہمیشہ اُسکے ساتھ رہنا چاہتی ہوں۔۔

مورے کی گود میں سر رکھے وہ بلک رہی تھی۔۔

کہ تبھی دھاڑ سے دروازہ کھولتا ابراہیم اندر آیا۔۔

تمھاری ہمت کیسے ہوئی میری بیوی اور اولاد کو اتنی اذیت دینے کی غُصہ سے آگے بڑھتے ابراہیم نے اُسے گردن سے دبوچا وہ اس وقت اتنے غُصہ میں تھا کا اُسکی گردن کی نسیں تک اُبھری ہوئی تھیں منہ سے کف اُڑاتا وہ گل کہ اوسان خطا کیئے ہوئے تھا

۔۔

)پاس آئے دوریاں پھر بھی کم نا ہوئیں۔۔

اک ادھوری سی ہماری کہانی رہی۔۔۔

آسماں کو زمین یہ ضروری نہیں جا ملے جا ملے(

چوڑو اسے ابراہیم میں کیتی ہوں چوڑو۔۔

آپ بیچ میں مت آئیں اپنے کیئے کا جواب یہ خود دے گی۔۔ گل کی گردن پہ ہاتھ جمائے وہ کسی زخمی شیر کی طرح دھاڑا تھا۔۔

تو آرام سے بات کرو چوڑو اسے گل کو چھڑواتے مورے نے ابراہیم کو پیچھے کو دھکیلا جبکہ مروہ کھانستی ہوئی سانس بحال کرنے لگی۔۔

)عشق سچا وہی جسکو ملتی نہیں۔۔

منزلیں منزلیں۔۔

رنگ تھے نور تھا جب قریب تو تھا۔۔

اک جنت سا تھا یہ جہاں۔۔(

جواب دو جواب چاہیے مجھے کیوں کیا ایسا تم نے آخر کیوں اتنی تکلیف دی اُسے بولو

جواب دو چیختے ہوئے سائیڈ پہ پڑا گُلدان ابراہیم نے دیوار پہ دے مارا؟؟

آپکو جواب چاہیے خان جواب چاہیے آنکھیں رگڑتی گل بھی چلاتی ہوئی میدان میں

اُتری تو سُنو میں محبت کرتی ہوں آپ سے آج سے نہیں برسوں سے میں بیوی ہوں آپکی کسی اور کہ ساتھ برداشت نہیں کر سکتی آپکو سُنا آپ نے۔۔

)وقت کی ریت پہ کچھ میرے نام سا۔۔

لکھ کہ چھوڑ گیا تو کہاں۔۔

ہماری ادھوری کہانی۔۔۔

ہماری ادھوری کہانی۔۔(

گل کہ چیخنے پہ وہ پھر سے اُسے دیوار کہ ساتھ لگاتا اُس پہ چڑھ دوڑا تھا۔۔

تم بعد میں آئی تھیں میری زندگی میں تم جانتی تھیں تم پہلے سے جانتی تھیں میں شادی شدہ ہوں اتنی ہی پوزیسو تھیں تو کیوں کی مجھ سے شادی ہاں؟؟

پہلے وہ نہیں میں آئی تھی میرے پیدا ہونے سے بھی پہلے میں آپکے نام کر دی گئی تھی وہ نہیں۔۔۔اور میں۔۔میں محبت کرتی تھی کیسے چھوڑ دیتی آپکو ابراہیم میں اپنی زندگی کا ہر پل گزارنا چاہتی تھی آپکے ساتھ۔۔میں آپکے ساتھ رہنا چاہتی تھی آپکے قریب بہت قریب۔۔

ہری آنکھوں میں آنسو اور وحشت لئیے وہ ابراہیم کہ کندھے پہ سر دھرتی قریب ہوئی۔۔

)خوشبو سے تیری ہم یوں ٹکرا گئے۔۔

چلتے چلتے دیکھو نا ہم کہاں آ گئے۔۔

جنتیں اگر یہیں تو دکھے کیوں نہیں۔۔

چاند سورج سبھی ہیں یہاں۔۔(

مروہ کا سر جھٹکتے ابراہیم نے اُسے خود سے دور کرتے ہوئے کہا۔۔پر میں تم سے محبت نہیں کرتا اور نا ہی کر سکتا ہوں اور تمھاری اس حرکت کہ بعد تو اب تمھارا میرے نکاح میں رہنا بھی مشکل ہے۔۔

نہیں۔۔ نہیں ابراہیم خدا کہ لئیے مجھے خود سے دور نا کریں آپ۔۔آپ جو کہو گے میں وہ مانوں گی پوری زندگی آپکی بے دام غُلام بن کہ رہو نگی پر خُدایا مجھے خود سے دور نا کریں۔۔۔

وہ ابراہیم کہ پیروں پہ گرے منت کرنے لگی۔۔

)انتظار تیرا صدیوں سے کر رہا۔۔

پیاسی بیٹھی ہے کب سے یہاں۔۔

ہماری ادھوری کہانی۔۔

ہماری ادھوری کہانی۔۔(

پہلے میں نے سوچا تھا کہ تمہیں اپنے ساتھ رکھونگا اپنی ماں سے کیا وعدہ پورا کرونگا پر نہیں تم اس قابل نہیں ہو تم ایک ناگ ہو جو کبھی بھی ڈس سکتا ہے اور میں اپنی فیملی کہ لئیے مزید خطرہ مول نہیں لے سکتا گل۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بس بہت ہوا ابراہیم پاس کھڑی کب سے خاموش مورے نے ابراہیم کو مزید کچھ بھی کہنے سے روکا۔۔دیکھو ابراہیم امارا بات غور سے سُنو گل امارا خاندان کا ہے سب طور طریقہ جانتا ہے اور اب تمارا بیٹی بھی ہو گیا ہے اور خُدا کی قدرت بی دیکو میرے کسی لڑکے کو لڑکی نہیں دیا دیا بھی تو تمھیں جس کی بیوی باگ کر آیا ہوا ہے۔۔

آپ کہنا کیا چاہتی ہیں۔۔ابراہیم نے اپنی سُرخ آنکھیں اُن پہ گاڑیں۔۔

مروہ کو واپس اُسکے گھر بھیج دو ویسے بی وہ کیا تربیت کریگا تمارا بیٹی کا بچی بی گل پال لیگا

اُسے فارغ کر دو بس۔۔

مورے آپ سمجھتی کیوں نہیں ہیں محبت ہے وہ میری مر جاونگا میں اُسکے بغیر اور یہ اتنی سنگ دلانہ بات کیسے کی آپ نے آپ ایسا سوچ بھی کیسے سکتی ہیں کہ میں۔۔میں اپنی ہی بیٹی اُس کی ماں سے لیکر اسے دے دوں جو اُسے دُنیا میں آنے سے پہلے مار دینا چاہتی تھی۔۔

ابراہیم کو مروہ اور اُس بچی کہ لئیے فکر مند ہوتے دیکھ گل کہ سینے پہ سانپ لوٹنے لگے تھے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

)پیاس کا یہ سفر ختم ہو جائیگا۔۔

کچھ ادھورا سا جو تھا پورا ہو جائیگا۔۔(

آپ نے جو کہنا تھا جو کرنا تھا وہ کر لیا اب جو بھی ہو گا وہ میں کرونگا میں اپنی بیوی اور بیٹی کو یہاں سے بہت دور لے جاونگا اور اسے اسے ابھی فارغ کر دونگا۔۔

نہیں نہیں خان آپکو خُدا کا واسطہ ایسا مت کرنا۔۔

تمھارا قصور اس بار بہت بڑا ہے گل اور میں تمہیں معاف نہیں کر سکتا۔۔ تمہیں جلد

ہی طلاق کہ کاغذ مل جائینگے۔۔

گل کہ پاس سے مڑتا وہ اب مورے کی طرف پلٹا تھا آپ میری ماں ہیں میں آپکی بہت عزت کرتا ہوں پر مروہ کہ ساتھ کیئے آپکے سلوک پہ میں بہت شرمسار ہوں اُسکا نہیں تو کم از کم یہی سوچ کر اُسکو تکلیف نا پُہنچاتیں کہ وہ آپکے بیٹے کی اولاد کی ماں بننے والی ہے آپ ایک عورت اور ماں ہو کر ایسا کیسے کر سکتی ہیں۔۔(ابراہیم کہ بات کرنے کہ دوران گل مسلسل ہڑبڑاتے ہوئے کچھ ڈھونڈنے میں مصروف تھی جیسے کچھ کھو گیا ہو اور جسکا ملنا بے حد ضروری ہو)

میں یہ سوچ کر مطمئن تھا کہ وہ میرے اپنوں کہ پاس ہے پر آپ آپ نے تو مجھے اُس سے نظر ملانے کہ لائق نہیں چھوڑا۔۔

ابھی لفظ مکمل بھی نہیں ہوئے تھے کہ ٹھاہ کی آواز پہ ابراہیم کہ منہ سے کراہ نکلی آآآآآآآہ۔۔

ابھی اپنی بات وہ مکمل بھی نہیں کر پایا تھا کہ کندھے میں ہوتی تکلیف پہ ہاتھ رکھتے وہ چلایا پر جب ہاتھ سامنے کیا تو خون میں رنگا ہوا تھا۔۔

یہ کیا کیا تم نے گل؟؟

آپ پیچھے ہو جاو مورے یہ۔۔یہ کہتا ہے کہ مجھے چھوڑ دے گا نہیں میں ایسا ہونے نہیں دونگی۔۔

مورے سختی سے ابراہیم کہ کندھے پہ ہاتھ جمائے کھڑی تھیں جسکی سفید شرٹ تیزی سے لال ہو رہی تھی جبکہ ابراہیم حیرت سے گل کہ پاگل پن کو دیکھ رہا تھا جواب بھی شوکت خان کی پسٹل جو تکیے کہ نیچے سے اُس نے برآمد کی تھی ابراہیم کی طرف کیئے ہوئے کھڑی تھی۔۔

)جُھک گیا آسمان مل گئے دو جہاں۔۔۔

ہر طرف ہے ملن کا سماں۔۔

ڈولیاں ہیں سجی۔۔

خوشبوئیں ہر کہیں۔۔

پڑھنے آیا جہاں خود یہاں(

ٹھیک ہے۔۔ٹھیک ہے اگر ہم ساتھ نہیں رہ سکتے تو مت رہو مر تو ساتھ سکتے ہیں

نا۔۔آنکھوں سے بہتے آنسوؤں سے اُس نے آخری بار ابراہیم کو اپنے دل میں اُتارا اور پھر گل نے دوسری گولی چلائی جو ابراہیم کہ بروقت سائیڈ پہ ہونے کہ باوجود اُسکے بازو میں جا لگی۔۔

تمام گھر والے اور گارڈز بھی وہاں پُہنچ چُکے تھے جو سمجھ نہیں پا رہے تھے کہ یہ ہوا کیا ہے۔۔۔

سب کڑے کیا دیک رے ہو پکڑو اس کو پاگل ہو گیا ہے یہ گل۔۔۔

اس سے پہلے کہ سب گل تک پُہنچتے اگلی گولی اُس نے خود کہ سینے پہ رکھے ہوئے چلائی جس پہ سب چیختے وہیں رُک گ ئے۔۔

)ہماری ادھوری کہانی۔۔۔

ہماری ادھوری کہانی۔۔۔(

****

آپا یہ کیا ہو رہا ہے اس گھر میں کل بھی آیا تھا تو یہ ختم چل رہا تھا اور آج بھی وہی سب آخر چکر کیا ہے؟؟

کچن میں مہرین کہ پاس کھڑے شاہمیر نے نمکو اُٹھا کر منہ میں ڈالتے ہوئے کہا۔

کیا ہونا ہے چچی صاحبہ کو مر وہ خواب میں آنے لگی ہے جو اُنہیں بار بار اپنی مدد کہ لئیے پُکارتی ہے۔۔

کیا واقعی ایک معمولی خواب کہ لئیے یہ سب ڈرامہ چل رہا ہے۔۔

ہاں نہیں تو اور کیا ہمم۔۔

انہیں کہیں یہ سب چھوڑیں وہ بہت مزے میں ہے ایسا تگڑا مرغا پھنسایا ہے کہ واہ واہ کیا کہنے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم کیسے جانتے ہو یہ سب شاہمیر۔۔ہاتھ سے پلیٹ رکھتے کمر پہ ہاتھ جمائے وہ کڑے تیور لئیے تفتیش کرنے لگی۔۔

میں جب کراچی میں تھا تب ملا تھا اُس سے کسی ہوٹل میں آئی ہوئی تھی اپنے حسین شوہر کہ ساتھ۔۔

ہاں واقعی ہے تو کافی ہینڈسم دیکھا ہے تصویر میں میں نے۔۔

وہ شخص اتنا دیوانہ ہے اُسکا کہ وہ کوئی تکلیف اُس تک آنے دے ہی نہیں سکتا۔۔میرا تو

سارا پلین چوپٹ ہو گیا اتنا کچھ کہا اُسکی بیوی کہ متعلق اُسکے باوجود بھی اُسے اُسکی طبیعت کی پڑی تھی۔۔

کیا مطلب کیا کہا تم نے شاہ میر کوئی مسئلہ مت کر دینا۔۔

کیا مسئلہ آپا اُس بیغیرت انسان پہ کوئی اثر ہی نہیں ہوا اُسکی جگہ کوئی اور ہوتا تو اُسی وقت تین لفظ منہ پہ دے مارتا شاہمیر کو مروہ کہ واپس نا آنے پہ بے حد افسوس تھا۔۔

آپکو پتہ ہے ممانی بننے والی ہیں آپ پریگننٹ تھی وہ تب۔۔

کیا واقعی۔۔ کیا قسمت پائی ہے یار اس مروہ کی بچی نے بھی آج تک سب بہترین ہی ملا اُسے اور دیکھو کیا حرکتیں تھی اُسکی اسکے باوجود اولاد بھی ہو گئی۔۔

اور ایک ہم ہیں ابھی تک ترس رہے ہیں مہرین نے افسوس سے کہتے برتن صاف کیئے۔۔

آپا کسی سے کہنا مت کہ میں ملا تھا اُس سے اچھا۔۔

میں پاگل ہوں کیا تم فکر ہی مت کرو۔۔

****

اگلے دن صُبح میں ابراہیم کی آنکھ ہاسپٹل میں کُھلی تھی۔۔

جہان پرائیویٹ روم میں مورے سلطان اور باباُسکے ساتھ تھے۔۔

آنکھیں کُھلتے ہی اُس نے اپنے ارد گرد نگاہ دوڑائی اور پھر اُٹھ بیٹھا۔۔

پر اُٹھتے ہی پورے بدن میں تکلیف کی لہر دوڑ گئ جسے برداشت کرتا وہ پھر بھی اُٹھ بیٹھا۔۔

لیٹے رہو بیٹا اُٹھ کیوں گ ئے ہو۔۔

مروہ کیسی ہے ٹھیک ہے نا اور میری بیٹی۔۔

دونوں ویسی ہی ہیں پر تم فکر مت کرو ڈاکٹرز ہیں وہ اپنا کام کر رہے ہیں۔۔

نہیں بابا مجھے مروہ کو دیکھنا ہے وہ ہاتھ سے کنولا نکالتا اُٹھ کھڑا ہوا۔۔

ابراہیم یہ کیا پاگل پن ہے؟؟

میں اُس سے ابھی تک نہیں ملا میں اُسے دیکھنا چاہتا ہوں اور میں ٹھیک ہوں اب۔۔

وہ ہاسپٹل کی شرٹ جو فی الوقت اُسکے جسم پہ تھی ایک ہاتھ سے اُسکی ڈوریاں کھولنے

لگا۔۔

میری کوئی شرٹ دے دیں بھائی میں نہیں چاہتا وہ مجھے یوں دیکھ کر ٹینشن لے۔۔

ہاں یہ لو پر وہ ہوش میں نہیں ہے کہ تمہیں دیکھ پائے۔۔

شرٹ بدلتے وہ باہر نکلا اور پھر۔۔ Icu میں مروہ سے ملنے پہنچا جہاں مروہ کو دیکھتے اُسکی حالت غیر ہوئی تھی وہ وہ مروہ نہیں تھی جسے وہ چھوڑ کر گیا تھا وہ تو کوئی ہڈیوں کا ڈھانچا تھا مشینوں میں جکڑا وجود بے حال وجود۔۔

مروہ کو دیکھتے اُسکے آنسو بہنے لگے تھے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پاس پڑے سٹول پہ بیٹھتے اُس نے مروہ کہ ہاتھ کو تھامتے لبوں سے لگایا مجھے معاف کر دو میں نے تکلیف دی تمہیں میں ذمہ دار ہوں اس سب کا تمھاری ان اذیتوں کا۔۔

وہ روتے ہوئے اُسکا ہاتھ آنکھوں سے لگائے اقرار کر رہا تھا۔۔

مجھے معاف کر دو میں مجرم ہوں تمھارا اپنی بیٹی کا میری وجہ سے ہوا یہ جو بھی ہوا میں مانتا ہوں یہ سب میری غلطی ہے۔۔

اماں۔۔

مر وہ کہ لب ہلے تھے وہ بند آنکھوں سے اپنی ماں کو پُکار رہی تھی۔۔

ابراہیم نے مر وہ کو دیکھا اُسکی آنکھیں بند تھیں پر لبوں نے حرکت کی تھی۔۔

وہ اُنسو پُہنچتے اُٹھا تھا اور پھر اُسکے ماتھے پہ لب رکھتے بولا۔۔

میں سب صحیح کر دونگا سب تم فکر نا کرو تم اپنوں کہ ساتھ ہو گی تمھارے اپنے تمہیں معاف کر دیں گے یہ وعدہ ہے میرا۔۔

وہ مر وہ کہ چہرے پہ نرمی سے ہاتھ پھیرتا باہر آیا۔۔

****

تم کہاں جا رہے ہو ابراہیم؟؟

میں مری کہ لئیے نکل رہا ہوں۔۔

تم ہوش میں تو ہو دماغ ٹھیک ہے تمھارا اپنی حالت دیکھو اور باتیں چیک کرو مری کوئ یہاں ہے جو تم جانے کا کہہ رہے ہ۔۔

اور ویسے بھی گل کی خود کشی کہ بعد ماموں بہت غُصہ میں ہیں وہ تمہیں قصوروار سمجھتے ہیں اُسکی موت کا۔۔

مجھے کسی بات سے فرق نہیں پڑتا مروہ کو اس وقت اپنی ماں کی ضرورت ہے اور میں کچھ بھی کرو نگا اُس کہ لیئے۔۔

تم تو بالکل پاگل ہو چلو میں ساتھ چلتا ہوں پھر۔۔

نہیں آپ یہاں رہیں لالہ آپکے علاوہ کسی پہ بھروسہ نہیں ہے مجھے۔۔

تو تم اکیلے جاوگے۔۔

نہیں اعجاز آرہا ہے بات ہو گئی ہے اُس سے میری شام نہیں تو رات تک پُہنچ جائینگے ہم۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چلو جیسے تمھاری مرضی ویسے بھی تم کونسا سُنتے ہو کسی کی۔۔

****

رات کہ دس بجے لمبے سفر کہ بعد اعجاز اور ابراہیم مری پُہنچ چُکے تھے۔۔

کسی ریسٹ روم میں رُکتے ہیں یار پھر صُبح حاضر ہو جائینگے تمھاری خواہ خہ (ساس) کی خدمت میں اعجاز نے مُسکراتے ہوئے اپنا پلان ابراہیم سے شئیر کیا۔۔

نہیں ابھی چلو بس دس منٹ کا راستہ ہے یہاں سے پھر میانوالی کہ لیئے بھی نکلنا ہے۔۔

کیاااا۔۔۔تم ہوش میں ہو اپنی حالت دیکھو ابراہیم پہلے ہی اتنا لمبا سفر کیا ہے اور تم واپسی بھی ابھی چاہتے ہو۔۔

یار پلیز میں بحث کہ موڈ میں نہیں ہوں جیسا بول رہا ہوں ویسے کرو لائٹ بلو کلر کی شرٹ بلو جینز کہ ساتھ پہنے چہرے پہ تھکن سجائے اُس نے کہا۔۔

دیکھ لو یار میں تو تمھارے لئیے کہ رہا تھا چلو بھئ جیسے آپکا حکم۔۔

کچھ ہی دیر بعد وہ دونوں حسن ہاوس کہ گیٹ پہ گاڑی روکے موجود تھے۔۔

تم یہاں رُکو اعجاز میں آتا ہوں۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا مطلب یہاں رُکو میں ساتھ جاونگا تمھارے کیا پتہ کہیں گولی شولی نا مار دیں پہلے ہی تم اچھے خاصے پنکچر ہو۔۔

اعجاز پلیز اپنے لطیفے بعد میں سُنانا اور خبردار میرے پیچھے آئے اور جب تک میں نا آوں گاڑی سے مت نکلنا یہ لو انجوائے کرو میوزک اُونچا کرتے اور اعجاز کو اگنور کرتے گیٹ تک پُہنچا۔۔

جی صاحب کس سے ملنا ہے آپکو۔۔

اندر بتاوا ابراہیم خان آیا ہے مروہ کا شوہر مجھے شگفتہ آنٹی سے ملنا ہے۔۔

مروہ کا شوہر سُنتے چوکیدار کو حیرت ہوئی اور تبھی اُس نے اندر کال ملائی جو احمر نے اُٹھائی۔۔

اندر سب کچھ دیر قبل ہی سونے کہ لئیے لیٹے تھے۔۔

صاحب یہ کوئی ابراہیم صاحب آئے ہیں جو بڑی بیگم صاحبہ سے ملنا چاہتے ہیں۔۔

کون ابراہیم احمر کی نیند میں ڈوبی آواز اُبھری؟؟

جی یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ مروہ بی بی کہ شوہر ہیں کیا؟؟؟

تم اُسے روکو میں آتا ہوں ابھی۔۔

ابراہیم غُصہ سے کمرے سے نکلتا باہر کی جانب چل دیا۔۔

جبکہ اُسے یوں جاتا دیکھ اور ابراہیم کہ نام پہ مہرین شگفتہ کہ کمرے کی جانب بھاگی۔۔

ابراہیم ابھی بھی گیٹ کہ باہر کھڑا انتظار کر رہا تھا کہ احمر نے جھٹ سے گیٹ کھولتے ابراہیم کو سنبھلنے کا موقع دیئے بغیر گریبان سے پکڑتے اندر کی طرف کھینچا۔۔

تمھاری ہمت کیسے ہوئی ہماری عزت اُتارنے کہ بعد یہاں آنے کی ہاں اپنی بات کہتے احمر نے ایک گھونسہ اُسکے منہ پہ جڑا جس پہ وہ کچھ قدم دور ہوا۔۔

میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں تم دونوں قاتل ہو میرے باپ کہ اب بچو احمر مسلسل چلاتے ہوئے ابراہیم کو گھونسوں اور ٹھڈوں پہ رکھے ہوئے تھا۔۔

منہ سے خون نکلنے کہ ساتھ ساتھ ابراہیم کہ کچے زخم بھی اُدھڑنے لگے تھے۔۔

احمر کیا کر رہے ہو چھوڑو اسے اندر سے بھاگ کر آتے ہوئے شگفتہ نے احمر کو پیچھے کیا۔۔

آپ ہٹ جائیں اماں میں اسے جان سے مار دونگا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

احمر خبردار اب ہاتھ بھی لگایا اسے بند کرو یہ تماشا۔۔

پر اماں۔۔۔

کہا نا چُپ۔۔

احمر کو جھاڑتے وہ ابراہیم کہ پاس آئیں جو بمشکل زمین سے اُٹھ رہا تھا۔۔

کیا حال کر دیا ہے اس کا احمر ابراہیم کہ بہتے خون کو دیکھتے وہ احمر پہ غُصہ ہوئیں۔۔

اُٹھو بیٹا اندر آو۔۔

****

شگفتہ ابراہیم کو لیئے اندر آ گئی تھیں اور اب سب لاونج میں بیٹھے ہوئے تھے۔۔

ڈاکٹر کو بھی فون کر دیا گیا تھا پر جن نظروں سے احمر اب بھی ابراہیم کو گھور رہا تھا وہ اُسے بے چین کر رہی تھیں۔۔

منہ اور ناک سے بہتے خون کہ ساتھ کندھے اور بازو سے بھی خون بہتا جمنے لگا تھا۔۔

اپنے بیٹے کی طرف سے میں معافی مانگتی ہوں تم سے۔۔

Its ok aunt..

ابراہیم نے ٹشو کو اپنی ناک پہ رکھتے ہوئے کہا اگر میں چاہتا تو انہیں اچھا جواب دے سکتا تھا پر میں مانتا ہوں میری غلطی ہے۔۔

میں یہاں آپ سب سے معافی مانگنے آیا ہوں میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے اور مروہ کو معاف کر دیں۔۔

ہو گیا تمھارا اُٹھو اور نکلو یہاں سے۔۔

احمر سُن لو وہ کہنا کیا چاہتا ہے۔۔

احمر کو گھورتے ابراہیم نے پھر سے کہنا شروع کیا آنٹی ہم سے غلطی ہوئ ہمیں معاف کر دیں پر اُس وقت اس سب کہ علاوہ کچھ سمجھ نہیں آیا ہمیں۔۔

میں آنا چاہتا تھا رشتہ لیکر میرے پیرنٹس بھی راضی تھے پر آپ میں سے یہاں کوئ اس سب کہ لئیے تیار نہیں تھا تو ہم سے یہ غلطی ہو گئ۔۔

شگفتہ کہ سامنے سر جُھکائے وہ اپنی غلطی کا اعتراف کر رہا تھا۔

تم مروہ کو کیوں نہیں لائے ساتھ؟؟

وہ۔۔۔وہ ہاسپٹل میں ہے حالت ٹھیک نہیں ہے اُسکی وہ بے ہوشی میں بھی آپکو پُکار رہی ہے آنٹی اسلئیے میں۔۔میں یہاں آپ کو لینے آیا ہوں۔۔

بس بہت ہوا اماں آپ سُن ہی کیوں رہی ہیں اس کی بات اور ویسے بھی وہ جئیے یا مرے ہمارا اُس سے کوئ تعلق نہیں ہے اُٹھو اور جاو یہاں سے میں کبھی اپنے باپ کہ قاتلوں کو معاف نہیں کرونگا سمجھے تم۔۔

احمر بس بہت ہوا۔۔

اماں مجھے سمجھ نہیں آرہی آپ آپ اسے کیسے معاف کر سکتی ہیں

تم میرے ساتھ کمرے میں چلو احمر ڈاکٹر کو اندر آتا دیکھ شگفتہ احمر کو لیئے اندر کو بڑھ گئیں۔۔

جبکہ عمیر اابراہیم کہ لیئے کچھ کھانے کو لینے جبکہ مہرین یہ خبر شاہمیر کو دینے چل دی۔۔

****

اندر کمرے میں آنے کہ بعد شگفتہ وہ راز احمر کو دے چکی تھیں جسکا اعتراف حسن صاحب نے مرنے سے پہلے کیا تھا۔۔

میں یہ بات کبھی بھی اپنے بچوں کو بتانا نہیں چاہتی تھی میں نہیں چاہتی تھی کہ تمھارے دل میں باپ کہ لیئے سوال یا پھر نفرت سر اُٹھائے۔۔

اُنکے عتراف کہ بعد احمر سر پکڑے بیٹھا تھا اُسکے پاس الفاظ نہیں تھے۔۔

پر تم نے آج مجبور کر دیا مجھے احمر تبھی تمھارے باپ کا کیا گناہ یوں بتانا پڑا مجھے۔۔

وہ مروہ سے خفا نہیں تھے مروہ کی وجہ سے خودکشی بھی نہیں کی تھی اور اُنکے آخری

الفاظ یہی تھے کہ جب کبھی وہ آئے ہم اُسے معاف کر دیں۔۔

بیٹا ہم انسان ہیں ہم کون ہوتے ہیں کسی کو معاف کرنے والے اللہ ہے وہ دیکھ رہا ہے وہ سب سے اُنکے کیئے کا حساب لے لیگا۔۔

اور تم نے اُس لڑکے کی حالت نہیں دیکھی تمہیں اُسے دیکھ کر لگتا ہے کہ وہ پُر سکون زندگی گزارتے رہے ہیں نہیں ایسا نہیں ہے۔۔

کیا آپ اس کے ساتھ جانا چاہتی ہیں آخر کار احمر نے سر اُٹھاتے ہوئے پوچھا۔۔

ہاں پر میں یہ بھی چاہتی ہوں کہ تم بھی آو ساتھ تم بھائی ہو اور تمھاری بہن کو ضرورت ہے تمھاری بہنیں چاہیں شوہروں والی ہو جائیں پر بھائیوں کی ضرورت ہمشہ رہتی ہے میرے بچے۔۔۔

شگفتہ کہ سمجھانے پہ سر جُھکائے وہ اُنکی بات پہ حامی بھرنے لگا۔۔۔

****

اگلے دن بارہ بجے احمر اور شگفتہ ابراہیم کہ ساتھ پُہنچ چُکے تھے۔۔

وہاں پُہنچتے ہی پہلی خبر بے بی کی ریکوری کی ملی تھی جس پہ ابراہیم نے شُکر کیا تھا اور اپنی

بیٹی کو پہلی بار اُٹھاتے بھیگتی آواز میں اُسکے کانوں میں آذان دی۔۔

شگفتہ آتے ہی Icu میں مروہ سے ملنے کو اندر بڑھ گئی تھیں۔۔

جہاں پر پڑے وجود کو وہ پہلی نظر میں پہچان ہی نہیں پائی تھیں۔۔

یہ۔۔یہ مروہ کیسے ہو سکتی ہے میری بیٹی تو گُلابوں جیسی حسین اور نازک تھی مروہ کی طرف بڑھتے وہ یقین نہیں کر پا رہی تھیں کہ یہ اُنکی بیٹی ہے۔۔

پر قریب سے دیکھنے پر وہ یقین کرتے اُسے دیوانہ وار چومنے لگی تھیں۔۔

میری بیٹی میری شہزادی۔۔

مروہ میری جان اُٹھو بیٹا دیکھو دیکھو میں آگئی میں آگئی اپنی بیٹی کہ پاس مروہ بچے آنکھیں کھولو نا میری جان یوں تنگ نا کرو اپنی ماں کو۔۔

وہ دیوانہ وار اُسے پکارتے اُسکے ایک ایک نقش کو چوم رہی تھیں۔۔

شگفتہ کہ لمس کی حدت پاتے مروہ جو کئی دن سے بے ہوش تھی آنکھیں کھولنے لگی تھی۔۔

ام۔۔۔اماں۔۔۔

ہاں میری جان میں ہوں تمھارے پاس۔۔

اماں۔۔۔مجھے۔۔مجھے معاف کر دیں۔۔میں نے بہت۔۔بہت دل دُکھایا ہے آپکا۔۔

ڈرپ لگا ہاتھ جوڑے وہ روتے ہوئے معافی کی طلبگار تھی۔۔

نا میرے بچے بس اب بس بہت رو لیا اب سب بھول جاو میرے بچے سب بھول کہ آگے بڑھو ایک حسین زندگی تمھارے انتظار میں ہے۔۔

کچھ بھی انتظار میں نہیں ہے اماں میں۔۔نے خود اپنے ہاتھوں سب گنوا دیا ہے اب۔۔ابراہیم خفا ہو گیا مجھ سے وہ دور چلا گیا ہے مجھ سے۔۔ابراہیم کہ ذکر پہ وہ رونے لگی تھی۔۔

نہیں میرے بچے وہ یہیں ہے وہی تو ہمیں یہاں لایا ہے۔۔

کیا۔۔کیا وہ آگیا۔۔وہ آگیا ہے؟؟

ہاں وہ آگیا ہے میں بھیجتی ہوں اُسے۔۔اپنی آنکھیں صاف کرتے شگفتہ باہر نکل آئیں جہاں احمر کہ ساتھ ابراہیم اپنی بیٹی کو اُٹھائے کھڑا تھا۔۔

آنٹی کیسی ہے مروہ۔۔

اسے مجھے دے دو اور جاو وہ بُلا رہی ہے تمہیں۔۔

جیاوہ۔۔وہ ہوش میں آ گئی؟؟ہاں وہ یوش میں ہے۔۔

بے بی کو ابراہیم سے لیتے وہ سائیڈ پہ بیٹھ گئیں جبکہ ابراہیم مروہ کہ جاگنے کا سُنتے دیوانہ وار اندر بڑھا۔۔

****

ابراہیم کو اپنی طرف بڑھتا دیکھ مروہ کہ دل کو پتنگے لگنے لگے تھے۔۔

ابراہیم نے آتے ہی مروہ کو جاگا دیکھ دل سے شُکر کیا۔۔

آپ نے بہت پریشان کیا ہے مجھے زرا۔۔وہ محبت سے اپنی اُنگلیاں اُسکے بالوں میں پھیرنے لگا تھا۔۔

آی ایم سوری۔۔

شش۔۔ابراہیم نے مروہ کہ پپڑی جمے لبوں پہ ہاتھ رکھتے اُسے خاموش رہنے کو کہاں

۔۔

کچھ مت کہو جو بھی ہوا جیسے بھی ہوا اُس سب کو ڈراونا خواب سمجھ کر بھول جاو میری

جان۔۔

اب سب صحیح ہے ہم سب ساتھ ہیں۔۔

تمھارے چہرے پہ کیا ہوا ہے ابراہیم۔۔

مروہ نے ابراہیم کہ چہرے پہ پڑے نیل کو چھوتے استفسار کیا۔۔۔

ہاہاہا۔۔یہ یہ تمھارے بھائی کا پیار ہے۔۔

احمر بھائی نے مارا تمہیں۔۔

ہاں مارا مجھے پر خیر یہ سب اُسکی بہن کو تنگ کرنے اور اُسکا خیال نا رکھنے کی سزا ہے سو میں نے مائنڈ نہیں کیا ابراہیم نے مروہ کو ٹینشن فری رکھنے کہ لئیے بات ہنسی میں اُڑائی

۔۔

میری بیٹی ٹھیک ہے وہ زندہ تو ہے۔۔جس سوال سے ڈر کہ مارے وہ بچنا چاہ رہی تھی وہ آخر کار پوچھ بیٹھی تھی۔۔

ہماری بیٹی بالکل ٹھیک ہے اور بہت پیاری بھی ہے بالکل میرے خوبصورت بیوی جیسی

۔۔

ابراہیم۔۔۔

جی میں قربان۔۔

مجھے اُسے دیکھنا ہے ابراہیم۔۔

ہاں میری جان کچھ دیر میں وہ آپکے پاس ہو گی۔۔

تم خوش ہو نا ابراہیم۔۔

نہیں میں خوش نہیں ہوں میں اپنی بیٹی کو ایسے اس دنیا میں نہیں لانا چاہتا تھا تمہیں اس پل اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتا تھا یہ سب اچھا نہیں ہوا اس وجہ سے میں خوش نہیں ہوں پر میں اس بات پر خوش ہوں کی آپ ہو میرے ساتھ میری چھوٹی سی گڑیا ہے میرے پاس۔۔

وہ محبت سے کہتا اُس پہ جُھکا تھا۔۔

****

سب صحیح ہو گیا تھا۔۔ہمیشہ کی طرح ایک ہیپی اینڈ نگ۔۔گل لالہ نے خودکشی کر لی اور اُسکی موت سے مورے کا پورا میکہ چھوٹ گیا جس پہ اُنکا سارا طنطنہ ہوا ہو گیا۔۔

وہ آج بھی ایسی ہیں اور ابراہیم کی ننھی پری کو منحوس مانتی ہیں جسکے آنے کہ بعد اتنی تباہی آئی۔۔

ابراہیم کہ بابا اپنی سیاست میں مصروف ہیں۔۔

اور باقی بھائی ابراہیم کی ہمت دیکھانے کہ بعد اپنی اپنی بیویوں کہ ساتھ زندگی کو ایک اور موقع دینے کو تیار بھی۔۔

زندگی کا کام ہے گزرنا وہ گزر جاتی ہے۔۔پر یہ دُنیا مکافات کی جگہ ہے جہاں سب کو اپنے اپنے اعمالوں کا بُھگتان بُھگتنا ہی ہے چاہے جلد یا بدیر۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

)کچھ دن بعد(

رات کہ دس بجے صفا نے عُذیر کی بازو پہ سر رکھے لیٹے ہوئے واٹس ایپ پہ مروہ کی بیٹی کی پکچرز دیکھائیں۔۔

عُذیر یہ دیکھیں مروہ کی بیٹی کتنی پیاری ہے نا چھوٹی سی میں نے تو سوچ لیا ہے میں اپنے بیٹے کہ لئیے اسے ہی لاونگی۔۔

ابھی سے اتنی پلاننگ اسے آنے تو دو پہلے۔۔

اچھا سب چھوڑو اور میری بات سُنو عُذیر۔۔

ہمم کہو صفا کہ بال کان کہ پیچھے اڑساتے عُذیر نے پیار سے پوچھا۔۔

مروہ کی بیٹی کا پرسوں عقیقہ ہے اُس نے کال کی تھی اماں کہ گھر پہ ہی ہے فنکشن۔۔

ہاں تم چلی جاوامی کہ ساتھ۔۔

آپ کیوں نہیں جانا چاہتے کہیں پُرانی محبت تو جاگنے نہیں لگی۔۔

استغفار صفا شرم آنی چاہیے اتنے معصوم شوہر پہ الزام لگاتے ہوئے۔۔

تو پھر آپ کیوں نہیں جارہے۔۔

یار دیکھو میں نہیں چاہتا میرے جانے سے مروہ کہ لئیے کوئ مشکل ہو مطلب اُسکا شوہر سمجھا کرو یار۔۔

ایسا کچھ نہیں ہے عُذیر آپ فضول سوچ رہے ہیں ہم جائینگے بس۔۔

دیکھ لو کوئ پرابلم نا ہو۔۔

ہاں دیکھ لیں گے آپ جائیں اور آ ئسکریم لے آئیں ٹھنڈی ہو گی ہو گی۔۔

****

پورے ایک مہینے بعد آج مروہ کی بیٹی کا عقیقہ حسن ہاوس میں ارینج کیا گیا تھا۔۔

مروہ کی حالت بھی کافی بہتر تھی پر جو کمزوری تھی اُسے وقت کہ ساتھ ہی بہتر ہونا تھا

۔۔

ابراہیم کہ بھائی اور بھابھیاں سب موجود تھے باقی صفا عُذیر اور حسن ہاوس کہ مکین باہر سے کسی کو نہیں بُلایا گیا تھا وہ نہیں چاہتے تھے کہ مروہ کسی کی بھی بات کو دل پہ لے۔۔

شگفتہ نے ہی مروہ کی بیٹی کا نام منٰی رکھا تھا۔۔

فنکشن بہت اچھے طریقے سے اپنے اختتام کو پُہنچا تھا۔۔

اور اب رات میں صفا اور مروہ اپنے کمرے میں موجود تھیں۔۔

منٰی کو سُلانے کہ بعد اب وہ اپنی باتوں میں مصروف تھیں۔۔

مجھے معاف کر دو صفا میری وجہ سے تمھاری تعلیم ادھوری رہ گئی اور میری ہی وجہ سے تمہیں اتنی تکلیف اُٹھانی پڑی۔۔

نہیں مروہ یہ سب تمھاری وجہ سے نہیں ہوا یہ سب تو اللہ نے ہمارے لئیے پہلے ہی چُن لیا تھا جب عُذیر تھے ہی میری قسمت میں تو تمھاری شادی اُن سے کیسے ہو سکتی تھی بھلا؟

پر پھر بھی صفا۔۔

چھوڑو پُرانی باتیں صفا جو گزرنا تھا وہ گزر گیا اور دوسرا میں بہت خوش ہوں عُذیر کہ ساتھ وہ بہت اچھا ہے اُس نے میری دین دنیا سب سنوار دیا ہے اور جب مجھے کوئی گلا نہیں تو کیسی معافی کیسی تلافی صفا کی باتوں سے مروہ کو اپنے دل پہ دھرا بوجھ کم ہوتا محسوس ہوا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

اگلی صبح مروہ کو ایک پارسل موصول ہوا تھا جو ابراہیم کی طرف سے تھا اُس بڑے سے باکس میں کپڑوں سے لیکر میچنگ جیولری اور جوتے تک ہر چیز موجود تھی۔۔

اُسے تیار ہو کر نیچے موجود گاڑی میں بیٹھ کر ابراہیم تک جانا تھا۔۔وہ جب سے ڈسچارج ہوئی تھی تب سے اپنی اماں کہ گھر پہ تھی پر اب ابراہیم اُسے بُلانا چاہتا تھا۔۔

وہ جلدی سے تیار ہوتی منٰی کو اماں کہ پاس چھوڑتی باہر کی طرف نکلی پر باہر لان میں اُسکا ٹکراو شاہمیر سے ہوا۔۔

واہ واہ زہے نصیب زہے نصیب بہت حسین لگ رہی ہو یار مروہ کو سر سے پیر تک دیکھتے اُس نے تعریف کی۔۔

جو میرون لانگ فراک میں بالوں کی بریڈ کہ ساتھ میسی سا بن بنائے کافی اچھی لگ رہی تھی۔۔

حیرت ہے تمہیں اچھا لگا میں نے تو سوچا تھا تمہیں مجھے خوش دیکھ کر کافی تکلیف ہو گی۔۔

ہاہاہاہا۔۔ہاں کہہ تو صحیح رہی ہو بہت تکلیف ہوتی ہے تمہیں یوں خوش دیکھ کر تم نے میرا چین سکون سب چھین لیا ہے مروہ۔۔

یہ تو بہت اچھی بات ہے ویسے بھی میری دُعا ہے تم ہمیشہ ایسے ہی بے چین رہو جو تکلیف تمھاری وجہ سے میری زندگی میں آئی اُسکی سزا یہی ہے کہ تم مجھے اپنی انہی آنکھوں کہ سامنے ہنستا مُسکراتا دیکھو اور پل پل مرو باقی معاملہ میں نے اللہ پہ چھوڑا۔۔

اپنی بات کہتے وہ باہر نکل گئ۔۔۔

****

مری کا موسم آج بہت شاندار تھا یا شاید اس لیئے شاندار تھا کہ دل کا موسم خوشگوار تھا ویسے بھی موسم تو تب ہی حسین لگتے ہیں جب آپکا اندر خوش ہو۔۔

وہ گاڑی مروہ کو پہاڑ پہ بنے ایک خوبصورت کاٹیج نما گھر کہ پاس اُتار گئ تھی۔۔وہ جگہ بہت حسین تھی بالکل کسی خواب کی طرح چھوٹا سا گھر جسکے ارد گرد بہت بڑا سا لان تھا ۔۔وہ گھوم پھر کہ سب دیکھ رہی تھی کہ جب اندر سے نکلتا ہوا ابراہیم باہر آیا تھا جو اُسے محبت سے دیکھتے اپنے ساتھ لگائے آگے بڑھنے لگا۔۔

یہ گھر بہت حیسن تھا ہر طرف موجود پھول پودے اور پھولوں سے لدے درخت سب اس گھر کو مزید حسین بنا رہے تھے پورا گھر دیکھاتے ابراہیم مروہ کو گھر کی بیک پہ لے آیا تھا جہاں پول کہ پاس بہت سے غُبارے اور پھول رکھے گ ئے تھے۔۔

Happy birthday My love..

اوہ میری برتھ ڈے ہے آج مجھے تو یاد ہی نہیں تھا حیرت اور خوشی سے دیکھتے وہ آگے

بڑھنے لگی جہاں ابراہیم کیک پہ لگی موم بتیاں جلا رہا تھا کیک کاٹنے اور کھلانے کہ بعد وہ میوزک لگاتا اُسے ایک سائیڈ پہ لے آیا تھا جہاں مروہ ایک ہاتھ سے اُسکا ہاتھ تھامے اور دوسرا اُسکے کندھے پہ دھرے اُسکے ساتھ جھومنے لگی تھی وہ دونوں ہر فکر ہر پریشانی سے آزاد ایک دوسرے کہ ساتھ تھے اپنے اپنے حصہ کہ امتحانوں سے گزرتے وہ اب بھی ایک دوسرے کو تھامے کھڑے تھے ابراہیم کی طرف سے کی جانے والی سرگوشیوں پہ وہ کھلکھلاتی ہوئی اُسکے سینے پہ سر دھرے پُر سکون دیکھائی دے رہی تھی۔۔

گانا مسلسل چل رہا تھا جس پہ وہ ساتھ میں جھوم رہے تھے۔۔۔

"خوابوں کہ دروازے کُھلتے ہی جاتے ہیں۔۔

ایک دوسرے میں اُترتے ہی جاتے ہیں۔۔۔

بے ہوشی کہ دائرے بنتے ہی جاتے ہیں۔۔

بے قراں عشق میں تیرتے چل دیئے ہو۔۔۔

ہو بے قراں عشق میں ہو وو و"

میں ابراہیم میں نے منہ میں سونے کا چمچ لیئے اس دُنیا میں آنکھ کھولی پر اس سب کہ باوجود میں ہمیشہ اپنے ماحول سے نالاں رہا میں کبھی اُس سیٹ آپ کا حصہ نہیں بن پایا جہاں کا میں حصہ تھا۔۔پھر میں نے پہلی نظر کی محبت کی اور پھر اُس محبت کو پانے کہ لیئے ہر حد سے گزر گیا نا صحیح دیکھا نا غلط میں نے اس معاشرے کی حدود سے بغاوت کی اور سزا پائی۔۔۔پر اُس سب سے گزرتے میں نے ایک چیز سیکھی "عزتیں روند کر خوشیاں حاصل کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔۔۔

"یہ راہیں نہیں آساں ان رستوں میں ہیں طوفاں یوں تو دل کو لاکھ بتایا۔۔
سمجھایا بہلایا للچایا دھمکایا دل تو دل ہے باز نا آیا۔۔

اپنے ہیں بولیں یہ بولیں۔۔

بے قراں عشق ہے۔۔۔"

میں گل لالہ اپنے ماں باپ کی اکلوتی اولاد جس نے پیدا ہوتے ہی اپنے نام کہ ساتھ ابراہیم کا نام جُڑا ہوا سُنا اور پھر ایک نادان لڑکی کی طرح اُس کی محبت کو اپنے اندر پروان چڑھانے لگی لیکین پھر کیا ہوا؟؟میری محبت کسی اور کی جھولی میں جا گری اور میں نا

مرادٹھہری میں نہیں برداشت کر پائی اُسے کسی اور کا ہوتا دیکھ کسی اور کہ لئیے تڑپتا دیکھ اور اس سب میں.. میں نے حرام موت کو گلے لگالیا۔۔ کیا اس سب میں غلط صرف میں ہی تھی؟ میں ہی صرف غلط نہیں تھی میری موت میں ہر انسان کا ہاتھ ہے اس معاشرے کا ہاتھ ہے جس کے رواج بچوں کو پیدا ہوتے ہی ایک دوسرے کہ نام لگا دیئے جاتے ہیں۔۔

میں اتنی غلط بھی نہیں تھی میں نے تو بس اپنی محبت پانی چاہی۔۔

کبھی ڈوبیں کبھی اُبھریں کبھی سنبھلیں کبھی ڈولیں کہتا ہے کیا دل ہولے۔۔۔

کوئی لمحہ تھم جائے کوئی دن ناڈھل پائے۔۔

اپنے ہیں بولیں یہ بولیں۔۔

بے قراں عشق بے۔۔۔"" بے قراں عشق بے۔۔

تیرتے چل دیئے۔۔

ہووو بے قراں عشق بے۔۔

جاوے داں ہو گئے۔۔

ہو بے قراں عشق بے۔۔۔

میں مر وہ جس نے ایک ایسے گھر میں آنکھ کھولی جہاں باپ کی محنت کہ بجائے خوف دل میں بٹھادیا گیا۔۔اور پھر مجھے محبت ہوئی میں نے محبت کی بے حد بے تحاشا ہر چیز سے بڑھ کر ایک ایسے انسان سے محبت جس سے ہر چیز میں میں برتر تھی پر پھر بھی میں نے اُس سے محبت کی جس نے مجھے ٹُھکرادیا میری تذلیل کی چاہے جو بھی وجوہات تھیں پھر۔۔پھر میں نے اُس محبت کو نفرت میں بدلا اور اُسے بدلنے کو جو سہارا ملا اُسے بنا دیکھے بنا جانے سہارا مان لیا اور میں گھر سے بھاگ گئی اپنے ماں باپ کو بے عزت کیا اُنہیں تکلیف دی میں نے تب کسی کا نہیں سوچا میں خود غرض بن گئی تھی میں اپنی انا میں اندھی ہو گئی تھی اور پھر میری انا نے مجھے وہ پٹکے لگائے کہ میری آنکھ کھل گئی خوابوں میں رہنے والی شہزادی کی آنکھ کھل گئی۔۔

میرے ساتھ جو بھی ہوا مجھے کوئی شکوہ نہیں میں یہ deserve کرتی تھی۔۔

میں اُس سب سے نکل آئی ہوں میرے ماتھے پہ لگی بھگوڑی کی مہر ہلکی پڑ گئی ہے پر ۔۔۔پر وہ مٹی نہیں ہے میں قبر میں اُترنے تک ہمیشہ ایک بھاگی ہوئی لڑکی ہی رہو نگی۔۔۔۔

****

💔ختم شدہ💔

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین